

BAPA601DST

بهتر حکمرانی

(Good Governance)

برائے

پبلا آف آرٹس (بی۔ اے۔)

(چھٹا سمسٹر)

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد-32، تلنگانہ-انڈیا

© Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad

Course- Public Administration

ISBN: 978-81-972234-5-7

First Edition: May 2024

Publisher	:	Registrar, Maulana Azad National Urdu University
Publication	:	2024
Copies	:	200
Price	:	Rs. 638/- (Included in the admission fee of distance mode students)
Copy Editing	:	Dr. Ishtiyag Ahmad, DDE, MANUU, Hyderabad
Composing	:	Dr. Naved Ashrafi, DDE, MANUU, Hyderabad
Cover Designing	:	Dr. Mohd Akmal Khan, DDE, MANUU, Hyderabad
Printer	:	Print Time & Business Enterprises, Hyderabad

Public Administration

for

B.A. 6th Semester

On behalf of the Registrar, published by:

Directorate of Distance Education

Maulana Azad National Urdu University

Gachibowli, Hyderabad-500032 (TS), India

Director: dir.dde@manuu.edu.in Publication: ddepublishment@manuu.edu.in

Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in

© All rights reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission from the publisher (registrar@manuu.edu.in)



ایڈیٹر
(Editor)

Dr. Ishtiyaq Ahmad (Course Coordinator)
Asst. Professor (Public Administration), Directorate of
Distance Education, MANUU, Hyderabad

ڈاکٹر اشتیاق احمد (کورس کوآرڈینیٹر)
اسسٹنٹ پروفیسر (نظم و نسق عامہ) نظامت فاصلاتی تعلیم، مانو، حیدرآباد

لینگویج ایڈیٹر
(Language Editor)

Dr. Naved Ashrafi
Assistant Professor (Contractual)/Guest Faculty, Directorate of
Distance Education, MANUU, Hyderabad

ڈاکٹر ناید اشرفی
اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکٹوئل) / گیسٹ فیکلٹی، نظامت فاصلاتی تعلیم، مانو، حیدرآباد

Dr. Mohd Nehal Afroz
Assistant Professor (Contractual)/Guest Faculty, Directorate of
Distance Education, MANUU, Hyderabad

ڈاکٹر محمد نہال افروز
اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکٹوئل) / گیسٹ فیکلٹی، نظامت فاصلاتی تعلیم، مانو، حیدرآباد

مجلس ادارت
(Editorial Board)

Prof. Mohd Umar
Former Head, Dept. of Political Science, Dr. B.R.A.M.U,
Aurangabad, M.H.

پروفیسر محمد عمر
سابق صدر، شعبہ سیاسیات، ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر مراٹھواڑ ایونیورسٹی، اورنگ آباد، مہاراشٹر

Prof. Nisar ul Haq
Former Head, Dept. of Pol. Science, JMI, New Delhi

پروفیسر نثار الحق
سابق صدر، شعبہ سیاسیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

Prof. Nafees Ahmad Ansari
Professor, Dept. of Political Science, AMU, Aligarh, U.P.

پروفیسر نفیس احمد انصاری
پروفیسر، شعبہ سیاسیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش

Prof. Mohammad Arif
Former Head, Dept. of Pol. Sc., Mahatma Gandhi Kashi
Vidyapith, U.P.

پروفیسر محمد عارف
سابق صدر، شعبہ سیاسیات، مہاتما گاندھی کاشی ودیہ پیٹھ، اتر پردیش

Dr. Ishtiyaq Ahmad (Course Coordinator)
Asst. Professor (Public Administration), Directorate of
Distance Education, MANUU, Hyderabad

ڈاکٹر اشتیاق احمد (کورس کوآرڈینیٹر)
اسسٹنٹ پروفیسر (نظم و نسق عامہ) نظامت فاصلاتی تعلیم، مانو، حیدرآباد، تلنگانہ

Prof. Kaneez Zehra
Former Head, Dept. of Public Administration, MANUU,
Hyderabad

پروفیسر کنیز زہرا
سابق صدر، شعبہ نظم و نسق عامہ، مانو، حیدرآباد، تلنگانہ

Dr. Naved Ashrafi
Assistant Professor (Contractual)/Guest Faculty,
Directorate of Distance Education, MANUU, Hyderabad

ڈاکٹر ناید اشرفی
اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکٹوئل) / گیسٹ فیکلٹی، نظامت فاصلاتی تعلیم، مانو، حیدرآباد

کورس کو آرڈی نیٹر

ڈاکٹر اشتیاق احمد

اسسٹنٹ پروفیسر (نظم و نسق عامہ)، نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

اکائی نمبر

مصنفین

- 1, 21, 22, 23 • ڈاکٹر نوید اشرفی، اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچرل) ڈی ڈی ای، مانو، حیدرآباد، تلنگانہ
- 2, 3, 12, 18 • ڈاکٹر اشتیاق احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، نظامت فاصلاتی تعلیم، مانو، حیدرآباد، تلنگانہ
- 4, 24 • ڈاکٹر شمیم باری، رسرچ فیلو، جن سوراج، بہار
- 5, 6, 7 • ڈاکٹر نعمان حیدر، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ سیاسیات، اریہ کالج، بہار
- 8, 17 • ڈاکٹر محمد اکبر القادری، اسسٹنٹ پروفیسر، الحسن ٹیچرس ٹریننگ کالج، سمستی پور، بہار
- 9, 20 • ڈاکٹر محمد شاہد عالم، اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچرل) ڈی ڈی ای، مانو، حیدرآباد، تلنگانہ
- 10, 11 • ڈاکٹر محمد انیس اختر، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ سیاسیات، YSPM کالج، مغربی بنگال
- 13, 14 • ڈاکٹر محمد مبارک علی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ سیاسیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- 15, 16, 19 • ڈاکٹر محمد اظہر الدین، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ سیاسیات، مان شاکمبھری یونیورسٹی، سہارن پور، یوپی

پروف ریڈرز:

- اول : ڈاکٹر نوید اشرفی
- دوم : ڈاکٹر محمد نہال افروز
- فائنل : ڈاکٹر اشتیاق احمد

فہرست

7	وائس چانسلر	پیغام
8	ڈائریکٹر	پیغام
9	کورس کوآرڈینیٹر	کورس کا تعارف
	تمہید	I بلاک
11	حکمرانی کا تصور	اکائی 1
26	بہتر حکمرانی: تصور، ارتقا اور اہمیت	اکائی 2
43	بہتر حکمرانی کی خصوصیات	اکائی 3
62	ای-حکمرانی	اکائی 4
	ریاست اور حکمرانی	II بلاک
80	ریاست کی تشکیل	اکائی 5
95	نولبرل ازم اور ریاست کی پسپائی	اکائی 6
108	مملکت، بازار اور سول سوسائٹی	اکائی 7
124	مملکت اور حکمرانی	اکائی 8
	شہری اور حکمرانی	III بلاک
139	قانون کی حکمرانی اور انسانی حقوق	اکائی 9
156	حکمرانی میں عوام کی شرکت	اکائی 10
173	سماجی احتساب	اکائی 11
189	عوامی خدمت فراہمی نظام اور شہری منشور	اکائی 12

	اصلاحات اور بہتر حکمرانی	بلاک IV
207	انتظامی اصلاحات	اکائی 13
222	پولس اصلاحات	اکائی 14
242	عدالتی اصلاحات	اکائی 15
259	انتخابی اصلاحات	اکائی 16
	بہتر حکمرانی کے لیے ادارہ جاتی مشینری	بلاک V
276	مرکزی اور ریاستی معلومات کمیشن	اکائی 17
289	لوک پال اور لوک آیکٹ	اکائی 18
306	کنزیومر فورمز	اکائی 19
324	مرکزی اور ریاستی انسانی حقوق کمیشن	اکائی 20
	بہتر حکمرانی کے بہترین طرز عمل	بلاک VI
339	می سیوا- آندھر پردیش اور تلنگانہ	اکائی 21
353	فرینڈز- کیرل	اکائی 22
364	بھومی- کرناٹک	اکائی 23
374	گیان دوت- مدھیہ پردیش	اکائی 24
389		نمونہ امتحانی پرچہ

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی 1998 میں وطن عزیز کی پارلیمنٹ کے ایکٹ کے تحت قائم کی گئی۔ اس کے چار نکاتی مینڈیٹس یہ ہیں۔
(1) اردو زبان کی ترویج و ترقی (2) اردو میڈیم میں پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کی فراہمی (3) روایتی اور فاصلاتی تدریس سے تعلیم کی فراہمی اور (4) تعلیم نسواں پر خصوصی توجہ۔ یہ وہ بنیادی نکات ہیں جو اس مرکزی یونیورسٹی کو دیگر مرکزی جامعات سے منفرد اور ممتاز بناتے ہیں۔
قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری اور علاقائی زبانوں میں تعلیم کی فراہمی پر کافی زور دیا گیا ہے۔

اردو کے ذریعے علوم کو فروغ دینے کا واحد مقصد و منش اردو دواں طبقے تک عصری علوم کو پہنچانا ہے۔ ایک طویل عرصے سے اردو کا دامن علمی مواد سے لگ بھگ خالی رہا ہے۔ کسی بھی کتب خانے یا کتب فروش کی الماریوں کا سرسری جائزہ اس بات کی تصدیق کر دیتا ہے کہ اردو زبان سمٹ کر چند ”ادبی“ اصناف تک محدود رہ گئی ہے۔ یہی کیفیت اکثر رسائل و اخبارات میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ اردو قاری اور اردو سماج دور حاضر کے اہم ترین علمی موضوعات سے نابلد ہیں۔ چاہے یہ خود ان کی صحت و بقا سے متعلق ہوں یا معاشی اور تجارتی نظام سے، یا مشینی آلات ہوں یا ان کے گرد و پیش ماحول کے مسائل ہوں، عوامی سطح پر ان شعبہ جات سے متعلق اردو میں مواد کی عدم دستیابی نے عصری علوم کے تین ایک عدم دلچسپی کی فضا پیدا کر دی ہے۔ یہی وہ چیلنجز ہیں جن سے اردو یونیورسٹی کو نبرد آزما ہونا ہے۔ نصابی مواد کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ اسکولی سطح پر اردو کتب کی عدم دستیابی کے چرچے ہر تعلیمی سال کے شروع میں زیر بحث آتے ہیں۔ چونکہ اردو یونیورسٹی کا ذریعہ تعلیم اردو ہے اور اس میں عصری علوم کے تقریباً سبھی اہم شعبہ جات کے کورسز موجود ہیں لہذا ان تمام علوم کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری اس یونیورسٹی کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔

مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ یونیورسٹی کے ذمہ داران بشمول اساتذہ کرام کی انتھک محنت اور ماہرین علم کے بھرپور تعاون کی بنا پر کتب کی اشاعت کا سلسلہ بڑے پیمانے پر شروع ہو چکا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب کہ ہماری یونیورسٹی اپنی تاسیس کی 25 ویں سالگرہ منا رہی ہے، مجھے اس بات کا اکتشاف کرتے ہوئے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ یونیورسٹی کا نظامتِ فاصلاتی تعلیم از سر نو اپنی کارکردگی کے نئے سنگِ میل کی طرف رواں دواں ہے اور نظامتِ فاصلاتی تعلیم کی جانب سے کتابوں کی اشاعت اور ترویج میں بھی تیزی پیدا ہوئی ہے۔ نیز ملک کے کونے کونے میں موجود تشنگانِ علم فاصلاتی تعلیم کے مختلف پروگراموں سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ گرچہ گزشتہ برسوں کے دوران کووڈ کی تباہ کن صورت حال کے باعث انتظامی امور اور ترسیل و ابلاغ کے مراحل بھی کافی دشوار کن رہے تاہم یونیورسٹی نے اپنی حتی المقدور کوششوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نظامتِ فاصلاتی تعلیم کے پروگراموں کو کامیابی کے ساتھ روبہ عمل کیا ہے۔ میں یونیورسٹی سے وابستہ تمام طلباء کو یونیورسٹی سے جڑنے کے لیے صمیم قلب کے ساتھ مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کرتا ہوں کہ ان کی علمی تشنگی کو پورا کرنے کے لیے مولانا آزاد اردو یونیورسٹی کا تعلیمی مشن ہر لمحہ ان کے لیے راستے ہموار کرے گا۔

پروفیسر سید عین الحسن

وائس چانسلر

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی طریقہ تعلیم کو پوری دنیا میں ایک انتہائی کارگر اور مفید طریقہ تعلیم کی حیثیت سے تسلیم کیا جا چکا ہے اور اس طریقہ تعلیم سے بڑی تعداد میں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بھی اپنے قیام کے ابتدائی دنوں ہی سے اردو آبادی کی تعلیمی ضروریات کے پیش نظر فاصلاتی طرز تعلیم کو متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا آغاز 1998 میں نظامت فاصلاتی تعلیم سے ہوا اور 2004 میں باقاعدہ روایتی طرز تعلیم (Regular Courses) کا آغاز ہوا اور بعد ازاں متعدد روایتی تدریس کے شعبہ جات قائم کیے گئے۔

ملک میں تعلیمی نظام کو بہتر انداز سے جاری رکھنے میں یو جی سی کا مرکزی کردار رہا ہے۔ فاصلاتی تعلیم (ODL) کے تحت جاری مختلف پروگرام UGC-DEB سے منظور شدہ ہیں۔ UGC-DEB اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ فاصلاتی نظام تعلیم کے نصاب اور نظامات کو روایتی نظام تعلیم کے نصاب اور نظامات سے کما حقہ ہم آہنگ کر کے فاصلاتی تعلیم کے طلباء کے معیار کو بلند کیا جائے۔ چونکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی فاصلاتی اور روایتی طرز تعلیم کی جامعہ (Dual Mode University) ہے، لہذا اس مقصد کے حصول کے لیے یو جی سی۔ ڈی ای بی کے رہنمایانہ اصولوں کے مطابق Credit Based Credit System (CBCS) نظام متعارف کرایا گیا اور خود اکتسابی مواد (Self Learning Material) از سر نو، جس میں یو جی اور پی جی طلباء کے لیے چھ بلاک جو بیس اکائیوں اور چار بلاک سولہ اکائیوں پر مشتمل نئے طرز کی ساخت پر تیار کیا گیا ہے۔

نظامت فاصلاتی تعلیم یو جی سی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورسز پر مشتمل جملہ سترہ (17) کورسز چلا رہا ہے۔ ساتھ ہی تکنیکی ہنر پر مبنی کورسز بھی شروع کیے جا رہے ہیں۔ متعلمین کی سہولت کے لیے ملک کے مختلف حصوں میں 9 علاقائی مراکز بنگلور، بھوپال، در بھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر اور 6 ذیلی علاقائی مراکز حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراتلی کا ایک بہت بڑا نیٹ ورک موجود ہے۔ اس کے علاوہ بے واڑہ میں ایک ایکسٹنشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان مراکز کے تحت سر دست 160 سے زیادہ متعلم امدادی مراکز (Learner Support Centres) نیز 20 پروگرام سنٹرس (Programme Centres) کام کر رہے ہیں، جو طلباء کو تعلیمی اور انتظامی مدد فراہم کرتے ہیں۔ نظامت فاصلاتی تعلیم اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے، نیز اپنے تمام پروگراموں میں داخلے صرف آن لائن طریقے ہی سے دے رہا ہے۔

نظامت فاصلاتی تعلیم کی ویب سائٹ پر متعلمین کو خود اکتسابی مواد کی سافٹ کاپیاں بھی فراہم کی جا رہی ہیں، نیز آڈیو۔ ویڈیو ریکارڈنگ کالنگ بھی ویب سائٹ پر فراہم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ متعلمین کے درمیان رابطے کے لیے ای میل اور واٹس ایپ گروپ کی سہولت فراہم کی گئی ہے، جس کے ذریعے متعلمین کو پروگرام کے مختلف پہلوئوں جیسے کورس کے رجسٹریشن، مفوضات، کونسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ پچھلے دو سال سے ریگولر کاؤنسلنگ کے علاوہ ایڈیشنل ریڈیل آن لائن کاؤنسلنگ مہیا کی جا رہی ہے تاکہ طلباء کے تعلیمی معیار کو بلند کیا جاسکے۔

امید ہے کہ ملک کی تعلیمی اور معاشی حیثیت سے پچھڑی اردو آبادی کو عصری تعلیم کے مرکزی دھارے سے جوڑنے میں نظامت فاصلاتی تعلیم کا بھی نمایاں رول ہوگا۔ آنے والے دنوں میں تعلیمی ضروریات کے پیش نظر نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے تحت مختلف کورسز میں تبدیلیاں کی جائیں گی اور امید ہے کہ یہ فاصلاتی نظام کو زیادہ موثر و کارگر بنانے میں مددگار ثابت ہوگی۔

پروفیسر محمد رضاء اللہ خان

ڈائریکٹر، نظامت فاصلاتی تعلیم

کورس کا تعارف

عزیز طلبا،

بہتر حکمرانی نظم و نسق عامہ کا ایک بنیادی پرچہ ہے۔ بہتر حکمرانی کا مطلب عام طور سے بہتر طریقے سے حکمرانی ہے۔ حکمرانی جس میں معیار ہو اور وہ ایک بہتر اقدار نظام کو انعقاد کرتا ہو۔ اس سے مراد شفافیت ذمہ داری، شراکت داری، کھلا پن اور قانون کی حکمرانی سے بھی ہے۔ بہتر حکمرانی ایک انتظامی تصور ہے۔ آج معاشرے میں اس کی ضرورت ہے، زندگی کے ہر میدان میں ہم بہتر ہونا اور کرنا چاہتے ہیں۔ جدید معاشرہ ایک جدید معاشرہ ہے۔ جمہوریت کا تصور عوام کی حکمرانی کو بہتر حکمرانی کی ضروری اقدام سمجھا جاتا ہے۔ اسی لیے اب بہتر حکمرانی کے بارے میں بحث اور مباحثہ زیادہ زیادہ جامع اور متعلقہ ہو گیا ہے۔ عام طور سے بہتر حکمرانی سے مراد ہے انصاف پر مبنی بہتر نظام سے ہے۔ بہتر حکمرانی مضبوط معاشی پالیسیوں کا ایک لازمی تکمیل ہے اور ایک ایسا ماحول پیدا کرنے اور اسے برقرار رکھنے میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے جو مساوی اور مضبوط ترقی کو فروغ دیتا ہے۔ بہتر حکمرانی ترقی کے ایجنڈے کے مرکز میں ہے اور عالمی بینک گروپ کے اہداف کے لیے اہم ہے۔

بہتر حکمرانی کی کتاب بی اے سال سوم کے چھٹے سمسٹر کے طلباء اور طالبات کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جو چوبیس اکائیوں پر مشتمل ہے۔ اس کی تیاری میں UGC-DEB کے تمام احکامات اور رہنمایانہ اصولوں کا خیال رکھا گیا ہے۔ پیش کردہ کتاب میں حکمرانی کا تصور، بہتر حکمرانی: تصور، ارتقا اور اہمیت، بہتر حکمرانی کی خصوصیت، برقی حکمرانی، مملکت اور حکمرانی، قانون کی حکمرانی اور انسانی حقوق، حکمرانی میں عوامی شراکت داری، سماجی آڈٹ، عوامی خدمات کی فراہمی کا نظام اور شہری منشور، انتظامی اصلاحات، پولس اصلاحات، عدالتی اصلاحات، انتخابی اصلاحات، مرکزی اور ریاستی اطلاعات کمیشن، لوک پال اور لوک آیکتا، صارفین فارم، قومی انسانی حقوق اور مملکتی انسانی حقوق کمیشن می سیوا، فرینڈس، بھومی، گیان دوت وغیرہ کی تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ اس کتاب میں ہر اکائی کو چھوٹے چھوٹے ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر اکائی کے تحت خود اکتسابی نتائج، تجویز کردہ کتابیں، اپنی معلومات کی جانچ کے لئے سوالات بھی دیئے گئے ہیں۔ تاکہ طلباء و طالبات کو سمجھنے میں آسانی ہو اور وہ اپنی معلومات کو ہر اکائی کے متعلق جانچ سکیں۔ اس کتاب کے آخری صفحہ پر نمونہ امتحانی پرچہ بھی دیا گیا ہے۔

اس کتاب کو لکھنے میں طلبہ اور طالبات کا خاص خیال رکھا گیا ہے تاکہ وہ چیز کو آسانی سے سمجھ لیں۔ یہ کتاب بہت آسان زبان میں لکھی گئی ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر سماجی علوم خاص طور سے نظم و نسق عامہ کا مطالعہ کرنے والے طلباء اور طالبات کی رہنمائی کرے گی اور ان کے لئے مفید ثابت ہوگی اور ان کی لیاقت و صلاحیت میں اضافہ کرے گی۔

ڈاکٹر اشتیاق احمد

کورس کوآرڈینیٹر

بہتر حکمرانی

(Good Governance)

اکائی 1- حکمرانی کا تصور

(Concept of Governance)

اکائی کے اجزاء:

تمہید	1.0
مقاصد	1.1
حکمرانی کی تعریف	1.2
حکمرانی کے نظریات	1.3
حکمرانی کے سیاق و سباق	1.4
حکمرانی کی اقسام	1.5
اقتصادی نتائج	1.6
کلیدی الفاظ	1.7
نمونہ امتحانی سوالات	1.8
معروضی جوابات کے حامل سوالات	1.8.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	1.8.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	1.8.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	1.9

1.0 تمہید (Introduction)

گورننس یا حکمرانی ایک تنظیم یا معاشرے کے اندر فیصلہ سازی اور فیصلوں کو نافذ کرنے کا عمل ہے۔ یہ فیصلہ سازی، قانون سازی، اور کسی تنظیم یا معاشرے کے کام کاج کی رہنمائی کے لیے نفاذ کے طریقہ کار پر مشتمل ہوتی ہے۔ نظم و نسق کو برقرار رکھنے، مقاصد کے حصول، اور تنظیم کے اندر کمیونٹی یا اراکین کی ضروریات کی تکمیل کرنے کے لیے موثر حکمرانی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ، موثر حکمرانی شفافیت کو فروغ دیتی ہے، اسٹیک ہولڈرز کے درمیان اعتماد کو فروغ دیتی ہے، اور بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ڈھالتی ہے، یہ اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تنظیم یا معاشرہ اپنے اہداف کے حصول میں جوابدہ اور یکجہاں رہے۔ یہ قوانین، سماجی اصولوں، سماجی اور سیاسی اختیارات یا زبان کے ذریعے تعامل کا عمل ہے جیسا کہ ایک منظم معاشرے کے سماجی نظام میں موجود ہوتا ہے۔ حکمرانی کسی مملکت میں حکومت کے ذریعہ نافذ کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، ایک نیم سرکاری اور خانگی نظام میں مارکیٹ، یانیٹ ورک کے ذریعہ بھی حکمرانی کی جاتی ہے۔ یہ ایک اجتماعی مسئلہ میں ملوث فریقوں کے درمیان صحیح راستے کا انتخاب کرنے کا عمل ہے جو قابل قبول طرز عمل اور سماجی نظم کی تخلیق اور تقویت کا باعث بنتا ہے۔ حکمرانی اس نظام پر محیط ہوتی ہے جس کے ذریعے ایک تنظیم کو کنٹرول کیا جاتا ہے اور چلایا جاتا ہے، اور وہ طریقہ کار جس کے ذریعے اسے اور اس کے لوگوں کا احتساب کیا جاتا ہے۔ اخلاقیات، رسک مینجمنٹ، احکامات کی تعمیل اور انتظامیہ حکمرانی کے تمام عناصر ہیں۔

1.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ،

- حکمرانی کی تعریف کو سمجھیں گے۔
- حکمرانی کے نظریات کا مطالعہ کریں گے۔
- حکمرانی کے سیاق و سباق کو سمجھیں گے۔
- حکمرانی کی اقسام کا مطالعہ کریں گے۔

1.2 حکمرانی کی تعریف (Definition of Governance)

علم سیاسیات میں حکمرانی کی کوئی عالمی طور پر قبول شدہ تعریف نہیں ہے۔ افلاطون نے سب سے پہلے یونانی لفظ *kubernáo* استعمال کیا تھا، جس کا مطلب ہوتا ہے سٹیئرنگ مین کے تناظر میں جہاز کو چلانا۔ برسوں کے دوران، یہ لفظ عام طور پر استعمال ہوتا رہا ہے اور یہ تصور مختلف حلقوں میں عام ہو گیا۔ موجودہ انتہائی متحرک ماحول میں سیاسی، سماجی، اقتصادی اور ثقافتی طور پر اس اصطلاح کے معنی مختلف حوالوں سے مختلف ہیں اور حکمرانی کی انگریزی اصطلاح حکمرانی کے ساتھ کسی صفت کا استعمال اس کے لیے تقریباً لازمی ہو گیا ہے کہ اس کا کوئی بھی مطلب ہو سکتا ہے۔ وقت کے ساتھ، اس اصطلاح کے استعمال میں درستگی لانے کے لیے متعدد کوششیں کی گئی ہیں۔

اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (یو این ڈی پی) نے اپنے 1997 کے پالیسی پیپر میں حکمرانی کو "ہر سطح پر کسی ملک کے معاملات کو منظم کرنے کے لیے معاشی، سیاسی اور انتظامی اختیار کا استعمال" کے طور پر بیان کیا ہے۔ اس میں وہ طریقہ کار، عمل اور ادارے شامل ہوتے ہیں جن کے ذریعے شہری اور گروہ اپنے مفادات کو بیان کرتے ہیں، اپنے قانونی حقوق کا استعمال کرتے ہیں، اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہیں اور اپنے اختلافات کو ختم کرتے ہیں۔ اس تعریف کی توثیق سیکرٹری جنرل کی انٹرایجنسی ذیلی ٹاسک فورس نے کی تاکہ اقوام متحدہ کی کانفرنسوں اور سربراہی اجلاسوں میں مربوط رد عمل کو فروغ دیا جاسکے۔ گزشتہ 10 سالوں کے دوران، اقوام متحدہ کے نظام سے تعاون یافتہ حکمرانی پر ملکی سطح کے پروگراموں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔

1993 میں ورلڈ بینک نے حکمرانی کی تعریف اس طریقہ کار کے طور پر کی جس کے ذریعے کسی ملک کے سیاسی، معاشی اور سماجی وسائل کو ترقی کے لیے انتظام کرنے میں اختیار کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کہ ورلڈ بینک نے استحکام اور ریاستی اصلاحات پر توجہ مرکوز کی ہے جس میں سول سروس کی چھانٹنی (یعنی سول خدمات میں عملہ کا سائز کم کرنا) اور نجکاری پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کی گئی تھی، 1990 کی دہائی کے اوائل میں توجہ میں تبدیلی دیکھنے میں آئی۔ بینک نے محسوس کیا کہ ترقی پذیر ممالک میں زیادہ تر بحران حکمرانی کی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ لہذا، اب حکمرانی کے مسائل جیسے شفافیت، احتساب اور عدالتی اصلاحات پر زور دیا جا رہا ہے۔ اس تناظر میں، بینک نے حکمرانی کو دیکھنے کا ایک نیا طریقہ متعارف کرایا ہے جسے اچھی حکمرانی، یا بہتر حکمرانی یا گڈ گورننس کہتے ہیں۔

بہتر حکمرانی اب زیادہ تر ڈونر ایجنسیوں کے لیے ایک عام تصور بن گیا ہے۔ اس لیے عام رہنما خطوط فراہم کرنا بہت ضروری ہے کہ بہتر حکمرانی کے قابل قبول اوصاف کیا ہوں گے۔ اس سمت میں اقوام متحدہ نے بہتر حکمرانی کی آٹھ خصوصیات کی نشاندہی کی ہے جو درج ذیل ہیں:

1. شراکت دار حکمرانی (Participatory Governance)
2. اتفاق رائے پر مبنی حکمرانی (Consensus-oriented Governance)
3. جوابدہ حکمرانی (Accountable Governance)
4. شفاف حکمرانی (Transparent Governance)
5. ذمہ دار حکمرانی (Responsive Governance)
6. موثر حکمرانی (Effective and Efficient Governance)
7. مساوی اور جامع حکمرانی (Equitable and Inclusive Governance)
8. قانون کی حکمرانی کی پیروی کرنے والی حکمرانی (Governance following the Rule of Law)

بین الاقوامی مرکز برائے پارلیمانی مطالعات حکمرانی کے لیے ایک ترقیاتی نقطہ نظر اپناتا ہے کیونکہ وہ بہتر حکمرانی کو اقتصادی ترقی اور غربت کے خاتمے کے لیے ضروری سمجھتا ہے۔ یہ مرکز ثقافتی تنوع کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے اور حکمرانی کے شعبے میں صلاحیت سازی کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے بہتر حکمرانی کو فروغ دینے کے لیے حکومتوں کو ان کی کوششوں میں مدد فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

1.3 حکمرانی کے نظریات (Theories of Governance)

عزیز طلبہ، موجودہ صدی کے اوائل میں حکمرانی کے تصور میں عالمی سطح پر ایک خاص دلچسپی منظر عام پر آئی۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ بیسویں صدی کے آخر میں دنیا کی مختلف ممالک میں نیولبرل خیالات کا اثر دیکھا گیا جس کے تحت مختلف ممالک کی حکومتوں نے پبلک سیکٹر اصلاحات کی طرف توجہ مرکوز کی۔ ان اصلاحات اور ان سے متاثر ہونے والی دلچسپی کو معقول انتخاب اور نئی ادارہ سازی جیسے نظریات سے آسانی سے الگ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ حکمرانی کا مفہوم نہ صرف عمومیت کی سطح کے مطابق مختلف ہوتا ہے جس پر اسے استعمال کیا جاتا ہے بلکہ نظریاتی سیاق و سباق کے مطابق بھی یہ منفرد ہوتا ہے۔ حکمرانی سے متعلق نظریات درج ذیل ہیں:

1- معقول انتخاب کا نظریہ (Theory of Rational Choice)

حکمرانی کے نیولبرل تصور اور معقول انتخاب کے نظریہ میں کافی مماثلت پائی جاتی ہے۔ یہ دونوں ایک ہی اقتصادی تجزیہ کی طرف متوجہ ہیں۔ اس نظریہ کی کوشش سماجی زندگی کو انفرادی اعمال کے لحاظ سے بہتر بنانے اور منافع یا افادیت کی زیادہ سے زیادہ کثرت کے ساتھ انفرادی طرز عمل میں معقولیت کو فروغ دینا ہے۔

معقول انتخاب کا نظریہ عقلی انفرادی سرگرمی کی کے حوالے سے تمام سماجی مظاہر کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ سماجی حقائق، اداروں اور حکمرانی کے نمونوں کو مکمل طور پر کام کرنے والے افراد کے تجزیوں کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ ان افراد کو ماڈل بناتا ہے جو اس مفروضے پر عمل کرتے ہیں کہ وہ اپنی ترجیحات کے مطابق زیادہ تر طرز عمل کو اپناتے ہیں۔ بعض اوقات معقول انتخاب کے نظریہ سازوں کو معقولیت پسندی کی ترجیحات کی ضرورت ہوتی ہے اور ان ترجیحات کو مکمل اور عبوری سمجھا جاتا ہے۔ بعض اوقات وہ دوسرے مفروضے بھی بناتے ہیں، خاص طور پر یہ کہ صارفین یا فریقین کے پاس اس بارے میں مکمل معلومات ہوتی ہیں کہ انہوں نے کوئی بھی عمل معقول انتخاب کے بعد کیا ہوگا۔ تاہم، دوسرے اوقات میں، معقول انتخاب کے نظریہ ساز محدود عقلیت (*bounded rationality*) کے تصورات کو تیار کر کے ان غیر حقیقی مفروضوں کو رد کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے بعد وہ انسانی رویے کو ایسے حالات میں ماڈل بنانے کی کوشش کرتے ہیں جہاں لوگوں کے پاس متعلقہ معلومات کی کمی ہوتی ہے۔

معقول انتخاب کے نظریہ میں مائیکرو لیول (*micro-level*) کا غلبہ ان سماجی اصولوں، قوانین اور اداروں کی ابتداء، استقامت اور اثرات کے بارے میں مسائل کو جنم دیتا ہے جن کے ذریعے لوگ حکومت کرتے ہیں۔ ایک مسئلہ یہ ہے کہ کسی اعلیٰ اتھارٹی کی عدم موجودگی میں طرز حکمرانی کے عروج اور استحکام کی وضاحت کیسے کی جائے۔ معقول انتخاب کے نظریہ دان عام طور پر یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ کسی موثر اعلیٰ اتھارٹی کی عدم موجودگی کا مطلب یہ ہے کہ ایسے اداروں کو خود کار اداروں کی شکل میں تصور کیا جانا چاہیے۔ ایک اور مسئلہ افراد کے اعمال پر اصولوں، قوانین اور اداروں کے اثرات میں زیادہ مخصوص دلچسپی کا ہے۔ معقول انتخاب کے نظریہ دان استدلال کرتے ہیں کہ ادارے ایک دوسرے کے ساتھ لوگوں کے ہم آہنگی کی بنیاد رکھتے ہیں۔ مستحکم ادارے افراد کے اعمال پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ان کو ایسے مختلف طریقوں

کے نتائج کے بارے میں معقول توقعات دیتے ہیں جن میں سے وہ انتخاب کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ زیادہ مخصوص مسئلہ کمزور ادارہ جاتی ماحول کے ماڈلز کا ہے جس میں اعلیٰ اتھارٹی کی عدم موجودگی لوگوں کو معاہدوں کو توڑنے اور عدم استحکام پیدا کرنے کی طرف لے جاتی ہے۔ ایسے کمزور اداروں کی مثالوں میں بین الاقوامی نظام اور قومی ریاستیں شامل ہیں جن میں قانون کی حکمرانی کمزور ہوتی ہے۔

2- نوادارہ سازی کا نظریہ (New Institutionalism Theory)

1940 کی دہائی تک مملکت، حکومت، نظم و نسق عامہ اور سیاست کے مطالعہ پر ایک ادارہ جاتی نقطہ نظر کا غلبہ رہا۔ مفکرین نے آئین، انتخابی نظام اور سیاسی جماعتوں سمیت رسمی قواعد، طریقہ کار اور تنظیموں پر توجہ مرکوز کی۔ اگرچہ انہوں نے بعض اوقات ان رسمی قواعد پر زور دیا جو ایسے اداروں کو چلاتے ہیں، لیکن انہوں نے اپنے مملکت میں مختلف صارفین اور فریقین کے رویے پر بھی توجہ دی۔ اس ادارہ جاتی نقطہ نظر کو 20 ویں صدی کے نصف آخر میں آفاقی نظریات تیار کرنے کی کوششوں کے ایک تسلسل کے ذریعے چیلنج کیا گیا تھا۔ نظریہ طرز عمل، نظریہ معقول انتخاب اور دیگر نظریات کے مفکرین نے مخصوص ادارہ جاتی ترتیبات کے نسبتاً کم حوالہ کے ساتھ سماجی عمل کی وضاحت کرنے کی کوشش کی۔ نئی ادارہ سازی کو اکثر ان تبدلات کے جواب میں بڑے ادارہ جاتی نقطہ نظر کی بحالی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ نئے ادارہ ساز اصولوں، طریقہ کار اور تنظیموں (principles, procedures, and organizations) پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔ ادارے دو یا دو سے زیادہ افراد پر مشتمل ہوتے ہیں، وہ کسی نہ کسی طرح کے سماجی مقصد کو پورا کرتے ہیں، اور وہ وقت کے ساتھ اس طرح سے موجود ہوتے ہیں جو مخصوص افراد کے ارادوں اور اعمال سے بالاتر ہوتے ہیں۔ لیکن نئے ادارہ ساز ادارے کا ایک وسیع تر تصور اپناتے ہیں جس میں رسمی اصولوں، طریقہ کار اور تنظیموں کے ساتھ ساتھ اصول، عادات اور ثقافتی رسوم بھی شامل ہوتے ہیں۔

نئی ادارہ سازی کی مختلف اقسام میں فرق کرنا عام ہو گیا ہے۔ معقول انتخاب کے اداروں کے ماہرین اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ ادارے کس طرح دیے گئے عمل کے ممکنہ نتائج کے بارے میں توقعات پیدا کر کے عقلی اداکاروں کے طرز عمل کو تشکیل دیتے ہیں۔ دوسرے نئے ادارہ ساز ایسے ماڈلز سے پرہیز کرتے ہیں جن میں عقلی اعمال کے حوالے سے نتائج کی وضاحت کی جاتی ہے۔ یہ ادارہ ساز عموماً ادارہ جاتی نمونوں کا موازنہ اور تضاد کرتے ہوئے نتائج کی وضاحت کرتے ہیں۔ وہ دو اہم نکات پیش کرتے ہیں کہ ادارے کس طرح رویے کو تشکیل دیتے ہیں۔

تاریخی اداروں کے ماہرین اس بات پر توجہ مرکوز کرتے ہیں کہ ماضی کے ادارہ جاتی انتظامات سیاسی دباؤ کے رد عمل کو کس طرح تشکیل دیتے ہیں۔ وہ استدلال کرتے ہیں کہ ماضی کے نتائج، قومی اداروں میں سرایت کرنے کے بعد، سماجی گروہوں کو مخصوص خطوط پر منظم ہونے پر مجبور کرتے ہیں اور اس طرح ریاستوں کو ترقی کی راہوں میں بند کر دیتے ہیں۔ لہذا، وہ ریاستوں میں فلاح و بہبود اور انتظامی اصلاحات کے تقابلی مطالعات پر توجہ مرکوز کرتے ہیں جس میں اس طرح کی اصلاحات کی مختلف قسمیں راستے پر انحصار کے ذریعہ واضح ہوتی ہیں۔

سماجی اداروں کے ماہرین اقدار، شناختوں اور ان طریقوں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں جن میں یہ صارفین کے اپنے مفادات کے تصور کو تشکیل دیتے ہیں۔ وہ استدلال کرتے ہیں کہ نظریات اور اقدار کے غیر رسمی سیٹ پالیسی کے نمونے تشکیل دیتے ہیں جو ان طریقوں کو تشکیل دیتے ہیں

جن میں تنظیمیں مسائل کے بارے میں سوچتی ہیں اور سیاسی دباؤ کا تصور کرتی ہیں۔ لہذا، وہ ایک زیادہ تعمیری انداز اپناتے ہیں جو حکمرانی کے تشریحی نظریات سے ملتا جلتا ہے۔ وہ ان طریقوں کے مطالعہ پر توجہ مرکوز کرتے ہیں جن میں اصول اور اقدار تشکیل دیتے ہیں جو اکثر فلاحی اور انتظامی اصلاحات کے پالیسی ایجنڈوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔

3- نظام کا نظریہ (Systems Theory)

حکمرانی کا یہ تصور ریاست کے ذریعے حکمرانی کی حدود کو نمایاں کرتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی واحد خود مختار اتھارٹی نہیں ہے۔ اس کے بجائے، ایک خود ساختہ نظام ہے جو ایک دوسرے پر منحصر اداکاروں اور اداروں پر مشتمل ہے۔ نظام کے نظریہ دان اکثر یہاں گورنگ (governing) کے درمیان فرق کرتے ہیں، جو کہ مقصد پر مبنی مداخلتیں ہیں، اور گورننس (governance)، جو کہ گورنگ مداخلتوں اور تعاملات کا کل اثر ہے۔ اس خیال میں حکمرانی ایک خود ساختہ نظام ہے جو اداکاروں اور اداروں کی سرگرمیوں اور تبادلوں سے ابھرتا ہے۔

اگرچہ سماجی ادارہ سازی تشریحی نظریات سے مشابہت رکھتی ہے، لیکن یہ اکثر تنظیمی نظریہ کے قریب نظر آتی ہے۔ اس طرح، متعلقہ اداکاروں کو کم کرنے کے بجائے، وہ ان کو اپنی منطق کی بنیاد پر ایک قسم کا نظام تصور کرتے ہیں۔ ایسا کرنے میں وہ مختلف عنوانوں کی بازگشت کرتے ہیں جو سسٹم تھیوری میں زیادہ مکمل طور پر تیار ہوتے ہیں۔ ایک نظام ترتیب کا وہ نمونہ ہے جو ایک دوسرے پر منحصر عناصر کے ایک تسلسل کے باقاعدہ تعامل سے پیدا ہوتا ہے۔ سسٹم تھیوریسٹ تجویز کرتے ہیں کہ ترتیب کے اس طرح کے نمونے عناصر کے درمیان فعال تعلقات اور تعامل سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان تعلقات اور تعاملات میں معلومات کی منتقلی شامل ہے۔ معلومات کی یہ منتقلی کسی بھی مرکز کے کنٹرول کی عدم موجودگی میں بھی نظام کی خود پیداوار اور خود تنظیم کا باعث بنتی ہے۔

4- نظریہ انضباط (Regulation Theory)

جس طرح سماجی ادارہ پرستی کبھی کبھی نظام کے نظریہ پر آمادہ ہوتی ہے، اسی طرح تاریخی ادارہ پرستی کبھی کبھی ریاستی نظریہ کی طرف راغب ہوتی ہے۔ مارکسزم سے ماخوذ حکمرانی کا بنیادی نقطہ نظر، تاہم، ریگولیشن تھیوری یعنی نظریہ انضباط ہے۔ کارل مارکس نے استدلال کیا کہ سرمایہ داری غیر مستحکم ہے کیونکہ یہ سرمایہ کی زیادتی اور طبقاتی جدوجہد کا باعث بنتی ہے۔ انضباطی نظریہ سازان طریقوں کا جائزہ لیتے ہیں جن میں سرمایہ داری کی مختلف اقسام ان عدم استحکام کو سنبھالنے کی کوشش کرتی ہیں۔ وہ ان عدم استحکام کو چھپانے کے طریقے میں تبدیلیوں کے سلسلے میں طرز حکمرانی کا مطالعہ کرتے ہیں۔

5- تشریحی نظریات (Interpretive Theories)

حکمرانی کے لیے تشریحی نقطہ نظر اکثر ہنگامی حالات پر زور دیتا ہے۔ یہ نظریات اس خیال کو مسترد کرتے ہیں کہ حکمرانی کے نمونوں کو سرمایہ دارانہ ترقی، فنکشنل تفریق، یا یہاں تک کہ ادارہ جاتی ترتیبات سے منسلک تاریخی یا سماجی منطق کے لحاظ سے صحیح طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ اس کے

جائے، وہ انسانی اعمال اور طریقوں کے معنی خیز کردار پر زور دیتے ہیں۔ اس نظریے میں، کیونکہ لوگ عقائد، نظریات یا معانی پر عمل کرتے ہیں، خواہ وہ ہوش میں ہوں یا نہ ہوں، ان کے اعمال کی صحیح وضاحت صرف اسی صورت میں کی جاسکتی ہے جب متعلقہ معانی کو سمجھ لیا جائے۔ کچھ بڑے تشریحی نقطہ نظر یہ بتاتے ہیں کہ عقائد، نظریات، یا معنی ایک ثقافت یا معاشرے میں کم و بیش یکساں ہوتے ہیں۔ لہذا، وہ مختلف ثقافتوں سے وابستہ حکمرانی کے مخصوص نمونوں کے مطالعے کی ترغیب دیتے ہیں۔ دیگر تشریحی نقطہ نظر مقابلوں اور جدوجہد پر زیادہ زور دیتے ہیں اس معنی پر کہ وہ اتنی زیادہ سیاسی سرگرمیاں تشکیل دیتے ہیں۔ لہذا، وہ مختلف روایات یا حکمرانی کی گفتگو کے مطالعہ کی ترغیب دیتے ہیں جو کسی بھی معاشرے میں پائی جاتی ہیں۔

اگرچہ تشریحی نظریہ ساز معانی کے لحاظ سے حکمرانی کا تجزیہ کرتے ہیں، لیکن ان کے درمیان ایسے معانی کی نوعیت کے بارے میں بہت کم اتفاق ہے۔ ان کے لیے دلچسپی کے معنی مختلف طریقے سے بیان کیے گئے ہیں، مثلاً ارادے اور عقائد، شعوری یا غیر شعوری علم، لاشعوری یا لاشعوری مفروضات، اشارے اور زبانوں کے نظام، اور گفتگو و نظریات۔ تشریحی نظریہ ساز اکثر ان میں سے بہت سے مختلف قسم کے معانی کو ہم وقتی اور متناسب طور پر تلاش کرتے ہیں۔ ہم وقتی مطالعہ تاریخ کے بہاؤ سے خلاصہ شدہ معانی کے ایک سیٹ کے درمیان تعلقات کا تجزیہ کرتے ہیں۔ وہ معانی کے جال کی اندرونی ہم آہنگی یا طریقے کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ یہ دکھا کر کسی خاص عقیدے، تصور یا نشان کا احساس دلاتے ہیں کہ یہ ایسے نظریہ میں کیسے فٹ بیٹھتا ہے۔

1.4 حکمرانی کے سیاق و سباق (Contexts of Governance)

حکمرانی کا تصور کئی حوالوں سے استعمال ہوتا ہے۔ روڈس (Rhodes) کے مطابق، حکمرانی کے سیاق و سباق درج ذیل ہیں:

1- مملکت کے کم سے کم دخل والی حکمرانی

اس سیاق و سباق میں حکمرانی عوامی خدمات کی فراہمی کے لیے بازاروں اور نیم منڈیوں میں سرکاری مداخلت کی حد اور شکل کی نئی وضاحت کرتی ہے۔ برطانیہ میں نجکاری اور سول سروس کے سائز میں کمی کی وجہ سے حکومت کا ضخامت کم ہو گئی۔ تاہم، مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کے تناسب کے طور پر عوامی اخراجات تقریباً مستقل رہے؛ مقامی حکومت اور قومی صحت خدمات میں عوامی ملازمت میں معمولی کمی آئی ہے۔ اور ریگولیشن نے ملکیت کو سرکاری مداخلت کی ترجیحی شکل کے طور پر بدل دیا اور حکومت نے دس بڑے ریگولیٹری ادارے بنائے۔

2- حکمرانی بطور کارپوریٹ حکمرانی

اس کا تعلق سرکاری اور نجی اداروں کی حکمرانی سے ہے۔ اس تناظر میں، حکمرانی سے مراد وہ نظام ہے جس کے ذریعے تنظیموں کو ہدایت اور کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اس طرح، حکمرانی کا کردار نہ صرف کمپنی کے کاروبار کو چلانے سے متعلق ہے، بلکہ انٹرپرائز کو مجموعی طور پر ہدایت دینے، انتظامیہ کے انتظامی اقدامات کی نگرانی اور کنٹرول کرنے اور مناسب جوابدہی اور ریگولیٹری فریم ورک کو یقینی بنانے سے متعلق ہے۔

3- حکمرانی بطور جدید عوامی انتظامیہ

حکمرانی کا تعلق جدید عوامی انتظامیہ سے ہے جس کا مقصد نظم و نسو عامہ کو مارکیٹ پر مبنی بنانا ہے، جو کارکردگی، معیشت اور تاثیر کے تین اہم اہداف کے لیے پر عزم ہو۔ جدید عوامی انتظامیہ مسابقتی مملکت کے نقطہ نظر کے ایک بڑے مظہر کے طور پر ابھرا ہے۔ یہ نیا نمونہ، جس نے مختلف لیبلز کے ساتھ وسیع پیمانے پر استعمال حاصل کیا، دوبارہ ایجاد، دوبارہ انجینئرنگ، کوالٹی مینجمنٹ اور کارکردگی کا انتظام، بنیادی طور پر حکومت کے ڈھانچے اور عمل میں تبدیلیوں پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ جدید عوامی انتظامیہ کے شروع میں دو معنی تھے۔ اس کے پہلے معنی میں اس کا مطلب ہے انتظامی نظام، یعنی پبلک سیکٹر میں نجی شعبے کے انتظامی طریقوں کو متعارف کرانا۔ اس کے دوسرے معنوں میں، اس سے مراد نجی ادارہ جاتی معاشیات ہے، یعنی عوامی خدمت کی فراہمی میں مارکیٹ کے مقابلے کو متعارف کرانا۔ جدید عوامی انتظامیہ حکمرانی کی بحث سے متعلق ہے کیونکہ یہ نجکاری کے تجزیہ میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے اور یہ حکمرانی کا مترادف ہے۔

4- حکمرانی بطور بہتر حکمرانی

حکمرانی یعنی گورننس کا یہ استعمال ورلڈ بینک (1992) کی جانب سے 'گڈ گورننس' کے جملے کو مقبول بنانے کے بعد مقبول ہوا۔ ورلڈ بینک کے لیے، حکمرانی کسی ملک کے معاملات کو سنبھالنے کے لیے سیاسی طاقت کا استعمال ہے۔ بینک نے محسوس کیا کہ بہتر حکمرانی ایک ایسا ماحول بنانے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتی ہے، جو مضبوط اور مساوی ترقی کو فروغ دیتا ہے، اور یہ درست اقتصادی پالیسیوں کی ایک لازمی تکمیل ہے۔ بہتر حکمرانی رسمی حکومت سے آگے بڑھ کر نظم و نسق عامہ کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کی کوشش ہے۔ دوسرے الفاظ میں، یہ حکومت کو مزید کھلا، جوابدہ، اور جمہوری بنانے کے لیے ایک وسیع اصلاحاتی حکمت عملی ہے۔ نجی شعبے کو منظم کرنا اور سول سوسائٹی کے اداروں کو مضبوط کرنا اس کا اہم فرغ ہے۔ یہ حکمرانی کی کوالٹی کو بہتر بناتی ہے۔ بہتر حکمرانی کی بنیادی خصوصیات درج ذیل ہیں:

• احتساب کے لیے آواز اٹھانا جس میں شہری آزادی اور سیاسی استحکام شامل ہے۔

• حکومت کی تاثیر، جس میں پالیسی سازی اور عوامی خدمات کی فراہمی کا معیار شامل ہے۔

• ریگولیٹری فریم ورک کا معیار؛

• قانون کی حکمرانی جس میں جائیداد کے حقوق کا تحفظ شامل ہے۔

• عدلیہ کی آزادی؛ اور

• بدعنوانی پر روک لگانا۔

بہتر حکمرانی کا ایجنڈا معلومات کی آزادی، ایک مضبوط قانونی نظام اور پسماندہ طبقات کے برابری کے دعوے میں مدد کے لیے موثر انتظامیہ کی وکالت کرتا ہے۔ لیکن یہ سب سے زیادہ کامیاب اس وقت ہوتا ہے جب سماجی تحریکوں یا واضح مشن کے ساتھ سیاسی جماعتوں کے ذریعے مضبوط سیاسی متحرک ہونے کا سہارا لیا جائے۔ بہتر حکمرانی کا مطلب تینوں شعبوں میں بہتری کی مثال قائم کرنا ہے: حکومت، سول سوسائٹی اور

کارپوریٹ دنیا بشمول بین الاقوامی کارپوریشنز۔ پالیسی سازوں، محققین اور بین الاقوامی ایجنسیوں کے تصور کردہ بہتر حکمرانی کی بنیادی خصوصیات کا خلاصہ لفظ "SMART" میں کیا جاسکتا ہے، جس کا ہر حرف بہتر حکمرانی کی شرط ہے۔ SMART کا مطلب ہے:

سادہ	SIMPLE	S
اخلاقی	MORAL	M
جواب دہ	ACCOUNTABLE	A
ذمہ دار	RESPONSIVE	R
شفاف	TRANSPARENT	T

5۔ حکمرانی بطور سماجی سائبر نٹیک نظام

Kooiman کے مطابق حکمرانی ایک ایسا نمونہ یا ڈھانچہ ہے جو سماجی و سیاسی نظام میں تمام ملوث اداکاروں کی باہمی مداخلت کی کوششوں کے 'عام' نتیجے کے طور پر ابھرتا ہے۔ اس طرز کو کسی ایک اداکار یا خاص طور پر اداکاروں کے گروپ تک محدود نہیں کیا جاسکتا۔ دوسرے لفظوں میں، پالیسی کے نتائج مرکزی حکومت کے اقدامات کا نتیجہ نہیں ہیں۔ حکومت ایک قانون پاس کر سکتی ہے لیکن اس کے بعد وہ مقامی حکومت، صحت کے حکام، رضاکارانہ شعبے، نجی شعبے کے ساتھ بات چیت کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں وہ ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں۔ سماجی۔ سائبر نٹیک نقطہ نظر حکمرانی کو سماجی۔ سیاسی طرز حکمرانی کے تعامل کے نتیجے کے طور پر دیکھتا ہے

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حکمرانی کے مفید ہونے کے بہت زیادہ معنی ہیں۔ یوں، حکمرانی کی واحد تعریف فراہم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ روڈس کے مطابق، اس میں خاص طور پر کم سے کم ریاست، ایک سماجی سائبر نٹیک نظام اور خود کو منظم کرنے والے نیٹ ورکس شامل ہیں۔ مندرجہ بالا نکات کی بنیاد پر، وہ حکمرانی کی خصوصیات کو یوں بیان کرتا ہے:

- تنظیموں کے درمیان باہمی انحصار۔ حکمرانی حکومت سے وسیع تر ہے، غیر ریاستی عناصر کا احاطہ کرتی ہے۔ ریاست کی حدود میں تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ سرکاری، نجی اور رضاکارانہ شعبوں کے درمیان سرحدیں بدلتی اور مبہم ہو گئیں۔
- نیٹ ورک کے اراکین کے درمیان مسلسل تعاملات، وسائل کے تبادلے اور مشترکہ مقاصد کے لیے گفت و شنید کی ضرورت کی وجہ سے۔
- گیم جیسے تعاملات، جو اعتماد میں جڑے ہوئے ہیں اور نیٹ ورک کے شرکاء کے ذریعہ گفت و شنید اور اتفاق کردہ گیم کے قواعد کے ذریعہ منظم ہیں۔

- ریاست کی طرف سے خود مختاری کی ایک اہم ڈگری۔ نیٹ ورک ریاست کو جوابدہ نہیں ہیں۔ وہ خود کو منظم کر رہے ہیں۔ اگرچہ ریاست ایک خود مختار حیثیت پر قابض نہیں ہے، لیکن یہ بالواسطہ اور نامکمل طور پر نیٹ ورکس کو چلا سکتی ہے۔

1.5 حکمرانی کی اقسام (Types of Governance)

حکمرانی کی مختلف شکلیں ہیں جن میں سیاسی، معاشی اور سماجی اہم ہیں:

1- سیاسی حکمرانی

عالمی سطح پر سیاسی اور اقتصادی تبدیلیوں کی وجہ سے ملکی ریاستوں کی حکومت کرنے کی صلاحیت محدود ہو گئی ہے۔ ایک عام احساس ہے کہ ریاست کو کھوکھلا کر دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں طاقت باہر کی طرف بین الاقوامی مالیاتی منڈیوں، عالمی کمپنیوں کی طرف منتقل ہو گئی ہے تاکہ وہ سرمایہ اور دیگر وسائل کو سرمایہ کاری کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر سکیں، اور عالمی بینک یا یورپی یونین جیسے قومی اداروں کو منتقل کر سکیں۔ ان تبدیلیوں کے نتیجے میں اصلاحات کا سلسلہ شروع ہوا جس کے نتیجے میں حکومتی مشینری کے ضخامت میں کمی اور اس کے ٹکڑے ہو گئے۔ غیر رسمی اثر و رسوخ پر مبنی نئی حکمت عملیوں کی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، اس کا مطلب لازمی طور پر ریاست کے کردار میں کمی نہیں ہے، درجہ بندی، ادارہ جاتی چینلز کے ذریعے کنٹرول کی شکلیں حکمرانی کی نئی شکلوں کے ساتھ ساتھ جاری رہتی ہیں۔

2- اقتصادی حکمرانی

حکمرانی کی ایک مرکزی علمی تہیم یہ ہے کہ منڈیاں، درجہ بندی اور نیٹ ورک ہم آہنگی کی متبادل حکمت عملی تشکیل دیتے ہیں۔ حکمرانی کے مختلف طریقے، بشمول مارکیٹوں، درجہ بندیوں اور نیٹ ورک پر مبنی، ایک ساتھ رہنے کا امکان ہے، مخصوص قوموں میں مختلف ادارہ جاتی امتزاج کے ساتھ، لیکن نیٹ ورک تیزی سے اہم ہوتے جا رہے ہیں۔

1980 اور 1990 کی دہائیوں کی نولبرل حکومت نے مملکت کے براہ راست سروس فراہم کرنے والے تصور کو جزوی طور پر ختم کر دیا۔ منڈیوں کے نظام سے فلاحی خدمات کی فراہمی کے نئے ماڈل سامنے آئے ہیں۔ یہ ماڈل کافی منتشر اور منفرد ہیں لیکن ان کی بہتر کارکردگی کے لیے ان کے درمیان ہم آہنگی ہونا لازمی ہے۔ اس کے لیے نجکاری، کنٹریکٹ آؤٹ، نیم مارکیٹ، مقامی حکام سے کاموں کی برطرفی، سول سروس میں پالیسی اور ڈیلیوری کے کاموں کے درمیان علیحدگی اور عاملانہ ایجنسیوں کے قیام کے نتیجے میں، حکومتوں کو کنٹرول کی نئے ماڈل تیار کرنا ضروری ہے۔ اس قسم کے کنٹرول میں فریم ورک دستاویز، معاہدے، اہداف، کارکردگی کے ریکارڈ، خدمت کے معیارات، معاہدے اور کسٹمر چارٹر شامل ہیں۔

مقامی سطح پر بھی ایسی ہی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ نیٹ ورک پر مبنی تعامل کے نمونے تیزی سے اہمیت اختیار کرنے لگے، جس کی وجہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ مقامی حکومت کو مقامی حکمرانی کے نظام میں تبدیل کر دیا گیا ہے جس میں عوامی، نجی اور رضاکارانہ شعبوں میں تنظیموں کی کثیر

تعداد شامل ہے۔ اقتصادی نظم و نسق کے لیے مارکیٹ کی بگاڑ کو دور کرنے، سروس کے مناسب معیارات قائم کرنے، فریقین کے درمیان منصفانہ مسابقت کو یقینی بنانے اور تمام متعلقہ کلیدی اسٹیک ہولڈرز کے مفادات کا تحفظ کرنے کی ضرورت ہے۔

3۔ سماجی حکمرانی

حکمرانی کے تجزیہ کی ایک اور شکل معاشرے میں پیچیدگی، تنوع اور متحرک تبدیلیوں کے بارے میں مثبت اقدامات لینا ہے۔ *Kooiman and Van Vliet* حکمرانی کو تعامل پر مبنی طرز حکمرانی کی ضرورت سے جوڑتے ہیں۔ ہمارے معاشروں میں حکمرانی کا مقصد نہ صرف مسائل سے نمٹنا بلکہ پیچیدہ، متنوع اور بکھرے ہوئے معاشروں کے مسائل سے نمٹنا بھی بیان کیا جاسکتا ہے۔ پیچیدگی، حرکیات اور تنوع نے نیشنل سٹیٹ کی سکڑتی ہوئی بیرونی خود مختاری کے ساتھ ساتھ سماجی ذیلی نظاموں کے مقابلے میں سکڑتے ہوئے داخلی تسلط کو قائم کیا ہے۔ جدید معاشرے میں حکمرانی بنیادی طور پر سماجی، سیاسی اور انتظامی تعاملات کو مربوط کرنے اور متاثر کرنے کا عمل ہے، یعنی اس کے لیے متعامل حکومت کی نئی شکلیں ضروری ہیں۔ ہم آہنگ تناظر میں حکومت کرنے کا مقصد سماجی مفادات کے توازن اور سماجی اداکاروں اور نظاموں کے اپنے آپ کو منظم کرنے کے امکانات اور حدود پیدا کرنا ہے۔

1.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے،

- حکمرانی کی تعریف کو سمجھا۔
- حکمرانی کے نظریات کا مطالعہ کیا۔
- حکمرانی کے سیاق و سباق کو سمجھا۔
- حکمرانی کی اقسام کا مطالعہ کیا۔

1.7 کلیدی الفاظ (Keywords)

جدید عوامی انتظامیہ (New Public Management)

جدید عوامی انتظامیہ نظم و نسق عامہ کے ارتقا میں ایک جدید نظریہ ہے جو 1990 میں وجود میں آیا ہے۔ اس کی تخلیق کی وجہ *David Osborne* اور *Ted Gabler* کی 1992ء میں شائع کتاب "*Reinventing Government*" کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ جدید عوامی انتظامیہ کو نظم و نسق عامہ کے ارتقا میں جدید نظم و نسق عامہ کے بعد دوسرا اہم تخلیق تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے ارتقا کی اہم وجہ 1980 اور 1990 میں ترقی یافتہ ملکوں کے عام میدان کے انتظامیہ اور ساختی تبدیلی کو بتایا جاتا ہے۔ جدید عوامی انتظامیہ نظم و نسق عامہ میں

ایک جدید نظریاتی تحریک اور تصور ہے جسے کئی دیگر ناموں جیسے مابعد دفتر شاہی، Managarialism یا بازار مبنی نظم و نسق عامہ یا صنعتی انتظامیہ یا Entrepreneurial Government سے بھی موصوف کیا جاتا ہے۔

جدید عوامی انتظامیہ اس پر زور دیتا ہے کہ انتظامی نظام میں زیادہ کارکردگی، موثریت اور کفایت سازی کے جدید مقدار قبول کیے جاتے ہیں۔ یہ ان تعلقاتوں کو دوبارہ تعریف کرنے پر بھی زور دیتا ہے جو خدمت فراہم کرنے والوں اور ان سے فائدہ حاصل والوں کے درمیان قائم ہوتا ہے۔ جدید عوامی انتظامیہ میں کارکردگی، کفایت سازی اور موثریت کے ساتھ ہی چلچل داری کی حمایت کرتا ہے۔ لہذا یہ انتظامیہ کے موقف کو دور حاضر، درجہ بندی اور قانون قائدہ پر مبنی دفتر شاہی سے تبدیل کر چلچل دار، حساس اور بازار پر مبنی عوامی انتظامیہ کا موقف فراہم کرتا ہے اور ساختی تبدیلی لانا چاہتا ہے۔

1.8 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

1.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- حکمرانی بنیادی طور پر کسی تنظیم میں _____ کو نافذ کرنے کا عمل ہے۔

(a) قوانین

(b) فیصلوں

(c) ضوابط

(d) اصولوں

2- لفظ governance کس زبان سے ماخوذ ہے؟

(a) لاطینی

(b) جاپانی

(c) سنسکرت

(d) یونانی

3- لفظ governance کے اصل لفظ kubernaو کا استعمال سب سے پہلے کس نے کیا؟

(a) کارل مارکس

(b) میکس ویبر

(c) افلاطون

(d) ارسطو

4- اقوام متحدہ نے حکمرانی کی کتنی خصوصیات بیان کی ہیں؟

(a) 5

(b) 6

(c) 7

(d) 8

5- اقوام متحدہ کے مطابق درج ذیل میں حکمرانی کی کیا خصوصیت ہے؟

(a) Participatory

(b) Consensus-oriented

(c) Accountable

(d) یہ سبھی

6- لفظ *governance* کے اصل لفظ *kubernao* ہے۔ یہ کس زبان کا لفظ ہے؟

(a) لاطینی

(b) جاپانی

(c) سنسکرت

(d) یونانی

7- درج ذیل میں حکمرانی کا نظریہ ہے:

(a) معقول انتخاب کا نظریہ

(b) نوادارہ سازی کا نظریہ

(c) نظریہ انضباط

(d) یہ سبھی

8-Rhodes کے مطابق حکمرانی کے سیاق و سباق کتنے ہیں؟

(a) 3

(b) 4

(c) 5

(d) 6

9- بہتر حکمرانی کی بنیادی خصوصیات انگریزی کے کس لفظ سے واضح کی جاتی ہیں؟

(a) CORRECT

(b) SMART

(c) QUICK

(d) FAST

10- نولبرل خیالات کا غلبہ کب ہوا؟

(a) 20 ویں صدی کی شروعات میں

(b) 20 ویں صدی کے آخر میں

(c) یہ دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

1.6.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. حکمرانی کا مفہوم بیان کیجیے۔

2. حکمرانی کا سیاق اور سباق کیا ہے؟ بیان کیجیے۔

3. حکمرانی بطور بہتر حکمرانی سے کیا مراد ہے۔

4. سیاسی حکمرانی کو بیان کیجیے۔
5. اقتصادی حکمرانی کو بیان کیجیے۔

1.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. حکمرانی کا مفہوم اور اس کا سیاق و سباق بیان کیجیے۔
2. حکمرانی کے نظریات پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔
3. حکمرانی کی اقسام کی وضاحت کیجیے۔

1.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Bhattacharya, M. (2011). *New Horizons of Public Administration*. New Delhi, India: Jawahar Publishers and Distributors.
2. Cadbury Report. (1992). *The Report of the Committee on the Financial Aspects of Corporate Governance*. London, UK: Gee & Co.
3. Chakrabarty, B. & Bhattacharya, M (Eds.). (2008). *The Governance Discourse: A Reader*. New Delhi, India: Oxford University Press.
4. Chakrabarty, B & Chand, P (2017). *Public Administration from Government to Governance*. Hyderabad, India: Orient BlackSwan.
5. Frederickson, G. (2001). *Whatever happened to Public Administration? Governance, Governance Everywhere*. Retrieved from www.rhul.ac.uk/mgt/newsandevents/seminars.
6. Kooiman, J. & Van Vliet, M. (1993). *Governance and Public Management*. In K.A. Eliassen & J. Kooiman (Eds.), *Managing Public Organizations: Lessons from Contemporary European Experience*. London, UK: Sage.
7. Medury, U. (2016). *Concept of New Public Management*. In Alka Dhameja & Sweta Mishra (Eds.), *Public Administration Approaches and Applications*. New Delhi, India: Pearson.
8. Osborne, D. & Gaebler, T. (Eds.) (1992). *Reinventing Government: How the Entrepreneurial Spirit is Transforming the Public Sector*. Addison, UK: Wesley Reading.
9. Pierre, J. & Peters, B.J. (1991). *Governance, Politics and the State*. Basingstoke, UK: Macmillan.
10. Rhodes, R.A.W. (1997). *Understanding Governance Policy Networks, Governance, Reflexivity and Accountability*. Buckingham, UK: Open University Press.

اکائی 2- بہتر حکمرانی: تصور، ارتقاء اور اہمیت

(Good Governance: Concept, Emergence and Significance)

اکائی کے اجزا:

تمہید	2.0
مقاصد	2.1
حکمرانی کا تصور	2.2
حکمرانی کی تعریف	2.3
حکومت اور حکمرانی میں تفریق	2.4
بہتر حکمرانی کے تصور کا ارتقاء	2.5
بہتر حکمرانی کے معنی و مفہوم	2.6
بہتر حکمرانی: ہندوستان کے پس منظر میں	2.7
بہتر حکمرانی: مستقبل کا خاکہ	2.8
بہتر حکمرانی کی اہمیت	2.9
اقتصادی نتائج	2.10
کلیدی الفاظ	2.11
نمونہ امتحانی سوالات	2.12
معمومی جوابات کے حامل سوالات	2.12.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	2.12.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	2.12.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	2.13

2.0 تمہید (Introduction)

اس اکائی میں طلبہ بہتر حکمرانی سے متعلق علم حاصل کریں گے۔ بہتر حکمرانی کا مطلب بہتر طریقہ سے حکمرانی ہے۔ ایک ایسی حکمرانی جس میں معیار ہو اور وہ ایک اچھی قدر کے نظام کو پیش کرے۔ مملکت کے شہریوں کی خدمت کرنے کی طاقت کا مطلب ہی بہتر حکمرانی ہے۔ بہتر حکمرانی حکومت اور شہریوں کا حق ہے۔ اس کا مقصد لوگوں کی بہتری ہے۔ عوامی معاملات کو منصفانہ اور معقول انداز میں چلانا ہی بہتر حکمرانی ہے۔ بہتر حکمرانی ایک قانونی تصور اور جدید مملکت کا سنگ بنیاد ہے۔ بہتر حکمرانی کے تصور کو جاننے سے پہلے ہمیں مملکت کے حکمرانی کے تصور کو واضح طور سے جاننا چاہیے۔ یہ مملکت ایک ایک عنصر سے جس کے ذریعہ مملکت اپنے مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ حکمرانی سے مراد ایک آسان الفاظ میں، فیصلہ سازی اور اس کے نفاذ کے عمل سے ہے۔ اس کی نوعیت وسیع ہے اور اسکی سماجی، سیاسی اور اقتصادی جہتیں میں عملی طور پر بھی، یہ زیادہ جامع ہے، کیونکہ اس میں حکومت، خانگی شعبہ اور سول سوسائٹی کی تنظیمیں شامل ہیں۔ یہ مملکت کی مجموعی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کے جان مال کی حفاظت کرے۔ مملکت حکومت کے ایک عنصر اور حکمرانی کے عمل کے ذریعہ مناسب ماحول فراہم کرے، امن و امان کو برقرار رکھنے اور معاشرے میں سماجی انصاف اور مساوات قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ حکمرانی کے عمل کی شروعات کھلی پالیسی سازی، قانون کی حکمرانی، شفاف عمل، احتساب کی کسوٹی اور ایک مضبوط سول سوسائٹی کے اندر ہونے کے عمل کو بہتر حکمرانی کہتے ہیں۔

2.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا! اس اکائی میں آپ:

- حکمرانی کے تصور اور اس کی تعریف کا مطالعہ کریں گے۔
- حکومت اور حکمرانی میں تفریق کو سمجھ سکیں۔
- بہتر حکمرانی کے تصور کے ارتقاء کو جانیں گے۔
- بہتر حکمرانی کے معنی اور مفہوم کا مطالعہ کریں گے۔
- بہتر حکمرانی: ہندوستان کے پس منظر میں جانیں گے۔
- بہتر حکمرانی کے مستقبل کے خاکہ کو سمجھ سکیں گے۔
- بہتر حکمرانی کے اہمیت کا مطالعہ کریں گے۔

2.2 حکمرانی کا تصور (Concept of Governance)

اس اکائی میں ہم بہتر حکمرانی کو جاننے سے پہلے ہمیں حکمرانی کو جاننا ضروری ہے۔ حکمرانی کا تصور بہت قدیم ہے۔ یہ تصور جدید نہیں ہے۔ یہ اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ حکومت ہے۔ حکومت ایک ایسا نظام ہے جو تنظیموں کے انتظام کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ سب سے پہلے

حکمرانی لفظ کا استعمال فرانس میں کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب حکومت کی نشست سے کیا جاتا تھا۔ یہ یونانی *Kybernan* سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے چلنا یا چلانے سے ہے۔ عام الفاظ میں حکمرانی کا مطلب ہے فیصلہ سازی کا عمل اور وہ عمل جس کے ذریعہ فیصلوں کو نافذ کیا جاتا ہے۔ (یانا فز نہیں کیا جاتا)۔ مختصر آکسفورڈ ڈکشنری حکمرانی کی وضاحت کرتی ہے کہ یہ حکومت کرنے کا ایک عمل یا طریقہ ہے اور حکمرانی کرنے کا دفتر یا طریقہ کار ہے۔ حکمرانی بھی ایک اصطلاح بن گئی ہے جس کا استعمال تبدیلیوں کے ایک خاص گروہ کی وضاحت کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ *Pierre and Peters* کے مطابق حکمرانی حکومت کے طرز حکمرانی کے طریقہ کار میں مضحکہ خیز لیکن ممکنہ طور پر گہری اہم تبدیلیوں کی نشاندہی کرتی ہے۔ حکمرانی کی اصطلاح سب سے پہلے ہارلینڈ کلیو لینڈ نے 1972 میں استعمال کیا تھا۔ اس نے حکمرانی کا استعمال نظم و نسق کے متبادل کے طور پر کیا تھا۔ اس کے مطابق عوام جو چاہتے ہیں وہ حکومت کم اور حکمرانی زیاد ہے۔

2.3 حکمرانی کی تعریف (Definition of Governance)

حکمرانی کی تعریف مختلف دانشوروں نے مختلف طرح سے کی ہے:

- Rhodes کے مطابق ”حکمرانی حکومت کے معنی میں تبدیلی کی علامت ہے۔ حکمرانی کرنے کا نیا عمل یا ترتیب شدہ حکمرانی کی بدلی ہوئی حالت یا اس طریقہ کار کا حوالہ دیتی ہے جس کے ذریعے معاشرے پر حکومت کی جاتی ہے۔“
- Albrow کے مطابق ”حکمرانی کا مطلب لوگوں کے ذریعے معاشرے کا انتظام کے طور پر پیش کرتا ہے۔“
- Schneider کے مطابق ”حکمرانی کسی ملک کے معاملات اور وسائل کو منظم کرنے کے لیے اختیار یا نگرانی کا استعمال ہے۔“
- UNDP کے مطابق ”حکمرانی کسی ملک کے معاملات کو منظم کرنے کے لیے سیاسی، معاشی اور انتظامی اختیار کا استعمال ہے۔ یہ عمل اور اداروں کا پیچیدہ عمل ہے جس کے ذریعے شہری اور گروہ اپنے مفادات کو بیان کرتے ہیں۔ اپنے قانونی حقوق اور ذمہ داریوں کو استعمال کرتے ہیں اور اپنے اختلافات کو ختم کرتے ہیں۔“
- USAID کے مطابق ”حکمرانی ڈھانچے، روایات اور فرائض (ذمہ داریوں) اور عمل کے درمیان تعامل کا ایک پیچیدہ نظام ہے جو احتساب، شفافیت اور شرکت کی تین کلیدی اقدار کی خصوصیت رکھتی ہے۔“
- ورلڈ بینک کے مطابق ”حکمرانی روایات اور ادارے میں جن کے ذریعے کسی ملک میں اختیار عام فلاح و بہبود کے لیے استعمال ہوتا ہے۔“
- ہیڈن کے مطابق ”حکمرانی ایک باشعور انتظام ہے جس کے تحت صورت حال کی نشاندہی کرنا اور مسئلہ حل کرنے کی موثر حکمت عملی تیار کرنا ممکن ہوتا ہے“، کسی بھی سیاسی نظام میں حکمرانی بہت اہم ہوتی ہے۔ حکمرانی کا انحصار دستور کے تین ستونوں یعنی عاملہ، مقننہ اور عدلیہ پر ہوتا ہے۔ مقننہ قوانین تشکیل کرتی ہے۔ عاملہ قوانین کا نفاذ کرتی ہے اور عدلیہ قوانین کی تشریح کرتی ہے۔ مثال کے طور پر شہریوں کے لیے بہتر صحت، تعلیم، رہائش کی سہولیات، بنیادی ڈھانچہ کی فراہمی سے موثر حکمرانی حاصل ہوتی ہے۔ حکمرانی کے تصور کا مطلب پالیسی کی تشکیل اور نفاذ کے عمل سے ہے۔ اس میں حکومت، خانگی شعبہ اور سیول سوسائٹی شامل ہوتی ہیں۔ مثال

کے طور پر حکومت سب کے لیے تعلیم کی فراہمی کی پالیسی پر عمل پیرا ہونے کا ارادہ رکھتی ہے۔ پالیسی صرف حکومت تشکیل کر سکتی ہے، اس پر عمل درآمد میں اجتماعی کوششیں شامل ہوتی ہیں۔ حکمرانی بنیادی طور سے حکومت، بازار اور لوگوں کے ذریعہ تعاون، اور ایک ساتھ کام کرنے کو ترجیح دیتی ہے۔ حکمرانی کا مقصد زیادہ سے زیادہ لوگوں کی زیادہ سے زیادہ بھلائی ہے۔ جو صرف حکومت کے ذریعے حاصل نہیں کی جاسکتی بلکہ دیگر عوامی اور نجی تنظیمیں حتیٰ کہ سیول سوسائٹی کی تنظیمیں بھی حاصل کر سکتی ہیں۔

2.4 حکومت اور حکمرانی میں تفریق (Difference between Government and Governance)

حکومت اور حکمرانی دو بالکل ملتے جلتے الفاظ ہیں۔ لوگ اکثر حکومت اور حکمرانی کے درمیان تفریق کو لے کر الجھن میں پڑ جاتے ہیں۔ حکومت اور حکمرانی میں تفریق مندرجہ ذیل ہیں:

- حکومت مملکت کا اہم عنصر ہے۔ ایک ادارہ جو مملکت کی پالیسی اور پروگرام کی تشکیل کرتی ہے جبکہ حکمرانی ایک عمل ہے۔ یہ حکومت کی ایک سرگرمی ہے۔ لوگوں یا ریاست پر حکومت کرنے کا عمل حکمرانی کہلاتی ہے۔ مختصراً حکمرانی وہی جو حکومت کرتی ہے۔ حکومت سے مراد رسمی ڈھانچے اور ادارے سے ہے جو سیاسی اختیار رکھتے ہیں اور معاشرے کی جانب سے فیصلے کرتے ہیں۔ یہ معاشرے کے اندر جائز اختیار کا ٹھوس اظہار کرتے ہیں جبکہ حکمرانی ایک وسیع تر اور زیادہ جامع عمل ہے جس میں فیصلہ سازی اور مسائل کے حل میں متعدد اسٹیک ہولڈرز، عوامی اور خانگی دونوں شامل ہوتے ہیں۔ یہ عوامی اور خانگی تنظیموں کو چلانے اور رہنمائی کرنے کے بارے میں ہے۔ اس میں سیاسی نظام کے باہر کے ڈھانچے اور ادارے شامل ہو سکتے ہیں۔
- حکومت سیاسی اختیار کے استعمال پر مرکوز ہے بلکہ حکومت حکمرانی کے عمل کا حصہ ہو سکتی ہے۔ جبکہ حکمرانی صرف حکومت تک محدود نہیں۔
- حکومت ان لوگوں کا ایک گروہ ہے جو ایک ملک میں حکومت کرتے ہیں یا نظم و نسق کو چلاتے ہیں۔ یہ نمائندوں کا ادارہ ہے جو ایک مقررہ وقت پر مملکت کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہ وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے مملکت کی طاقت کا استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ حکمرانی حکومت کرنے یا حکمرانی کرنے کا عمل ہے یہ حکومت کی طرف سے بنائے گئے قوانین اور قوانین کا مجموعہ ہے جو مملکت کے نمائندوں کے ذریعہ نافذ کیا جاتا ہے۔
- حکومت میں ایسے لوگوں کی باقاعدہ تنظیم شامل ہوتی ہے جو کسی ملک کا نظم و نسق چلاتے ہیں اگرچہ حکومت کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں جیسے جمہوریت، آمریت وغیرہ وہ سب ایک ہی مقصد کی تکمیل کرتی ہیں یعنی قومی پیہیے کو چلاتی ہیں۔ دوسری طرف حکمرانی حکومت کرنے کا ایک عمل ہے جو سرکار تشکیل ہونے کے بعد آتا ہے، لہذا اسے حکمران حکومت کی طرف سے قوانین کے موثر نفاذ کے طور پر کیا جاسکتا ہے۔ یہ حکومت کا فرض ہے۔ حکومت ایک ایسا ادارہ ہے جسے کسی ملک پر حکومت کرنے کے لیے قوانین بنانے اور نافذ کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے جبکہ حکمرانی میں نہ صرف یہ شامل ہیں بلکہ اس میں کارکردگی، جوابدہی، شفافیت، رد عمل اور مساوات وغیرہ بھی شامل ہیں۔

اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ حکمرانی کا تصور حکومت کے مقابلے میں فطرت نوعیت میں زیادہ محیط اور وسیع ہے۔ روایتی طور پر حکومت سے مراد رسمی ادارہ جاتی ڈھانچہ ہے اور جدید مملکت میں مستند فیصلہ سازی کا مقام ہے۔ حکمرانی حکومت سے کہیں زیادہ وسیع ہوتا ہے۔ یہ اجتماعی کارروائی اور مختلف اسٹیل ہولڈرز کے نیٹ ورکنگ پر زیادہ توجہ مرکوز کرتا ہے۔ حکومت میں اختیارات کا استعمال انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ حکمرانی میں یہ اہم ہے۔ لیکن اس کی واحد توجہ نہیں ہے۔ حکمرانی میں طاقت کو چلانے کے مقابلے میں حکمرانی میں طاقت کو چلانے کے لیے بہت زیادہ اشتراک کیا جاتا ہے اور اختیار کی تعریف حکمران کے کنٹرول سے زیادہ حکومت کرنے والوں کی رضامندی اور شرکت سے ہوتی ہے۔ حکمرانی صرف حکومت کے بارے میں نہیں ہے بلکہ مملکت، بازار اور سیول سوسائٹی کے درمیان تعلقات کو دوبارہ کام کرنے کے بارے میں ہے۔ حکومت اور حکمرانی دونوں مثالی قسمیں ہیں۔ دونوں کے درمیان ایک تسلسل موجود ہے جس کی وسیع خصوصیات کو قابل بنایا جاسکتا ہے۔ حکومت کا تعلق مملکت کی مشینری اور ادارہ جاتی انتظامات سے ہے جبکہ حکمرانی جو انسانی تہذیب کی ترقی کے ساتھ جڑا ہے۔ اس کا تعلق حکومت کے رویہ سے ہے۔ جس میں مشینری اور ادارہ نقل و حرکت حاصل کرتی ہیں۔ یہ لوگوں کا وہ گروہ ہے جو اختیار استعمال کرتے ہوئے متعین جوابدہی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا تعلق عوامی مفاد کے مسائل سے نمٹنے کے لیے معاشرے کے معاشی اور سماجی اداروں کو متحرک کرنے میں حکومت کی طاقت اور اختیار کے استعمال سے متعلق رویہ اور عمل سے ہے۔

حکمرانی حکومت کا ایک فن ہے اور مخصوص دائرہ کار کے تحت ایک متعین اختیار کے استعمال سے جڑا ہے۔ یہ سیاسی نظام کی نوعیت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ حکمرانی لفظ حکومت اور شہریوں کے درمیان صحت مند اور معیاری تعلق بنانے رکھنے کا ایک نشان ہے۔ یہ ایک صرف عوامی حکمرانی دائرہ کو اپنے میں شامل کرتا ہے۔ حکمرانی یقینی طور پر حکومت سے وسیع تصور ہے یہ پہلے معنی میں حکومت، اس کے ادارے اور غیر رسمی اور غیر سرکاری اداروں سے متعلق ہے۔ دوسرے معنی میں یہ بین الاقوامی حمایت کی شرائط اور قانون کی حکمرانی، انسانی حقوق، شراکتی ترقی اور جمہوریت جیسے تصوراتی سیٹ سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ حکمرانی انسانی تہذیب کا لازمی حصہ ہے۔ یہ فیصلہ سازی کا عمل ہے جس کے ذریعہ انسانی تہذیب مسلسل اپنے متعین مستقبل کے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ حکمرانی فیصلہ سازی اور فیصلہ سازی کا عمل درآمد دونوں سے متعلق ہے۔

2.5 بہتر حکمرانی کے تصور کا ارتقاء (Emergence of Good Governance)

بہتر حکمرانی کا تصور بنیادی طور پر قرآن، بائبل، گیتا، ویدوں، مہابھارت اور صدی کے عظیم مفکروں جیسے افلاطون، ارسطو، ہابز، لاک، روسو، جے ایس مل، کارل مارکس اور میک فرسن جیسے مغربی مفکروں اور منو، سکر، کولٹیا، گاندھی اور امبیڈکر جیسے ہندوستانی مفکروں کی تخلیق میں ملتا ہے۔ ہندوستان میں بہتر حکمرانی کا تصور قدیم زمانہ سے ہی نظر آتا ہے۔ کولٹیا نے اپنی کتاب ”ارتھ شاستر“ میں بہتر حکمرانی کے حوالے سے بادشاہ کی خوبیاں بیان کی ہے۔ اس کے مطابق ”وہ اپنی رعایا کی خوشی میں اپنی خوشی موجود پاتا ہے، ان کی بھلائی میں اپنی بھلائی سمجھتا ہے“ جس سے اسے خود کی خوشی ملتی ہے جو چیز اسے خوشی دیتی ہے وہ اسے اچھا نہیں سمجھتا ہے لیکن جو چیز عوام کو خوش کرتی ہے وہ اسے اچھا سمجھتا ہے۔

کوٹلیا کے یہ بیانیات بہتر حکمرانی کے تصور کی وضاحت کرتے ہیں۔ گاندھی کا سوراج کا تصور بھی بہتر حکمرانی کا تصور ہے۔ تجرید کے 20 ویں باب سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حکومت یا مملکت کے پاس تین اعضاء جیسے ودھیاسہا، دھرم سہا اور راجیہ سہا اور سبھی اعضاء بہتر حکمرانی کے حصے ہیں کیونکہ یہ اعضاء لوگوں کی فلاح بہبود کے لیے کام کرتے ہیں اور یہ مملکت کے لوگوں کو انصاف فراہم کرتے ہیں۔

20 ویں صدی کے آخری مراحل میں خاص طور سے 1980 اور 1981 کی دہائی میں ساختی ہم آہنگی پروگرام (Structural Adjustment Programme) کے ذریعے سے وسیع اقتصادی پالیسی بہتری پروگراموں کی جو شروعات کی گئی۔ اس نے حکمرانی لفظ کو بہتر حکمرانی سے جوڑ کر ایک جدید مخصوص نوعیت پیش کیا۔ 1993 میں عالمی بینک نے بہتر حکمرانی سے متعلق حکمرانی اور ترقی (Governance and Development) نامی دستاویز میں یہ واضح کیا ہے کہ بہتر ترقی کے لیے ماحولاتی عناصروں کو ترقی یافتہ بنانا بہتر حکمرانی کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ عالمی بینک کا واضح تصور تھا کہ ایک مضبوط اور بہتر اقتصادی پالیسی کے لیے بہتر حکمرانی کا مسلسل حمایت حاصل ہونا چاہیے۔ عالمی بینک نے بہتر حکمرانی کو قائم کرنے کی مندرجہ ذیل شرطیں پیش کی ہیں:

- سیاسی جوابدہی جس میں مسلسل انتخاب اور عوام کے ذریعے سیاسی نظام کو حاصل کرنے کی منظوری حاصل ہو۔
- مختلف مذہبی، سماجی، معاشی اور پیشہ ور گروہوں کے ذریعے حکمرانی عمل میں حصہ داری اور جماعت بنانے کی آزادی ہو۔
- قانون کی حکمرانی پر مبنی خاکہ سازی / ساخت کو قائم، انسانی حقوق کا تحفظ، سماجی انصاف کو یقین، استحصال کے خلاف تحفظ اور اختیارات کے ناجائز استعمال سے تحفظ کے عدلیہ کی آزادی۔
- سرکاری دفاتر اور اہلکاروں کے پروگراموں اور کارکردگی کی نگرانی اور کنٹرول کے ذریعے دفتر شاہی کی جوابدہی کو یقینی بنانا، خاص طور خدمت کے معیار صوابدیدی طاقت کے غیر ہنرمند اور غلط استعمال سے متعلق اس سے متعلق انتظامیہ کے تعین کرنے والے عوامل میں کشادگی اور شفافیت بھی شامل ہے۔
- عوامی پالیسی کی تشکیل، فیصلہ سازی اور سرکاری عمل درآمد اور تشخیص کے لیے اطلاعات حاصل کرنے اور اظہار رائے کی آزادی کی ضرورت۔
- کارکردگی اور تاثیر کو یقینی بنانے کے لیے ایک مضبوط اور بہتر انتظامی نظام کی ضرورت۔
- حکومت اور عوامی سماج تنظیموں کے درمیان تعاون۔

عالمی بینک کی طرح ہی معاشی تعاون اور ترقی تنظیم (Organization for Economic Cooperation and Development, DECD) نے بھی ترقی یافتہ ممالک کو ترقی سے متعلق تعاون فراہم کرنے کے لیے بہتر حکمرانی کی شرطیں رکھی۔ اس نے ترقی مددگار کو شراکتی ترقی، انسانی حقوق اور جمہوریت سے جوڑنے کی کوشش کیا اور بہتر حکمرانی کو مندرجہ ذیل پہلوؤں کی شناخت کی۔

- حکومت کی قانونی حیثیت
- حکومت کی سیاسی اور دفتری عناصر کی جوابدہی

- فیصلہ سازی اور خدمت فراہم کرنے میں حکومت صلاحیت، طاقت یا ناکامی
- انسانی حقوق اور قانون کی حکمرانی کا احترام

ان اداروں کے علاوہ عالمگیری حکمرانی سے متعلق کمیشن (Commission on Global)، اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام (UNDP)، یونیسکو وغیرہ جیسے اداروں نے بھی بہتر حکمرانی کے عناصر اور خصوصیات کو پیش کیا ہے۔ 1995 میں Commission on Global Governance نے بہتر حکمرانی کو انتظامیہ کی ملکیت سے متعلقہ کیا ہے۔ جس میں عوام، سرکار، خانگی، انفرادی اداروں اور تقریبات کو اثر انداز کرتی ہے۔ جون 1996 میں استنبول میں Habitate II Conference میں بہتر حکمرانی کی خصوصیات کی شناخت کی گئی تھی۔

2.6 بہتر حکمرانی کے معنی و مفہوم (Meaning and Definition of Good Governance)

بہتر حکمرانی کے معنی بہتر انتظامیہ اور پوری نگرانی سے کی جانے والی حکومت سے ہے۔ یہ بہتر عمل اور طریقہ کار سے متعلق ہے۔ بہتر حکمرانی آج کے دور کے مطابق ایک جدید تصور ہے۔ لیکن یہ لفظ مختلف مفکرین کے ذریعے مختلف وقتوں میں مختلف زاویوں کے ساتھ اپنی وضاحت حاصل کرتا رہا ہے۔ بہتر حکمرانی کی تعریف مختلف طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔ لیکن آسان الفاظ میں بہتر حکمرانی سے مراد حکومت کے ایسے نظام سے ہے جو قابل، جوابدہ، جامع اور شفاف ہوں۔ تمام ممالک چاہے ترقی یافتہ ہوں یا ترقی پذیر ہوں انہیں بہتر طرز حکمرانی کے لیے کام کرنا چاہیے۔ بہتر یا جمہوری حکمرانی کے لیے با معنی اور بھرپور سیاسی شرکت کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکمرانی کو بہتر بنانے میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ان فیصلوں میں زیادہ سے زیادہ رائے دینا شامل ہونا چاہیے جو ان کی زندگیوں میں حکمرانی کرتے ہیں، اس کی 8 خصوصیات ہوتی ہیں۔ یہ شراکت دار، اتفاق رائے پر مبنی، جوابدہ، شفاف، احتساب، موثر اور کارآمد، مساوی اور جامع اور قانون کی حکمرانی کا پابند ہونا چاہیے۔ بہتر حکمرانی کا مقصد بدعنوانی کو کم کرنا، اقلیتوں کی آراء کو مد نظر رکھنا، فیصلہ سازی کے عمل میں مظلوم لوگوں کی آواز کو سماعت کرنا، موجودہ اور مستقبل میں کمیونٹی کی ضروریات کے لیے فعال طور پر جواب دینا، مختصر میں بہتر حکمرانی سے مراد بہتر عمل اور طریقہ کار سے ہے۔ بہتر حکمرانی کی تعریف مختلف ادارے اور مفکرین نے کی ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

1. عالمی بینک (1992) کے مطابق ”حکمرانی ایک ایسا ماحول بنانے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتی ہے جو مضبوط اور مساوی ترقی کو فروغ دیتی ہے اور صحیح معاشی پالیسیوں کی ایک لازمی تکمیل ہے“
2. اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام (UNDP) کے مطابق ”بہتر حکمرانی دوسری چیزوں کے علاوہ شراکتی، شفاف اور جوابدہ ہے یہ موثر اور منصفانہ بھی ہے اور تعاون کی حکمرانی کو فروغ دیتی ہے۔ بہتر حکمرانی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ سیاسی، سماجی اور معاشی ترجیحات معاشرے میں وسیع اتفاق رائے پر مبنی ہوں اور ترقیاتی وسائل کی تقسیم کے بارے میں فیصلہ کرنے میں غریب ترین اور سب سے زیادہ کمزور لوگوں کی آواز سنی جائے“

3. عالمی امدادی مالیات (IMF) کے مطابق ”بہتر حکمرانی ایک وسیع تصور کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے جس میں تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے کہ کس طرح کس ملک کی حکومت کی جاتی ہے۔ بشمول اس کی اقتصادی پالیسیاں ریگولٹری فریم ورک اور قانون کی حکمرانی کی پاسداری کرتی ہے“

4. گوران ہیڈن کے مطابق ”کسی بھی ملک میں بہتر حکمرانی کا تعلق مکمل ترقی سے ہوتا ہے۔ یہ اخلاقی قرارداد ہے جو حکمرانی کے عمل کو بنیاد فراہم کرتا ہے۔ یہ نہ صرف اعلیٰ اخلاقیات پیش کرتا ہے بلکہ زیادہ یقین ایمان، جوابدہی، حکومت، سماج کے تعلقات کے باہمی تعاون اور اختیار کے استعمال کو نوعیت کی بھی عکاسی کرتا ہے“

5. پائی پناند کر کے مطابق ”ایک بہتر حکمرانی اپنے مملکت میں انسان کے رویہ کو اس طرح کنٹرول کرتی ہے کہ جس کے اندر انسان امن و امان طریقے سے خوشحالی کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے“

6. جیفرش کے مطابق ”بہتر حکمرانی مقصد پر اور ترقی پر مبنی انتظامیہ سے متعلق ہوتا ہے۔ جو انسان کی زندگی کے معیار میں اضافہ کرنے کے لیے پُر عزم ہوتا ہے“

7. مارٹن مینوگاؤ نے بہتر حکمرانی کو ایک وسیع بہتری کی حکمت عملی تسلیم کیا ہے اور یہ وضاحت کی ہے کہ کسی حکومت کو جوابدہ، شفاف اور جمہوری بنانے کے لیے مہذب سماج کے ادارے کو مضبوط کرنے سے متعلق پہل ہے“

8. ویویک چوڑا کے مطابق ”بہتر حکمرانی سماج کے بنیادی اقدار کی شناخت ہے اور اس کے تعمیل کرنے سے متعلق ہے“

حقیقت میں ایک بہتر حکمرانی ایک جدید اور بہتر تصور ہے۔ ایک بہتر حکمرانی کسی ملک میں وہاں کی سماجی اور ثقافتی اقداروں کی بنیاد پر تیار ہوتا ہے۔ آج کے ماحول میں ایک بہتر حکمرانی تمام تغیرات سے اپنی طاقت حاصل کرتی ہے اور اپنی نوعیت میں کثرت پسند ہوتی ہے۔ یہ سماج کے کمزور طبقوں کے لیے بااختیار بنانے کے لیے پروگراموں سے متعلق ہوتی ہے۔ بہتر حکمرانی کا ایک عمل اور وقار ہے۔ بہتر حکمرانی جو اب دہی کو یقینی بناتی ہے۔ یہ عوامی خدمات میں سالمیت کو برقرار رکھتی ہے۔ بہتر حکمرانی مملکت سماج اور ذرائع کا باضابطہ انتظام کرتی ہے۔ یہ تمام طبقات کے عوام کے مفاد کی حفاظت کرتی ہے۔ بہتر حکمرانی مملکت کے حکومت کو چلانے کے لیے ضروری ہے۔ موثر حکمرانی اور قانون قائدہ کو نافذ کرنے کے لیے بہتر حکمرانی ضروری ہے۔ یہ حکومت سیول سوسائٹی اور تجارتی سیکٹر سے موثر تعاون حاصل کرتی ہے۔ بہتر حکمرانی شہریوں پر مرکوز حکومت ہے جس کا مقصد انصاف، بااختیار، ملازمت اور سماج میں موثر خدمات کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔

2.7 بہتر حکمرانی: ہندوستان کے پس منظر میں (Good Governance Indian Scenario)

ہندوستانی پس منظر میں بہتر حکمرانی کی وضاحت کرنے کے لیے بہتر کا مطلب جاننا ضروری ہے۔ بہتر کا مطلب ہوتا ہے صحیح اور غلط، انصاف اور ناانصاف، بہتر اور بُرے، اخلاق اور غیر اخلاق کے درمیان فرق رکھنے سے ہے۔ ایک فیصلہ کو بہتر تسلیم کیا جائے گا اگر یہ صحیح، قانونی، بہتر اور اخلاقی ہے۔ بہتر حکمرانی کے پس منظر میں یہ بہتر ہے اگر یہ عوام کے فلاح کے لیے کیا گیا ہے۔ عوامی فلاح کا مطلب ہوتا ہے کہ اگر تمام لوگوں کے لیے فلاح نہیں ہو سکتا ہے تو زیادہ سے زیادہ لوگوں کا فلاح ہو۔ سینتھم نے اس کی وضاحت زیادہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ سے زیادہ فلاح

بتلا کر کیا ہے۔ جبکہ ہندوستان میں ہمارا یقین ہے سر و جن ہتایہ، سر و جن سکھایہ یعنی سب کی فلاح سب کی خوشی۔ لہذا بہتر حکمرانی کے پس منظر میں بہتر کا مطلب ہوا ایسے فیصلے، پالیسیاں اور کام جس کا مقصد تمام لوگوں کی فلاح بہبود سے ہے۔ کیونکہ جمہوری نظام کو وضاحت کرنے میں عام سفارش عوام کی طرف ہے، اس لیے جمہوری حکومت کو اچھے لوگوں کی حکومت، عوام کے ذریعے اور عوام کے لیے یعنی لوگوں کی اچھائی، فلاح کی حکومت کہتے ہیں۔ ارستو کا خیال تھا کہ حکومت بہتر زندگی کے لیے وجود میں آئی ہے، لیکن یہ بہتر زندگی کے لیے چلتی آرہی ہے۔ وہ بہتر حکمرانی کی ہندوستانی تصور کو واضح کرتا ہے جو بہتر حکمرانی اور اس کی قانونی حیثیت کے لیے ضروری اور کافی ہے۔ قدیم ہندوستانی فکر میں کوٹلیا نے بہتر حکمرانی کے ہم پہلوؤں سے متعلق اپنے خیال اپنی کتاب ”ارتھر شاستر“ میں کیا ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

1. بادشاہ کو مملکت کا خدمت کرنے والا ہونا چاہیے، اسے اپنی شخصیت کو جو ابد ہی سے کام کرنا چاہیے۔ اسے اپنی رعایا کی خوشی اور فلاح میں اپنی خوشی اور فلاح سمجھنا چاہیے۔
2. بادشاہ کو انصاف پرست اور ایماندار ہونا چاہیے۔ عوام کو کنٹرول کرنے کے لیے دنڈا پالیسی کا استعمال انصاف کے دائرے میں کرنا چاہیے۔
3. بادشاہ کو اپنی مملکت اور قانون اور قاعدہ کو قائم رکھنا چاہیے، یعنی اپنے شہریوں کی زندگی آزادی اور مال اور دولت کی حفاظت کرے۔
4. کوٹلیا کے مطابق تمام عوامی خدمت کرنے والوں میں جن میں بادشاہ بھی شامل ہیں، اُجرت اور بھتے بہتر اور طے ہونے چاہیے۔
5. بادشاہ کو قانونی ضابطہ کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے۔
6. فلاح بہبود کو یقینی بنانے کے لیے بہتر دفتر شاہی کا نظام ہونا چاہیے اور بادشاہ کو دفتر شاہی کو کنٹرول کرنا چاہیے۔

ہندوستان میں 1947 میں آزادی حاصل کرنے کے بعد دستوری کوششوں کے ذریعے سے تمام معیار کو وقف انتظامی نظام کو فروغ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ایک بہتر حکمرانی کو قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آزادی کے بعد دستوری تاریخ میں بہتر حکمرانی کے تصور کو عملیت حاصل کرنے کی کوشش تینوں ہی میدان میں یعنی سماجی، معاشی اور سیاسی میدان میں ہوئی ہے۔ ہندوستان پس منظر میں بہتر حکمرانی کا تجزیہ کرنے کے لیے ہندوستانیت کے فلسفے کی عکاسی کرنے والے ہندوستانی دستور پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔ ہندوستانی دستور کی تمہید نہ صرف ہندوستانی فلسفہ کی وضاحت کرتی ہے بلکہ اس کا نقطہ نظر زندہ منظر بھی پیش کرتی ہے۔ اقتدارِ اعلیٰ، سماج وادی، سیکولرزم، جمہوری جمہوریہ کے طور پر قائم یہ ملک سماجی، معاشی اور سیاسی عدل کو یقینی بنانے کے لیے پُر عزم ہے، جس میں آزادی، مساوی، بھائی چارہ اور انسان کا وقار کی خوشگوار احساس ہو سکے۔ قومی مقصد کو دستور کی تمہید میں وضاحت کرنے کے ساتھ ساتھ دستور کے حصے ۱۳ اور حصے ۴ میں بہتر حکمرانی کے عناصر کو شامل کرتے ہوئے مساوات، آزادی اور استحصال کے مخالف حق کو مقام دیا گیا ہے۔ ریاستی ہدایتی پالیسی کے عناصر میں معاشی سماج وادی اور سماجی انصاف کو مقام حاصل ہے۔

اس طرح ہندوستانی دستور کے ذریعے سے بہتر حکمرانی کے تصور کو حقیقی قانونی حیثیت فراہم کی گئی ہے۔ یہ واضح کرنا ضروری ہو گا کہ قدیم ہندوستان کو کوٹلیا نے بہتر حکمرانی کے دس اشارے پیش کیے تھے اور بہتر حکمرانی کو قائم کرنے کے لیے ضابطہ اخلاق خاص طور پر بادشاہ اور

وزیروں کے لیے ضابطہ اخلاق کے بھی فروغ کی کوشش کیا تھا۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہندوستان میں انتظامی نظام کی تاثیر اور بہتر حکمرانی کے لیے حساسیت ایک طویل روایت رہی ہے۔ 26 جنوری 1950 کے بعد دستور کے نافذ ہونے کے ساتھ ہی 74 سالوں میں ہندوستان پارلیمانی جمہوری نظام کے ساتھ وفاقی حکومت کے ذریعہ سے سماج، معاشی اور سیاسی میدانوں میں خود متعین مقاصد کو حاصل کرنے کا مینی کوشش کی ہے۔ پنڈت نہرو نے مارچ 1951 میں ملک کے تمام ریاستوں کے وزیر اعلیٰ کو خط لکھ کر قوم کی تعمیر کے مقصد کو حاصل کرنے کا مشاورت رہا تھا۔ اور اس کے لیے عوامی سرگرمیاں کے ہر حلقے میں غیر جانبداری، صفائی اور کارکردگی لانے کی ہدایت دی تھی۔ ملک کی پہلی پنج ویں منصوبہ میں بھی انتظامی معیار میں حکمرانی سے متعلق مدوں کے تحت حساسیت پیش کی گئی تھی۔ 20 ویں صدی کے آخری مرحلے تک گوروالا کمیٹی، اپیل وی کمیشن، سنہنام کمیٹی، بلونت رائے مہتا کمیٹی، اشوک مہتا کمیٹی، سرکار یہ کمیشن اور انتظامی اصلاحات کمیشنوں کی مدد سے انتظامی تاثیر بنائے رکھنے کی کوشش ملک کے صنعت کاروں نے کیا۔ 1990 کے دہائی میں آزادیانہ اور عالمگیراں کے اثر سے اثر انداز ہو کر ہندوستانی معاشی نظام میں وسیع تبدیلی ہوئی اور انتظامی ساختوں اور عمل میں تبدیلی اور اصطلاحات کی رفتار تیز ہوئی۔ 1996 میں تمام ریاستوں کے معتمدی اعلیٰ کا موثر اور جوابدہ حکمرانی نامی موضوع پر ایک کانفرنس منعقد کی گئی اور 1997 میں ملک کے تمام ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس منعقد کی گئی جس میں یہ طے کیا گیا کہ:

- انتظامی کاموں میں صارفین گروہ اور شہریوں کو شامل کیا جائے۔
- شہریوں اور پسماندہ طبقوں کو با اختیار اور آگاہ کیا جائے۔
- خود منتخب مقامی اداروں کے ذریعے سے پروگرام کا عمل درآمد نافذ اور خدمت فراہم کرنا یقینی بنایا جائے۔
- اس کے علاوہ شہری منشور دستاویز کے ذریعے سے اور حق اطلاعات کے ذریعے سے حکمرانی کو آسان، حساسیت، جوابدہ اور شفاف بنانے کی کوشش کی جائے۔
- 10 ویں منصوبہ کے دستاویز کے سبق 6 میں حکمرانی اور نفاذ کے تحت پر عزم کو پیش کیا گیا ہے۔ یہ واضح کیا گیا ہے کہ بہتر حکمرانی کے ذریعے سے ہی 10 ویں منصوبہ کے مقصد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ رسمی اور غیر رسمی اداروں کا استحکام اور کارکردگی اور پیش گوئی، تقسیم نظام کی تاثیر اور قانون سازی اور ماتحتین فریم ورک حکمرانی کے متبادل فریم ورک عناصر کے طور پر وضاحت کی گئی ہے۔

2.8 بہتر حکمرانی: مستقبل کا خاکہ (Good Governance: Road Ahead)

دستور میں مفروضہ پہلو کے پیچھے مضبوطی سے چلتے ہوئے حکمرانی کو با اختیار بنانے کی ضرورت بیان کی گئی ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ حکمرانی کے عمل میں بہتر حکمرانی کے عناصر کو شامل کیا جائے جس میں شہری سماج کی شرکت داری شامل ہے۔ حکمرانی میں اصلاحات کے لیے اور اسے با اختیار بنانے کے لیے مندرجہ ذیل قدم اٹھایا جانا ضروری ہے:

- فیصلہ سازی عمل میں زیادہ حکمت عملی اور نتیجہ پر مبنی طریقے کو استعمال کرنا۔
- زیادہ مرکزی تنظیمی ساخت کو تبدیل کر کے ان کی جگہ پر غیر مرکزی انتظامیہ کو استعمال کرنا۔

- کام کی کارکردگی کے طور پر اختیار اور جوابدہی کے درمیان تال میل بٹھانے پر بہت زیادہ زور دینا۔
- عوامی خدمت تنظیموں کے اندر اور ان کے درمیان مسابقتی ماحول کو قائم رکھنا۔
- انتظامی نتیجوں اور ان کی قیمتوں پر رپورٹ بھیجنے کی ضرورت سمجھنے تاکہ اس میں زیادہ جوابدہی اور شفافیت آسکے۔
- مرکز میں حکمت عملی کو مضبوط کرنا تاکہ حکومت باہری تبدیلیوں اور مختلف مفادات کے بارے میں جلدی، کم قیمت پر اور استقامت کے ساتھ جواب دے سکے۔
- خدمات کی بنیاد پر بجٹ تیار کرنا اور انتظامیہ کے نظام کو استعمال کرنا تاکہ ان تبدیلیوں کو حمایت اور ترغیب حاصل ہو۔
- سب سے اہم کام دفتر شاہی، سیاستداں اور مجرمانہ عناصر کے درمیان نزدیکی تعلقات کو ختم کرنا۔
- ایسے نئے طریقوں کو قائم کرنا اور فروغ دینا تاکہ دفتر شاہی اور سیاست دانوں کے سطح پر بد عنوانی ختم ہو اور شہریوں کی شکایتیں ختم کرنے کے لیے بہتر نظام کو فروغ حاصل ہو۔
- انتظامیہ میں حساس سطحوں پر مساوی اور خدمات فراہمی نظام میں بہتر لانا۔
- سرکاری اداروں اور دفتروں میں کام کرنے کی حالات میں بہتری لانا۔
- حکومت کو سب کا ساتھ اور سب کا کاس اور سب کا وشو اس کے اصولوں پر کام کرنا جاری رکھنا چاہیے تاکہ مساوی اور مکمل ترقی ہو سکے۔

2.9 بہتر حکمرانی کی اہمیت (Importance of Good Governance)

- بہتر حکمرانی کا مقصد لوگوں کی بہتری سے ہے یہ حکومت کے ذریعے لوگوں کے لیے جوابدہی کو یقینی بنائے بغیر نہیں کیا جاسکتا ہے۔ کسی بھی مملکت میں بہتر حکمرانی کے بغیر مکمل ترقی ممکن نہیں ہے۔ اس کی اہمیت مندرجہ ذیل ہیں:
- کسی بھی ملک میں بہتر حکمرانی کے بغیر اس ملک کی معاشی ترقی مستحکم نہیں ہوتی ہے۔ بہتر حکمرانی کسی بھی ملک کی معاشی ترقی مستحکم بناتی ہے۔ معاشی ترقی کے تمام عناصر جیسے کہ پیداوار، تقسیم، سرمایہ کاری اور یہاں تک کہ کھپت کو مختلف رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر بہتر حکمرانی قائم ہوگی تو ایسی رکاوٹیں ختم ہو سکتی ہیں اور ریاستی وسائل کی صحیح تقسیم ممکن ہو سکے گی۔
 - سماجی ترقی کے لیے بہتر حکمرانی ضروری ہے۔ اس کی اہمیت صرف معاشی ترقی تک ہی محدود نہیں ہوتی ہے۔ ترقی کا نتیجہ یہ ہے کہ معاشرے کے ہر طبقے کو انصاف حاصل ہو۔ ایک معاشرے میں مختلف مذاہب، ذاتوں اور طبقات کے لوگ رہتے ہیں۔ اگر ان تمام لوگوں کے درمیان انصاف اور دولت کی تقسیم مساوی اور صحیح نہیں ہوگی تو سماجی اطمینانی بڑھے گی۔ بہتر حکمرانی کے لیے دولت کی منصفانہ تقسیم کافی نہیں ہے۔ معاشرے میں ایسے انتظامات کرنے ہوں گے کہ اقلیتیں بغیر خوف کے اپنی زندگی گذر بسر کر سکیں۔ اس طرح معاشرے میں مرد اور خواتین کے فرق کو کم کرنے کے لیے مختلف اصلاحی قوانین تشکیل کرنا ہوگا۔

- سیاسی ترقی کے ساتھ اس کا رشتہ بہت اہم ہے۔ اگر کسی ملک کے سیاسی رہنما بہتر حکمرانی کے قیام کے لیے سرگرم نہ ہوں تو اس ملک میں اس کا قیام ممکن نہیں ہے۔ اس کی کامیابی کا زیادہ تر انحصار سیاسی قیادت کی ایمان داری اور سیاسی اسٹیبلشمنٹ کے اصول و ضوابط کی پاسداری پر ہے۔ سیاسی اداروں اور سیاسی جماعتوں کے درمیان تعمیری تعاون اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے پروگراموں کی تشکیل آپس میں اچھے مقابلے اور بہتر حکمرانی کے قیام میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔
- بہتر حکمرانی حکومت کو زیادہ وسیع، کھلا، ذمہ دار، جوابدہ، شفاف، جمہوری اور حساس بنانے کے ساتھ شہری سماج تنظیموں کو مضبوط اور خانگی علاقوں کو باقاعدہ کرنے والی ایک وسیع اصلاحی پالیسی ہے۔
- بہتر حکمرانی عوامی انتظامیہ کی قابلیت اور نظام حکومت کی ذمہ داریوں دونوں کے تعلقات کا ملاحظہ ہے۔ بہتر حکمرانی کے اہمیت عوام پر مبنی ترقی کو فروغ دینے میں بہت زیادہ اہم ہے۔
- یہ لوگوں کی زندگی کو معیاری بنانے پر اصلاح کرتی ہے۔
- یہ انتظامی کارکردگی اور کام کی کارکردگی میں اصلاح کرتی ہے۔
- بہتر حکمرانی اداروں کی اعتبار اور قانونی حیثیت کو قائم کرتی ہے۔
- یہ اطلاعات اور اظہار حق کو قائم کرتی ہے۔
- بہتر حکمرانی عوام پر مبنی اور عوامی دیکھ ریکھ کا انتظام ہے۔
- یہ جو ابد ہی نظام کو قائم کرتا ہے۔
- یہ عوامی انتظامیہ کو مزید کھلا اور جوابدہ بناتا ہے۔ یہ عوامی انتظامیہ کے دائرہ کار کو رسمی حکومت سے آگے بڑھانے کی کوشش ہے۔
- اس کی اہمیت یہ ہے کہ حکومت کے عمل میں شہریوں کی شراکت کو ممکن بناتی ہے۔
- بہتر حکمرانی کی اہمیت یہ بھی ہے کہ یہ قانون کی حکمرانی کی وکالت کرتی ہے۔
- یہ شہریوں کی خدمات کی فراہمی کے لیے شفاف حکمرانی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔
- بہتر حکمرانی تمام طبقات کے لوگوں کے مفاد کی حفاظت کرتی ہے۔
- یہ عوامی انتظامیہ، ترقی کے لیے قانونی ڈھانچہ، جو ابد ہی، شفافیت اور اطلاعات کے آزادانہ روانی پر زور دیتی ہے۔
- بہتر حکمرانی سماج میں عدم مساوات کو کم کرتی ہے۔
- یہ ایک صحت مند کاروباری ماحول پیدا کرتی ہے۔
- بہتر حکمرانی سماج میں امن و امان برقرار رکھتی ہے۔
- یہ آبادی کے کمزور طبقوں کو باوقار زندگی گزارنے کے اختیار فراہم کرتی ہے۔

2.10 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلباء! اس اکائی میں آپ نے

- حکمرانی کے تصور اور اس کی تعریف کا مطالعہ کیا۔
- حکومت اور حکمرانی میں تفریق کو سمجھا۔
- بہتر حکمرانی کے تصور کے ارتقاء کو جاننا۔
- بہتر حکمرانی کے معنی اور مفہوم کا مطالعہ کیا۔
- بہتر حکمرانی: ہندوستان کے پس منظر کو جاننا۔
- بہتر حکمرانی کے مستقبل کے خاکہ کو سمجھا۔
- بہتر حکمرانی کے اہمیت کا مطالعہ کیا۔

2.11 کلیدی الفاظ (Keywords)

قانون کی حکمرانی

ایسا قانون جو سبھی لوگوں کے لیے مساوی ہو۔ جو لوگوں میں تفریق نہ کرتا ہو۔ قانون کے نزدیک سبھی لوگ برابر ہوتے ہیں۔ قانون سبھی لوگوں کے لیے یکساں ہو۔ قانون کی نظر میں کوئی چھوٹا اور بڑا نہ ہو۔

ثقافت

ثقافت سے مراد تمام لوگوں کے لیے عمل، طریقہ اور فیصلہ سازی کا نظام سبھی لوگوں کے لیے کھلا ہونا چاہیے اور سبھی لوگوں کو اس کا علم ہونا چاہیے۔ یہ کھلا پن اور ایمانداری کی وکالت کرتی ہے۔

جوابدہی

جوابدہی سے مراد جوابدہ ہونے سے ہے۔ جوابدہی ایک یقین ہے۔ کسی انسان، ملازم یا تنظیم کی تشخیص اسی کے بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ جوابدہی ایک صحت مند جمہوری نظام ہے جو نظم و نسق عام کا بنیادی اصول ہے۔

2.12 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

2.12.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- سب سے پہلے بہتر حکمرانی لفظ کا استعمال کس ادارے نے کیا۔

(a) عالمی صحت تنظیم

(b) عالمی بینک

(c) بین الاقوامی مالیاتی ادارہ

(d) یہ تمام سبھی

2- مندرجہ ذیل میں سے کون بہتر حکمرانی کے لیے صحیح نہیں ہے؟

(a) حکمرانی کا قانون

(b) شہریوں کے درمیان مساوات

(c) جوابدہی

(d) مذہبیت

3- حکمرانی کے Ps3 اصول کون سے ہیں؟

(a) Principles

(b) Process

(c) Performance

(d) یہ سبھی

4- دستور کیا کرتا ہے؟

(a) حکومت کی تعریف

(b) حکومت کو قائم کرتا

(c) بنیادی حقوق کی حفاظت

(d) ان میں سے کوئی نہیں

5- مندرجہ ذیل میں سے کون مملکت کا سب سے اہم جز ہے؟

(a) جھنڈا

(b) دارالحکومت

(c) اقتدارِ اعلیٰ

(d) سرمایہ

6- ہندوستان میں سیاسی طاقت کا سب سے اہم ذریعہ ہے؟

(a) عوام

(b) دستور

(c) پارلیمنٹ

(d) صدر جمہوریہ

7- بہتر حکمرانی اور سول سوسائٹی کا ترقی میں شراکت کی عالمی بینک کی کس سال کی رپورٹ میں درج کیا گیا؟

(a) 1992

(b) 1997

(c) 2000

(d) 2003

8- ہندوستان میں کس سال میں حق اطلاعات قانون کو پارلیمنٹ میں منظوری حاصل ہوئی ہے؟

(a) 2005

(b) 2006

(c) 2007

(d) 2008

9۔ ہندوستان میں ہر سال کب یوم حکمرانی منایا جاتا ہے؟

(a) 25 جنوری

(b) 25 اکتوبر

(c) 25 نومبر

(d) 25 دسمبر

10۔ مندرجہ ذیل میں کون سی خصوصیت حکمرانی کی نہیں ہے؟

(a) جوابدہی

(b) شفافیت

(c) قانون کی حکمرانی

(d) دفتر شاہی

2.12.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. حکمرانی کی تعریف کیجیے۔

2. حکمرانی سے کیا مراد ہے؟

3. حکومت اور حکمرانی میں تفریق بتائیے۔

4. بہتر حکمرانی سے کیا مراد ہے؟

5. بہتر حکمرانی کی تعریف بیان کیجیے۔

2.12.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. حکمرانی کے معنی اور مفہوم بیان کیجیے۔ حکومت اور حکمرانی میں کیا فرق ہے؟ وضاحت کیجیے۔

2. بہتر حکمرانی سے کیا مراد ہے؟ اس کی اہمیت کو واضح کیجیے۔

3. ہندوستان میں بہتر حکمرانی کے پس منظر پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔

2.13 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Bhaskar Rao, N. (2013). *Good Governance: Delivering Corruption-free Public Services*. Sage Publication, New Delhi.
2. Bidyut Chakrabarty. (2007). *Reinventing Public Administration: The Indian Experience*. Orient Longman.
3. Brian Smith. (2007). *Good Governance and Development*. Red Globe Press.
4. Henk Addink. (2019). *Good Governance: Concept and Context*. Oxford University Press, UK.
5. Henry, N. (1999). *Public Administration and Public Affairs*. Prentice Hall, New Jersey.
6. Jean Dreze and Amartya Sen. (1995). *India, Economic Development and Social Opportunity*. Oxford University Press.
7. R. B. Denhardt and J. V. Denhardt. (2009). *Public Administration*. Brooks / Cole.
8. Satyajit Singh and Pradeep K. Shirma. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rular India* (eds.). Oxford University Press, New Delhi.
9. Bo Rothstein. (2012). *Good Governance*. Oxford University Press.
10. Hoshiar Singh and Pardeep Sacheva (2011) *Public Administration: Theory and Practice*, Pearson, New Delhi.
11. Mohit Shattachasya, *New Horizons of Public Administration*, Jawahar Publishers, New Delhi.
12. Arora R.K (2004), *Public Administration, Resilience and Rejuvenation in Public Administration Fresh Perspectives*, Aalekh Publishers, Jaipur.
13. Sahni Pradeep and Uma Meduri (2003), *Governance for Development: Issues an Strategies*, Prentice Hall of India, New Delhi.
14. Surendra, Munshi (2000), *Good Governance, Democratic Societies and Globalisation*, Saga Publication, New Delhi.
15. Alkha Dhameja (2003), *Contemporary Debates in Public Administration*, Prentice Hall of India, New Delhi.
16. IGNOU Good Governance Module.

اکائی 3- بہتر حکمرانی کی خصوصیات (Characteristics of Good Governance)

اکائی کے اجزا:

تمہید	3.0
مقاصد	3.1
بہتر حکمرانی کے معنی و مفہوم	3.2
بہتر حکمرانی کی خصوصیات	3.3
بہتر حکمرانی کے مقاصد	3.4
بہتر حکمرانی کے چیلنج	3.5
ہندوستان میں بہتر حکمرانی کے اقدامات	3.6
اقتصادی نتائج	3.7
کلیدی الفاظ	3.8
نمونہ امتحانی سوالات	3.9
معروضی جوابات کے حامل سوالات	3.9.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	3.9.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	3.9.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	3.10

3.0 تمہید (Introduction)

عزیز طلبہ! اس اکائی میں آپ بہتر حکمرانی کے معنی، مفہوم اور خصوصیات وغیرہ سے متعلق مطالعہ کریں گے۔ بہتر حکمرانی نامی انتظامی تصور آج ہر سماجی کی ضرورت ہے۔ زندگی کے ہر میدان میں ہم بہتر ہونا اور کرنا چاہتے ہیں۔ حکمرانی اور انتظامیہ بھی اس سے بچا نہیں ہے۔ بہتر حکمرانی کا مطلب بہتر انتظام سے ہے وہ حکمرانی اور انتظامیہ بھی اس سے بچا نہیں ہے۔ بہتر حکمرانی کا مطلب بہتر انتظام سے ہے، وہ حکمرانی جو عوام کی اُمید پر کھرا اُترے، اسے بہتر حکمرانی کہتے ہیں۔ عوامی معاملات کے رجحان میں قانونی ذمہ دار اور جوابدہ اور اعلیٰ طریقہ سے انتظامیہ کرنا ہی بہتر حکمرانی ہے۔ ایسا انتظامیہ جس میں بہتر میعاد ہو اور جو ذمہ داری وہ حد میں ایک بہتر اقدار نظام کو انعقا کرتا ہو۔ بہتر حکمرانی انتظامیہ سے آگے کی چیز ہے۔ اس سے انتظامیہ کے طریقہ میں اور زیادہ کارکردگی کا فروغ ہوتا ہے جس سے اس کی قانونیت اور ساخت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس کی بنیادی عناصر میں سیاسی، جوابدہی، آزادی کی دستیابی، قانونی ذمہ داری، اطلاعات کی دستیابی، شفافیت، کارکردگی، اثر تقریب وغیرہ کو رکھا جاتا ہے۔ بہتر حکمرانی کی شروعات 1990 کی دہائی میں دیکھا گیا۔ اسی دوران میں اس لفظ کا تیزی سے اضافہ ہوا۔ ترقی کی سمت میں کوشش کر رہے مختلف اداروں اور اقوام متحدہ نے اس لفظ کا استعمال کیا پھر بعد میں دیگر ممالک کی حکومتوں نے انتظامیہ کی معیار کی اصلاح کے لیے استعمال کیا۔ ہندوستانی پس منظر میں دیکھیں تو کوٹلیا نے اپنی کتاب "ارتھ سٹرا" میں واضح کیا ہے کہ رعایا کی خوشحالی میں ہی بادشاہ کی خوشحالی ہے۔ مہاتما گاندھی نے بھی بہتر حکمرانی کے لیے سوراج کا تصور پیش کیا تھا۔ اس کے علاوہ ہندوستانی روایت میں "رام راج" کا تصور بھی بہتر حکمرانی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ہندوستان میں یوم بہتر حکمرانی ہر سال 25 ڈسمبر کو منایا جاتا ہے۔ جو سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کی یوم پیدائش سے موسوم ہے۔ یہ حکومت میں شفافیت، جوابدہی اور ذمہ داری میں اضافہ کرنے کے لیے منایا جاتا ہے جس کا مقصد عوام کے یقین میں اضافہ اور شہریوں کی زندگی میں بہتری لانے سے ہے۔

3.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبہ، اس اکائی میں آپ:

- بہتر حکمرانی کے معنی و مفہوم کا گہرائی سے مطالعہ کریں گے۔
- بہتر حکمرانی کی خصوصیات کو جانیں گے۔
- بہتر حکمرانی کے مقاصد کو سمجھیں گے۔
- بہتر حکمرانی کے چیلنج سے واقف ہوں گے۔
- ہندوستان میں بہتر حکمرانی کے لیے اقدامات پر بحث کریں گے۔

3.2 بہتر حکمرانی کے معنی و مفہوم (Meaning and Definition of Good Governance)

بہتر حکمرانی کا تصور جدید نہیں ہے۔ یہ ایک قدیم تصور ہے۔ اس سے انتظامیہ میں بہتری اور انتظامیہ کا معیار متعین کر لیا جاتا ہے۔ عام طور سے بہتر حکمرانی کا مطلب ہوتا ہے۔ سماج کی فلاح و بہبود کی دیکھ بھال کرنا۔ اس کا مطلب انصاف پر مبنی بہتر نظام سے ہے۔ بہتر حکمرانی سے مطلب بہتر انتظامیہ اور پوری نگرانی سے کی جانے والی حکومت سے ہے۔ یہ بہتر عمل اور طریقہ کار سے متعلق ہے۔ بہتر حکمرانی آج کے دور کے مطابق ایک جدید تصور ہے۔ لیکن یہ لفظ مختلف مفکرین کے ذریعہ مختلف وقتوں میں مختلف زاویوں کے ساتھ وضاحت کرتا رہا ہے۔ بہتر حکمرانی کی تعریف مختلف طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔ لیکن آسان لفظ میں بہتر حکمرانی سے مراد حکومت کے ایسے نظام سے جو قابل، جوابدہ، جامع اور شفاف ہوں۔ تمام ملک چاہے ترقی یافتہ ہوں یا ترقی پزیر ہوں انہیں بہتر طرز حکمرانی کے لیے با معنی اور بھرپور شرکت کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکمرانی کو بہتر بنانے میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ان فیصلوں میں زیادہ سے زیادہ رائے دینا شامل ہونا چاہیے جو ان کی زندگیوں میں حکمرانی کرتے ہیں۔ بہتر حکمرانی کی 8 خصوصیات ہوتی ہیں یہ شراکت دار، اتفاق رائے پر مبنی جوابدہ، شفاف، احتساب، موثر اور کارآمد، مساوی اور جامع اور قانون کی حکمرانی کا پابند ہونا چاہیے۔ بہتر حکمرانی کا مقصد بد عنوانی کو کم کرنا، اقلیتوں کی آواز کو بلند کرنا، فیصلہ سازی کے عمل میں مظلوم لوگوں کی آواز کو سماعت کرنا، موجودہ اور مستقبل میں کمیونٹی کی ضروریات کے لئے فعال طور پر جواب دینا۔ یہ نظام ایسا ہو جو اپنا سب کچھ دینے، لوگوں کی خدمت اور فلاح بہبود کرنے اور ان کے مسائل کو حل کرنے اور ان کی زندگی گزر بسر کرنے کے لائق، متمتعین بخش بنانے کے لیے متوجہ ہو۔ اس طرح، بہتر حکمرانی سے مراد ایک ایسے بہتر نظام سے ہے جس میں شہریوں کی بنیادی سہولیات (صاف پانی، کھانا، مکان، تعلیم، بجلی اور نقل و حمل وغیرہ) کی دستیابی ہو۔ سماج میں قانون و نظم و ضبط، امن ہو، علاقائیت اور نفرت نہ ہو اور سماج اور ملک میں ایک خوف زدہ ماحول نہ ہو۔ مختصر میں، بہتر حکمرانی سے مراد بہتر عمل اور طریقہ کار سے ہے۔ بہتر حکمرانی کی تعریف مختلف ادارے اور مفکرین نے کی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

- ایس ایس رائے کے مطابق "بہتر حکمرانی جمہوری نظام میں موثر اور کارکرد حکمرانی سے، منسلک ہے"۔
- پائی پانڈیکر کے مطابق "بہتر حکمرانی کا تصور اس مملکت سے کیا جاتا ہے جو لوگوں کو امن، خوشحالی، منظم، اعلیٰ، بہتر اور خوشحال اور شراکت دار زندگی گزر بسر کرنے میں مددگار ہوتا ہے"۔
- مہابھارت کے مطابق "بہتر حکمرانی کی بنیاد ہی ایک متقی نظام ہے"۔
- الیک زنڈر پوپ کے مطابق "بہتر حکمرانی سے مراد وہی حکومت بہتر ہے جس کا انتظامیہ بہتر ہے"۔
- عالمی بینک (1992) کے مطابق "حکمرانی ایک ایسا ماحول بنانے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتی ہے جو مضبوط اور مساوی ترقی کو فروغ دیتی ہے اور صحیح معاشی پالیسیوں کی ایک لازمی تکمیل ہے"۔
- اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام (UNDP) کے مطابق "بہتر حکمرانی دوسری چیزوں کے علاوہ شراکت، شفاف اور جوابدہ ہے۔ یہ موثر اور منصفانہ بھی ہے اور تعاون کے نظام کو فروغ دیتا ہے۔ بہتر حکمرانی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ سیاسی، سماجی اور معاشی

ترجیحات معاشرے میں وسیع اتفاق رائے پر مبنی ہوں اور ترقیاتی وسائل کی تقسیم کے بارے میں فیصلہ کرنے میں غریب ترین اور سب سے زیادہ کمزور لوگوں کی آواز سنی جائے۔"

- عالمی امدادی مالیات (IMF) کے مطابق ”بہتر حکمرانی ایک وسیع تصور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ بشمول اس کی اقتصادی پالیسیاں ریگولیٹری فریم ورک اور قانون کی حکمرانی کی پاسداری کرتی ہے۔“
- گوران ہیڈن کے مطابق ”کسی بھی ملک میں بہتر حکمرانی کا تعلق مکمل ترقی سے ہوتا ہے۔ یہ اخلاقی قرارداد جو حکمرانی کے عمل کو بنیاد فراہم کرتا ہے۔ یہ نہ صرف اعلیٰ اخلاقیات پیش کرتا ہے بلکہ زیادہ یقین، ایمانداری، جوابدہی، حکومت، عوامی سماج کے تعلقات کے باہمی تعاون اور اختیار کے استعمال کی نوعیت کی بھی عکاسی کرتا ہے۔“
- جیفرس کے مطابق ”بہتر حکمرانی کا مقصد ترقی پر مبنی انتظامیہ سے متعلق ہوتا ہے جو انسان کے زندگی کے معیار میں اضافہ کرنے کے لیے پرعزم ہوتا ہے۔“
- مارٹن مینوگاؤ نے ”بہتر حکمرانی کو ایک وسیع بہتری کی حکمت عملی تسلیم کیا ہے اور یہ وضاحت کی ہے کہ کسی حکومت کو جوابدہ، شفاف اور جمہوری بنانے کے لیے مہذب سماج کے ادارے کو مضبوط کرنے سے متعلق پہل ہے۔“
- ویویک چوپڑا کے مطابق ”بہتر حکمرانی سماج کے بنیادی اقدار کی شناخت ہے اور اس کے تعیل کرنے سے متعلق ہے۔“
- مویت بھٹچاریہ نے بہتر حکمرانی کے حالیہ ترقی پر تین طریقوں سے بحث کی ہے۔
 - یہ رسمی سرکار سے آگے بڑھ کر عوامی انتظامیہ یا نظم و نسق عامہ کے دائرہ کو وسیع بنانے کا طریقہ ہے۔
 - یہ ایک بیرونی طور سے ہدایتی لفظ ہے جس کی دریافت مدد کی شرط کو تعین کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔
 - یہ ایک زیادہ حقیقی طور سے جمہوری تصور ہے جو نظم و نسق عامہ کو زیادہ کھلا، شفاف اور جوابدہ بناتا ہے۔

حقیقت میں ایک بہتر حکمرانی ایک جدید اور بہتر تصور ہے۔ بہتر حکمرانی کس ملک میں وہاں کی سماج اور شفاف اقداروں کی بنیاد پر تیار ہوتی ہے۔ آج کے ماحول میں ایک بہتر حکمرانی تمام تغیرات سے اپنی طاقت حاصل کرتی ہے اور اپنی نوعیت میں کثرت پسند ہوتی ہے۔ یہ سماج کے کمزور طبقوں کے لیے بااختیار بنانے کے پروگراموں سے متعلق ہوتے ہیں۔ یہ بہتر حکمرانی کا ایک عمل اور اقدار ہے۔ بہتر حکمرانی کو جوابدہ یقینی بناتی ہے۔ یہ عوامی میں خدمات میں سالمیت کو برقرار رکھتی ہے۔ بہتر حکمرانی مملکت سماج اور ذرائع کا باضابطہ انتظام کرتی ہے۔ یہ تمام طبقات کے عوامی مفاد کی حفاظت کرتی ہے۔ یہ حکومت، سول سوسائٹی اور تجارتی سیکٹر سے موثر تعاون حاصل کرتی ہے۔ بہتر حکمرانی شہریوں پر مرکوز حکومت ہے جس کا مقصد انصاف، بااختیار، ملازمت اور سماج میں موثر خدمات کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔

3.3 بہتر حکمرانی کی خصوصیات (Characteristics of Good Governance)

جون 1996 میں استانبول میں Habitate II Conference میں بہتر حکمرانی کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں:

- جوابدہی۔

- شراکت
- قانون کی حکمرانی
- عوامی اور خانگی اداروں کے درمیان فرق

1999 میں جنوبی ایشیاء میں انسانی ترقی پر رپورٹ (Report on Human Development) میں بہتر حکمرانی کو انسانی حکمرانی کے طور پر پیش کیا گیا اور انسانی ترقی کے لیے حکمرانی کے تین پہلوؤں پر بحث کی گئی۔

- سیاسی حکمرانی
- معاشی حکمرانی
- عوامی حکمرانی

2002 میں انسانی ترقی رپورٹ نے بہتر حکمرانی کی کچھ وجہ کی شناخت کی ہے لیکن یہ بہتر حکمرانی کی خصوصیات کی وضاحت کرتے ہیں۔ انسانی ترقی رپورٹ کے پس منظر میں بہتر حکمرانی جمہوری حکمرانی سے ملتا جلتا ہے۔ جمہوری حکمرانی کا مطلب ہے۔

- لوگوں کے انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کا احترام، لوگوں کو احترام سے رہنے دینا۔
- لوگ ایسے فیصلے لے سکتے ہیں جو ابداہ ہو۔
- زندگی کے عوامی اور خانگی میدان میں فیصلہ کرنا۔
- معاشی اور سماجی پالیسیوں کا مقصد غریبی کو ختم کرنا۔

عام طور پر ایک بہتر حکمرانی میں مملکت کا غیر جانبدارانہ اور مضبوط تصوراتی تجربہ پیش کریں تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک بہتر حکمرانی کا اہم عناصروں سے متعلق ہے۔

- خیال اظہار اور جوابدہی
- سیاسی مستحکم
- سرکاری تاثیر
- ضابطہ کا معیار
- قانون کی حکمرانی
- بد عنوانی یا رشوت ستانی پر کنٹرول

کینیڈا اسٹون نے 1992 میں ایک بہتر حکمرانی کا مطلب واضح کرتے ہوئے اس کی چھ خصوصیات بیان کی ہیں۔

- سیاسی آزادی
- دستوری اور عدالتی تحفظ

- آزاد عدلیہ کے ذریعہ قانون کی حکمرانی کا قیام
- تعلیم کے ذریعہ سماج کی ترقی
- سماج اور معاشی ترقی کی پائیداری
- عاملہ کی جوابدہی

اقوام متحدہ کے مطابق بہتر حکمرانی کی 8 خصوصیات ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1- شراکت داری (Participation)

شراکت داری بہتر حکمرانی کی بنیاد ہے۔ بہتر حکمرانی کی اہم ضرورت ہے کہ اس میں مرد اور خواتین سبھی شامل ہوں۔ یہ ہر ایک انسان کو حکومت کے فیصلوں میں اپنی رائے رکھنے کا موقعہ فراہم کرتی ہے۔ یہ سماج کی ترقی میں مردوں اور خواتین کے تعاون کی وضاحت کرتی ہے۔ اس کو براہ راست یا بعض درمیانی اداروں کے ذریعہ یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ اس میں مرد اور خواتین، سماج کے کمزور طبقہ، پسماندہ طبقہ، اقلیت وغیرہ کو شامل کیا جانا چاہیے۔ لوگوں کو فیصلہ سازی کے عمل میں حصہ لینے کے لیے منظم کرنے میں شراکت داری ایک اہم قدم ہے۔ یہ براہ راست یا بالواسطہ ہو سکتا ہے۔ لیکن لوگوں کو شراکت کو مطلع اور منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ سماج میں لوگوں کی زیادہ شراکت داری سے ہی سیاسی حقوق کے مقصد مکمل ہونگے۔ قانون فریم ورک قانون کی حکمرانی کی نمائندگی کرتا ہے جو حکمرانی کے فیصلہ سازی کے عمل میں شراکت کے لحاظ سے انصاف کو یقینی بناتا ہے۔

2- قانون کی حکمرانی (Rule of Law)

قانون کی حکمرانی بھی بہتر حکمرانی کی ایک خصوصیت ہے۔ قانون کی حکمرانی سے مراد ہے کہ ملک میں قانونی ڈھانچے کو غیر جانبداری طور پر نافذ کیے جانے سے ہے۔ قانون کا غیر جانبدار نافذ ہونا آزاد عدلیہ کی موجودگی میں ممکن ہے۔ عدالت کے علاوہ غیر جانبدار اور بد عنوانی سے پاک پولیس فورس نقل و حرکت انتظامیہ کو اثر انداز بنا کر ایک بہتر حکمرانی کو قائم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا۔ ایک قانونی نظام میں قانون کی مساوات اور سب کے ساتھ میں یکساں سلوک بنایا جاتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ایک بہتر نظم و نسق کے ڈھانچے کی تشکیل کی جائے۔

3- شفافیت (Transparency)

شفافیت کا اصول اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر کسی کو پالیسی فیصلوں سے متعلق معلومات تک یکساں رسائی حاصل ہو۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ معلومات نہ صرف قابل رسائی ہو بلکہ قابل رسائی میڈیا کے ذریعہ ہونی چاہیے اور اس کی نگرانی کی جانی چاہیے۔ شفافیت کا مطلب یہ بھی ہے کہ میڈیا پر کسی قسم کا کنٹرول نہ ہو اور لوگوں کو بھی معلومات تک رسائی ہو۔ شہریوں کے خدمات کی منصفانہ فراہمی کے لیے حکمرانی کو شفافیت کی ضرورت ہے۔ یہ مناسب قواعد اور ضوابط پر عمل کرتے ہوئے پالیسی کی تشکیل اور اس کے نفاذ کے درمیان توازن کو یقینی بناتی ہے۔ یہ شہریوں کو مختلف پالیسیوں اور ان کے نفاذ کے حوالہ سے آزادانہ طور پر سرکاری معلومات تک رسائی کے قابل بناتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں شفافیت

سے مراد ہے کہ سرکار کے ذریعہ تشکیل اور نافذ کی جانے والی ہر پالیسی کو موجودہ قوانین کے ذریعہ نافذ کیا جانا چاہیے۔ اس کے علاوہ اس بات کی ضمانت ہونی چاہیے کہ پالیسی سے متعلق کوئی بھی معلومات ہر کسی کے لیے قابل رسائی ہے۔ خاص طور پر وہ لوگ جو براہ راست پالیسی سے متاثر ہوتے ہیں۔

4- رد عمل یا احتساب (Responsiveness)

رد عمل یا جوابدہی انتظامیہ کی بنیادی ضرورت ہے۔ یہ انتظامیہ اور عوام کے درمیان باہمی تعلق کو بڑھا دیتی ہے۔ اس کے لیے ایک مقررہ وقت میں عوام کو مناسب خدمات فراہم کرنا ضروری ہے۔ بہتر حکمرانی کے لیے ایسے اداروں اور عمل کی ضرورت ہوتی ہے جو مناسب وقت کے اندر تمام اسٹیک ہولڈرز کی خدمت کرنے کی کوشش کریں۔ اس کا استعمال اس بات کی وضاحت کے لیے کیا جاتا ہے کہ ہر فرد یا نظم و نسق میں شامل ہر ادارے کی طرف سے کتنی تیزی رد عمل ہوتا ہے۔ بہتر حکمرانی قائم کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ سرکاری مشینری یا نظام کے ذریعہ معقول وقت پر مکمل بیداری اور بے غیر کسی امتیاز کے شراکت داریوں کو خدمت فراہم کی جائے۔ انتظامی رد عمل کے بغیر انسان کے ذریعہ بہتر حکمرانی کا احساس ممکن نہیں ہے۔ بہتر حکمرانی کا مقصد عوام کی فلاح بہبود کو بہتر بنانا ہے اور یہ حکومت کا عوام کے سامنے جوابدہ ہونے بغیر ممکن نہیں ہو سکتا۔ سرکاری اداروں، خانگی محکموں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کو عوامی اور ادارہ جاتی اسٹیک ہولڈرز کے سامنے جوابدہ ہونا چاہئے۔

5- اتفاق رائے پر مبنی (Consensus-Oriented)

بہتر حکمرانی خیالات کی عالمگیریت اور جامعیت کا حمایتی ہوتا ہے۔ کسی بھی معاشرے میں مختلف خیالات کے حمایتی علمدہ اصولوں کا سہارا لیکر انتظامی فیصلہ سازی کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ وسیع آبادی والے حصوں کے مفادات پر آسانی سے توجہ مرکوز کرنے کے لیے کس طرح مختلف طرز حکمرانی کو استعمال کرنا چاہئے۔

کسی بھی سماج میں مختلف نظریوں اور ان کے مطابق اپنی زندگی گزار بسر کرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ بہتر حکمرانی کی یہ ضرورت ہے کہ سماج کے مختلف مفادوں کے درمیان ثالثی یا بیچ بچاؤ کرے اور یہ سب کے مفاد میں عام رکھے اور فیصلہ کرے کہ کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ ایک وسیع اور طویل پس منظر میں ضرورتوں کو دیکھا جائے کہ مستحکم انسانی ترقی کے لیے کیا اور کیسے کرنا ہے۔ ایسا بھی ممکن ہے کہ جب ایک گروہ یا سماج کے تاریخی ثقافتی اور سماجی پہلوؤں کی بہتر معلومات ہو۔

6- اصول مساوات اور جامعیت (Equity and Inclusiveness)

اصول مساوات اور جامعیت بہتر حکمرانی کی اہم خصوصیت ہے۔ بہتر حکمرانی ایک مساوی معاشرے کی تشکیل کو یقینی بناتا ہے۔ ایک سماج کی فلاح بہبود اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ وسائلوں اور جوابدہی کا شفاف اور غیر جانبدار تقسیم کس مقدار میں ہو۔ سماج کے پسماندہ اور تمام عوامی پالیسیاں مساوات اور جامعیت کو فروغ دیں۔ بہتر حکمرانی کے لیے یہ ضروری ہے کہ سماج کے ہر طبقہ کے لوگ خاص طور سے معاشی

طور پر پسماندہ گروہ، خواتین، بچے، ضعیف شہری، جسمانی معذور لوگ نظم و نسق یا انتظامی فیصلوں اور سرگرمیوں میں زیادہ سے زیادہ شراکت داری کریں اور انہیں اپنی ترقی کا موقع حاصل ہو۔ بہتر حکمرانی کو یقینی بنانے کے لیے مساوی اور منصفانہ معاشرہ قائم کرنا ہوگا۔

سماج کی فلاح بہبود اس بات پر بھی منحصر ہوتی ہے کہ اس کے ارکان اس کے بارے میں کیسا محسوس کرتے ہیں۔ اس کے تمام اراکین کو یہ محسوس کرنے کی ضرورت ہے کہ اس میں ان کا حصہ ہے وہ حکمرانی کے مرکزی دھارے سے باہر نہیں ہے۔ لوگوں کو اپنی معیاری زندگی بہتر بنانے اور برقرار رکھنے کا موقع ملنا چاہیے۔

7۔ موثر اور کارکردگی (Efficiency and Effectiveness)

بہتر حکمرانی کے لیے یہ ضروری ہے کہ پالیسیوں کا نفاذ موثر طریقہ سے ہو۔ ہر فیصلہ سازی کے عمل اور اس کے اداروں کو ایسے فیصلہ کرنے کے قابل ہونا چاہیے جو ہر کمیونٹی کی ضروریات کو پورا کرتے ہوں۔ وسائل کا منصفانہ استعمال سماجی ضرورتوں کی بنیاد پر ہو۔ بہتر حکمرانی کا مطلب ہے کہ وسائل کا منصفانہ استعمال ہوں اور ادارے اور عمل ایسے نتیجہ فراہم کریں کہ جس سے سب کی ضرورت پوری ہو۔ بہتر حکمرانی سے متعلق کارکردگی کے تصور میں آتا ہے کہ ماحولیات کی حفاظت کرتے ہوئے قدرتی وسائل کا استعمال اس طرح کیا جائے کہ وہ قائم رہیں۔

8۔ جوابدہی (Accountability)

یہ بہتر حکمرانی کے بنیادی خصوصیت ہے۔ تمام ادارے بشمول سرکاری، غیر سرکاری ادارے اور شہری سماج وغیرہ تمام عوام اور حصص یافتگان (Shareholders) کے تحت جوابدہ نہیں۔ شفافیت اور قانون کی حکمرانی کے بغیر جوابدہی قائم نہیں کی جاسکتی ہے۔ عام طور سے ایک تنظیم یا ادارے ان لوگوں کے تحت جوابدہ ہوتے ہیں جو ان کے فیصلوں اور کاموں سے متاثر ہوتے ہیں۔ جوابدہی کو بہتر حکمرانی کا فائدہ سمجھا جاتا ہے۔ بہتر حکمرانی میں شامل تمام ادارے معاشرے کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے عوام کے تئیں پوری ذمہ داری عاید کرتے ہیں۔

1997 میں UNDP کا نفرنس میں بہتر حکمرانی کی مندرجہ ذیل خصوصیات بیان کی گئی ہیں:

- شراکتی نوعیت
- عوام کے تحت جوابدہ
- وسائل اور حکمرانی کے طریقہ تیار کرنے کے قابل
- قانون کی حکمرانی کے ذریعہ فرائض انجام دینا
- کنٹرول کرنے کے بجائے فعال کرنا، سہولت فراہم کرنا اور ریگولیٹ کرنا
- خدمت پر مبنی
- عوام کے لیے قابل قبول

- مساوات اور مساوات کو فروغ دینا
- صنفی توازن کو فروغ دینا
- جوابدہ

Bovaird and Loffler (2003) نے بہتر حکمرانی کی 10 خصوصیات بیان کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

- شہری مصروفیت
- شفافیت
- جوابدہی
- مساوات کا ایجنڈا اور سماجی شمولیت (صنف، نسل، عمر، مذہب وغیرہ)
- اخلاقی اور ایماندارانہ رویہ
- عدل (منصفانہ طریقہ کار اور واجب عمل)
- عالمی ماحول میں مکمل کرنے کی صلاحیت
- شراکت داری میں موثر طریقہ سے کام کرنے کی صلاحیت
- پائیداری
- قانون کی حکمرانی کا احترام

عالمی بینک نے بہتر حکمرانی کی 6 خصوصیات بیان کی ہیں:

- خیالات اور جوابدہی
- سیاسی استحکام اور تشدد کی کمی
- حکومت کی تاثیر
- ریگولیٹری معیار
- قانون کی حکمرانی اور عدالتوں کی آزادی
- رشوت ستانی پر کنٹرول

یہ بات قابل ذکر ہے کہ بہتر حکمرانی میں نہ صرف پالیسی کی شفافیت اور پالیسی کی عوام پر مبنی ہونا شامل ہے بلکہ پالیسی کی نفاذ کے لیے عوام پر مبنی ہونے پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں بہتر حکمرانی، حکمرانی اور انتظامیہ دونوں کو مکمل طور پر عوام کی مرضی پر مرکوز کرتی ہے۔ بہتر حکمرانی کا پورا تصور مسلسل انتظامی اصلاحات پر زور دیتا ہے اور اس کے لئے حکومت اور معاشرے کی مشترکہ شراکت ضروری سمجھی جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ بہتر حکمرانی کا تعلق سیاسی اور ادارہ جاتی عمل اور نتائج سے ہے جو ترقیاتی اہداف کے حصول کے لیے ضروری

ہیں۔ بہتر حکمرانی کا اصل مقصد یہ ہے کہ یہ انسانی حقوق کے وعدہ کو کس حد تک پورا کرتی ہے۔ شہری، ثقافتی اقتصادی، سیاسی اور سماجی حقوق اہم سوال یہ ہے کہ کیا حکمرانی کے ادارے صحت، مناسب رہائش، مناسب خوراک، معیاری تعلیم، غیر جانبدارانہ انصاف اور ذاتی تحفظ کے حقوق کی موثر ضمانت دے رہے ہیں۔

3.4 بہتر حکمرانی کے مقاصد (Aims of Good Governance)

بہتر حکمرانی کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

- شہریوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانا۔
- انتظامیہ اور کارکردگی کو بہتر بنانا یا اضافہ کرنا۔
- اداروں کی قانونی حیثیت اور اعتبار کو قائم کرنا۔
- معلومات اور اظہار رائے کی آزادی کو یقینی بنانا۔
- شہری دوست اور شہریوں کی دیکھ بھال کرنے والی انتظامیہ فراہم کرنا۔
- احتساب کو یقینی بنانا۔
- انفارمیشن ٹیکنالوجی پر مبنی خدمات کا استعمال کرتے ہوئے شہری حکومت کے انٹرفیس کو بہتر بنانا۔
- تنظیمی شکریت کو فروغ دینا۔
- فضول خرچی اور ناکارہ پن کو کم کرنا۔
- معیاری خدمات کی فراہمی۔
- پسماندہ گروہ پر توجہ مرکوز کرنا۔
- مطلوبہ نتائج کا حصول۔
- وسائل اور مواقع کی منصفانہ تقسیم۔
- تبدیلی کی ضروریات کے مطابق موافقت۔
- باقاعدہ رپورٹنگ اور مواصلات۔
- بدعنوانی سے پاک طرز عمل۔
- شہریوں کی ضروریات اور خدشات کو سننا۔
- کھلا پن اور معلومات تک رسائی۔

3.5 بہتر حکمرانی کے چیلنج (Challenges to Good Governance)

بہتر حکمرانی کے چیلنج مندرجہ ذیل ہیں:

- سیاست کا مجرمانہ رویہ
(Criminalization of Politics)
- رشوت ستانی اور رشوت ستانی کو جانچ کرنے میں ناکامی
(Corruption and Failure to Check Corruption)
- منفی عدم مساوات یا تفاوت
(Gender Disparity)
- تشدد کے بڑھتے ہوئے واقعات
(Increasing incidents of violence)
- انصاف میں تاخیر
(Delayed in Justice)
- انتظامی نظام کی مرکزیت
(Centralisation of Administrative System)
- سماجی اور معاشی طور سے پسماندہ لوگوں کی حد بندی
(Demarcation of Backwardness on Social and Economic Basis)
- جوابدہی کا فقدان
(Lack of Accountability)
- شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کے تحت بیداری کا نچلا سطح
(Low Levels of Awareness among Citizens regarding Rights and Duties)
- کمزور شہری سماج
(Weak Civil Society)
- قوانین اور ضوابط کا غیر موثر نفاذ
(Ineffective Implementation of Laws and Rules)
- سرخ پھیتا شاہی

(Red Tapism)

• حکمرانی کی مضبوط اداروں کا فقدان

(Lack of Strong Institution of Governance)

3.6 ہندوستان میں بہتر حکمرانی کے اقدامات (Some Initiatives of Good Governance in India)

ہندوستان میں بہتر حکمرانی کے اقدامات مندرجہ ذیل ہیں:

1- اطلاعات حق قانون 2005 کا نفاذ (Inactment of Right to Information Acr 2005)

یہ قانون شہریوں، غیر حکومتی تنظیموں کو وقتاً فوقتاً اطلاعات فراہم کرتا ہے۔ اطلاعات حق قانون 2005 ہندوستانی جمہوریت میں ایک اہم قدم ہے۔ یہ شہریوں کو اطلاعات فراہم کرتا ہے اور حکومت اور حکومت کے اداروں کو جوابدہ بناتا ہے۔ یہ ہندوستان میں بہتر حکمرانی کے لیے ایک بہتر اقدام ہے۔

2- الیکٹرانک حکمرانی یا برقی حکمرانی (E-Governance)

الیکٹرانک حکمرانی سے مراد برقی حکمرانی ہے۔ اس کو کاغذ کے بغیر حکمرانی کہتے ہیں۔ اس طرز حکمرانی میں حکومت اپنے فرائض اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے بنیاد پر انجام دیتی ہے۔ الیکٹرانکس حکمرانی شفافیت، کارکردگی اور جوابدہی کی ضمانت دیتی ہے۔ قومی الیکٹرانک حکمرانی منصوبہ (National E-Governance Plan) سبھی سرکاری خدمات کو شہریوں کے لیے ان کے علاقہ میں قابل رسائی بنانے Common Service Delivery Outlet کے ذریعہ سے دستیاب کرنے اور کفایتی لاگت پر ایسی خدماتوں کی کارکردگی، شفافیت اور اعتبار کو یقینی بنانے کے لیے نافذ کی گئی ہے۔

برقی حکمرانی موثر طور سے نئی ابھرتی اطلاعات اور مواصلتی ٹیکنالوجی (ICTs) کے دور میں بہتر پروگرام اور خدمات فراہم کرتی ہے جو دنیا بھر میں تیزی سے سماجی اور معاشی تبدیلی کے لیے مواقع دستیاب کرتی ہے۔ الیکٹرانک حکمرانی کا ان شہریوں پر براہ راست اثر ہوتا ہے جو حکومت کے ذریعہ فراہم کی جانے والی خدمات کے ساتھ براہ راست قرض کے ذریعہ فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ برقی حکمرانی حکومت کے ذریعہ کم از کم حکومت اور زیادہ سے زیادہ حکمرانی پر زور دیتی ہے۔ ہندوستان میں برقی حکمرانی یہ یقین دلانے کے لیے متعارف کی گئی تھی کہ نوجوانوں سے لیکر کام کاجی لوگوں تک ہر کوئی حکمرانی پر ٹوکال، شہری حقوق اور ایسے دیگر پہلوؤں تک آسانی سے رسائی ہو سکے۔ اس نے تکنیکی کو پیش کرتے ہوئے انتظامی خدمات کو تبدیل کرنے میں مدد کی۔

3- لامرکزیت (Decentralization)

عوام کی شراکت کو لامرکز کرنے کے لیے 73 واں اور 74 واں دستوری ترمیم قانون نافذ کیا گیا جس میں یہ کہا گیا ہے کہ مقامی حکومتوں میں 3/1 خواتین اور درجہ فہرست ذاتوں اور درجہ فہرست قبائلوں کے لیے نشست کا تحفظ کیا جائے جس سے مقامی نظام میں بہتر حکمرانی ممکن ہو۔

4- خواہشمند ضلع پروگرام (Aspirational District Programme)

ہر ضلع میں جنوری 2018 میں ملک کے کم ترقی یافتہ علاقوں میں لوگوں کی زندگیوں کی سطح میں تبدیلی لانے کے لیے خواہشمند ضلع پروگرام شروع کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کا مقصد 115 سب سے پسماندہ ضلعوں کے صحت اور خوراک، تعلیم، زراعت اور پانی انتظامیہ مالی شمولیت اور مہارت کی ترقی کے میدان میں مسببتی تبدیلی لانا ہے۔ اس پروگرام کے ذریعہ علاقائی عدم مساوات ختم کیا جاسکتا ہے۔

5- سماجی آڈٹ (Social Audit)

سماجی آڈٹ بہتر حکمرانی کا ایک بہتر اقدام ہے۔ سماجی آڈٹ مقصد اور حقیقت کے درمیان کارکردگی اور موثر کے درمیان فرق کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ کسی تنظیم کی کارکردگی کو پیمائش، تشخیص کرنے اور بہتر کرنے میں مدد کرتا ہے۔ اس کے ذریعہ عوام کو آسانی سے اطلاع حاصل ہوگی اور انتظامی نظام شفاف ہوگا۔ جو اب وہی بڑھے گی جس سے رشوت ستانی پر روک لگ سکتی ہے۔ پالیسی اور پروگراموں کی منصوبہ سازی میں عام عوام کو شراکت داری میں اضافہ ہوگا۔

6- شہری منشور (Citizen Charter)

شہری منشور ایک اہم دستاویز ہے جو اپنے شہریوں کے تحت تنظیم کی پر عزم پر توجہ دینے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس کا اہم مقصد عوامی خدمات کی تقسیم میں شہریوں کی شراکت داری کو بڑھانا، عوام اور حکومت کے درمیان ترسیل کو بڑھا دینا، شہریوں کی ضرورتوں کو بہتر طریقہ سے پورا کرنے کے لیے سرکاری کاموں کو منظم کرنا ہے۔ شہری منشور بھی بہتر حکمرانی کا ایک بہترین اقدام ہے۔ اس کے ذریعہ حکومت کے کسی بھی تنظیم کو جو اب وہ بنایا جاسکتا ہے۔

7- قانون میں اصلاح (Codification of Law)

مرکزی حکومت نے 2019 اور 2020 میں شفافیت اور کارکردگی میں اصلاح لانے کے مقصد سے تقریباً 1500 پرانے قانون قاعدہ کو ختم کر دیا اور نئے قانون کو تشکیل کیا ہے۔ اس سے حکومت میں شفافیت اور کارکردگی میں بہتری ہوگی۔

8- مرکز اور ریاست میں لوک پال اور لوک آیکتا قانون 2013 کا قیام

(Introduction of Lok Pal and Lok Aukta in Centre as Well in State)

لوک پال اور لوک آیکتا کا متعارف بہتر حکمرانی کے لیے ایک اقدام ہے۔ یہ مرکز اور ریاست میں وزیروں اور سرکاری آفیسروں کے خلاف شکایتوں کی جانچ کرتے ہیں جس سے رشوت ستانی کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اس طرح کے ادارہ کے قیام سے حکومت میں بہتر حکمرانی ممکن ہو سکتی ہے۔

9- سیوتم ماڈل۔ عوامی خدمات کی فراہمی (Sevottam Model for Public Service Delivery)

عوامی خدمات کی فراہمی کے لئے سیوتم ماڈل کو دوسرے اصلاحات کمیشن کے ذریعہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ ماڈل شہری مرکز حکمرانی خدمات کو پیش کرتا ہے۔ یہ ملک میں عوامی خدمات فراہمی کے معیار میں اضافہ کرتا ہے۔

10- پولس اصلاحات (Police Reforms)

پولس اصلاحات بہتر حکمرانی کا ایک اقدام ہے۔ ہندوستان کی حکومت نے بہت سے کمیشن اور کمیٹیوں کی تشکیل کرنے کے لیے پولس اصلاحات تشکیل کیا ہے۔ بہتر حکمرانی کے لیے بہتر پولس اصلاحات کی بہت سخت ضرورت ہوتی ہے۔ ایک ملک کے لیے جدید پولس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بنیادی مقصد قانون و ضوابط کو حاصل کرنے کے لیے ہر محکمہ کی سطح کی ضرورت ہے۔ ہندوستان کی حکومت پولس کو بہتر بنانے کے لیے بہت سے اقدام کیے ہیں۔ جرائم کے لیے ای۔ ایف۔ آر درج کرایا جائے اور پہلی اطلاعاتی رپورٹ نظام میں اصلاح کیا جائے۔ شہریوں کو ایمر جنسی حفاظتی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے ایک ملک گیر ایمر جنسی نمبر شروع کیا گیا۔

11- کمزور طبقوں اور پسماندہ علاقوں کے لیے پروگرام تیار کرنا

(Developing Programmes for weaker sections and Backward Areas)

ہندوستانی حکومت کمزور طبقوں اور پسماندہ علاقوں کے لیے مختلف طرح کی اسکیم پروگرام اور پالیسی تشکیل کرتی ہیں تاکہ ان کی زندگی بہتر ہو سکے۔ حکومت ہر طبقوں اور علاقوں کے فلاح بہبود کے لیے مختلف اسکیم اور پروگرام بناتی ہیں۔ پردھان منتری جن آر و گیا یوجنا پردھان منتری مدرا یوجنا، پردھان منتری کسان یوجنا وغیرہ۔

12- آدھار کارڈ (Aadhar Card)

آدھار کارڈ بہتر حکمرانی کا ایک اقدام ہے۔ ہندوستان کی حکومت نے ہندوستان کے ہر شہری کے لیے ایک منفرد شناختی نشان فراہم کیا ہے تاکہ ہندوستان کے ہر شہری کو بہتر خدمات حاصل ہو سکے۔

ملک میں بہتر حکمرانی کو نافذ کرنے کے لیے قومی پالیسیوں میں اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان میں ایمانداری اور رشوت ستانی سے آزاد تصور کو فروغ دیا جانا چاہیے تاکہ حکمرانی کو اور اخلاقی بنایا جاسکے۔ حکومت کو سب کا ساتھ سب کا ویکاس اور سب کاوشواس کے نظریہ پر اپنے فرائض انجام دینا چاہیے جو شمولیت اور مکمل ترقی کو بڑھاو ادے۔

3.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی میں ہم نے:

- بہتر حکمرانی کے معنی و مفہوم کی جانکاری حاصل کی۔
- بہتر حکمرانی کی خصوصیات پر بحث کیا۔
- بہتر حکمرانی کے مقاصد کو سمجھا۔
- بہتر حکمرانی کے چیلنج سے واقف ہوئے۔
- ہندوستان میں بہتر حکمرانی کے لیے اقدامات پر روشنی ڈالی۔

3.8 کلیدی الفاظ (Keywords)

سول سوسائٹی (Civil Society)

لوگوں کا ایسا گروہ جو حکومت اور پیشہ سے علیحدہ ہوتا ہے جو شہریوں کی ضرورتوں کے لیے کام کرتے ہیں۔ اس میں خاندان اور خانگی ادارے شامل ہوتے ہیں۔ شہری سماج میں مزدوروں، چرچوں، غیر مفادی شہری، سماجی تنظیموں اور دیگر خدماتی ایجنسیاں شامل ہوتی ہیں۔ عوامی خدمات کی فراہمی: عوامی خدمات کی فراہمی ایک میکنزم ہے جو عوام کو مقامی، میونسپل یا ریاستی حکومتوں کے ذریعہ خدمات فراہم کی جاتی ہے۔ جیسے نالی کی صفائی، سڑکوں کی صفائی، تعلیم، صحت خدمات کچھ عوامی خدمات فراہمی کی مثالیں ہیں۔

3.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

3.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ ہندوستان میں یوم بہتر حکمرانی کب منایا جاتا ہے؟

(a) 25 جنوری

(b) 25 اکتوبر

(c) 25 نومبر

(d) 25 دسمبر

2- ہندوستانی روایت میں رام راج کا تصور کس طرف اشارہ کرتا ہے؟

(a) انتظامیہ

(b) حکومت

(c) بہتر حکمرانی

(d) دفتر شاہی

3- اقوام متحدہ کے مطابق بہتر حکمرانی کی کتنی خصوصیات بتائی گئی ہے؟

(a) 4

(b) 5

(c) 6

(d) 8

4- مندرجہ ذیل میں سے کون بہتر حکمرانی کی خصوصیت نہیں ہے؟

(a) شراکت داری

(b) وفاداری

(c) شفافیت

(d) جواب دہی

5- مندرجہ ذیل میں بہتر حکمرانی کے چیلنج ہیں؟

(a) سیاست کا مجرمانہ رویہ

(b) رشوت ستانی

(c) انصاف میں تاخیر

(d) یہ سبھی

6- مندرجہ ذیل میں بہتر حکمرانی کے مقاصد ہیں؟

(a) شہریوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانا

(b) انتظامیہ کو موثر اور کارکرد بنانا

(c) احتساب کو یقینی بنانا

(d) یہ سبھی

7- حق اطلاعات قانون (RTI) کب نافذ کیا گیا؟

(a) 2003

(b) 2004

(c) 2005

(d) 2006

8- مندرجہ ذیل میں بہتر حکمرانی کے اقدامات ہیں۔

(a) حق اطلاعات قانون 2005

(b) برقی حکمرانی

(c) شہری منشور

(d) یہ تمام سب

9- سیوٹم ماڈل کو کس لیے پیش کیا گیا؟

(a) عوامی خدمات کی فراہمی کے لیے

(b) قانون میں اصلاح کے لیے

(c) مرکز اور ریاست میں وزیروں کی جانچ کے لیے

(d) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ سماجی آڈٹ کا کیا مقصد ہے؟

(a) کسی تنظیم کی پیمائش کرنا

(b) کسی تنظیم کی تشخیص کرنا۔

(c) کسی کی تنظیم کرنا

(d) یہ تمام سبھی

3.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. بہتر حکمرانی سے کیا مراد ہے؟

2. سیوتم ماڈل پر نوٹ لکھیے؟

3. شفافیت سے کیا مراد ہے؟

4. بہتر حکمرانی کی تعریف بیان کیجئے۔

5. سماجی آڈٹ پر مختصر نوٹ لکھیے۔

1.5.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. بہتر حکمرانی کے معنی اور اس کی خصوصیات کی وضاحت کیجئے۔

2. بہتر حکمرانی کے اقدامات پر روشنی ڈالیے۔

3. بہتر حکمرانی کے مقاصد اور چیلنج کو بیان کیجئے۔

3.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Bhaskar Rao, N. (2013). *Good Governance: Delivering Corruption-free Public Services*. Sage Publication, New Delhi.
2. Bidyut Chakrabarty. (2007). *Reinventing Public Administration: The Indian Experience*. Orient Longman.
3. Brian Smith. (2007). *Good Governance and Development*. Red Globe Press.
4. Henk Addink. (2019). *Good Governance: Concept and Context*. Oxford University Press, UK.
5. Henry, N. (1999). *Public Administration and Public Affairs*. Prentice Hall, New Jersey.
6. Jean Dreze and Amartya Sen. (1995). *India, Economic Development and Social Opportunity*. Oxford University Press.

7. R. B. Denhardt and J. V. Denhardt. (2009). *Public Administration*. Brooks / Cole.
8. Satyajit Singh and Pradeep K. Shurma. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). Oxford University Press, New Delhi.
9. Bo Rothstein. (2012). *Good Governance*. Oxford University Press.
10. Singh, S. and Sharma, P. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). New Delhi: Kitab Mahal.
11. SL Goel. (2010). *Good Governance: An integral Approach*. Deep and Deep Publications, New Delhi.
12. Vasu Deva. (2005). *E-Governance in India: A Reality*. Commonwealth Publishers, Delhi.
13. Vijaya Kumar. (2012). *Right to Education Act, 2009: Its Implementation as to Social Development In India*. Delhi: Akansha Publishers
14. Vayunandan Etakula. (2003). *Good Governance: Initiatives in India*. Prentice Hall India, New Delhi.
15. Basu Rumki. (2015). *Public Administration in Indian Mandates, Performance and Future perspectives*. Sterling Publishers, New Delhi.
16. IGNOU Good Governance Module.

اکائی 4- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی (e-Governance)

اکائی کے اجزا:

تمہید	4.0
مقاصد	4.1
ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے معنی	4.2
ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے مقاصد	4.3
ای حکمرانی یا برقی حکمرانی میں تعاملات	4.4
ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے مختلف مفہوم	4.5
ہندوستان میں ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کی ابتدا	4.6
ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے اقدامات	4.7
نیشنل ای حکمرانی یا برقی حکمرانی پلان	4.8
ڈیجیٹل انڈیا پہل	4.9
ای کرانتی	4.10
ای کرانتی کے مقاصد	4.11
ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے فوائد	4.12
ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کو درپیش چیلنجز	4.13
اقتصادی نتائج	4.14
کلیدی الفاظ	4.15
نمونہ امتحانی سوالات	4.16
معروضی جوابات کے حامل سوالات	4.16.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	4.16.2

4.0 تمہید (Introduction)

حکمرانی کے شعبے میں معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی (Information and Communication Technology-ICT) کے اطلاق سے نئی تبدیلیاں آئی ہیں جن کو اجتماعی طور پر حکمرانی کے عمل میں الیکٹرانک حکمرانی یا ای حکمرانی یا برقی حکمرانی قومی، ریاستی، میونسپل، اور مقامی سطح کی حکومتوں، شہریوں اور کاروباری اداروں اور بااختیار اداروں کے درمیان حکومت کے اندر معلومات تک قابل اعتماد رسائی کے لحاظ سے حکومت کے عمل میں شفافیت، جوابدہی، کارکردگی، اور تاثیر اور جامعیت کو بڑھاتی ہے۔ ای حکمرانی یا برقی حکمرانی صرف سرکاری ویب سائٹس یا ای میل یا مالیاتی لین دین سے متعلق نہیں ہے۔ معلومات تک رسائی اور استعمال کے ذریعے یہ اس بات کا تعین کرتی ہے کہ شہریوں کا حکومت سے کیسے تعلق ہے اور وقت کے ساتھ یہ تعلق کیسے بدلتا ہے۔ ای حکمرانی یا برقی حکمرانی سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ کس طرح معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی ملک کی جمہوری سرگرمیوں اور جمہوری اقدار کو جمہوریت کے فروغ کے لیے متاثر کرتی ہے۔

4.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبہ، اس اکائی میں آپ،

- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے معنی، مقاصد، مختلف مفہوم اور ابتدا کا مطالعہ کریں گے۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی میں تعاملات کو سمجھیں گے۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے اقدامات کی جانکاری حاصل کریں گے۔
- نیشنل ای حکمرانی یا برقی حکمرانی پلان کا مطالعہ کریں گے۔
- ڈیجیٹل انڈیا پہل کا مطالعہ کریں گے۔
- ای کرائی کے معنی اور مقاصد کو سمجھیں گے۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے فوائد کو جانیں گے۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کو درپیش چیلنجز کا مطالعہ کریں گے۔

4.2 ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے معنی (Meaning of E-Governance)

ای حکمرانی یا برقی حکمرانی یعنی 'الیکٹرانک حکمرانی' معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی (Information and Communication Technology-ICT) کو حکومت اور عوامی شعبے کی مختلف سطحوں پر اور اس سے آگے بڑھانے کے مقصد کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کا استعمال مختلف آلات کے ذریعہ کیا جاتا ہے جس میں کمپیوٹر، موبائل، انٹرنیٹ، وائڈ ایریہ نیٹ ورک، لوکل ایریہ نیٹ ورک وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ ای حکمرانی یا برقی حکمرانی میں معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کا استعمال معلومات کے تبادلے اور لین دین کی کارکردگی، تاثیر، شفافیت اور جوابدہی کو تبدیل کرنے کے لیے درج ذیل کے درمیان کیا جاتا ہے:

- حکومتوں کے درمیان،
- سرکاری اداروں کے درمیان،
- حکومت اور شہریوں کے درمیان
- حکومت اور کاروباری اداروں کے درمیان
- کاروباری اداروں اور شہریوں کے درمیان

ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کی تعریف سرکاری خدمات فراہم کرنے، معلومات کے تبادلے، لین دین، پہلے سے موجود خدمات اور معلوماتی پورٹلوں کے انضمام کے لیے معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کے اطلاق کے طور پر بیان کی جاسکتی ہے۔ ای حکمرانی یا برقی حکمرانی میں "e" کا مطلب 'الیکٹرانک' ہے۔ یہ حکومت کے عمل کو زیادہ موثر بناتی ہے اور حکومتی سرگرمیوں کو رفتار فراہم کرتی ہے۔ مختلف سرکاری اداروں میں سرکاری خدمات کی فراہمی کو مزید موثر بنانے کے لیے یہ بہت اہم ہے۔ یورپ کی کونسل نے نظم و نسق عامہ کے تین شعبوں میں الیکٹرانک ٹیکنالوجی کے استعمال کے طور پر ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کا حوالہ دیا ہے۔ یہ تین شعبے درج ذیل ہیں:

- عوامی حکام اور سول سوسائٹی کے درمیان تعلقات کا شعبہ
- الیکٹرانک جمہوریت کی تشکیل کے لیے جمہوری سرگرمیوں کے تمام مراحل میں عوامی حکام کے فرائض کا شعبہ
- عوامی خدمات کی فراہمی کا شعبہ

ای حکمرانی یا برقی حکمرانی بہتر حکمرانی کا ایک ذیلی مضمون ہے۔ بہتر حکمرانی کا ایجنڈا معلومات کی آزادی، ایک مضبوط قانونی نظام اور پسماندہ طبقات کے برابری کے دعوے میں مدد کے لیے موثر انتظامیہ کی وکالت کرتا ہے۔ لیکن یہ سب سے زیادہ کامیاب اس وقت ہوتا ہے جب سماجی تحریکیں یا واضح مشن کے ساتھ سیاسی جماعتوں کے ذریعے مضبوط سیاسی متحرک ہونے کا سہارا لیا جائے۔ بہتر حکمرانی کا مطلب تینوں شعبوں میں بہتری کی مثال قائم کرنا ہے: حکومت، سول سوسائٹی اور کارپوریٹ دنیا بشمول بین الاقوامی کارپوریشنز۔ پالیسی سازوں، محققین اور بین الاقوامی ایجنسیوں کے تصور کردہ بہتر حکمرانی کی بنیادی خصوصیات کا خلاصہ لفظ "SMART" میں کیا جاسکتا ہے، جس کا ہر حرف بہتر حکمرانی کی شرط ہے۔ SMART کا مطلب ہے:

سادہ	SIMPLE	S
اخلاقی	MORAL	M
جوابدہ	ACCOUNTABLE	A
ذمہ دار	RESPONSIVE	R
شفاف	TRANSPARENT	T

لفظ SMART کے ہر حرف کی تعریف درج ذیل ہے:

1- سادہ (Simple)

اس کا مطلب حکومت کے قواعد و ضوابط کو آسان بنانا اور معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کے اطلاق کے ساتھ پیچیدہ عمل سے گریز کرنا ہے۔ اس کا مقصد ہوتا ہے صارفین کو بہتر سہولیات فراہم کرنا ہے۔ ای حکمرانی یا برقی حکمرانی میں سادگی سے مراد روایتی طرز پر عمل کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب ہے عوامی خدمات کی فراہمی میں پیچیدگی سے گریز کرنا۔

2- اخلاقی (Moral)

ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کی اخلاقی نوعیت سے مراد مختلف سرکاری اداروں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ٹیکنالوجی کی مداخلت کے ساتھ انتظامی اور سیاسی مشینری میں ایک نئے نظام کا ابھرنا ہے۔

3- جوابدہ (Accountable)

اس کا مطلب ہے عوامی خدمت کے کارکنوں کی جوابدہی کو یقینی بنانے کے لیے موثر معلومات کے انتظام کے نظام اور کارکردگی کی پیمائش کے دیگر میکانزم کو تیار کرنا۔

4- ذمہ دار (Responsive)

اس کا مطلب ہے حکمرانی کے عمل کو ہموار کر کے رفتار سے کام کرنا اور اس کے لیے سسٹم کو زیادہ ذمہ دار بنانا۔

5- شفاف (Transparent)

اس کا مطلب ہے حکمرانی کے فرائض کی ادائیگی میں شفافیت کا معاملہ برقرار رکھنا اور عوامی ڈومین میں معلومات فراہم کرنا جیسے ویب سائٹس یا مختلف پورٹلز اس لیے حکومت کے افعال اور عمل کو شفاف بناتے ہیں۔

4.3 ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے مقاصد (Objectives of E-Governance)

ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے مقاصد درج ذیل ہیں:

- شہریوں کو بہتر خدمات کی فراہمی۔
- خدمات فراہمی میں شفافیت اور احتساب کا آغاز۔
- معلومات کے ذریعے لوگوں کو بااختیار بنانا۔
- حکومت کے اندر یعنی مرکز-ریاست یا بین ریاستوں کے درمیان کارکردگی کو بہتر بنائیں۔
- کاروبار اور صنعت کے ساتھ انٹرفیس کو بہتر بنائیں۔
- خدمات فراہمی میں تاخیر کو ختم کرنا۔
- حکومتی سرگرمیوں میں بدعنوانی کو ختم کرنا۔
- حکومتی ایجنسیوں کو صارفین اور عوام کے سامنے جواب دہ بنانا۔
- حکومتی سرگرمیوں میں شفافیت کو فروغ دینا۔

4.4 ای حکمرانی یا برقی حکمرانی میں تعاملات (Interactions in E-Governance)

ای حکمرانی یا برقی حکمرانی میں 4 قسم کے تعاملات ہوتے ہیں:

1. حکومت اور شہریوں کے درمیان (Government to Citizens)
2. حکومت اور کاروبار کے درمیان (Government to Business)
3. حکومتوں کے درمیان (Government to Government)
4. حکومت اور ملازمین کے درمیان (Government to Employees)

ان تعاملات کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1- حکومت اور شہریوں کے درمیان (Government to Citizens)

- یہ شہریوں کو عوامی خدمات کی ایک بڑی رینج کی موثر فراہمی سے فائدہ اٹھانے کے قابل بناتا ہے۔
- یہ سرکاری خدمات کی رسائی اور دستیابی کو وسعت دیتا ہے اور خدمات کے معیار کو بھی بہتر کرتا ہے۔
- اس کا بنیادی مقصد حکومت کو شہری دوست (Citizen-Friendly) بنانا ہے۔

2- حکومت اور کاروبار کے درمیان (Government to Business)

- یہ کاروباری برادری کو ای حکمرانی یا برقی حکمرانی آلات کا استعمال کرتے ہوئے حکومت کے ساتھ بات چیت کرنے کے قابل بناتا ہے۔
- اس کا مقصد سرخ فینا شاہی کو کم کرنا ہے جس سے وقت کی بچت ہوتی ہے اور عاملانہ اخراجات میں کمی آتی ہے۔
- اس سے حکومت کے ساتھ معاملات طے کرتے وقت زیادہ شفاف کاروباری ماحول بھی پیدا ہوتا ہے۔
- یہ لائسنسنگ (licensing)، پروکیورمنٹ (procurement)، پرمٹ (permit) اور ریونیو اکٹھا کرنے (revenue collection) جیسی خدمات میں مدد کرتے ہیں۔

3- حکومتوں کے درمیان (Government to Government)

- یہ مختلف سرکاری اداروں کے درمیان ہموار تعامل کو قابل بناتا ہے۔
- اس قسم کا تعامل حکومت کے اندر مختلف محکموں اور ایجنسیوں کے درمیان یاد و حکومتوں جیسے مرکزی اور ریاستی حکومتوں یا دوریاستی حکومتوں کے درمیان ہو سکتا ہے۔
- اس کا بنیادی مقصد کارکردگی اور پیداوار کو بڑھانا ہے۔
- یہ حکومتوں کے درمیان تنازعات کو کم کرتا ہے۔

4- حکومت اور ملازمین کے درمیان (Government to Employees)

- اس قسم کے تعاملات حکومت اور اس کے ملازمین کے درمیان ہوتے ہیں۔
- آئی سی ٹی آلات ان تعاملات کو تیز اور موثر بنانے میں مدد کرتے ہیں اور اس طرح ملازمین کے اطمینان کو بڑھاتے ہیں۔
- حکومت اور ملازمین کے درمیان تعاملات نظم و نسق عامہ کے انسانی تعلقات نظریہ کے مطابق قائم کیے جاتے ہیں۔

4.5 ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے مختلف مفہوم (Different Connotations of e-Governance)

ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے درج ذیل مختلف مفہوم ہیں:

1- ای انتظامیہ (e-Administration)

ای انتظامیہ سے مراد ہے:

- مملکت کو جدید بنانے کے لیے معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی یعنی آئی سی ٹی کا استعمال۔
- مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (MIS) کے لیے ڈیٹا ریپوزٹریز (data repositories) کی تخلیق۔
- زمین، صحت وغیرہ کے ریکارڈز کا کمپیوٹرائزیشن

2- ای خدمات (e-Services)

- ای خدمات میں مملکت کو شہریوں کے قریب لانے پر زور دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر: آن لائن خدمات کی فراہمی۔
- ای انتظامیہ اور ای خدمات مل کر بہتر نظام کو تشکیل دیتے ہیں جسے بڑی حد تک ای گورنمنٹ کہا جاتا ہے۔
- اس کے تحت معاشرے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اور حکومت کی صلاحیت کو بہتر بنانے کے لیے معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- اس میں شہریوں کے ساتھ لین دین کے لیے پالیسی اور پروگرام سے متعلق معلومات کی اشاعت شامل ہوتی ہے۔
- یہ آن لائن خدمات کی فراہمی، حکمت عملی کی منصوبہ بندی اور حکومت کے ترقیاتی اہداف تک پہنچنے کے لیے معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کے استعمال کا احاطہ کرتا ہے۔

3- ای جمہوریت (e-Democracy)

- اس کے تحت حکمرانی میں معاشرے کے تمام طبقات کی شرکت کی صلاحیت کو آسان بنانے کے لیے معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- ای جمہوریت میں شفافیت، احتساب اور لوگوں کی شرکت پر زور دیا جا رہا ہے۔
- اس میں پالیسیوں کے آن لائن انکشافات، آن لائن شکایات کا ازالہ، ای ریفرنڈم وغیرہ شامل ہیں۔

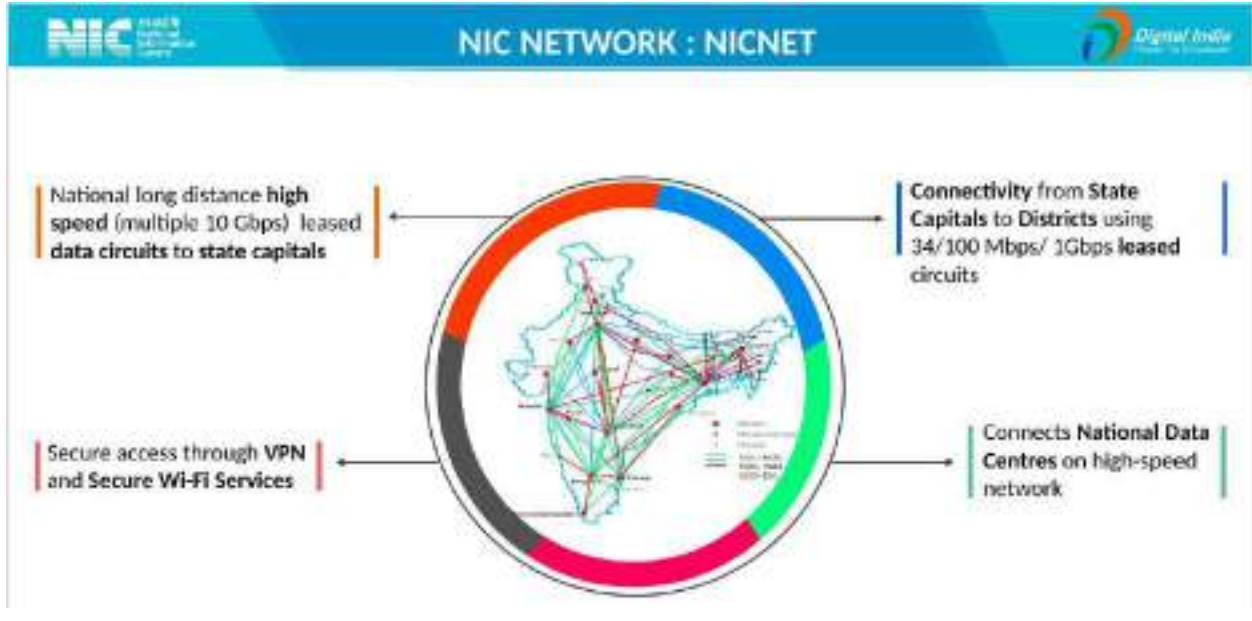
4.6 ہندوستان میں ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کی ابتدا (Origin of e-Governance in India)

ہندوستان میں ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کا آغاز 1970 کی دہائی کے دوران ہوا جس میں دفاع، اقتصادی نگرانی، منصوبہ بندی اور معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کے استعمال پر توجہ مرکوز کی گئی تاکہ انتخابات، مردم شماری، ٹیکس انتظامیہ وغیرہ سے متعلق اعداد و شمار کے گہرے کاموں کا انتظام آسانی سے کیا جاسکے۔

1970 میں الیکٹرانکس ڈیپارٹمنٹ کا قیام ہندوستان میں ای-گورننس کی طرف پہلا بڑا قدم تھا کیونکہ اس نے 'معلومات' اور اس کے مواصلات پر خاص توجہ مرکوز کی۔

1977 میں قائم ہونے والے نیشنل انفارمیٹکس سینٹر (National Informatics Centre-NIC) نے ملک کے تمام ضلعی دفاتر کو کمپیوٹرائز کرنے کے لیے ڈسٹرکٹ انفارمیشن سسٹم (District Information System) پروگرام شروع کیا۔

ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے لیے بنیادی زور 1987 میں NICNET (NIC NETWORK) کے آغاز سے فراہم کیا گیا تھا۔ یہ قومی سطح پر سیٹلائٹ پر مبنی کمپیوٹرنیٹ ورک تھا۔



4.7 ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے اقدامات (e-Governance Initiatives)

ہندوستان میں ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کو فروغ دینے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات درج ذیل ہیں:

- معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی اور سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ پر ایک قومی ٹاسک فورس 1998 میں قائم کی گئی تھی۔
- معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کی وزارت 1999 میں مرکز میں بنائی گئی تھی۔
- تمام مرکزی وزارتوں اور محکموں میں نفاذ کے لیے ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے لیے 12 نکاتی ایجنڈا درج کیا گیا تھا۔
- 2000 میں انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ نافذ کیا گیا۔ اس ایکٹ میں 2008 میں ترمیم کی گئی تھی۔
- ریاستوں کے آئی ٹی وزراء کی پہلی قومی کانفرنس سال 2000 میں منعقد کی گئی تھی، جس کا مقصد ہندوستان میں معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کو فروغ دینے کے لیے ایک مشترکہ ایکشن پلان تیار کرنا تھا۔
- حکومت نے NISG (National Institute for Smart Governance) قائم کیا۔
- ریاستی حکومتوں نے ای-گورننس پروجیکٹ جیسے ای سیوا (آندھرا پردیش)، بھومی (کرناٹک) وغیرہ شروع کیے ہیں۔ ان کے بارے میں آپ اس کتاب کے آخری بلاک میں مطالعہ کریں گے۔
- حکومت ہند کے ذریعہ نیشنل ای حکمرانی یا برقی حکمرانی پلان (NeGP) شروع کیا گیا تھا۔ یہ 31 مشن موڈ پروجیکٹس (MMPs) اور 8 معاون اجزاء پر مشتمل ہے۔
- نیشنل پالیسی آن انفارمیشن ٹیکنالوجی (NPIT) کو 2012 میں اپنایا گیا تھا۔

4.8 نیشنل ای حکمرانی یا برقی حکمرانی پلان (National e-Governance Plan)

نیشنل ای-گورننس پلان (NeGP) کے تحت درج ذیل اقدامات لیے گئے ہیں:

- نیشنل ای-گورننس پلان (NeGP)، پورے ملک میں ای حکمرانی یا برقی حکمرانی اقدامات کا ایک جامع نظریہ پیش کرتا ہے۔
- اس پلان کے تحت ایک بڑے پیمانے پر دور دراز کے دیہاتوں تک پہنچنے والا ملک گیر انفراسٹرکچر تیار کیا گیا ہے۔
- پلان کے تحت انٹرنیٹ تک آسان اور قابل اعتماد رسائی کو ممکن بنانے کے لیے ریکارڈوں کی بڑے پیمانے پر ڈیجیٹلائزیشن کی جارہی ہے۔
- حکومت نے ڈیجیٹل انڈیا پروگرام کے تحت "ای-کرائی: نیشنل ای-گورننس پلان 2.0 (NEGP)" کو لاگو کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔
- کئی سالوں کے دوران، مختلف ریاستی حکومتوں اور مرکزی وزارتوں کی طرف سے ای-گورنمنٹ کے دور کا آغاز کرنے کے لیے بڑی تعداد میں اقدامات کیے گئے ہیں۔ عوامی خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے اور ان تک رسائی کے عمل کو آسان بنانے کے لیے متعدد سطحوں پر مسلسل کوششیں کی گئی ہیں۔
- ہندوستان میں ای حکمرانی یا برقی حکمرانی حکومتی محکموں کے کمپیوٹرائزیشن سے لے کر ایسے اقدامات کی طرف بتدریج ترقی کر رہی ہے جو گورننس کے بہترین نکات کا احاطہ کرتے ہیں، جیسے کہ شہری مرکزیت، خدمت کار، حجان اور شفافیت۔
- سابقہ ای-حکمرانی کے اقدامات نے ملک کی ترقی پسند ای-حکمرانی حکمت عملی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس خیال پر مناسب ادراک کیا گیا ہے کہ قومی، ریاستی اور مقامی سطحوں پر حکومت کے مختلف بازوؤں میں ای-حکمرانی کے نفاذ کو تیز کرنے کے لیے ایک پروگرام کا طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔
- اس نقطہ نظر میں بنیادی انفراسٹرکچر کے اشتراک کے ذریعے لاگت میں بہت زیادہ بچت کرنے اور شہریوں کے سامنے حکومت کا ہموار نظریہ پیش کرنے کی صلاحیت ہے۔

لہذا، نیشنل ای-گورننس پلان (NeGP)، ملک بھر میں ای-حکمرانی کے اقدامات کا ایک جامع نظریہ رکھتا ہے، انہیں ایک اجتماعی وژن، ایک مشترکہ مقصد میں فراہم کرتا ہے۔

4.9 ڈیجیٹل انڈیا پہل (Digital India Initiative)

ڈیجیٹل انڈیا پہل ہندوستان کو علم پر مبنی تبدیلی کے لیے تیار کرنے کا ایک عظیم پروگرام ہے۔ یہ پہل ہندوستان کے ای حکمرانی یا برقی حکمرانی مشن کی توسیع ہے۔ اسے حکومت ہند کی الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت نے شروع کیا ہے۔

ڈیجیٹل انڈیا پہل کے تحت مختلف اقدامات درج ذیل ہیں:

1- MyGov پورٹل

- اس پورٹل کا مقصد حکومت اور شہریوں کے درمیان بہتر حکمرانی کے ہدف کو پورا کرنے کے لیے رابطہ قائم کرنا ہے۔
- یہ شہریوں کے ساتھ ساتھ بیرون ملک لوگوں کو بھی مختلف سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دیتا ہے۔

2- ڈیجی لاکر (Digi Locker)

- یہ ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے تاکہ شہریوں کو اپنے دستاویزوں کو محفوظ طریقے سے ذخیرہ کرنے اور سروس فراہم کرنے والوں کے ساتھ شیئر کرنے کے قابل بنایا جاسکے جو ان تک براہ راست الیکٹرانک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

3- ای-ہسپتال-آن لائن رجسٹریشن فریم ورک (ORF)

- یہ مریضوں کو سرکاری ہسپتالوں کے ساتھ آن لائن OPD اپائنٹمنٹ لینے میں سہولت فراہم کرنے کا ایک اقدام ہے۔
- یہ فریم ورک مریضوں کی دیکھ بھال، لیبارٹری کی خدمات اور میڈیکل ریکارڈ کے انتظام کا بھی احاطہ کرتا ہے۔

4- نیشنل اسکالرشپ پورٹل (NSP)

- یہ کسی بھی اسکالرشپ اسکیم کے تحت طلباء کو درخواست دینے اور اسکالرشپ کی تقسیم کے لیے ایک مرکزی پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔

5- DARPAN

- یہ ایک ایسا آن لائن پلیٹ فارم ہے جسے ریاست کے اہم اور اعلیٰ ترین چیئرمینوں کے نفاذ کی نگرانی اور تجزیہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- یہ ریاستی حکومت کے سینئر افسران کے ساتھ ساتھ ضلع انتظامیہ کو منتخب اسکیموں / پروجیکٹوں کے کلیدی کارکردگی کے اشاریہ (Key Performance Indicators-KPIs) پر حقیقی وقت کے اعداد و شمار کی پیشکش کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

6- پراگتی (PRAGATI)

- محفف PRAGATI کا مطلب ہے Pro-Active Governance and Timely Implementation
- اس کا مقصد فعال طرز حکمرانی اور بروقت نفاذ کا کلچر شروع کرنا ہے۔
- یہ ای-شفافیت (e-Transparency) اور ای-احتساب (e-Audit) کو حقیقی وقت میں موجودگی اور اہم اسٹیک ہولڈرز کے درمیان تبادلے کے لیے بھی ایک مضبوط نظام ہے۔
- اسے 2015 میں لانچ کیا گیا تھا۔

7- کامن سروسز سینٹرز 2.0 (CSC 2.0)

- اسے ملک کے دیہی علاقوں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دینے اور مدد فراہم کرنے کے لیے لاگو کیا گیا ہے۔
- یہ مراکز معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کے فعال کیوسک ہوتے ہیں جن میں براڈ بینڈ کنیکٹیویٹی (Broadband Connectivity) ہوتی ہے جو مختلف حکومتوں، نجی اور سماجی خدمات کو شہریوں کی دہلیز پر فراہم کرتے ہیں۔

8- موبائل سروس

- یہ موبائل فون اور ٹیبلیٹ کے ذریعے لوگوں کو سرکاری خدمات فراہم کرتی ہے۔

9- جیون پیمان

- یہ پنشن حاصل کرنے والے شہریوں کے لیے آدھار پر مبنی بائیومیٹرک تصدیق کا نظام ہے۔
- یہ نظام ڈیجیٹل لائف سرفیکس کی صداقت فراہم کرتا ہے۔ اس کے لیے شہری کو خدمت فراہم کرنے والے کے سامنے ذاتی طور پر حاضر ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

10- نیشنل سینٹر آف جیوانفارمیٹکس (National Centre for Geo-Informatics)

- اس پروجیکٹ کے تحت، اشتراک، تعاون، محل وقوع پر مبنی تجزیات اور محکموں کے لیے فیصلہ معاونت کے نظام کے لیے جیو گرافک انفارمیشن سسٹم (GIS) پلیٹ فارم تیار کیا گیا ہے۔

11- نیشنل ای-گورننس پلان (NeGP)

- یہ ملک بھر میں ای-حکمرانی کے اقدامات کا ایک جامع نظام ہے جو اجتماعی وژن اور مشترکہ مقاصد پر مبنی ہے۔
- یہ 31 مشن موڈ پروجیکٹس (Mission Mode Projects) پر مشتمل ہے، جسے 2006 میں منظور کیا گیا تھا، لیکن بعد میں اسے ڈیجیٹل انڈیا پروگرام میں ضم کر دیا گیا۔

4.10 ای کرانتی – نیشنل ای حکمرانی یا برقی حکمرانی پلان 2.0 (E-Kranti or National E-Governance Plan 2.0)

- ای کرانتی ڈیجیٹل انڈیا پہل کا ایک ضروری ستون ہے۔
- ملک میں ای-حکمرانی، موبائل حکمرانی اور بہتر حکمرانی کی اہم ضرورت کو دیکھتے ہوئے، حکومت نے ای-کرانتی کے نقطہ نظر اور اہم اجزاء کو منظوری دی ہے۔
- ای-کرانتی فریم ورک مشن موڈ پروجیکٹس (Mission Mode Projects) کے ایک پورٹ فولیو کے ذریعے خدمات کی الیکٹرانک فراہمی کو ممکن بناتا ہے۔

- اسے 2015 میں “Transforming e-Governance for Transforming Governance” کے وژن کے ساتھ منظور کیا گیا تھا۔
- ای-کرائنتی کے تحت 44 مشن موڈ پر و جیکٹس ہیں، جو نفاذ کے مختلف مراحل میں ہیں۔

4.11 ای کرائنتی کے مقاصد (Aims of E-Kranti)

ای کرائنتی کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

- تبدیلی اور نتائج پر مبنی ای حکمرانی یا برقی حکمرانی اقدامات کے ساتھ NeGP کی نئی تعریف کرنا۔
- شہریوں پر مبنی خدمات کے پورٹ فولیو کو بڑھانا۔
- بنیادی معلومات اور مواصلاتی ٹیکنالوجی (ICT) کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو یقینی بنانا۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی درخواستوں کی تیز رفتار نقل اور انضمام کو فروغ دینا۔
- ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھانا۔
- مزید تیز نفاذ کے ماڈلز کا استعمال کرنا۔

4.12 ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے فوائد (Benefits of E-Governance)

ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے درج ذیل فوائد ہیں:

- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی سرکاری خدمات کی فراہمی اور کارکردگی کو بہتر بناتی ہے۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کاروبار اور صنعت کے ساتھ حکومتی روابط میں بہتری قائم کرتی ہے۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی معلومات تک رسائی کے ذریعے شہریوں کو بااختیار بناتی ہے۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی زیادہ موثر حکومتی انتظام کا تعین کرتی ہے۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی نظم و نسق عامہ میں بدعنوانی کو کم کرتی ہے۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی نظم و نسق عامہ میں شفافیت میں اضافہ کرتی ہے۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی شہریوں اور کاروباری اداروں کو زیادہ سہولت فراہم کرتی ہے۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی لاگت میں کمی اور آمدنی میں اضافہ کرتی ہے۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی حکومت کی قانونی حیثیت میں اضافہ کرتی ہے۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی ہموار تنظیمی ڈھانچے کی راہروشن کرتی ہے اور درجہ بندی کو کم کرتی ہے۔

- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی انتظامی عمل میں کاغذی کارروائی اور سرخ فیتا شاہی کو کم کرتی ہے جس کے نتیجے میں حکومت کی مختلف سطحوں کے درمیان بہتر منصوبہ بندی اور ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی عوامی حکام اور سول سوسائٹی کے درمیان بہتر تعلقات قائم کرتی ہے۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی انتظامی عمل کی تشکیل نو کرتی ہے
- بہتر شفافیت اور احتساب۔
- گورننس کی وسیع رسائی۔
- بہتر نظم و نسق عامہ۔
- اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کے لیے ماحول کو قابل بنانا۔
- شہریوں کو معلومات تک بہتر رسائی اور معیاری خدمات کی صورت میں بہتر خدمات کی فراہمی۔

4.13 ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کو درپیش چیلنجز (Challenges to E-Governance)

ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کو درپیش چیلنجز درج ذیل ہیں:

1- انفرا سٹرکچر

- بجلی، انٹرنیٹ وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات کا فقدان۔
- بھارت نیٹ اور سو بھاگیہ جیسے اقدامات اس سلسلے میں اٹھائے گئے اقدامات ہیں۔

2- لاگت

- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے اقدامات مہنگے معاملات میں شمار کیے جاتے ہیں اور ان کے لیے بہت زیادہ عوامی اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔
- ہندوستان جیسے ترقی پذیر ممالک میں، پروجیکٹوں کی لاگت ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے اقدامات کے نفاذ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔

3- رازداری اور سلامتی

- ڈیٹا لیک کے معاملات میں حالیہ رفتار نے ای حکمرانی یا برقی حکمرانی میں لوگوں کے اعتماد کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔
- لہذا، ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے منصوبوں کے نفاذ میں عوام کے تمام طبقات کے مفادات کے تحفظ کے لیے حفاظتی معیارات اور پروٹوکول ہونا چاہیے۔

4- ڈیجیٹل تفریق

- ای حکومت کے صارفین اور غیر استعمال کنندگان کے درمیان بہت بڑا فرق درج کیا گیا ہے۔ یہ ڈیجیٹل تفریق یا ڈیجیٹل ڈوائڈ کہلاتا ہے۔
- ڈیجیٹل تفریق آبادی کے امیر-غریب، مرد-خواتین، شہری-دیہی وغیرہ طبقات میں شکل اختیار کر لیتی ہے۔
- اس خلا کو کم کرنے کی ضرورت ہے، تب ہی ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے فوائد کو یکساں طور پر استعمال کیا جاسکے گا۔

4.14 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبہ، اس اکائی میں آپ نے،

- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے معنی، مقاصد، مختلف مفہوم اور ابتدا کا مطالعہ کیا۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی میں تعاملات کو سمجھا۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے اقدامات کی جانکاری حاصل کیا۔
- نیشنل ای حکمرانی یا برقی حکمرانی پلان کا مطالعہ کیا۔
- ڈیجیٹل انڈیا پہل کا مطالعہ کیا۔
- ای کرائٹی کے معنی اور مقاصد کو سمجھا۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے فوائد کو سمجھا۔
- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کو درپیش چیلنجز کا مطالعہ کیا۔

4.15 کلیدی الفاظ (Keywords)

بہتر حکمرانی (Good Governance)

بہتر حکمرانی کے معنی بہتر انتظامیہ اور پوری نگرانی سے کی جانے والی حکومت سے ہے۔ یہ بہتر عمل اور طریقہ کار سے متعلق ہے۔ بہتر حکمرانی آج کے دور کے مطابق ایک جدید تصور ہے۔ لیکن یہ لفظ مختلف مفکرین کے ذریعے مختلف وقتوں میں مختلف زاویوں کے ساتھ اپنی وضاحت حاصل کرتا رہا ہے۔ بہتر حکمرانی کی تعریف مختلف طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔

4.16 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

4.16.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی میں 'ای' 'e' سے کیا مراد ہے؟

(a) Easy

(b) Electronic

(c) Efficient

(d) Effective

2- مخفف ICT کا کیا مطلب ہے؟

(a) International Conference on Technology

(b) Indian Cohort of Technology

(c) Information and Communication Technology

(d) International Cohort of Technology

3- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کی نوعیت کو بیان کرنے والے مخفف SMART میں R کا کیا مطلب ہے؟

(a) Responsive

(b) Responsible

(c) Result-Oriented

(d) Result-Specific

4- درج ذیل میں ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کا مقصد نہیں ہے:

(a) شہریوں کو روایتی طرز پر خدمات فراہم کرنا

(b) خدمات فراہمی میں شفافیت کو فروغ دینا

(c) سرخ فیتا شاہی کو کم کرنا

(d) عوامی خدمات میں ای احتساب کو فروغ دینا

5- ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے معاملات میں G2C کا کیا مطلب ہے؟

Government to Citizens (a)

Government to Corporates (b)

Government to Companies (c)

Government to Care-takers (d)

6- مخفف MIS کا کیا مطلب ہے؟

Management Information Services (a)

Managing Information Simulation (b)

Mandatory Information System (c)

Management Information System (d)

7- NIC کا کیا مطلب ہے؟

National Information Corp (a)

National Information Centre (b)

National Informatics Centre (c)

National Information Corporation (d)

8- MMP کا کیا مطلب ہے؟

Mission Method Project (a)

Mission Mode Provisions (b)

Mission Mode Project (c)

Mission Mode Process (d)

9-NISG کا کیا مطلب ہے؟

(a) *National Information System for Governance*

(b) *National Information System for Government*

(c) *National Institute for Stable Government*

(d) *National Institute for Smart Governance*

10-NPIT کیا ہے؟

(a) *National Portal of Information Technology*

(b) *National Policy on Indian Technology*

(c) *National Policy on Information Technology*

(d) *National Policy on Indian Trade*

4.16.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے معنی و مفہوم کو واضح کیجیے۔
2. ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے اقدامات بیان کیجیے۔
3. نیشنل ای حکمرانی یا برقی حکمرانی پلان کیا ہے؟
4. نیشنل ای حکمرانی یا برقی حکمرانی پلان 2.0 کیا ہے؟
5. ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے فوائد لکھیے۔

4.16.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے معنی، مقاصد، مختلف مفہوم پر ایک نوٹ لکھیے۔
2. ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کو درپیش چیلنجز کیا ہیں؟ وضاحت کیجیے۔
3. ای حکمرانی کے معنی اور مقاصد کو بیان کیجیے۔

4.17 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Bhaskar Rao, N. (2013). *Good Governance: Delivering Corruption-free Public Services*. Sage Publication, New Delhi.
2. Bidyut Chakrabarty. (2007). *Reinventing Public Administration: The Indian Experience*. Orient Longman.
3. Brian Smith. (2007). *Good Governance and Development*. Red Globe Press.
4. Henk Addink. (2019). *Good Governance: Concept and Context*. Oxford University Press, UK.
5. Henry, N. (1999). *Public Administration and Public Affairs*. Prentice Hall, New Jersey.
6. Jean Dreze and Amartya Sen. (1995). *India, Economic Development and Social Opportunity*. Oxford University Press.
7. R. B. Denhardt and J. V. Denhardt. (2009). *Public Administration*. Brooks / Cole.
8. Satyajit Singh and Pradeep K. Shurma. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). Oxford University Press, New Delhi.
9. Bo Rothstein. (2012). *Good Governance*. Oxford University Press.
10. Singh, S. and Sharma, P. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). New Delhi: Kitab Mahal.
11. SL Goel. (2010). *Good Governance: An integral Approach*. Deep and Deep Publications, New Delhi.
12. Vasu Deva. (2005). *E-Governance in India: A Reality*. Commonwealth Publishers, Delhi.
13. Vijaya Kumar. (2012). *Right to Education Act, 2009: Its Implementation as to Social Development In India*. Delhi: Akansha Publishers
14. Vayunandan Etakula. (2003). *Good Governance: Initiatives in India*. Prentice Hall India, New Delhi.
15. Basu Rumki. (2015). *Public Administration in Indian Mandates, Performance and Future perspectives*. Sterling Publishers, New Delhi.
16. IGNOU Good Governance Module.

اکائی 5- مملکت کی تشکیل

(Origin of the State)

اکائی کے اجزا:

تمہید	5.0
مقاصد	5.1
مملکت کے تشکیل کے روایتی نظریات	5.2
الہی حق نظریہ	5.2.1
ارتقائی نظریات	5.2.2
طاقت کا نظریہ	5.2.3
سماجی معاہدہ نظریہ	5.2.4
مارکسی نظریہ	5.2.5
مملکتی تشکیل پر حالیہ بحث	5.3
مملکت کیا ہے	5.4
مملکت کے فرائض	5.5
اکتسابی نتائج	5.6
کلیدی الفاظ	5.7
نمونہ امتحانی سوالات	5.8
معروضی جوابات کے حامل سوالات	5.8.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	5.8.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	5.8.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	5.9

5.0 تمہید (Introduction)

ارسطو نے مملکت کا تصور ایک اعلیٰ قسم کی کمیونٹی کے طور پر کیا تھا، جو اس لیے پیدا ہوتی ہے کہ اس کمیونٹی یعنی مملکت میں زندگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ انسانی فطرت کیا ہے۔ اس کے لیے انسانی فطرت کے لیے مملکت میں اپنی اعلیٰ ترین طاقتوں کو وسعت دینا 'فطری' تھا۔ انہوں نے مملکت کی تعریف "خاندانوں اور دیہاتوں کی ایک یونین کے طور پر کی جس کے اختتام کے لیے ایک کامل اور خود کفیل زندگی ہے جس سے ہمارا مطلب ایک خوش اور باعزت زندگی ہے"۔ جب ارسطو اور اس کے ہم عصروں نے شہریوں اور ان کی تشکیل کردہ مملکت کی بات کی تو ان کے ذہن میں غلام مالکان کی چھوٹی سی جماعت تھی، غلاموں کو 'فطری' اور اخلاقی زندگی قائم کرنے کی اس کوشش سے سختی سے باہر رکھا گیا تھا۔ آج کے تناظر میں، جب ایک عقیدہ تمام سیاسی نظاموں کے لیے بنیادی قرار دیا گیا ہے وہ جمہوریت ہے اور تمام انسانوں کے لیے مساوی حقوق ہیں، اس قسم کی خصوصی مملکت شاید ہی وجود میں آسکے یا باقی رہے۔

5.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی میں، ہم مملکت کی تشکیل کے تصورات کو دیکھیں گے۔ ہم ان طریقوں کی کھوج کریں گے جن میں مملکت کو تاریخی طور پر سمجھا گیا ہے اور یہ اس کے شہریوں کے ساتھ اس کے تعلقات کو کیسے متاثر کرتا ہے۔

مملکت ایک اہم نظریاتی اور ثقافتی تعمیر ہے اس لیے اسے سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ مملکت کے تصور اور اس کے مضمرات پر کئی تنقیدیں کی گئی ہیں، لیکن یہ ایک خاص معاشرے کے سیاسی کردار کو سمجھنے کے لیے مطالعہ کرنا ایک اہم تصور ہے۔

5.2 مملکت کے تشکیل کے روایتی نظریات (Traditional Theories)

جس انداز میں مملکت کی ابتدا ہوئی اور مملکت کی سمجھ میں دہائیوں کے دوران بڑے پیمانے پر تبدیلی آئی ہے۔ مملکت کی نوعیت اس کے شہریوں کے ساتھ تعلقات کا تعین کرتی ہے۔

5.2.1 الٰہی حق نظریہ (Divine Right Theory)

مملکت کے ابتدائی نظریات میں سے ایک 'خدائی اصل نظریہ' یا 'بادشاہوں کے الٰہی حق' کا نظریہ تھا۔ اس نظریہ کے مطابق مملکت خدا کی طرف سے بنائی گئی تھی اور بادشاہ زمین پر خدا کا ایجنٹ تھا اور اس نے اپنا اختیار اسی سے حاصل کیا تھا۔ اس سے بادشاہ کو بے پناہ طاقت مل گئی اور اس سے پوچھ گچھ نہ ہو سکی۔ نظریہ کی ابتدا مذہب کے ذریعے ہوئی۔ سائنسی نقطہ نظر میں ترقی کے ساتھ یہ نظریہ فراموشی میں دھندلا گیا۔ اس کے بعد مملکت کی اصل تاریخی ترقی سے منسوب کی گئی۔

اس نظریہ نے بیان کیا، یقین کیا اور قبول کیا:

- خدا نے جان بوجھ کر مملکت بنائی اور اس کے فضل کا یہ مخصوص عمل بنی نوع انسان کو تباہی سے بچانا تھا۔
- خدا نے اپنا نائب یا نائب قاصد بنی نوع انسان پر حکومت کرنے کے لیے بھیجا۔ حکمران کو خدائی ایجنٹ مقرر کیا گیا تھا اور وہ اپنے اعمال کا ذمہ دار صرف خدا کو تھا۔
- سب کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس کے اختیار کے آگے سر تسلیم خم کریں اور اس کے حکم کی نافرمانی ایک ایسا گناہ تھا جس کے لیے عذاب الہی تھا۔

یہ نظریہ کہ مملکت اور اس کی اتھارٹی کی ایک الہی اصل ہے اور اس کی منظوری کو دنیا کے تقریباً تمام مذاہب کے صحیفوں میں غیر واضح حمایت ملتی ہے۔ مہابھارت بھی نظریہ کی تائید کرتی ہے۔ عیسائیت کی آمد کے ساتھ نظریہ کو نئی تحریک ملی۔ رومی دور میں بھی اسے قبول کیا گیا اور اس کی پیروی کی گئی۔

قرون وسطیٰ یورپ کے دوران مملکت کی الہی اصل کا نظریہ "بادشاہوں کے الہی حق" کے نظریے میں بدل گیا۔ انگلینڈ میں سٹورٹس کو اس نظریے میں پناہ ملی اور اس کا سرکردہ حامی جیمز اول تھا۔ سر رابرٹ فلمر اس کے پر جوش حامی تھے۔ بسیت نے فرانس میں اس کی وکالت کی اور لوئس XIV کی استبداد کی حمایت کی۔ یہ دعویٰ کیا گیا کہ بادشاہ الہی حق سے حکومت کرتے ہیں اور رعایا کو ان کے خلاف کوئی سہارا نہیں تھا۔ جیمز اول نے کہا "بادشاہ زمین پر خدا کی تصویریں پھونک رہے ہیں" اور ان کے حکموں کی نافرمانی خدا کی نافرمانی تھی۔ عوام کے لیے واحد انتخاب بادشاہ کے اختیار کے آگے سر تسلیم خم کرنا تھا یا مکمل انار کی۔ بادشاہ کو انسانی فیصلے کے لیے اس کے اعمال کے لیے جوابدہ نہیں ٹھہرایا جاسکتا تھا۔

5.2.2- ارتقائی نظریات (Evolutionary Theories)

مملکت کا پدرانہ (patriarchal) نظریہ جس کے مرکزی حامی سر ہنری مین (Sir Henry Maine) نے مملکت کی نشوونما کی وضاحت اس طرح کی ہے: "ابتدائی گروپ وہ خاندان ہے جو مشترکہ تاجداری کے ذریعہ سب سے زیادہ مرد کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ خاندانوں کا مجموعہ جینز یا مکانات کی تشکیل کرتا ہے۔ مکانات کا مجموعہ قبیلہ بناتا ہے۔"

اس کے دوسرے حامیوں نے مملکت کی بنیاد کو تین عوامل کی وجہ سے دیکھا، یعنی مردانہ رشتہ داری، مستقل شادیاں اور پدرانہ اختیار۔ پدرانہ نظریہ کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ خاندان والد کی اولاد سے پروان چڑھتے ہیں، ماں سے نہیں۔ مرد بچہ ایک یا کئی عورتوں کے ساتھ شادیوں کے ذریعے آبادی پر چلتا تھا، کیونکہ یک زوجیت اور متعدد ازدواج دونوں ہی اس زمانے کا دستور تھے۔ سب سے بڑے مرد بچے کا گھر میں نمایاں کردار تھا۔

اس نظریہ کا ایک اور اہم حامی ارسطو (Aristotle) تھا۔ ان کے بقول "جس طرح مرد اور عورتیں ایک ہو کر خاندان بناتے ہیں، اسی طرح بہت سے خاندان مل کر گاؤں بناتے ہیں اور بہت سے دیہاتیں مل کر مملکت بنتی ہے جو کہ ایک خود کفیل یونٹ ہے۔"

میکیسن (Meclennan)، مورگن (Morgan) اور ایڈورڈ جینکس (Edward Jenks) جیسے کچھ مصنفین نے مادرائہ نظام خاندان (matriarchal) اور متعدد شوہر (polyandry) کو مملکت کی اصل قرار دیا۔ قدیم معاشرے میں عورت کے ذریعے رشتہ داری مملکت کی ترقی کے لیے ذمہ دار تھی۔ عمل یہ تھا کہ کثیر جہتی کے نتیجے میں مادرائہ معاشرہ ہو اور مادری سماج (matriarchal society) مملکت کی طرف لے گیا۔

ان دونوں نظریات پر تنقید کی گئی کیونکہ مملکت کی اصل کئی عوامل جیسے خاندان، مذہب، طاقت، سیاسی ضرورت وغیرہ کی وجہ سے ہے۔ خاندان کے ساتھ مملکت کی اصل کی شناخت کرنے سے، ایک غلط فہمی ہے جو کئی وجوہات کے بجائے ایک ہی وجہ کو لے لیتا ہے۔

5.2.3- طاقت کا نظریہ (Force Theory)

ایک پرانی کہاوٹ ہے کہ "جنگ سے بادشاہ پیدا ہوتا ہے"، اور اس ماخذ کے مطابق، طاقت کا نظریہ کمزوروں کو طاقتور کے ماتحت کرنے میں مملکت کی ابتدا پر زور دیتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق جنگیں اور کچھ طاقتور قبیلے کی جارحیت مملکت کی تخلیق میں بنیادی عوامل تھے۔ اس جگہ دوسرے لوگوں کو زیر کر کے مملکت قائم کرنے کے بعد، سردار نے امن وامان کو برقرار رکھنے اور مملکت کو باہر کی جارحیت سے بچانے کے لیے اپنے اختیارات کا استعمال کیا۔ اس طرح طاقت نہ صرف مملکت کی اصل بلکہ مملکت کی ترقی کے لیے بھی ذمہ دار تھی۔

تاریخ مملکت کی اصل کے طور پر طاقت کے نظریہ کی حمایت کرتی ہے۔ اس کی حمایت جرمن فلسفیوں جیسے فریڈرک ہیگل (Friedrich Hegel)، ایمانوئل کانٹ (Immanuel Kant)، جان برنھارڈی (John Bernhardt) اور ٹریسٹچی (Triestchki) نے کی۔ ان کے مطابق جنگ اور طاقت مملکت کی تخلیق میں فیصلہ کن عوامل ہیں۔ ٹریسٹچی کے الفاظ میں "مملکت طاقت ہے؛ کسی مملکت کا کمزور ہونا گناہ ہے۔ وہ مملکت جرم اور دفاع کی عوامی طاقت ہے۔ تاریخ کی عظمت قوموں کے دائمی تصادم اور ہتھیاروں کی اپیل میں مضمر ہے جو تاریخ کے آخر تک درست رہے گا۔"

اس نظریہ پر صرف طاقت پر توجہ مرکوز کرنے پر تنقید کی گئی، مملکت طاقت کی بنیاد پر وجود میں آسکتی ہے لیکن خود کو برقرار رکھنے کے لیے اسے اپنے شہریوں کی رضاکارانہ قبولیت کی ضرورت ہے۔ لہذا، یہ سیاسی شعور ہے نہ کہ طاقت جو کہ مملکت کی اصل ہے۔ اسکے شہریوں کے سیاسی شعور کے بغیر مملکت نہیں بن سکتی۔

5.2.4- سماجی معاہدہ نظریہ (Social Contract Theory)

اس نظریے کے مطابق مملکت اس لیے وجود میں آئی کیونکہ افراد اکٹھے ہوئے اور ایک سماجی معاہدے کی صورت میں مملکت کے قیام کے معاہدے پر متفق ہوئے۔ اس نظریہ کے مطابق انسانی تاریخ میں دو تقسیمیں تھیں ایک دور مملکت کے قیام سے پہلے کا ہے جسے مملکت فطرت (state of nature) کہا جاتا ہے اور سی دور مملکت کی بنیاد کے بعد کا دور ہے جسے خانگی / تہذیبی سماج (civil society) کہا جاتا ہے۔

فطرت کی حالت سماج، حکومت اور سیاسی اختیار سے عاری تھی۔ فطرت کی حالت میں لوگوں کے تعلقات کو منظم کرنے کا کوئی قانون نہیں تھا۔ ہو بس (Hobbes)، لاک (Locke) اور روسو (Rousseau) اس نظریہ کے بنیادی حامی تھے۔

ہو بس کے مطابق، مملکت سے پہلے ایک 'فطرت کی حالت' موجود تھی جس کی خصوصیت کسی قانون یا انصاف کے ساتھ جاری تصادم کی تھی۔ چونکہ یہ زندگی بہت نازک تھی اس لیے انسان نے حکومت اور بالآخر مملکت بنائی۔ ہو بس کے نظریہ کے مطابق، جس حکمران کو تمام اختیارات دیے گئے تھے وہ معاہدے کا فریق نہیں تھا۔ ایک لحاظ سے بادشاہ قانون سے بالاتر تھا۔

ہو بس کے برعکس جان لاک اس بات پر یقین نہیں رکھتا تھا کہ فرد اس قدرتی حالت میں وحشیانہ زندگی گزارتے ہیں۔ اس کے باوجود زندگی کو مشکل اور المناک بنانے کے لیے کافی بے یقینی اور ناانصافی تھی۔ اس طرح، لاک کے مطابق، افرادوں نے اپنے حقوق کو زیادہ مؤثر طریقے سے ضمانت دینے کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ معاہدہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسی طرح روسو نے فطرت کی حالت کو برا نہیں دیکھا۔ اس کے خیال میں، فطری انسان، تہذیب کے پھندے اور حکومتی رویوں سے بے نیاز، پُر سکون زندگی بسر کرتا تھا۔ اگرچہ، فطرت کی حالت میں زندگی نظریاتی طور پر اعلیٰ ہو سکتی ہے، اس کے باوجود یہ بالآخر انسان پر واضح ہو گیا کہ حکومت ضروری ہے۔ افراد توانائی یا ذہانت میں برابر نہیں ہوتے۔ لامحالہ کوئی بھی فطری حالت، حکومت کے روکے ہوئے اثرات کے بغیر، مختلف مضبوط آدمیوں کے عزائم کے ساتھ مضحکہ خیز طریقے سے بدل جائے گی۔ بالآخر، فطرت کی ایسی حالت میں زندگی تکلیف دہ اور پریشان کن ثابت ہوئی۔ اس طرح، ہو بس اور لاک کی طرح، روسو کا خیال ہے کہ ایک عام معاہدہ (general contract) تمام آدمیوں کو تیار کرنے کے لیے بنایا گیا تھا تاکہ سب کے فائدے کے لیے حکومت اور مملکت قائم کی جاسکے۔

5.2.5- مارکسی نظریہ (Marxist View)

اس نظریے کے مطابق مملکت طبقاتی جدوجہد (class struggle) کی وجہ سے طاقت کے ذریعے وجود میں آئی۔ مملکت "جیسا کہ اینگلز (Engels) نے لکھا ہے" تمام ازل سے موجود نہیں ہے۔ ایسے معاشرے رہے ہیں جنہوں نے اس کے بغیر کیا، جن میں مملکت اور مملکتی طاقت کا کوئی تصور نہیں تھا۔ معاشی ترقی کے ایک خاص مرحلے پر، جو معاشرے کے طبقات میں تقسیم کے ساتھ لازمی طور پر جڑی ہوئی تھی، دراڑ (cleavage) کی وجہ سے مملکت ایک ضرورت بن گئی۔"

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ معاشرہ متضاد مفادات کے حامل مخالف طبقات میں تقسیم ہوتا جا رہا تھا۔ یہ طبقاتی دشمنی مملکت کی بنیادی وجہ تھی۔ جب زراعت کو ثقافت کے ایک فن کے طور پر سیکھا گیا تو وہاں کافی خوراک تھی جس کے نتیجے میں نجی ملکیت تھی۔ محنت کی تقسیم (division of labour) کے نتیجے میں ناقابل حل تضادات اس قدر شدید ہو گئے کہ کسی بھی طبقے کے لیے مملکت میں مفاہمت قائم رکھنا یا جھگڑا طبقات کو قابو میں رکھنا ممکن نہ رہا۔

سب سے غالب طبقہ جس نے پیداوار کے طریقہ کار (mode of production) کو کنٹرول کیا وہ مملکت قائم کرنے کے لیے آیا تاکہ دوسرے طبقوں پر اس کا غلبہ یقینی بنایا جاسکے جو پیداوار کے طریقوں کے مالک نہیں تھے۔ اس طرح مملکت ایک طبقے کے دوسرے طبقوں پر تسلط اور جبر کا آلہ بن گئی۔

مارکسی نقطہ نظر نے مملکت کو سٹریکچر (superstructure) کا ایک حصہ سمجھا۔ اسے ایک معاشی کی عکاسی دی گئی جس کا سماجی و اقتصادی حالات کے ساتھ جدلیاتی (dialectical) تعلق ہے، ایک آلہ کار کے طور پر اور حکمران طبقے کے مفاد میں سماجی جمود کو برقرار رکھنے کے لیے جبر ہے۔ حکمران طبقہ پیداوار کے ذرائع پر اپنی ملکیت اور کنٹرول کے ساتھ پھر معیشت، معاشرت اور سیاست کے کردار کا تعین کرتا ہے۔

اطالوی مارکسسٹ، انتونیو گرامسی (Antonio Gramsci) نے مارکسی اصول سے یہ کہہ کر تھوڑا سا دستبردار ہو گئے کہ مملکت ایک سیاسی جماعت کی تخلیق ہے جو اقتدار پر قابض ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ پارٹی قومی عوامی اجتماعی مرضی کی نمائندگی کرتی ہے اور اس کا مقصد جدید تہذیب کی ایک اعلیٰ اور مکمل شکل کو حاصل کرنا ہے۔

اس نظریہ کی بعض تنقیدیں طاقت کے نظریہ سے ملتی جلتی تھیں جنہیں پہلے ہی رد کر دیا گیا تھا۔ دوسری بات یہ کہی گئی کہ یہ طبقاتی کشمکش نہیں تھی بلکہ مختلف طبقات کا باہمی تعاون تھا جو مملکت کی ترقی کا باعث بنا۔ لینن اور گرامسی کی طرف سے مملکت کو ایک سیاسی جماعت کے برابر قرار دینے کو ایک خطرناک نقطہ نظر کے طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا کیونکہ ایسا لگتا ہے کہ یہ ایک مطلق العنان (totalitarian) مملکت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

5.3 مملکتی تشکیل پر حالیہ بحث (Recent Debate)

سیاسی سائنس میں حالیہ اسکالر شپ نے جدید مملکت کی ابتداء اور ترقی کا جائزہ لینے کے لیے بھرپور طریقے سے واپسی کی ہے۔ ایک طرف، دلچسپی کا یہ احیاء ان توقعات کی وجہ سے ہوا ہے کہ شاید مملکت اپنے آبی نشان (high water mark) تک پہنچ چکی ہے۔ یورپی یونین جیسے غیر ملکی اداروں اور ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن جیسی کثیر القومی اداروں کی بڑھتی ہوئی طاقتیں قومی حکومتوں کے حتمی اختیارات کے خاتمے کی پیش گوئی کرتی نظر آتی ہیں۔ اس نقطہ نظر سے مملکت کی خود مختاری، نامکمل ہونے کے باوجود، اختیار کی کثیر جہتی اور غیر ملکی سطحوں پر منتقل ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ دوسری طرف، ہمیں روزانہ متعدد اداروں میں تقسیم ہونے والی مملکتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

نو مارکسسٹ دلائل (Neo-Marxist)، عالمی نظام کا نظریہ (world systems theory)، اور ساختی فنکشنلسٹ نقطہ نظر (structural functionalist) نے وسیع ساختی تبدیلیوں کے رد عمل کے طور پر مملکت کے عروج کا سبب بنے۔ لکیری (Linear) اور ٹیلیولوجیکل (teleological) نوعیت کے، اس طرح کے نظریات نے جدید مملکت کو سیاست کی ارتقائی ترقی کے منطقی نقطہ کے طور پر پیش کیا۔ بین الاقوامی تعلقات کی اسکالر شپ کو بھی اس بات کی جانچ کرنے کی بہت کم وجہ ملی کہ مملکتوں کا ارتقا کیسے ہوا، کیونکہ ساختی حقیقت پسندی نے دلیل دی کہ ڈھانچہ مملکت کے رویے کا مکمل تعین کرتا ہے۔ مختلف قسم کی مملکتیں ایک جیسے طرز عمل میں مصروف ہیں۔ میکرو لیول

کے نمونوں اور استنباطی دلائل نے مملکت کی تشکیل کے ایک بہت زیادہ پیچیدہ اور متنوع نمونے کو مبہم کر دیا اور مملکتی ترقی کے قریب سے معائنہ کو ضرورت سے زیادہ بنا دیا۔

مملکت کی ابتدا کے اکاؤنٹس کو تین اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: اسکا لرشپ جو فوجی ماحول میں تبدیلیوں پر زور دیتی ہے، اقتصادی نقطہ نظر جو تجارت اور پیداوار کی ترقی کو نمایاں کرتے ہیں، اور ادارہ جاتی نظریات جو علاقائی خود مختاری کی مخصوص خصوصیات کو اجاگر کرتے ہیں۔

حالیہ اسکا لرشپ نے مملکت کی تشکیل کے مختلف طریقوں کو واضح کرنے کے لیے بین الاقوامی تعلقات کے تقابلی نقطہ نظر اور نظریات دونوں کو ملانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ بیرونی، وسیع تاریخی عمل افراد کو نئے سیاسی انتظامات تلاش کرنے پر اکساتے ہیں، لیکن اندرونی حالات وہ رکاوٹیں اور مواقع فراہم کرتے ہیں جن کے ذریعے ایسے انتخاب میں مثال کی جاتی ہے۔ ماضی میں مملکت کی تشکیل کی تاریخی باریکیوں کا مطالعہ جدید مملکت کے موجودہ حالات اور مستقبل کو واضح کرتا ہے۔

بین الاقوامی تعلقات میں، ساختی حقیقت پسندانہ نقطہ نظر کی برتری نے مملکت کے ظہور کے کسی بھی محتاط امتحان کو روک دیا۔ بین الاقوامی تعلقات نے تاریخی ادوار میں ایک مضبوط تسلسل دکھایا۔ انتشار بین الاقوامی نظام کی کلیدی ساختی خصوصیت کو تشکیل دیتا ہے، جس نے اکائیوں کے رویے کی وضاحت کی، چاہے وہ ملکیتیں ہوں یا تنظیم کی دوسری شکلیں۔

لیکن، جیسا کہ نقادوں نے اشارہ کیا، اس سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ گھریلو سیاست (متوقع طور پر منظم) اور بین الاقوامی سیاست (جہاں انار کی کا راج تھا) میں واضح طور پر فرق کیا جاسکتا ہے۔ اس مفروضے کو علمی و انتظامی نکات کی ایک حد میں تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ تنقیدوں کا ایک مجموعہ علاقائی خود مختاری کے اصول کے ذریعہ تنظیم کی مخصوص منطق پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ انار کی اور درجہ بندی کے درمیان مختلف طریقوں کو نظر انداز کرنے کے لیے کوئی بھی ساختی حقیقت پسندی پر تنقید کر سکتا ہے۔ علاقائی خود مختاری کا ظہور، دائرہ اختیار کی طاقت کو مجرد علاقائی اکائیوں میں الگ کرنے کے ساتھ انار کی پیدا کرتا ہے، انار کی کوئی عبوری تاریخ نہیں ہے۔

نولبرل اداروں کے ماہرین گھریلو درجہ بندی اور بین الاقوامی انار کی کی سخت حد بندی پر بھی تنقید کرتے ہیں۔ نولبرل اداروں کے ماہرین یہ بھی تجویز کرتے ہیں کہ ساختی حقیقت پسندی کی ہو۔ پیشین انار کی یہ تسلیم کرنے میں ناکام رہتی ہے کہ ملکیتیں انار کی کے نتائج کو کم کرنے کے لیے ادارے کیسے بنا سکتی ہیں۔ درحقیقت، کچھ ادارہ جاتی انتظامات، جیسے یورپی یونین، حتیٰ کہ اعلیٰ قومی تنظیم کا ایک پیمانہ بھی تشکیل دے سکتے ہیں، اس طرح بین الاقوامی قانونی خود مختار اکائیوں کو اعلیٰ کثیر الجمہتی اداروں کے تحت لایا جاتا ہے۔

5.4 مملکت کیا ہے؟ (What is a State)

مملکت کی مختلف قسم کی تفہیم ہیں جیسا کہ اوپر والے حصے میں بیان کیا گیا ہے۔ تاہم، ایک اہم شراکت میکیا ویلی (Machiavelli) کی تھی جسے نام کی موجود کا سہرا دیا گیا تھا۔ مملکت کا لفظ ایک اطالوی اصطلاح لاسٹیٹو (la stato) سے ماخوذ ہے جسے میکیا ویلی نے وضع کیا تھا۔ اس نے اس اصطلاح کا استعمال اس پورے سماجی درجہ بندی کو بیان کرنے کے لیے کیا جو کسی ملک پر حکومت اور حکمرانی کرتا ہے۔ میکیا ویلی نے مملکت کے

تصور کو سیکولر رائز کر کے اور اسے خود مختاری دے کر جدید بنایا۔ ان کے مطابق، چرچ کے ساتھ ہم آہنگی کی ضرورت نہیں تھی؛ یہ (مملکت) اپنے اندر موجود ہے (یا کم از کم اسے ہونا چاہیے) وہ تمام اقتدار جس کو اس نے قبول کیا ہے۔ صرف خاندان مملکت سے پہلے ہے، اور کوئی بھی چیز اس سے بالاتر نہیں ہے، یا اس سے اوپر ہے۔ اس نے مملکت کو طاقت کے ایک منظم اجتماع کے طور پر تصور کیا جو اس پر کنٹرول کرتے ہیں جو ان کے لیے اچھا لگتا ہے۔ وہ جس دور سے تعلق رکھتے تھے اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اس حقیقت سے متفق تھے کہ مملکت کے تمام ارکان کی مشترکہ بھلائی کے لیے اگر ضرورت ہو تو مملکت جابرانہ ہو سکتی ہے۔ اس نے ایک مثالی۔ مقبول یا آزاد حکومت کا تصور کیا، لیکن جس قسم کی مقبول حکومت اس کے ذہن میں تھی اور جس کی منظوری دی گئی تھی وہ چھوٹی جمہوریہ کے علاوہ کبھی موجود نہیں تھی۔ اور پھر بھی، چونکہ اس کی مملکت ایک ایسی ہے جو طاقت اور علاقہ دونوں لحاظ سے عظمت کے ایک عروج سے مسلسل بڑھ رہی ہے، اس لیے مملکت ختم ہو جاتی ہے اور انفرادی حکمران باقی رہ جاتا ہے۔

ویبر (Weber) نے مملکت کو "لوگوں کے ایک گروپ پر پر تشدد طاقت کے استعمال کے حوالے سے اعلیٰ ترین قانونی اختیار" قرار دیا۔ فلپ (Philippe) نے بتایا کہ جدید مملکت، "غیر متعین حدود کے ساتھ ایجنسیوں کا ایک بے ساختہ کمپلیکس لگتا ہے، جو بہت زیادہ مخصوص افعال انجام نہیں دے رہی ہے"۔ نیٹل (Nettl) کے مطابق، مملکت "بنیادی طور پر ایک سماجی ثقافتی رجحان ہے،" جو مملکت کے تصوراتی وجود کو تسلیم کرنے کے لیے لوگوں کے درمیان ثقافتی رجحان کی وجہ سے ہوتا ہے۔ انہوں نے دلیل دی کہ مملکت کے تصورات انفرادی شہریوں کی سوچ اور عمل میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس تصوراتی تغیر کی حد کو معاشروں کے درمیان تجرباتی اختلافات کے مطابق دکھایا جاسکتا ہے، جیسے قانونی ڈھانچے یا پارٹی نظام میں اختلافات۔

اگرچہ مملکت کو سمجھنے کے مختلف طریقے تھے، لیکن مملکت کی کچھ خصوصیات جن کی نشاندہی کی جاسکتی ہے ان میں شامل ہیں۔ طاقت کے استعمال پر اجارہ داری، قانونی حیثیت (جیسا کہ حکومت کے ذریعے سمجھا جاتا ہے)، ادارہ جاتی ڈھانچے، جو حکومتی کاموں کو سنبھالنے کے لیے قائم کیے گئے تھے، بشمول، لیکن محدود نہیں، کسی علاقے پر طاقت اور کنٹرول کا استعمال، مطلق یا جزوی۔

مملکت کی ایک جامع تعریف گارنر (Garner) نے دی تھی، "مملکت سیاسیات اور عوامی قانون کے تصور کے طور پر افراد کی ایک جماعت ہے، جو کم و بیش متعدد، مستقل طور پر آزاد یا محض بیرونی کنٹرول کے کسی مخصوص حصے پر قابض ہے۔ ایک منظم حکومت جس کے باشندوں کی بڑی جماعت عادتاً اطاعت کرتی ہے۔"

جدید دنیا میں، مختلف آبادی کے سائز کے ساتھ بڑی اور چھوٹی مملکتیں ہیں۔ یہ سب حکومت کرنے کے لیے ایک ایجنسی کی ضرورت ہے۔ حکومت وہ مشینری ہے جو مملکت کو اپنی مختلف پالیسیوں کے ذریعے طاقت کے استعمال اور آبادی کو منظم کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اندرونی طور پر مملکت اپنے دائرہ اختیار میں موجود تمام شہریوں اور انجمنوں پر بالادست ہے جو اس کی داخلی خود مختاری کا تعین کرتی ہے اور بیرونی طور پر مملکت کسی بھی غیر ملکی کنٹرول سے آزادی کا دعویٰ کرتی ہے۔

5.5 مملکت کے فرائض (Functions of the State)

19 ویں صدی کے اوائل میں مملکت کا کردار نظم و نسق کو برقرار رکھنے تک محدود تھا، مزید کچھ کرنے کی کوشش کو انفرادی آزادی کا سکڑاؤ (contraction) سمجھا جاتا تھا۔ مملکت ایک 'منفی' یا 'اپولیس اسٹیٹ' (negative or police state) تھی۔ اگرچہ یہ کبھی بھی مملکت کا واحد کام نہیں تھا، لیکن جدید مملکت نے تعلیم، صحت، عوامی علاقوں کی دیکھ بھال وغیرہ کے ضابطے سے متعلق سرگرمیاں انجام دیں۔ موجودہ مملکت کا مقصد سب سے بڑی بھلائی (greatest good of all) کے لیے کام کرنا ہے۔ مملکت کو ہر ایک کی آزادی اور سب کی آزادی کے درمیان مناسب توازن قائم کرنا ہوگا۔ مملکت صرف اپنے شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کی ذمہ دار نہیں ہے۔ یہ ان کی معاشی سلامتی کا بھی ذمہ دار ہے۔ یہ کافی نہیں ہے کہ عدالتیں قانونی انصاف فراہم کریں اور مملکت اس کے نفاذ کے ذرائع مہیا کرے۔ مملکت کو اپنے شہریوں کے درمیان سماجی انصاف فراہم کرنا ہوتا ہے۔ اسے توازن کا ازالہ کرنا چاہیے جہاں توازن استحقاق یا غیر منصفانہ مسابقت کی وجہ سے جھک گیا ہو۔ مملکت کبھی بھی مکمل برابری نہیں لاسکتی کیونکہ یہ فطرت کے حکم کے خلاف ہے کیونکہ انسان اپنی صلاحیتوں اور اہلیتوں میں بہت غیر مساوی ہیں۔ لیکن یہ عدم مساوات کو ختم کر سکتا ہے جہاں یہ ہر شہری کو اپنی شخصیت کے مکمل نتائج کا ادراک کرنے سے روکتا ہے۔

اس طرح کے دائرہ کار کے ساتھ، کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم مملکت کو لا محدود اختیارات دے رہے ہیں؟ کچھ فلسفیوں نے مملکت اور سماج کے درمیان فرق کی بات کی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ مملکتی کارروائی کی حدود ہیں۔ تاہم، دنیا کے لوگوں میں ہمیشہ سے یہ نظریہ نہیں رہا ہے۔ یونانیوں میں، مثال کے طور پر، بلنٹشلی (Bluntschli) کے مطابق، مملکت سب کچھ تھی۔ شہری مملکت کے رکن کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ اس کا سارا وجود مملکت پر منحصر تھا اور اس کے تابع تھا۔ مملکت کے قدیم تصور نے انسان کی پوری زندگی برادری، مذہب اور قانون، اخلاقیات، فن، ثقافت اور سائنس کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ مملکت تجارت کو کنٹرول کر سکتی ہے، پیشے تجویز کر سکتی ہے، مذہب یا تفریحات کو منظم کر سکتی ہے۔ قدیم یونانی کے نزدیک یہ شہر ایک ہی وقت میں ایک مملکت، چرچ اور اسکول تھا۔ دوسرے لفظوں میں یونانیوں نے مملکت اور معاشرے میں کوئی فرق نہیں کیا۔ بیٹیلی (Beteille) کے مطابق ہر قسم کی مملکت نے معاشرے کی ترقی میں مدد نہیں کی۔ یہ جدید آئینی مملکت ہے جو سول سوسائٹی کی ترقی سے متعلق ہے۔

نولبرل (neo-liberal) حکومتوں اور عالمگیریت کی قوتوں نے مملکت کے کردار کو کم کرنے کی کوشش کی ہے جس سے مملکتوں کی اپنی حدود میں سماجی اور اقتصادی سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت کو نقصان پہنچا ہے۔ تاہم، عصری سیاسی زندگی میں مملکت کی ایک اہم موجودگی بنی ہوئی ہے، جس کی مثال متنوع کارروائیوں جیسے فوجی مہمات، بین الاقوامی معاہدوں پر گفت و شنید، ناکام مالیاتی اداروں کے بچاؤ اور ضابطے (اور قومیاں/ nationalization)، اور فلاح و بہبود کی مسلسل فراہمی سے ملتی ہے۔ معاشرے کے مخصوص (عام طور پر کمزور) طبقات کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اگرچہ ایک لبرلائزنگ اور گلوبلائزنگ دنیا نے لامحالہ سیاسی معیشت کی نوعیت کو نئی شکل دی ہے، لیکن اس نے یقینی طور پر مملکت کو ختم نہیں کیا ہے، بلکہ مملکتوں اور ان کے شہریوں کے درمیان تعامل کی نئی شکلوں کا مطالبہ کیا ہے۔ مملکت کمزور گروپوں کی فلاح و بہبود، معاش اور سماجی تحفظ کی پالیسیوں کو بہتر بنانے کے لیے منصوبہ بند مداخلتوں کے ساتھ بھی جاری ہے۔

مملکت کے بارے میں تعلیمی اسکالر شپ نے تسلیم کیا ہے کہ مملکت کی ویبرائی (Weberian) تعمیرات ایک اچھی طرح سے متعین، خود مختار سیاسی ادارے کے طور پر مملکتوں، معاشرے اور معیشت کے درمیان بڑھتی ہوئی روانی کی سرحدوں کا محاسبہ کرنے سے قاصر ہیں۔ مزید نظامی طریقوں کے حق میں تجزیاتی تعمیر کے طور پر مملکت کو ترک کرنا، یا اس کی سخت اصلاح، دونوں ہی اس چیلنج کے لیے غیر تسلی بخش رد عمل ہیں۔ اس کے بجائے، "مملکت کے متضاد معیار (paradoxical quality)" کی پہچان بڑھ رہی ہے۔

ایک نظریاتی طاقت کے طور پر مملکت کے تصور کی مزید وضاحت ابراہم (Abrams) نے کی ہے جو کہ مملکت کا ایک ٹھوس نظام اور ادارے کے طور پر مطالعہ کیے جانے کے برعکس، مختلف اوقات میں مختلف معاشروں میں مملکتی تصور پیش کیا گیا، صاف کیا گیا اور مختلف انداز میں مانا گیا اپراصر کرتا ہے۔ مملکت اور سیاست پر بشریاتی نقطہ نظر مملکت کے وسیع ڈھانچے اور اعلیٰ سیاست کے اداروں کو روزمرہ کی دنیا کو مسئلہ بنا کر توجہ ہٹاتا ہے جہاں سیاست ایک مرکزی جزو ہے۔ خود مملکت کو اب پیور و کریک قوانین، دفاتر اور طریقہ کار کے دور دراز، ہم آہنگ نظام کے طور پر تصور نہیں کیا جاتا۔ مقامی مملکت اپنی شکل اور مقام کے لحاظ سے پچاسیت دفتر، کلکٹر سیکرٹریٹ، ریونیو افسر، مزدور افسر، تھانہ یا مرکزی بازار میں تعینات ٹریفک پولیس اہلکار سے مختلف ہوتی ہے۔ اس طرح یہ شہریوں کے تجربات پر توجہ مرکوز کرتا ہے کیونکہ وہ مملکت کے ان مختلف مقامات اور سیاست کے ڈومینز (domains) کے مطابق آتے ہیں۔

5.6 اکتسابی نتائج (Learning Outputs)

- مملکت کے نظریات سیاسی فلسفے میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، حکمرانی، طاقت، اور سماجی تنظیم پر نقطہ نظر کی تشکیل کرتے ہیں۔ ایک نمایاں نظریہ سوشل کنٹریکٹ تھیوری ہے، جو یہ کہتا ہے کہ افراد رضاکارانہ طور پر سیکورٹی اور آرڈر کے بدلے مملکت کو کچھ آزادیوں سے دستبردار ہو جاتے ہیں۔ یہ تصور، جسے تھامس ہوبز، جان لاک اور ٹران جیک روسو جیسے فلسفیوں نے پیش کیا، یہ بتاتا ہے کہ مملکت کی قانونی حیثیت شہریوں کی رضامندی پر منحصر ہے۔
- متضاد سماجی معاہدے کا نظریہ مارکسی نقطہ نظر ہے، جو مملکت کو طبقاتی تسلط کے ایک آلے کے طور پر دیکھتا ہے۔ مارکسسٹوں کے مطابق، مملکت حکمران طبقے کے مفادات کی خدمت کرتی ہے، موجودہ سماجی نظام کو نافذ کرتی ہے اور عدم مساوات کو برقرار رکھتی ہے۔ یہ نقطہ نظر سیاسی ڈھانچے اور اداروں کی تشکیل میں معاشی قوتوں کے کردار پر زور دیتا ہے۔
- ایک اور اہم نظریہ تکثیریت ہے، جو معاشرے کے اندر مفادات کے تنوع کو نمایاں کرتا ہے۔ تکثیریت پسندوں کا استدلال ہے کہ مملکت ایک غیر جانبدار ثالث کے طور پر کام کرتی ہے، استحکام اور توازن برقرار رکھنے کے لیے مسابقتی مفاداتی گروہوں کے درمیان ثالثی کرتی ہے۔ یہ نقطہ نظر جمہوری شرکت اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔
- مزید برآں، مملکت کا لبرل نظریہ ہے، جو انفرادی حقوق اور محدود حکومتی مداخلت پر زور دیتا ہے۔ لبرلز کا استدلال ہے کہ مملکت کا بنیادی کام انفرادی آزادیوں کا تحفظ اور ضروری عوامی اشیاء فراہم کرنا ہے، جبکہ معاشرے کے بیشتر پہلوؤں کو نجی پہل پر چھوڑنا ہے۔

- یہ نظریات ایک الگ عینک پیش کرتے ہیں جن کے ذریعے معاشرے میں مملکت کے کردار اور کام کا تجزیہ کیا جاسکتا ہے، طاقت، اختیار، اور سماجی تعلقات کی نوعیت کے بارے میں مختلف نقطہ نظر کی عکاسی ہوتی ہے۔ ان نظریات کو سمجھنا پیچیدہ سیاسی منظر نامے پر تشریف لے جانے اور سرکاری اداروں کی قانونی حیثیت اور تاثیر کا جائزہ لینے کے لیے ضروری ہے۔

5.7 کلیدی الفاظ (Keywords)

قبائلیت

پراگیتہاسک زمانے میں، انسانی معاشروں نے رشتہ داری کی بنیاد پر اپنے آپ کو قبیلوں میں منظم کیا۔ ان قبائل میں اکثر حکمرانی کی ابتدائی شکلیں تھیں اور انہیں جدید مملکتوں کا پیش خیمہ سمجھا جاسکتا ہے، خاص طور پر فرقہ وارانہ زندگی اور قیادت کے ڈھانچے کے لحاظ سے۔

شہر مملکتیں

قدیم یونان اور میسوپوٹیمیا نے شہر کی مملکتوں کے ظہور کا مشاہدہ کیا۔ ان کی اپنی حکومتوں اور معیشتوں کے ساتھ خود مختار شہری مراکز۔ ایٹھنز، سپارٹا، اور یور جیسی شہری مملکتیں ابتدائی مملکتی تشکیلات کی مثالیں ہیں جنہوں نے جدید مملکت کی بنیاد رکھی۔

جاگیر داری

ایک قرون وسطیٰ کا سماجی نظام جس کی خصوصیت وکندریقت حکمرانی ہے، جہاں وفاداری اور فوجی خدمات کے لیے زمین کا تبادلہ کیا جاتا تھا۔ جاگیر داروں نے اپنے علاقوں پر اختیار حاصل کیا، سیاسی طاقت کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے اور مقامی مملکتوں کی ترقی میں حصہ لیا۔

استعمار

دریافت کے دور میں یورپی طاقتوں کا دوسرے خطوں میں پھیلنا نوآبادیاتی مملکتوں کے قیام کا باعث بنا۔ ان مملکتوں کو اکثر مقامی آبادیوں پر فتح اور استحصال کے ذریعے مسلط کیا جاتا تھا، جغرافیائی سیاسی سرحدوں کی تشکیل نو اور جدید مملکت کے ارتقا میں حصہ ڈالا جاتا تھا۔

نیشن بلڈنگ

وہ عمل جس کے ذریعے ایک متعین علاقے کے اندر متنوع آبادیوں میں شناخت، ثقافت اور مرکزی اتھارٹی کے ساتھ وفاداری کا مشترکہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ قوم سازی کی کوششیں جدید مملکتوں کی بنیادوں کو مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کرتی رہی ہیں، خاص طور پر کثیر ثقافتی معاشروں میں۔

عالمگیریت

عصری دور میں، مملکت کے کردار کو عالمگیریت کے ذریعے نئے سرے سے متعین کیا جا رہا ہے۔ دنیا بھر میں معیشتوں، ثقافتوں اور معاشروں کا بڑھتا ہوا باہمی ربط۔ یہ رجحان مملکتی خود مختاری کے روایتی تصورات کو چیلنج کرتا ہے اور حکمرانی کے لیے نئے طریقوں کی ضرورت ہے۔

فطرت کی حالت

سیاسی فلسفہ میں ایک نظریاتی تصور جو منظم حکومتوں یا مملکتوں کے قیام سے پہلے انسانی معاشروں کی فرضی حالت کا حوالہ دیتا ہے۔ تھامس ہو بس، جان لاک، اور ٹاں جیک روسو جیسے فلسفیوں نے مملکت کی ابتدا کے بارے میں اپنے نظریات کو واضح کرنے کے لیے اس مملکت پر بحث کی۔

5.8 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

5.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- مملکت کی ابتدا کا کون سا نظریہ بتاتا ہے کہ یہ خاندانی اکائی سے وجود میں آئی؟

(a) الہی حق نظریہ

(b) سوشل کنٹریکٹ تھیوری

(c) ارتقائی نظریہ

(d) پدرانہ نظریہ

2- سوشل کنٹریکٹ تھیوری کے مطابق، مملکت کی ابتدا اس سے ہوئی:

(a) الہی اختیار

(b) افراد کے درمیان رضا کارانہ معاہدہ

(c) فوجی فتح

(d) معاشی ضرورت

3- وہ نظریہ جو یہ تجویز کرتا ہے کہ مملکت انسانی معاشروں کی فطری ترقی سے وجود میں آئی ہے کہلاتا ہے:

(a) تخلیقیت

(b) ارتقائی نظریہ

(c) الہی حق نظریہ

(d) انارکیزم

4- الہی حق کے نظریہ کے مطابق، مملکت کا اختیار اس سے اخذ کیا گیا ہے:

(a) مقبول خود مختاری

(b) حکومت کی رضامندی

(c) خدا یا اعلیٰ طاقت

(d) اقتصادی عوامل

5- کون سا نظریہ بتاتا ہے کہ مملکت کی ابتدا تحفظ اور تحفظ کی ضرورت سے ہوئی؟

(a) مارکسی نظریہ

(b) ارتقائی نظریہ

(c) پدرانہ نظریہ

(d) انارکسٹ تھیوری

6- مملکت کی ابتدا کا پدرانہ نظریہ اس بات پر زور دیتا ہے:

(a) ابتدائی معاشروں میں خواتین کا غلبہ

(b) خاندانوں میں قائدین کے طور پر باپ کا کردار

(c) مملکت کی تشکیل پر مذہب کا اثر

(d) تجارت اور تجارت کی اہمیت

7- ارتقائی نظریہ کے مطابق مملکت کی ابتدا ہوئی:

(a) الہی مداخلت کے ذریعے

(b) بقا کے لیے معاشروں کو منظم کرنے کی ضرورت سے

(c) طاقتور افراد کے اثر و رسوخ کی وجہ سے

(d) انقلاب اور بغاوت کے ذریعے

8- کون سا نظریہ بتاتا ہے کہ مملکت ایک طبقے کے دوسرے طبقے کے استحصال سے وجود میں آئی؟

(a) الہی حق نظریہ

(b) مارکسی نظریہ

(c) سوشل کنٹریکٹ تھیوری

(d) ارتقائی نظریہ

9- وہ نظریہ جو یہ تجویز کرتا ہے کہ مملکت انسانی معاشروں کی بتدریج ترقی کے نتیجے میں ابھری ہے اس کے نام سے جانا جاتا ہے:

(a) تخلیقیت

(b) ارتقائی نظریہ

(c) الہی حق نظریہ

(d) انارکیزم

10- الہی حق کے نظریہ کے مطابق، حکمران اپنا اختیار اس سے حاصل کرتے ہیں:

(a) لوگوں کی مرضی

(b) ایک منتخب پارلیمنٹ

(c) خدایا اعلیٰ طاقت

(d) فوجی طاقت

5.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. مملکت کی تشکیل کاروائی نظریوں کی وضاحت کریں۔

2. الہی حق نظریہ پر روشنی ڈالیں۔

3. سماجی معادہ نظریہ سے آپ ک کیا سمجھتے ہیں۔

4. مملکت کی تشکیل پر حالیہ بحث پر تبصرہ کریں۔۔
5. نوبل ازم کے مدے نظر مملکت کی ابتدا اور وسعت کی وضاحت کریں۔

5.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. سماجی معادہ نظریہ سے آپ ک کیا سمجھتے ہیں۔
2. مملکت کی تشکیل پر حالیہ بحث پر تبصرہ کریں۔۔
3. نوبل ازم کے مدے نظر مملکت کی ابتدا اور وسعت کی وضاحت کریں۔

5.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Wright, H. T. (1977). *Recent research on the origin of the state. Annual Review of Anthropology*, 6(1), 379-397.
2. Spruyt, H. (2002). *The origins, development, and possible decline of the modern state. Annual review of political science*, 5(1), 127-149.
3. Botchway, F. N. (2000). *Good governance: the old, the new, the principle, and the elements. Fla. J. Int'l L.*, 13, 159.
4. Gruffydd Jones, B. (2013). 'Good governance' and 'state failure': genealogies of imperial discourse. *Cambridge Review of International Affairs*, 26(1), 49-70.
5. Schneider, V. (2004). *State theory, governance and the logic of regulation and administrative control. Governance in Europe*, 25-41.
6. Jensen, L. S. (2008). *Government, the state, and governance. Polity*, 40(3), 379-385.
7. Fukuyama, F. (2019). *State-building: governance and world order in the 21st century. Cornell University Press.*
8. Stoker, G. (1998). *Governance as theory: five propositions. International social science journal*, 50(155), 17-28.
9. Barnes, H. E. (1924). *Theories of the origin of the state in classical political philosophy. The Monist*, 15-62.

اکائی 6- نولبرل ازم اور مملکت کی پسپائی

(Neo-Liberalism and Rolling Back of the State)

اکائی کے اجزا:

تمہید	6.0
مقاصد	6.1
نولبرل تناظر کا پس منظر	6.2
نولبرل ازم: ارتقاء	6.3
ہائیک، نوزک، فریڈمین کا تثلیث	6.3.1
تھچرز	6.3.2
مملکت کا نولبرل نظریہ	6.4
تقیدی جائزہ	6.5
نولبرل نقطہ نظر کا اثر	6.6
اقتصادی نتائج	6.7
کلیدی الفاظ	6.8
نمونہ امتحانی سوالات	6.9
معروضی جوابات کے حامل سوالات	6.9.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	6.9.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	6.9.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اقتصادي مواد	6.10

پچھلے بیس سالوں کے دوران، بعض سیاسی اور علمی مباحثوں میں نولبرل ازم کا تصور عام ہوا ہے۔ متعدد مصنفین نے اس بات کی بھی وکالت کی ہے کہ نولبرل ازم آج ہماری دنیا کو تشکیل دینے والا غالب نظریہ ہے اور لوگ نولبرل ازم کے دور میں رہتے ہیں۔ نولبرل ازم نولبرل ازم کا احیاء ہے۔ نولبرل ازم کو جرمن اسکالر الیکزینڈر رسٹو (Alexander Rüstow) نے 1938 میں کولوک والٹر لپ (Colloque) میں (Walter Lippmann) میں تیار کیا تھا۔ کانفرنس نے نولبرل ازم کے تصور کی تعریف کی جس میں "قیمت کے طریقہ کار کی ترجیح، آزاد کاروبار، مسابقت کا نظام، اور ایک مضبوط اور غیر جانبدار مملکت" شامل ہے۔

نولبرل تناظر یا نولبرل ازم، جیسا کہ اسے عام طور پر کہا جاتا ہے، فی الحال سماجی سائنس کی گفتگو کا راج کرنے والا دیوتا ہے۔ نولبرل کے مسلسل اور لگاتار حملے کے سامنے مملکت کی فلاح و بہبود کے کافی مقبول ایک نقطہ نظر سمیت دیگر نقطہ نظر پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ ممکنہ طور پر، صورتحال کی سب سے تلخ ستم ظریفی یہ ہے کہ 1989 کے بعد (سابق سوویت یونین کے ٹوٹنے)، حتیٰ کہ سابقہ کمیونسٹ ممالک (کیوبا اور شمالی کوریا کو چھوڑ کر) کو بھی نولبرل دھن گانے میں کوئی عار نہیں ہے۔

مملکت نولبرل ایجنڈے کو آگے بڑھانے کا ایک مرکزی آلہ ہے۔ ایک مضبوط مملکت سے وابستگی، جو سرمایہ دارانہ مقابلے کے لیے سیاسی اور نظریاتی چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، نولبرل ازم کی ایک واضح خصوصیت ہے، ایک نظام فکر اور عملی سیاسی حکمت عملی دونوں کے طور پر۔ نولبرل اصلاحات کے بہت کم شواہد ہیں جو کسی بھی معنی خیز معنی میں 'اچھوٹی' یا 'کمزور' مملکت کی طرف لے جاتے ہیں، یہاں تک کہ اگر نجکاری اور آؤٹ سورسنگ کی پالیسیوں کے ذریعے مملکت سے کچھ کاموں کو ہٹا دیا گیا ہو۔ تاہم، مملکت بھی نولبرل ازم کے تحت کافی تنقیدی جانچ پڑتال اور ناراضگی کا شکار ہے۔ جیسا کہ جمی پیک (Jamie Peck) نے استدلال کیا ہے، "نولبرل ازم کی لعنت یہ رہی ہے کہ یہ نہ تو مملکت کے ساتھ رہ سکتی ہے اور نہ ہی اس کے بغیر"۔ یہ شبہ کہ مملکت اور اس کے ایجنٹ فضول خرچ، خود غرض، غیر معقول، مسابقت کی خوبیوں سے اندھے، حد سے زیادہ 'دانشور' اور تبدیلی کے خلاف مزاحم ہیں، نولبرل تنقید کی ایک مستقل خصوصیت ہے۔ نولبرل ازم کے تحت مملکت کی متضاد حیثیت، جو بیک وقت اصلاحات کا کلیدی محرک اور اس کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس بے چینی کو کبھی بھی مکمل طور پر ختم نہیں کیا جاسکتا۔

اس ابہام کے تناظر میں، نولبرل تنقید مملکت کو کاروبار کی دنیا سے تیار کی گئی تکنیکوں کا استعمال کرتے ہوئے یا عوامی شعبوں کو چلانے میں کاروبار کو فعال طور پر شامل کرنے کی کوشش پر مرکوز ہے۔ 1980 کی دہائی کے بعد سے 'نئے پبلک مینجمنٹ' (New Public Management) کے نام سے جانی جانے والی اصلاحات کا آغاز ہوا، جس میں ٹارگٹ سیٹنگ اور آؤٹ کا استعمال کرتے ہوئے پرائیویٹ سیکٹر انٹرپرائز پر مملکتی بیوروکریسی کو دوبارہ ماڈل بنانے کی کوشش کی گئی اور مہینہ طور پر سست اور فضول پبلک سیکٹر انتظامیہ میں خلل ڈالا۔ آؤٹ سورسنگ اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ نے مارکیٹ اور مملکت کے درمیان روایتی طور پر سمجھے جانے والے ایک نئے ادارہ جاتی دائرے کو جنم

دیا ہے، جس کا تجزیہ 'گورننس' یا 'گورنمنٹلٹی' (governance or governmentality) کے نیٹ ورکس کے لحاظ سے کیا جاسکتا ہے جو مملکت کے افعال کو مختلف نئی انتظامی اکائیوں میں دوبارہ تقسیم کرتے ہیں۔

لہذا، اس یونٹ میں، آپ نولبرل ازم اور اس کے عصری تناظر کے بارے میں کچھ تفصیل سے پڑھ رہے ہوں گے۔ شروع میں ہی اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ کچھ تصورات اور موضوعات جو اس وقت رائج ہیں، یعنی نیا حق (New Right)، نو قدامت پسندی (Neo-Conservatism)، عوامی انتخاب کا نظریہ (Public Choice Theory)، اور بذات خود 'عالمگیریت' (globalization)، ان سب کا آپس میں گہرا تعلق اور نولبرل سوچ کا ایک حصہ ہے۔

6.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی سے گزرنے کے بعد، آپ اس قابل ہو جائیں گے:

- نولبرل ازم کے مفہوم کی وضاحت کریں گے اور ایک تصور کے طور پر اس کے ارتقاء کا سراغ لگائیں گے۔
- اس کے حالات کے تناظر پر بحث کریں گے اور خاص طور پر ٹیچرز م کے حوالے سے
- مملکت کے نولبرل نظریہ کے کلیدی اصولوں کو شمار کریں گے اور ان پر بحث کریں گے۔
- عوامی انتظامیہ کے نظم و ضبط پر نولبرل اثرات کا جائزہ لیں گے۔
- نولبرل فریم ورک کا ایک جائزہ فراہم کریں گے۔

6.2 نولبرل تناظر کا پس منظر (The Background)

نولبرل تناظر کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ہم پر اچانک آگئی ہو۔ اس کے برعکس، یہ 'خالص' یا 'کلاسیکی' (منفی) لبرل ازم، مثبت لبرل ازم، فلاحی مملکت کی طرف وقت کے ساتھ واپس جانے کے طویل سفر کا تازہ ترین پڑاؤ ہے اور تب ہی ہم وہاں پہنچ گئے ہیں جہاں آج ہم ہیں۔ ایک طرح سے، پہیہ نے مکمل دائرہ پورا کر لیا ہے۔ کم سے کم مملکت کے بارے میں نولبرل کا تصور کلاسیکی لبرل ازم کے مملکت پر صرف ایک تحفظ پسند (امن وامان) تنظیم ہونے پر زور دینے کا اندازہ لگاتا ہے جو افراد کو اپنے مفادات کے حصول کے لیے اس طریقے سے آزاد چھوڑ دیتا ہے جو ان کے لیے بہترین سمجھا جاتا ہے۔

جس طرح ابتدائی مثبت لبرل ازم اور اس کے بعد کی شکل، فلاحی مملکت، کلاسیکی لبرل ازم کی 'زیادتیوں' کا رد عمل تھی، اسی طرح نولبرل ازم بھی فلاحی مملکت سے بیزاری کے نتیجے میں وجود میں آیا ہے۔ تقریباً دو ہائیوں سے کچھ زیادہ عرصہ پہلے، دنیا بھر میں لبرل جمہوریتوں نے مایوسی اور درحقیقت فلاحی مملکت کے اب تک کے غالب نمونے سے مایوسی کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ یہ تیزی سے سمجھا جا رہا تھا کہ لبرل ڈیموکریٹک ویلفیئر مملکت نے واقعی وہ حاصل نہیں کیا جو اس نے شروع میں کرنا تھا۔ آمدنی میں تفاوت اور دیگر سماجی و اقتصادی عدم مساوات ایک عمومی منظر نامہ بن چکے تھے۔ بڑھتی ہوئی بے روزگاری اور کم روزگار کے باعث جرائم کا گراف بڑھ رہا ہے۔ اشرافیہ اور عوام کے درمیان خلیج بہت

زیادہ نمایاں ہو چکی تھی۔ پولیٹیکل ایگزیکٹو اور بیوروکریسی دونوں پر مشتمل حکمران، بہت زیادہ کپیٹ، سُست اور عام شہریوں کی امنگوں کے تئیں واضح طور پر بے حس ہو چکے تھے۔ معاملات کو مزید خراب کرنے کے لیے، مملکت کے خیمے ہر طرف پھیل چکے تھے اور اس نے عوام کی زندگی اجیرن بنا دی تھی۔ برطانیہ، مملکتائے متحدہ امریکہ، فرانس، ہندوستان اور اس جیسے ممالک، درحقیقت، کہا جاتا ہے کہ اوور سٹیٹزم (over-statism) کا شکار ہیں۔

اس کے ساتھ ہی، ایک متوازی اور اہم پیش رفت یہ تھی کہ مملکت ٹھوس طور پر، عوامی عہدوں پر فائز افراد کو اس بات پر پختہ یقین تھا کہ فلاحی اقدامات کی وسیع صف نے صرف عام لوگوں کی بھوک کو ختم کیا ہے، مملکت کے تئیں کسی بھی ہم آہنگ ذمہ داریوں اور فرائض کی ادائیگی کے بغیر۔ اس طرح مسابقتی پاپولزم کی سیاست وجود میں آئی تھی، جو اس وقت کی حکومتوں پر بوجھ تھی۔ اس مسئلے کو مزید پیچیدہ کرنے والی ایک متعلقہ حقیقت یہ تھی کہ مملکت نے فلاحی اقدامات جیسے بے روزگاری بھتہ کو اپنے محدود مالی وسائل پر ایک غیر ضروری اور قابل گریز نکاسی کے طور پر دیکھا۔ یہاں پر نظر یہ مضمحل تھا کہ شہریوں کو ہر وقت مملکت سے یہ توقع رکھنے کی بجائے اپنی زندگی میں بہتری لانے کے لیے ذاتی پہل کرنی چاہیے۔

اس طرح 1970 کی دہائی کے اواخر سے 1980 کی دہائی کے اوائل تک ایک حیران کن صورتحال ابھر کر سامنے آئی تھی جس میں شہری مملکت اور شہریوں کے ساتھ مملکت سے بیزار ہو چکے تھے۔ اس دلچسپ پس منظر کے خلاف ہی نولبرل ازم ایک طاقتور خیال اور عمل کے طور پر ابھرا۔

6.3 نولبرل ازم: ارتقاء (Evolution of Neo-Liberalism)

پچھلے حصے میں، ہم نے نشاندہی کی تھی کہ کس طرح 1970 کی دہائی کے وسط تک اور 80 کی دہائی کے وسط تک توسیع کرتے ہوئے، ایک ایسی صورت حال پیدا ہوئی جہاں لبرل سرمایہ دارانہ جمہوریتوں میں فلاحی مملکت سے انتہائی حد تک غصہ اور بیزاری تھی اور یہ کہ مملکت بھی۔ شہریوں کے بظاہر کبھی نہ ختم ہونے والے مطالبات اور نجی پہل کے ذریعے اپنی لاٹ کو بہتر کرنے کی طرف جھکاؤ سے ناراض اور پریشان تھے۔ اس عمومی پس منظر کے خلاف ہی نولبرل ازم برطانیہ، امریکہ اور دیگر مغربی جمہوریتوں میں ایک نظر یہ اور عمل کے طور پر ابھرا۔ یہاں، ہم نیو لبرل یا نیو رائٹ پیراڈائم کے وجود میں آنے کے بارے میں تفصیل سے غور کرتے ہیں۔

6.3.1۔ ہائیک، نوزک، فریڈمین کا تثلیث (Troika of Hayek, Nozick, Friedman)

نولبرل مملکت کو بڑے پیمانے پر نیو رائٹ (New Right) فلسفے کے ٹھوس مظہر کے طور پر دیکھا گیا جو 1970 کی دہائی کے آخر میں تھچرائٹ انگلینڈ میں ابھرا۔ "نئی دائیں فکر" کی نمونہ کینیشنیں ویلفیئر اسٹیٹ کی ظاہری ناکامی کے ساتھ مل کر ہوئی، جس کی نشاندہی جنگ کے بعد کے معاشی عروج کے خاتمے اور سیاسی اثر افیہ کی طرف سے سماجی خرابی اور اختیارات کے زوال پر بڑھتے ہوئے خدشات سے ہوتی ہے۔ نیو

رائٹ کی اصطلاح سب سے پہلے شکاگو یونیورسٹی کے مانیٹر سٹس کے ایک گروپ سے منسلک تھی، جو تین نامور معاشی اور سیاسی مفکرین کی تحریروں سے متاثر تھے۔ فریڈرک وون ہائیک، رابرٹ نوزک اور ملٹن فریڈمین۔

اگرچہ نئی دائیں فکر کے بیچ 18 ویں اور 19 ویں صدی کے کلاسیکی سیاسی ماہرین معاشیات جیسے ڈیوڈ ریکارڈو، جان اسٹیورٹ مل اور خاص طور پر دی ویلتھ آف نیشنز کے مصنف ایڈم اسمتھ (Adam Smith) میں پائے جاسکتے ہیں، لیکن یہ متلیث ہے۔ ہائیک، نوزک اور فریڈمین کا جو بنیادی طور پر نئے دائیں فکر سے وابستہ ہے۔

6.3.2۔ تھچرز م (Thatcherism)

یو ایس اے میں، تھچرز م نے 'کینیشن ولفیئر اسٹیٹ کو غیر قانونی قرار دینے' کے ماحول میں ترقی کی اور برطانیہ میں ویلفر ازم کے ٹوٹنے سے پیدا ہونے والے سیاسی خلا کو بہت آسانی سے پُر کیا۔ جیسا کہ اشارہ کیا گیا ہے، تھچر ائٹس نے نو-دائیں/نولبرل فلسفے کی علامت کے طور پر مملکت کی معیشت اور سماج دونوں سے انخلاء اور مانیٹر سٹ (monetarist)، سپلائی سائیڈ اقتصادی حکمت عملی کی وکالت کی، اور اس مقصد کے لیے مارگریٹ تھچر کی انتظامیہ نے اس پر ایک ہمہ گیر حملہ کا آغاز کیا جو اسے ایک ہمیشہ سے توسیع شدہ، غیر اقتصادی، حد سے زیادہ نوکر شاہی کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ اس نے وسیع پیمانے پر پرائیویٹائزیشن پروگرام پر عمل کیا، سول سوسائٹی کے اداکاروں کے ساتھ اپنے روابط کم کیے اور پبلک سیکٹر میں اصلاحات کیں۔ تھچر یوں کا مقصد ایک "قابل عمل مملکت" بنانا تھا جس میں کاروبار ترقی کر سکے، لیکن جس میں صارف کے حقوق کو پروڈیوسر کے مطالبات کے مقابلے میں بہتر طریقے سے تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

6.4 مملکت کا نولبرل نظریہ (Neo-Liberal View of the State)

نولبرل ازم درج ذیل اصولوں پر مبنی ہے:

1۔ مارکیٹ سے چلنے والی معیشت (Market Driven Economy)

نولبرل ازم مارکیٹ کو اس کی اولین حیثیت پر بحال کرنے پر یقین رکھتا ہے، جو کینیشن (Keynesian) ویلفیئر اکنامکس کے دور میں کھو گئی تھی۔ یہ 'مناسب نتائج' کے لیے الیزبیتز فیئر (laissez-faire) اکنامکس کے اصولوں اور 'مارکیٹ میکانزم کے تقدس اور بالادستی' پر یقین رکھتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، 'مارکیٹ کی اخلاقیات' کو اولیت دی جاتی ہے۔

2۔ معیاری انفرادی آزادی (Premium on Individual Liberty)

نولبرل اخلاقیات مملکت کی معیشت سے واپسی کے ذریعے انفرادی آزادی کو زیادہ سے زیادہ اعلیٰ اور معیاری بنانے کی وکالت کرتا ہے۔

3- مانیٹریزم (Monetarism)

نولبرل ازم، کم از کم، برطانیہ کے تناظر میں کہتا تھا کہ مہنگائی، نہ کہ بے روزگاری، ایک بڑا مسئلہ ہے اور پیسے کی سپلائی کو ریگولیٹ کر کے اس کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔

4- فلاحی مملکت کی واپسی (Relegation of the Welfare State)

نولبرل ازم فلاحی مملکت کو ختم کرنے پر یقین رکھتا ہے، جسے آزاد منڈی کی صلاحیت کو تبدیل کرنے اور انحصار کے کلچر کی حوصلہ افزائی کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔

نولبرل مملکت کے لیے کم سے کم کردار کے حامی ہیں۔ وہ مملکت کے بارے میں فطری طور پر مشکوک ہیں۔ وہ مملکتی سرگرمی کو زندگی کی فطری ترتیب میں مداخلت کے طور پر دیکھتے ہیں۔ چاہے یہ بازار کے کام کے سلسلے میں ہو یا جس طریقے سے معاشرے کے اندر سماجی تعلقات قائم ہوتے ہیں اور چلتے ہیں۔

5- انفرادی آزادی پر توجہ مرکوز کریں (Focus on Individual Liberty)

افراد کو ایک دوسرے پر زبردستی کرنے کا حق نہ ہونے کے اصول کو مملکت تک بڑھایا جانا چاہیے، جو کہ آخر کار افراد کا ایک مجموعہ ہے۔

6- عظیم تراختراع (Greater Innovation)

عظیم تر آزادی زیادہ جدت اور ترقی؛ جدت طرازی نہیں ہوگی جہاں مملکت پیداوار کے ذرائع کی مالک ہو یا اس کو کنٹرول کرتی ہو۔

7- ترغیب کی اہمیت (Importance of Incentive)

مثبت اور ترغیبی رویہ بہت زیادہ حوصلہ افزا ہے، جبکہ مملکتی مداخلت احتیاط اور جڑت کا باعث بنتی ہے۔

8- آزاد بازاروں کی اہمیت (Significance of Free Markets)

آزاد منڈیاں سماجی ہم آہنگی کے لیے سازگار ہیں۔ ایک مطلق العنان مملکت کے برعکس، مارکیٹ کی معیشت غیر شعوری طور پر، جبر پر انحصار کے بغیر، لاکھوں انفرادی اداکاروں پر انحصار کرتے ہوئے تیار ہوتی ہے جو قیمت کے اشاروں پر مسلسل جواب دیتے ہیں۔

9- مزید آزادی (More Freedom)

منصوبہ بند معاشرے کم آزاد ہیں۔ ان میں سوشل انجینئرنگ شامل ہے۔ (سابق) سوویت یونین ایک کلاسیکی مثال ہے۔ لیکن سوشل انجینئرنگ کس کے مفاد میں ہے؟ آزاد بازار آزادی کو فروغ دیتے ہیں۔

10- سماجی انصاف (Social Justice)

مملکت کا نولبرل نظریہ مملکت کی طرف سے کیے جانے والے سماجی انصاف کو فطری طور پر غیر منصفانہ سمجھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ افراد ایسے انعامات سے لطف اندوز ہوتے ہیں جن کے وہ مستحق نہیں ہوتے ہیں، جب کہ دوسروں کے پاس ایسے انعامات کو ہٹا دیا جاتا ہے جس کا انہیں حقدار ہونا چاہیے۔

11- صارفین کے حامی موقف (Pro-consumer Stance)

مملکتی طاقت غیر منصفانہ طور پر اجارہ داری کی جاسکتی ہے، کیونکہ مفاد پرست گروہ بنتے ہیں اور انہیں خصوصی رعایت دیا جاتا ہے۔ مارکیٹ کے قدرتی کام پھر پریشان ہو جاتے ہیں۔ اجارہ دار مملکتی طاقت صارفین کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔ 'وہ زیادہ ادا کرتے ہیں اور کم ملتے ہیں، کیونکہ مملکت کی ایجنسیاں خاص مفاد پرست گروہوں کے انفرادی مفادات کی گرفت میں آتی جاتی ہیں۔'

6.5 تنقیدی جائزہ (Critical review)

کم سے کم (minimalist) مملکت کے بارے میں نولبرل کا تصور کلاسیکی لبرل ازم کے مملکت پر صرف ایک تحفظ پسند (امن و امان) تنظیم ہونے پر زور دینے کا اندازہ لگاتا ہے جو افراد کو اپنے مفادات کے حصول کے لیے اس طریقے سے آزاد چھوڑ دیتا ہے جو ان کے لیے بہترین سمجھا جاتا ہے۔ جس طرح ابتدائی مثبت لبرل ازم اور اس کے بعد کی شکل، فلاجی مملکت، کلاسیکی لبرل ازم کی 'زیادتیوں' کا رد عمل تھی، اسی طرح نولبرل ازم بھی فلاجی مملکت سے بیزاری کے نتیجے میں وجود میں آیا ہے۔ تقریباً دو دہائیوں سے کچھ زیادہ عرصہ پہلے، دنیا بھر میں لبرل جمہوریتوں نے (بھارت بھی شامل ہے) مایوسی اور درحقیقت فلاجی مملکت کے اب تک کے غالب نمونے سے مایوسی کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔

• فلاجی مملکت کی تنقید: *The Road to Serfdom* میں ہائیک نے کہا کہ اجتماعی یا سوشلزم اور مطلق العنانیت ایک ہی سسٹم کے دو رخ ہیں۔ دونوں افراد کی آزادی اور خود مختاری کو نظر انداز کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معاشی سرگرمیوں پر مملکت کی اجارہ داری افراد کی آزادی کے لیے نقصان دہ ہے۔

• مملکت کی واپسی:- نوزک (State Anarchy And Utopia) نولبرل یا آزادی پسند ہے جس نے کہا کہ طاقتور مملکت آزادی کے بنیادی تصور کے خلاف جاتی ہے۔ ہائیک نے آزادی کے آئین میں یہ بھی لکھا کہ فلاجی مملکت افراد کی خود مختاری، خود انحصاری، آزادی اور خطرہ مول لینے کی صلاحیت کو کم کرتی ہے۔

• غیر جانبدار مملکت:- نولبرل ایک کم سے کم مملکت پر یقین رکھتے ہیں۔ ہائیک نے کہا کہ ترقی پسند ٹیکس کا خیال مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ کے تصور کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بد قسمتی اور ناانصافی میں فرق ہے۔ انصاف کے برعکس آزاد منڈی تقسیم کار کا فرض نہیں کرتی۔ فلاجی مملکت کے نام پر بیوروکریسی طاقتور ہو جاتی ہے جو بالآخر آزادی کو ختم کر دیتی ہے۔

6.6 نظم و نسق پر نولبرل نقطہ نظر کا اثر (Impact of Neoliberalism on Administration)

پچھلے حصوں میں، ہم نے 1970 کی دہائی کے بعد سے سرمایہ دارانہ جمہوریتوں میں پھولی ہوئی، سست حکومت اور بھاری فلاحی مملکت سے مایوسی کا حوالہ دیا ہے، اور یہ کہ کس طرح برطانیہ میں تھچرزم (Thatcherism) اور امریکہ میں ریگنومکس (Reaganomics) میں ظاہر ہونے والے نئے دائیں فلسفے کے عروج کا باعث بنا۔ پبلک ایڈمنسٹریشن کے نظم و ضبط اور عمل کو بھی ان نئی پیش رفتوں نے چھوا اور بنیادی طور پر سول سروس ریفارمز میں جھلکتا ہے جو کہ جدید عوامی انتظامیہ (NPM) کی اصطلاح میں ہے۔

کیٹینیشن ویلفیئر اسٹیٹ (Keynesian Welfare State) کا ٹوٹنا بڑے پیمانے پر تھا، جس کی وجہ جنگ کے بعد برطانیہ کی عفریت نما سول سروس سے منسوب ہے۔ یہ تسلیم کیا گیا کہ جب تک سول سروس میں اندر اور باہر سے اصلاحات نہیں کی جاتیں، مملکت سے بطور ادارہ یا شہریوں کو زیادہ امید نہیں تھی۔ سول سروس کو کاٹنا پڑا اور ساتھ ہی اسے ایک نئی ذہنیت اور ورک کلچر تیار کرنا تھا۔ سول سروس میں اصلاحات کی ضرورت کا یہ ادراک آخر کار اس کی طرف لے گیا جسے اب نیو پبلک مینجمنٹ کے طور پر قائم کیا گیا ہے۔ یہاں یہ کہنا کافی ہے کہ جو لوگ NPM کا پرچار کرتے ہیں وہ مارکیٹ کی برتری، اور جو ابده انتظامیہ، کارکردگی کی جانچ کے لیے نئے پیرامیٹرز، نتیجہ پر مبنی، نئی ٹیکنالوجی، صارف پر مبنی اور بہتر آڈٹ کے لیے کھڑے ہیں۔ مقصد پبلک سیکٹر کو منڈیوں کے لیے قابل قبول، لوگوں کے لیے جو ابده، ڈھانچے میں لچکدار، نئی ٹیکنالوجی کے مطابق اور جو ابده اور شفاف عمل کے قابل بنانا ہے۔

کیا نولبرل مملکت ہمیشہ رہنے کے لیے آئی ہے؟ اگر ہم پوری دنیا کو اپنے اسٹیج کے طور پر لیں، تو یہ یقینی طور پر نظر آتا ہے کہ نولبرل ازم اور نولبرل مملکت مضبوطی سے جڑی ہوئی ہیں اور اسے محض بائیں بازو کے سخت گیر بنیاد پرستوں کے ذریعے بھی نہیں چھوڑا جا سکتا۔ دنیا بھر میں، مملکت اچھے بھٹے، 'واپسی'، 'کم سے کم' ہوتی نظر آتی ہے۔ اور یہ ہے کہ جب مملکت خود کو فلاح و بہبود سے دور کر رہی ہے، لیکن اس کے باوجود بہت سے معاملات میں، اس کی ہماری زندگیوں میں ایک زبردست موجودگی ہے۔ بے شک، حکومت کے بارے میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ یہ دو دہائیاں پہلے کے مقابلے میں کم ہے، لیکن حکومت کی وسیع رسائی اب بھی بہت زیادہ ہے۔ دوسرے لفظوں میں، نولبرل مملکت حکومت بغیر فلاح کی سمت چلتی نظر آتی ہے۔ ایک ایسی حالت جسے 'خالص' نولبرل واقعی منظور نہیں کریں گے۔ حکومتی (بشمول دفتر شاہی) کے لیے بھاری پن نولبرل ازم کے اصولوں کے خلاف ہے۔

نولبرل عقیدے کی خواہش کی طرف آتے ہوئے، یقینی طور پر کم حکومت کے معنوں میں مملکت کا کم ہونا سخت کوشش کرنے کے قابل ہے۔ تاہم، فلاحی اقدامات سے مملکت کی مکمل دستبرداری ناقابل قبول ہونی چاہیے۔ دنیا کے متعدد ممالک میں، بشمول ہندوستان (جو کہ بظاہر، اگر ابھی تک مکمل طور پر نولبرل راستے پر نہیں ہے) میں لاکھوں محروم اور پسماندہ لوگ اب بھی اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ وہ خود ترقی کے لیے نجی کاروبار شروع کر سکیں۔ ایسی صورت حال میں، مملکت کی جانب سے ایک 'چمکچاٹ' کا رویہ وسیع پیمانے پر محرومی اور اس سے بھی بدتر

سماجی انتشار کا یقینی نسخہ ہے۔ مملکت کے محدود مالی وسائل (غریبوں کو سبسڈی دینے کے لیے درکار) کی دلیل میں وزن نہیں ہے، جب اس حقیقت کے خلاف دیکھا جائے کہ وہ متناسب طور پر امیروں پر ٹیکس لگانے میں ناکام رہی ہے۔

6.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- نولبرل ازم کے فلسفے کو عام طور پر کلاسیکی معاشی لبرل ازم کا جدید متبادل سمجھا جاتا ہے۔
- یہ بازار کی خود کو منظم کرنے کی صلاحیت میں یقین پر مرکوز ہے، اور متعلقہ طور پر مملکت کے عمل کے دائرہ کار کو محدود کرنے کی ضرورت ہے۔
- نولبرل ازم ایک پالیسی ماڈل ہے جس میں سیاست اور معاشیات دونوں شامل ہیں۔ یہ نجی انٹرپرائز کی حمایت کرتا ہے اور معاشی عوامل کا کنٹرول حکومت سے نجی شعبے کو منتقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
- بہت سی نولبرل پالیسیاں آزاد منڈی کی سرمایہ داری کے موثر کام سے متعلق ہیں اور حکومتی اخراجات، حکومتی ضابطے اور عوامی ملکیت کو محدود کرنے پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔
- یہ جڑواں اصول اس نظریاتی روایت کی دو خصوصیات کو نمایاں کرتے ہیں: ایک طرف مملکت اور بازار کے متضاد اور دوسری طرف سیاست اور معاشیات اپنے اپنے دائرہ کار کے طور پر۔
- "نولبرل" ہونے کا مطلب مملکتی مداخلت کے ساتھ جدید معاشی پالیسی کی حمایت کرنا ہے۔
- نولبرل مفکرین حکومت کو محدود کرنا چاہتے تھے، لیکن ان کی پالیسیوں کے نتیجے میں مملکت کی طاقت میں بہت بڑی ترقی ہوئی ہے۔

6.8 کلیدی الفاظ (Keywords)

نولبرل ازم

ایک سیاسی اور معاشی نظریہ جو معیشت میں حکومت کی محدود مداخلت اور آزاد منڈی کے اصولوں کو فروغ دینے کی وکالت کرتا ہے۔

کم سے کم مملکت

نولبرل نقطہ نظر ایک کم سے کم مملکت کی وکالت کرتا ہے، جس میں حکومت کا کردار بنیادی کاموں جیسے کہ قومی دفاع، قانون کا نفاذ، اور املاک کے حقوق کے تحفظ تک محدود ہے۔

ڈی ریگولیشن

نولبرل ازم مسابقت اور اختراع کو فروغ دینے کے لیے کاروبار اور صنعتوں پر حکومتی ضوابط کو کم کرنے پر زور دیتا ہے، یہ مانتے ہوئے کہ مارکیٹ کی قوتیں قدرتی طور پر کارکردگی اور ترقی کا باعث بنیں گی۔

نجکاری

سرکاری اداروں اور خدمات کی نجی ملکیت اور کنٹرول میں منتقلی نولبرل ازم کا ایک کلیدی اصول ہے، جو اس یقین سے کارفرما ہے کہ نجی فرمیں زیادہ موثر اور صارفین کے مطالبات کے لیے جوابدہ ہیں۔

آزاد تجارت

نولبرل ازم آزاد تجارتی معاہدوں اور تجارتی رکاوٹوں کو دور کرنے کو فروغ دیتا ہے، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ غیر محدود بین الاقوامی تجارت اقتصادی ترقی کا باعث بنتی ہے اور تمام شریک ممالک کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

مالی قدامت پسندی

نولبرل ازم مالیاتی قدامت پرستی کی وکالت کرتا ہے، متوازن بجٹ، کم سرکاری اخراجات، اور کم سے کم عوامی قرضوں پر زور دیتا ہے تاکہ معاشی استحکام کو برقرار رکھا جاسکے اور حکومت کی رسائی کو روکا جاسکے۔

مالیاتی پالیسی

نولبرل ازم عام طور پر آزاد مرکزی بینکوں کی حمایت کرتا ہے جس میں افراط زر کے ہدف اور شرح سود میں ایڈجسٹمنٹ جیسے اقدامات کے ذریعے قیمتوں کے استحکام کو برقرار رکھنے پر توجہ دی جاتی ہے، جبکہ زری پالیسی میں حکومتی مداخلت کو کم سے کم کیا جاتا ہے۔

عالمگیریت

نولبرل ازم عالم گیریت کو بازار کو بڑھانے، غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور اقتصادی انضمام کو فروغ دینے کے ایک ذریعہ کے طور پر قبول کرتا ہے، حالانکہ ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ عدم مساوات کو بڑھا سکتا ہے اور قومی خود مختاری کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

6.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

6.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- نولبرل ازم کے مطابق، معیشت میں مملکت کا بنیادی کردار یہ ہے:

- مارکیٹوں کو کنٹرول اور ریگولیٹ کریں۔
- اقتصادی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی اور انتظام کریں۔
- مارکیٹ کی سرگرمیوں میں اس کی مداخلت کو کم سے کم کریں۔

(d) کلیدی صنعتوں کو قومی بنانا

2- نولبرل ازم زور دیتا ہے:

(a) سماجی مساوات پر

(b) وسائل کی مملکتی ملکیت پر

(c) انفرادی آزادی اور آزاد منڈیاں پر

(d) مارکیٹ کے معاملات میں حکومت کی مداخلت پر

3- نولبرل ازم حمایت کرتا ہے:

(a) تحفظ پسندی

(b) آزاد تجارت

(c) منصوبہ بند معیشت

(d) دولت کی دوبارہ تقسیم

4- نولبرل ازم کو فروغ دیتا ہے:

(a) صنعتوں کی ڈی ریگولیشن

(b) کاروباروں پر حکومتی کنٹرول میں اضافہ

(c) مرکزی اقتصادی منصوبہ بندی

(d) ذرائع پیداوار کی مملکتی ملکیت

5- نولبرل ازم کے مطابق، حکومتی مداخلت کو ان تک محدود ہونا چاہیے:

(a) منصفانہ مسابقت کو منظم اور یقینی بنانا

(b) مارکیٹ کی قیمتوں کو کنٹرول کرنا

(c) صنعتوں کو سبسڈی دینا

(d) براہ راست پیداوار کا انتظام کرنا

6- نولبرل ازم اکثر اس کی وکالت کرتا ہے:

(a) اجارہ داریاں

(b) سرکاری اداروں کی نجکاری

(c) صنعتوں کی قومیاں

(d) قیمتوں پر حکومت کا کنٹرول

7- نولبرل نقطہ نظر فلاجی پروگراموں کو اس طرح دیکھتا ہے:

(a) سماجی استحکام کے لیے ضروری

(b) اقتصادی ترقی کی راہ میں رکاوٹ

(c) دولت کی دوبارہ تقسیم کے لیے ضروری ہے۔

(d) مساوات کو یقینی بنانے کا ایک ذریعہ

8- نولبرل ازم میں "مملکت کی پسپائی" کے تصور سے مراد ہے:

(a) معاشی سرگرمیوں پر مملکتی کنٹرول کو مضبوط بنانا

(b) معاشی معاملات میں حکومت کے کردار کو کم کرنا

(c) کلیدی صنعتوں کو قومیاں

(d) سخت تجارتی رکاوٹیں عائد کرنا

9- مندرجہ ذیل میں سے کون سی نولبرل ازم کی خصوصیت نہیں ہے؟

(a) مالیاتی منڈیوں کی ڈی ریگولیشن

(b) پبلک سیکٹر میں ملازمتوں میں توسیع

(c) حکومتی اخراجات میں کمی

(d) سرکاری اداروں کی نجکاری

10- "مملکت کی پسپائی" کے لیے نولبرل ازم کے نقطہ نظر کی اہم تنقید کیا ہے؟

- (a) اس سے کارکردگی میں اضافہ اور معاشی نمو ہوتی ہے۔
- (b) یہ عدم مساوات کو بڑھاتا ہے اور سماجی بہبود کے پروگراموں کو کمزور کرتا ہے۔
- (c) یہ معیشت پر حکومتی کنٹرول کو مضبوط کرتا ہے۔
- (d) یہ ماحولیاتی پائیداری کو فروغ دیتا ہے۔

6.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. نولبرل ازم کی وضاحت کریں۔
2. نولبرل ازم کی ارتقاء پر روشنی ڈالیں،
3. نولبرل ازم اور مملکت کی پسپائی پر بحث کریں۔
4. مملکت کی پسپائی پر نولبرل ازم کے نظریے کی ناقدانہ بحث کریں۔
5. نولبرل ازم کا مملکت کے کارکردگی پر اثرات کا جائزہ لیں۔

6.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. نولبرل ازم اور مملکت کی پسپائی پر بحث کریں۔
2. مملکت کی پسپائی پر نولبرل ازم کے نظریے کی ناقدانہ بحث کریں۔
3. نولبرل ازم کا مملکت کے کارکردگی پر اثرات کا جائزہ لیں۔

6.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Becker, G.S., 1976. *The Economic Approach to Human Behavior*. University of Chicago Press, Chicago.
2. Binkley, S., 2014. *Happiness as Enterprise: An Essay on Neoliberal Life*. SUNY Press.
3. Bonefeld, W., 2012. *Freedom and the Strong State: On German Ordoliberalism*. *New Political Economy* 1–24.
4. Brown, W., 2015. *Undoing the Demos: Neoliberalism's Stealth Revolution*. ZONE BOOKS.
5. Burgin, A., 2012. *The Great Persuasion: reinventing free markets since the Depression*. Harvard University Press.

اکائی 7 – مملکت، بازار اور سول سوسائٹی

(Civil Society, State and Market Debate)

اکائی کے اجزا:

تمہید	7.0
مقاصد	7.1
تجزیاتی تصورات	7.2
مملکت اور بازار	7.3
حکومت اور بازار	7.4
مملکت اور بازار کا کردار	7.5
سول سوسائٹی	7.6
سول سوسائٹی کی تعریف	7.6.1
سول سوسائٹی کی خصوصیات	7.6.2
سول سوسائٹی کی ضرورت	7.6.3
حکومت اور سول سوسائٹی	7.6.4
بازار اور سول سوسائٹی	7.6.5
مملکت، بازار اور سول سوسائٹی	7.6.6
اقتصادی نتائج	7.7
کلیدی الفاظ	7.8
نمونہ امتحانی سوالات	7.9
معروضی جوابات کے حامل سوالات	7.9.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	7.9.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	7.9.3

7.0 تمہید (Introduction)

حکمرانی (governance) کے تصور کی وضاحت کرنا آسان نہیں ہے۔ کسی ادارے کے معاملے میں، یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس اصطلاح سے مراد وہ عمل ہے جن کے ذریعے ایک تنظیم کی حکومت ہوتی ہے۔ جب اسے کسی ملک سے جوڑا جاتا ہے تو اس اصطلاح کا تعلق پیچیدہ تاریخی، ثقافتی، سماجی اور سیاسی تعین کرنے والے عمل سے ہوتا ہے۔ یہ حکومت کے رویے اور کارکردگی کی سائنس سے متعلق ہے۔ معاشی نظریات ترقی میں اداروں کے کردار کی وضاحت میں کارکردگی پر زور دیتے ہیں، جبکہ سیاسی اور سماجی نظریات اتھارٹی، عقائد اور نظریے کے کردار پر زور دیتے ہیں۔

ہم سرمایہ داری کے اس دور میں رہتے ہیں جسے ہم بہتر اصطلاح کی کمی کی وجہ سے نولبرل ازم (Neoliberalism) کہتے ہیں۔ نولبرل ازم سرمایہ داری کی شکل کو دیا جانے والا نام ہے، یا 1970 کی دہائی میں سرمایہ داری اور سرمایہ جمع کرنے کی شکل اختیار کی گئی۔ 1970 کی دہائی کے بعد سے اور 1990 کی دہائی میں شدت اختیار کرنے کے بعد، عوامی حکمرانی کی سمجھی جانے والی حکمت -- جو کہ نولبرل سوچ سے گہرائی سے متاثر ہوئی ہے -- فلاحی خدمات کو پیچھے چھوڑنا، مملکت کا سکلڈنا اور عوامی خدمات کی بڑھتی ہوئی نجکاری کے ساتھ ساتھ مسابقت کا آغاز، 1990 کی دہائی میں جدید عوامی انتظامیہ (NPM) کے ذریعے اور جدید عوامی حکمرانی، دونوں مملکتوں اور عوامی انتظامیہ میں بازار جیسے حالات ہیں۔ نولبرل ازم اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کس طرح غیر ضابطہ، نجکاری، کفایت شعاری اور آزاد بازار اکنامکس کو فروغ دینے کی وجہ سے جنگ کے بعد کینیشن فلاحی مملکت سے مسابقتی مملکت میں تبدیلی آئی۔ اس نے فلاحی مملکت کے سیاسی مقصد کو افراد کے سماجی اور معاشی حقوق کی طرف (کاروباری) مسابقت کے فروغ کی طرف منتقل کر دیا۔

7.1 مقاصد (Objectives)

اس سبق کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ اس قابل ہو جائیں گے:

- حکمرانی سے متعلق نظریاتی تصورات کو سمجھیں۔
- بازار اور حکومت کا تجزیہ کریں۔
- مملکت کے کردار سے متعلق بنیادی تصورات کو سمجھنا؛
- مملکت بازار اور سول سوسائٹی کے مابین تعلق کو سمجھیں گے۔

7.2 تجزیاتی تصورات (Analytical Concepts)

معاشی نظریات کا خیال ہے کہ ادارے اس وقت بنتے ہیں جب ان کو بنانا موثر ہوتا ہے، یعنی جب اداروں کی تعمیر کے فوائد ایسا کرنے کے لین دین کی لاگت سے زیادہ ہوتے ہیں اور سیاسی نظریات کارکردگی کے بجائے دوبارہ تقسیم پر توجہ دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ پالیسیاں اور ادارے اقتدار میں رہنے والوں کے ذریعے تشکیل پاتے ہیں۔ اقتدار میں رہنے کے لیے اور وسائل خود کو منتقل کرنے کے لیے۔

ایسے طریقے (approaches) ہیں جو نہ صرف قیمتوں، رائے دہی کے نظام یا صوابدیدی طاقت کے ذریعے وسائل مختص کرنے کے نقطہ نظر سے حکومت اور بازار دونوں کا جائزہ لیتے ہیں، بلکہ معلوماتی فوائد، مراعات اور وسائل پر کنٹرول کے حقوق کے نقطہ نظر سے بھی۔ یہ نقطہ نظر تسلیم کرتے ہیں کہ سیاسی اور بازار کی ناکامیاں ہیں، اور حکومتی سرگرمیوں پر معلوماتی، لین دین اور سیاسی رکاوٹوں کی جڑیں ہیں۔ تنظیموں پر معلوماتی رکاوٹوں کو اخلاقی خطرہ اور منفی انتخاب کے ذریعے منتقل کیا جاتا ہے۔

لین دین کی رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں کیونکہ معاہدے شاذ و نادر ہی تمام ہنگامی حالات کے لیے فراہم کرتے ہیں، جن کی وضاحت ہونی چاہیے، اور ان کی نگرانی اور نفاذ کی ضرورت ہے۔ مستقبل جتنا زیادہ غیر یقینی ہوگا، لین دین کے اخراجات اتنے ہی زیادہ ہونے کا امکان ہے۔ حکمرانی کے ڈھانچے کی قسم، اور خاص طور پر ملکیت کا ڈھانچہ، لین دین کے اخراجات کی موجودگی میں اہمیت رکھتا ہے۔

حکمرانی کے ڈھانچے کی خصوصیات ایجنسی کے تعلقات سے ہوتی ہیں۔ ایجنسی کے آپریشن کا معیاری ماڈل وہ ہے جہاں پر نسل ترغیبات یا جرمانے کی اسکیم وضع کرتا ہے، جیسے کہ ایجنٹ کی کارروائی کو کم از کم جزوی طور پر اس سمت میں تبدیل کیا جاتا ہے جو پرنسپل کے مفاد کے حق میں ہو۔ اس کے لیے عام طور پر کارکردگی اور رسک شیئرنگ کے درمیان تجارت کی ضرورت ہوتی ہے، اور نتیجہ دو سرا بہترین ہوتا ہے۔ ایجنسیوں کے تعلقات اکثر اقتصادی شعبے کی نسبت سیاسی میں زیادہ پیچیدہ ہوتے ہیں۔ سب سے اہم، یہ ہمیشہ واضح نہیں ہوتا کہ ایجنٹ کون ہے۔

معلوماتی اور لین دین کی رکاوٹوں کے علاوہ، حکومتوں کو قانونی اور سیاسی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قانونی اور سیاسی ادارے کھیل کے قواعد فراہم کرتے ہیں جن کے مطابق افراد اور تنظیمیں کام کرتی ہیں۔ قوانین اقتصادی طرز عمل کو محدود اور سہولت فراہم کرتے ہیں۔ معلوماتی رکاوٹیں، اقتصادی اور سیاسی لین دین کے اخراجات اور قانون کرائے کی کئی شکلوں کو جنم دیتے ہیں اس کے علاوہ کرائے کی زیادہ جانی پہچانی شکلیں جو بازار کی خامیوں (اجارہ داریاں، ماحولیاتی خارجیت وغیرہ) سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان رکاوٹوں کو دور کرنے اور کارکردگی کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے ترغیبی اسکیمیں ترتیب دی گئی ہیں۔

اقتصادی سرگرمیوں کے مقداری اور معیاری دونوں پہلوؤں کو متاثر کرنے والی بہت سی اسکیمیں دستیاب ہیں۔ عام طور پر، مراعات کا نظریہ ظاہر کرتا ہے کہ پہلی بہترین دنیا نہیں ہے اور یہ کہ ہر صورت حال میں تجارتی تعلقات شامل ہوں گے۔ منفی انتخاب کا مطلب کارکردگی اور سابقہ کرایہ کے اخراج کے درمیان تجارت ہے۔ اخلاقی خطرہ کا مطلب کارکردگی اور کرایہ کے بعد کے اخراج کے درمیان تجارت ہے۔

بہتر ترقیاتی پالیسی سازی میں نہ صرف صحیح پالیسی ساز و سامان کا انتخاب کرنا شامل ہے، بلکہ مناسب ترغیبی اسکیموں اور اداروں کو ڈیزائن کرنا بھی شامل ہے جس میں قابل اعتماد پیشگی وعدے موجود ہوں، اور ایجنٹوں سے حقیقی طور پر سماجی بہبود کی زیادہ سے زیادہ توقع کی جاسکتی ہے۔

معلوماتی، لین دین اور ادارہ جاتی رکاوٹوں سے پیدا ہونے والے ترغیبی مسائل پر بحث کرنے کے لیے دو نمونے (paradigms) استعمال کیے جاتے ہیں۔ پہلا مکمل معاہدہ (complete contract) ہے۔ اس معاملے میں، ایک حکومت کو ایجنٹوں کے ایک گروپ کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو رسمی اور اچھی طرح سے طے شدہ ترغیبی اسکیموں کے ذریعے حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ ایجنٹوں کو مطلوبہ اعمال کا انتخاب کرنے اور معلومات کو مکمل اور سچائی کے ساتھ ظاہر کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ دوسرا نمونہ نامکمل معاہدہ (incomplete contract) ہے، جو اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ معاہدے تمام ہنگامی حالات کے لیے فراہم نہیں کر سکتے۔ یہ مؤخر الذکر نمونہ ممکنہ طور پر مکمل معاہدے کے نمونے کے مقابلے میں حکومتوں کے اصل کاموں سے زیادہ قریب سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس معاملے میں، ایک حکومت کو کئی فیصلوں پر کنٹرول کے حقوق کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یہ کنٹرول حقوق سیاسی عمل اور رسم و رواج کے ذریعے متعین ہوتے ہیں، اور ان کا خلاصہ آئین اور قوانین کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

نجی اور سرکاری تنظیموں میں بڑے فرق ہیں۔ حکومت سماجی بہبود کو زیادہ سے زیادہ کرنے والا واحد ایجنٹ (ایک مہربان آمر) نہیں ہے، جیسا کہ اکثر اقتصادی ماڈلز میں فرض کیا جاتا ہے۔ حکومت ایک پیچیدہ تنظیم ہے جس میں بہت سے عہدیداروں اور متعدد ایجنسیوں پر مشتمل ہوتا ہے، جو اکثر ایک دوسرے سے متضاد رہتے ہیں۔ ایک حکومت مختلف درجوں پر مشتمل ہوتی ہے، ہر ایک کا الگ مینڈیٹ اور اختیار ہوتا ہے۔ ناکافی طور پر مربوط فیصلہ سازی مہنگی سماجی پالیسیوں کا باعث بن سکتی ہے۔ کامیاب حکومتی نتائج کے حصول کے لیے بنیادی شرائط درست معلومات، قابل اعتماد عزم، موثر نگرانی اور نفاذ نظر آتی ہیں۔ اگر ان شرائط کی کمی ہو تو ناکارہیاں پیدا ہوتی ہیں، باہمی فائدے ختم ہو جاتے ہیں اور موقع پرستی غالب آ جاتی ہے۔

اقتصادی نتائج کو کارکردگی اور فلاح و بہبود کے لحاظ سے ماپا جاتا ہے۔ کارکردگی کے تصور پر دو سمتوں سے حملہ کیا گیا ہے۔ نوکلائیکی معاشیات کی ایک بنیادی تنقید یہ ہے کہ وسائل کی تقسیم میں کارکردگی کے نقصانات کو عام طور پر فرضی حالات کے خلاف ماپا جاتا ہے جس میں معلومات کے صفریا صفر لین دین کے اخراجات شامل ہوتے ہیں۔ ڈیمسٹر (Demsetz) بتاتے ہیں کہ کارکردگی کی روایتی تعریفیں معلومات کی حقیقی کمیوں اور اخراجات کو نظر انداز کرتی ہیں، اور یہ خیال کرتی ہیں کہ لوگ ان سے مختلف سلوک کرتے ہیں۔

7.3 مملکت اور بازار (State and Market)

مملکت اور بازار کے حالات میں تبدیلیاں ایک نئے تناظر میں واقع ہوئی ہیں۔ اس تناظر کی خصوصیات یہ ہیں: سرد جنگ کا زوال اور 1980 کی دہائی میں سوشلسٹ بلاک کا ٹوٹنا اور سول سوسائٹی کی تنظیموں، دانشوروں، این جی او (NGOs) اور رضا کارانہ تنظیموں کا عروج۔ ان پیش رفتوں کے نتیجے میں معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے والی اہم ایجنسی کے طور پر مملکت کی اجارہ داری ختم ہو گئی۔ بازار کے علاوہ سول

سوسائٹی کے حوالے سے نئی ایجنسیوں کو عوام کی فلاح و بہبود کی ممکنہ ایجنسیوں کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ اگرچہ مملکت اور بازار کی افادیت کے بارے میں سوالات کہ آیا ایک دوسرے سے زیادہ اہم ہے، بحث جاری ہے، سول سوسائٹی کی تنظیموں کی اہمیت دنیا بھر میں بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ یہ سوالات اٹھائے جا رہے ہیں کہ کیا صرف این جی اوز ہی لوگوں تک سامان پہنچا سکتی ہیں یا انہوں نے مملکت اور بازار کے ساتھ مل کر ایسا کیا ہے۔

سول سوسائٹی کی بڑھتی ہوئی اہمیت، جو مملکت اور بازار کے ساتھ موجود ہے، آزادانہ طور پر یا ان کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے، علمی گفتگو اور سیاسی سرگرمی کا ایک بنیادی مرکز بن گئی ہے۔ سول سوسائٹی کے ساتھ ساتھ سماجی سرمائے (social capital) جیسے تصور نے بھی علمی گفتگو میں اہم مقام حاصل کیا ہے۔ سماجی سرمایہ اس کے اراکین کے درمیان انجمنوں کے وجود کو ظاہر کرتا ہے۔ چونکہ سماجی تحریکیں اجتماعی کارروائیاں ہیں — تنظیموں، قیادتوں، تنظیموں، نظریات، پالیسیوں اور متحرک کرنے کی حکمت عملیوں کے ساتھ، انجمنیں سماجی تحریکوں کا اہم حصہ بن گئی ہیں۔ تاہم، سول سوسائٹی کی تنظیمیں اور سماجی سرمائے کے تصور کو چیلنج نہیں کیا گیا ہے۔ جان ہیرس (John Harriss) کا خیال ہے کہ سماجی سرمایہ ترقی کو غیر سیاسی بنا دیتا ہے۔ عصری گفتگو کے ایک حصے میں سول سوسائٹی، سماجی سرمائے اور سماجی تحریکوں کا وجود جمہوریت کے وجود کا اشارہ سمجھا جاتا ہے۔

7.4 حکومت اور بازار (Government and Markets)

حکومت اور بازار کا گٹھ جوڑ معاشی کارکردگی کے مسئلے کا "بنیاد" ہے۔ بازار اور حکومتیں کم از کم تین طریقوں سے ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔

- سب سے پہلے، معاہدوں اور مخصوص حقوق کے قانونی نفاذ کی عدم موجودگی میں بازار مشکل سے کام کر سکتے ہیں۔
- دوسرا، حکومت کو بازار پر مبنی معاشی نمو میں سہولت فراہم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرنا ہے، چاہے وہ لیبر مزدور طبقہ میں مہارت کی تشکیل، تکنیکی خارجی، یا پیمانے کی معیشتوں سے نمٹنے میں ہو۔
- تیسرا اور زیادہ متنازعہ، بازار کا طریقہ کار اپنے نتائج کے لیے، حکومتی کارروائی پر منحصر ہے۔ ایک نظریہ کے مطابق ترقی پذیر یا سابقہ سوشلسٹ ممالک میں وسیع پیمانے پر حکومتی مداخلت کے لیے فکری بنیاد بنائی، یہ ہے کہ حکومت اوقاف کی دوبارہ تقسیم میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ فلاحی معاشیات میں حالیہ پیش رفت نے ظاہر کیا ہے کہ کارکردگی اور تقسیم کے مسائل کو الگ نہیں کیا جاسکتا۔

روڈریک (Rodrik) نے ان اداروں کے کردار کے بارے میں ایک دلچسپ مفروضہ پیش کیا ہے جو سماجی خطرات کو کم کرنے اور حکومتوں اور بازاروں کی تکمیل کے لیے کام کرتے ہیں۔ وہ تجرباتی نکتہ پیش کرتا ہے کہ جن ممالک میں تجارت کی زیادہ نمائش ہوتی ہے، اور اس طرح بیرونی خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہاں بڑی حکومتیں ہوتی ہیں اور کھلے پن کی ڈگری حکومتوں کی توسیع کا ایک اچھا پیش خیمہ ہے۔ سماجی بیمہ کی فراہمی کے ساتھ حکومت کے سائز اور ترقی کو مساوی کرتے ہوئے، روڈریک نے دلیل دی کہ مالیاتی طور پر ذمہ دار ممالک میں وسیع سماجی تحفظ کے جال اور سماجی تحفظ کے نظام پائے جاتے ہیں، جو بیرونی خطرے سے نمٹنے کے لیے بہت حساس ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ سماجی خطرات کو کم کرنے

والے نظام تیزی سے عالمگیریت کی معیشت میں بڑے بیرونی جھٹکوں کی صورت میں "شاک جذب کرنے والے" کے طور پر کام کرتے ہوئے سماجی بہبود اور سیاسی استحکام کو یقینی بناتے ہیں، یہ نظریہ بڑی حد تک سماجی جمہوری ماہرین اقتصادیات کے اشتراک سے ہے۔

7.5 مملکت اور بازار کا کردار (Role of the State and Market)

ترقیاتی حکمت عملی کو بہتر بنانے کے لیے حکومت کے کردار پر بحث ضروری ہے۔ اس بات پر اتفاق رائے بڑھتا جا رہا ہے کہ حکومتیں کامیاب ترقیاتی کوششوں میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں، لیکن غلط قسم کی حکومتی مداخلت انتہائی نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ کلیدی مسئلہ حکومتی سرگرمیوں کا دائرہ کار اور تاثیر ہے، بجائے اس کے کہ حکومت کے بجٹ یا عملے کا حجم۔

حکومت کے بہت سے ناقدین اپنے اعتقادات کی بنیاد اس بنیاد پر رکھتے ہیں کہ بازار خود کار آمد نتائج دیتی ہے، اور دوسرا، کارکردگی افراد یا نسلوں کے درمیان تقسیم سے زیادہ اہم ہے۔ ان فیصلوں کی بنیاد پر حکومت کے ناقدین نے دلیل دی ہے:

- حکومت غیر ضروری ہے کیونکہ حکومت کچھ بھی کر سکتی ہے، نجی شعبہ بہتر کر سکتا ہے۔
- حکومت غیر موثر ہے کیونکہ حکومت کچھ بھی کرتی ہے، نجی شعبہ اسے کالعدم کر سکتا ہے اور کرے گا۔
- سرکاری اداروں میں موروثی ترغیباتی ڈھانچے کا مطلب یہ ہے کہ حکومتی اقدامات عام طور پر سماجی بہبود کو کم کرتے ہیں، یا کم از کم، ایک گروہ سے وسائل چھین کر دوسرے، اکثر کم مستحق گروہ کو دے کر پیدائشی اقتصادی سرگرمیوں کو روکتے ہیں۔

مملکت کا مناسب کردار کیا ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس نے پچھلی 2-3 صدیوں سے ماہرین معاشیات کو مسلسل گھیر رکھا ہے۔ اس عرصے کے دوران اس موضوع پر غالب کی رائے میں بہت سے جھول آئے ہیں لیکن دوسری جنگ عظیم کے بعد گزشتہ نصف صدی کے دوران جو دو بڑے جھول آئے ہیں وہ اپنے دائرہ کار اور اچانک ہونے میں خاصے قابل ذکر ہیں۔ جنگ کے بعد کے ابتدائی سالوں نے دنیا بھر میں لیسز فیئر نظریے کے مسترد ہونے کا مشاہدہ کیا جو جنگ کے دور میں اس قدر شاندار طور پر ناکام ہوا، اور اس کے نتیجے میں مملکتی سرگرمی پر وسیع اتفاق رائے کا ظہور ہوا۔ 1960 کی دہائی تک، بہت سے حلقوں میں *laissez faire* کیپٹلزم کے خاتمے کا اعلان کیا گیا اور اس بات پر ایک وسیع اتفاق رائے پایا گیا کہ اب ہم "مخلوط معیشت" میں رہ رہے ہیں۔ تاہم، اس نئے اتفاق رائے کو 1970 کی دہائی کے وسط سے، نوبل جوائی کارروائی کے بعد ڈرامائی طور پر الٹ دیا گیا، جس نے مخلوط معیشت کو ختم کرنے اور بازار کے اصولوں کو اس حد تک دوبارہ متعارف کروانے کی کوشش کی جو جنگ کے بعد کے ابتدائی سالوں میں ناقابل تصور تھے۔

7.6 سول سوسائٹی (Civil Society)

1980 کی دہائی سے، اور 1990 کی دہائی میں تیزی سے اور آج شدت کے ساتھ۔ تعلیمی، عوامی اور سیاسی طور پر۔ مملکت اور بازار سے باہر تیسرے 'دائرہ' (sector) کے طور پر۔ سول سوسائٹی بہت زیادہ توجہ کا مرکز حاصل کر رہی ہے۔ اصل میں اسے اس قوت کے طور پر سامنے لایا گیا جس نے خاص طور پر مشرقی یورپ اور لاطین اور جنوبی امریکہ میں آمرانہ حکومتوں کے خلاف جمہوریت کے لیے جدوجہد کی، اسے مغربی

یورپ میں ہونے والے مباحثوں کے ذریعے تیزی سے جمہوریت، بازار اور مملکتی منطق کی نوآبادیاتی قوتوں کے خلاف جمہوریت اور جمہوریت سازی کے عمل کو محفوظ بنانے کے لیے اپنایا گیا۔ تب سے سول سوسائٹی نے لبرل ڈیموکریٹک تنجیل میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا ہے جو کہ عام طور پر مراعات یافتہ ذرائع ابلاغ، رضاکارانہ، سماجی ہم آہنگی اور جمہوری عمل کے طور پر ہے جسے مملکت اور بازار کی تجاویزات سے محفوظ رکھا جانا چاہیے۔ ایک مضبوط اور خود مختار سول سوسائٹی اور عوامی دائرہ لبرل ڈیموکریٹک تصوراتی تشکیل میں ہے جس میں لبرل جمہوریت کی طاقت اور سول سوسائٹی کی مملکت اور بازار سے آزادی دونوں حقیقت میں اور عام طور پر جدید، جمہوری معاشروں کی تشکیل ہوتی ہے۔

تاہم، اسی وقت، سول سوسائٹی بھی مملکتی نظم و نسق میں ایک مرکزی تصور بن گئی ہے، خاص طور پر 2008 کے مالی بحران کے بعد۔ کفایت شعاری کے دور میں اور فلاحی خدمات کی واپسی کے دور میں، سول سوسائٹی کو مغربی مملکتوں کی طرف سے ایک مرکزی میدان کے طور پر تیزی سے متحرک کیا گیا ہے تاکہ مصیبت زدہ فلاحی مملکت کو راحت ملے۔ ذمہ داری، شہریت، بڑا معاشرہ، ایکٹیویشن، شرکت، افق سازی، جدید کاری، کوپروڈکشن اور بہت کچھ، سول سوسائٹی سماجی خدمات کو حل کرنے اور فراہم کرنے کے لیے تیزی سے متحرک ہو رہی ہے۔

ایک ہی وقت میں سول سوسائٹی لبرل جمہوریت کی ترقی پسندی کو جائز قرار دیتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ بحث و مباحثہ کے ایک آزاد دائرے، جمہوری عمل اور سماجی تنقید کے حقیقت پر مبنی وجود کو بھی اجاگر کرتی ہے، جبکہ اسی وقت سول سوسائٹی ایک مراعات یافتہ دائرے کے طور پر موروثی خصوصیات کے ساتھ اقدار کو ایک میدان کے طور پر سراہا جاتا ہے جو فلاحی خدمات کی فراہمی میں باسی، سرد، غیر موثر بیوروکریٹک مملکت کی مدد، فلاح اور اس سے آگے نکل سکتا ہے، اس طرح مملکتی فلاحی خدمات کی واپسی کو قانونی حیثیت دیتا ہے۔

7.6.1 سول سوسائٹی کی تعریف (Definition of Civil society)

سول سوسائٹی کا لفظ رومن لفظ *Civitas* سے آیا ہے۔ سول کی ابتدا لفظ *Civitas* سے ہوئی ہے۔ قدیم روم اور یونان میں *City-centric* مملکت تھی۔ سٹی سینٹرک مملکتوں کو *Civitas* کہا جاتا تھا۔ *Civitas* یا شہری مملکتوں کے باشندوں کو *سول* یا مملکت کے شہری کہا جاتا تھا۔ دوسری طرف معاشرہ کا مطلب فورم ہے۔ لہذا اصل میں *سول سوسائٹی* کا مطلب ہے 'شہریوں کا معاشرہ'۔ اس وقت ہم *سول سوسائٹی* کو باشعور شہریوں کا معاشرہ سمجھتے ہیں۔

Civicus World Alliance for Citizen Participation سول سوسائٹی کی تعریف اس طرح کرتا ہے: "خانہ، مملکت اور بازار سے باہر کا میدان جہاں لوگ مشترکہ مفادات کو آگے بڑھانے کے لیے منسلک ہوتے ہیں"۔ سول سوسائٹی کو معاشرے کا تیسرا حصہ یا تیسرا شعبہ بھی سمجھا جاتا ہے، جو حکومت اور تجارت یا کاروباری شعبے سے الگ ہوتا ہے۔

7.6.2 سول سوسائٹی کی خصوصیات (Features of Civil Society)

- سول سوسائٹی مملکت یا حکومت کا حصہ نہیں بن سکتی، حکومت سے مدد نہیں لے سکتی۔

• سول سوسائٹی کسی سیاسی پارٹی سے وابستہ نہیں ہو سکتی، اس کا یہ مطلب نہیں کہ سول سوسائٹی کی کوئی سیاسی سوچ یا اقدار نہیں ہوں گی۔

• سول سوسائٹی کے اہداف و مقاصد مخصوص اور شفاف ہونے چاہئیں۔ یعنی سول سوسائٹی ایک غیر مملکتی تنظیم ہوگی، اس کی پوزیشن سیاسی جماعتوں سے باہر ہوگی اور اس کی سرگرمیاں ان کے اعلان کردہ پروگراموں کے خلاف کھلی اور شفاف ہوں گی۔

7.6.3 سول سوسائٹی کی ضرورت (The needs of civil society)

موجودہ وقت میں ایک مثالی جمہوری مملکت میں عموماً تین محکمے ہیں جنہیں قانون، انصاف اور حکمرانی کہتے ہیں۔ ایک موثر مملکت ہونے کے لیے ان تین حصوں کی تاثیر ضروری ہے۔ سول سوسائٹی حکومت کو مشورہ دے گی کہ ان تینوں محکموں کے درمیان تعلقات کو مناسب رکھا جائے۔ یہاں تک کہ اگر ضرورت پڑی تو وہ نگرانی بھی کریں گے۔ نہ صرف ایگزیکٹو برانچ کی نگرانی بلکہ مملکت کے دیگر تمام اداروں اور محکموں کی نگرانی بھی سول سوسائٹی کے بنیادی کاموں میں سے ایک ہے۔ جہاں سول سوسائٹی موثر نہیں ہے وہاں جمہوری مملکتیں بڑی حد تک غیر موثر رہتی ہیں۔

7.6.4 حکومت اور سول سوسائٹی (The Government and the Civil Society)

سول سوسائٹی کا حکومت کے ساتھ کیا تعلق ہے، ہم فلسفی ہیگل (Hegel) کو یاد کر سکتے ہیں، وہ کہتے ہیں۔ جدید مملکت میں حکومت زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوتی جا رہی ہے کہ ایک شہری کے طور پر انسان اپنی ذاتی ملکیت کے حقوق کے حصول میں بتدریج سکڑتا جا رہا ہے۔ لہذا افراد اپنے خاندان اور مملکت سے باہر اپنے طور پر مختلف کلبوں اور معاشرے سے پہلے کرتے ہیں۔ اس قسم کی تنظیموں کو سول سوسائٹی کہا جاتا ہے۔ ہیگل کا خیال تھا کہ سول سوسائٹی پر مملکت کا کنٹرول ہونا چاہیے، جس طرح سول سوسائٹی مملکت کی نگرانی کرتی ہے۔ اطالوی سوشلسٹ فلسفی انتونیو گرامسی کا خیال ہے کہ معاشرے میں دو طرح کے رشتے اہم ہیں۔ ایک ہے 'Hegemony' اور دوسرا 'Domination'۔ مملکت تسلط کے ذریعے کنٹرول کرتی ہے۔ لیکن تسلط قائم کرنے کے لیے شہریوں کی رضامندی ضروری ہے۔ سول سوسائٹی اکثر مملکت کے اتحادی کے طور پر کام کرتی ہے، بعض اوقات مملکت کے کنٹرول کے خلاف۔

حکومت کے ساتھ تعلقات کا اندازہ لگا کر سول سوسائٹی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ سول سوسائٹی کے اہم کام یہ ہیں:

- مملکت کے انتظام میں حکومت کو مشورہ دینا؛
- عوام الناس کے مفادات کے تحفظ کے لیے جدوجہد کرنا؛
- حکومت کو وہ پیش کریں جو عوام چاہتے ہیں۔ وہ حکومت کو اس کے غلط کاموں پر تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور عوام کو امن و امان اور ملک کی ترقی و خوشحالی کے معاملے پر رہنمائی بھی فراہم کرتے ہیں۔
- انسانی حقوق، جمہوریت، احتساب، شفافیت، عدلیہ کی آزادی اور بہتر حکمرانی کے قیام میں کردار ادا کرنا۔

- شہری کو مطلع کرنا کہ شہری مسئلے کا حل کہاں سے تلاش کیا جاسکتا ہے اور اسے کیسے تلاش کیا جاسکتا ہے؛
- لوگوں کے سماجی و اقتصادی مفادات کے تحفظ کے لیے رائے عامہ بنانے کی کوشش کریں۔
- شہری مسائل کے حل کے لیے کھلی بحث کا اہتمام کریں۔

ان کاموں کا تجزیہ کرتے ہوئے ہم مملکت اور سول سوسائٹی کے درمیان ایک واضح تعلق تلاش کر سکتے ہیں۔ سول سوسائٹی تعمیری تنقید کے ساتھ حکومت کے ساتھ تعاون کرے گی اور حکومت کے ساتھ تعلقات استوار کرے گی اور جاری رکھے گی۔

7.6.5 بازار اور سول سوسائٹی (Market and civil society)

سول سوسائٹی کے ساتھ بازار کے تعلقات کے بارے میں دو مختلف نظریات ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بازار کو شہریوں کے ذاتی حقوق کا حامی ہونا چاہیے، اور ایسے میں، بازار سے متعلق تنظیموں کو سول سوسائٹی کا حصہ ہونا چاہیے۔ لیکن گروہوں کا خیال ہے کہ بازار ان اداروں میں شامل ہے جو فرد کے حقوق کا بھی استحصال کرتے ہیں۔ اور اس طرح فرد اور معاشرے کو بازار سے لڑنا پڑتا ہے۔ دوسری طرف، تجارتی انجمنیں منافع کے لیے کام کرتی ہیں اور تاجروں کے مفاد کا خیال رکھتی ہیں۔ عام لوگوں کے حقوق قائم کرنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ اکثر ان کے حقوق سے محروم رہتے ہیں۔

لہذا رائے کے مطابق بازار سیکٹر اور بازار سیکٹر سے متعلق تنظیموں کو سول سوسائٹی کا حصہ نہیں بننا چاہیے۔ مذکورہ بالا بحثوں سے بازار سیکٹر پر سول سوسائٹی کا کردار واضح ہوتا ہے۔ آج کی ایک جمہوری مملکت کی کھلی منڈی کی معیشت میں، اس کا بازار کے نظام پر کم کنٹرول ہے۔ نتیجے کے طور پر، بہت سے معاملات میں، بازار کی صورت حال عوامی مفاد کے خلاف ہو جاتی ہے۔ اور اسی لیے سول سوسائٹی کا کردار سامنے آتا ہے۔ اس صورت حال میں، سول سوسائٹی بازار کی صورت حال کو عوامی مفاد کے حق میں لانے کی کوشش کرے گی۔ ترقی صرف اس مملکت میں پائیدار ہو سکتی ہے جب حکومت، بازار کا نظام اور سول سوسائٹی ایک دوسرے کی تکمیل میں کام کریں۔ آج کی ایک جمہوری مملکت کی کھلی منڈی کی معیشت میں، اس کا بازار کے نظام پر کم کنٹرول ہے۔ نتیجے کے طور پر، بہت سے معاملات میں، بازار کی صورت حال عوامی مفاد کے خلاف ہو جاتی ہے۔ اور اسی لیے سول سوسائٹی کا کردار سامنے آتا ہے۔ اس صورت حال میں، سول سوسائٹی بازار کی صورت حال کو عوامی مفاد کے حق میں لانے کی کوشش کرے گی۔

7.6.6 مملکت، بازار اور سول سوسائٹی (The State, Market and Civil Society)

مملکت اور سول معاشرے کے درمیان علیحدگی یا فرق جدید مملکت کی ایک آئینی اور وضاحتی خصوصیت ہے۔ یہ صرف 18 ویں صدی کے آخر اور 19 ویں صدی کے اوائل میں ہے کہ سول معاشرے اور مملکت کے درمیان ایک مکمل فرق ابھرتا ہے۔ اس سے پہلے سول سوسائٹی ایک پرامن سیاسی نظم قائم کرتی تھی جو قانون کے تحت چلتی تھی۔ 18 ویں صدی کے اواخر اور 19 ویں صدی کے اوائل میں، سول سوسائٹی مملکت سے الگ ہو کر ایک الگ شعبہ اور زندگی کا دائرہ بن جاتا ہے۔ عام طور پر، مختلف منطقوں، شعبوں کے دائروں کے درمیان علیحدگی لبرل

ازم کی ایک موروثی اور الگ خصوصیت ہے، جس طرح سیاسی اور اقتصادی کے درمیان علیحدگی سرمایہ داری کی ایک لازمی خصوصیت ہے اور مملکتی سماج کی تقسیم جدید کی ایک الگ خصوصیت اور تشکیل ہے۔ مملکت، بازار اور سول سوسائٹی کی علیحدگی جدید، مغربی سیاسی جدیدیت اور لبرل، نمائندہ جمہوریت کی ایک الگ اور آئینی خصوصیت ہے۔ سول معاشرے اور مملکت کے درمیان فرق جدیدیت اور جدید معاشرے کی ایک الگ اور آئینی خصوصیت بن جاتا ہے کہ مملکت معاشرے سے الگ ہو جاتی ہے۔

اپنے *Philosophy of Right* میں ہیگل (Hegel) نے سول سوسائٹی کے جدید تصور کی بنیاد رکھی، اور اس تصور کی حمایت کی کہ سول سوسائٹی جدید مملکت کی ایک خصوصیت ہے۔ ہیگل کے نزدیک، سول سوسائٹی خاندان اور مملکت کے درمیان ایک دائرہ تھا، یعنی بازار سمیت، اور بہت مرکزی طور پر 'ضروریات کا نظام' تشکیل دیا گیا تھا جہاں لوگ مخصوص ضروریات کے ساتھ ایک دوسرے کا سامنا کرتے ہیں جسے سیاسی معیشت کی سائنس کے ذریعے بہتر طور پر سمجھا جاتا ہے۔ سول سوسائٹی لیٹرائزڈ (atomised) خود غرض افراد کا ایک دائرہ ہے، جو سیاسی کے برعکس سماجی و اقتصادی ہے اور جیسا کہ غیر سیاسی دکھائی دیتا ہے۔ سول سوسائٹی کے خلاف کسی چیز کے طور پر مملکت کے تجرید کا مطلب یہ ہے کہ مملکت سیاسی عمل کا میدان بن جاتی ہے، مطلب یہ ہے کہ سیاسی جدوجہد مملکت کے لیے مخصوص ہے، سول سوسائٹی کے عمل کو غیر سیاسی کرنا۔ خاص طور پر اقتصادی۔ اسے مارکس نے خاص طور پر "On the Jewish Question" اور اس کے "Critique of Hegel's Doctrine of the State" میں اٹھایا تھا جہاں وہ دلیل دیتے ہیں کہ مملکت کی رسمی (سیاسی) مساوات نے سول سوسائٹی (یا معیشت) کی حقیقی، انسانی، عالمگیر آزادی کو چھپا دیا ہے۔ مملکت کی تجرید اور سول سوسائٹی سے سیاسی دوری سیاسی نوعیت اور سول سوسائٹی کے سیاسی آئین، خاص طور پر بازار اور معیشت کو چھپا دیتی ہے، جو فطری اور غیر سیاسی دکھائی دیتے ہیں۔

1980 اور 1990 کی دہائیوں میں، سول سوسائٹی ایک بار پھر منظر عام پر آئی اور مشرقی یورپ اور لاطینی اور جنوبی امریکہ میں آمرانہ حکومتوں کے خاتمے کے بعد لبرل۔ جمہوری خیالی تصور میں ایک مراعات یافتہ مقام حاصل کیا۔ تاہم، اب، سول سوسائٹی کو بازار کے علاوہ کسی اور چیز کے طور پر ممتاز کیا گیا تھا، جس کے نتیجے میں مملکت، بازار اور سول سوسائٹی میں واضح فرق تھا۔ یہ تصور، سوویت کے بعد اور سرمایہ داری اور لبرل ڈیموکریٹک رجائیت کے ایک مخصوص امتزاج میں واقع تھا۔ یہاں، سول سوسائٹی کو مملکت سے باہر ایک عام مراعات یافتہ میدان یا دائرے کے طور پر تصور کیا گیا تھا جہاں تنظیمیں اور افراد آزادانہ طور پر بات چیت کرتے ہیں اور سیاسی اور اقتصادی کی منطق سے الگ ہوتے ہیں۔ سول سوسائٹی سماجی تنقید اور اختلاف رائے کے لیے ایک مراعات یافتہ میدان تھا، جو نہ صرف آمرانہ حکومتوں میں ایک جمہوری قوت کے طور پر پروان چڑھانا ضروری تھا، بلکہ مغربی یورپ میں جمہوریت کو متحرک رکھنے کے لیے بھی۔ ایک متحرک سول سوسائٹی اچھی طرح سے کام کرنے والی لبرل، نمائندہ، پارلیمانی جمہوریت کی پہچان بن گئی۔ اور اس لیے، "بچھتی کی بنیاد پر" سول سوسائٹی کو "نہ صرف دفتر شاہی مملکت کے خلاف بلکہ خود منضبط کاروباری معیشت سے بھی تحفظ فراہم کرنا تھا"۔ سول سوسائٹی ایک مخصوص قدر پر مبنی تھی جسے مملکت اور بازار کی تجاوزات سے بچانا تھا۔ سول سوسائٹی کے اس تصور نے عام طور پر سول سوسائٹی کی تحقیق پر واضح نشانات چھوڑے ہیں۔

تاہم، لبرل جمہوری خیالی تصورات میں دائروں کی علیحدگی اس بات کو سمجھنے میں رکاوٹ بنتی ہے کہ کس طرح سول سوسائٹی ایک دی گئی ہستی یا دائرہ نہیں ہے، بلکہ ایک ایسی چیز ہے جس کے وجود کے لیے مستقل طور پر پیدا اور تعمیر کی جانی چاہیے۔ اس طرح کی علیحدگی سول سوسائٹی کو ایکسٹراپولیٹیکل!، مملکت اور بازار سے باہر ایک میدان، دائرہ یا شعبہ قرار دیتی ہے جو اصل میں یا اس کے جوہر میں سیاسی اور معاشی منطق یا مفادات کے ذریعے پھیلی ہوئی یا بگڑی ہوئی نہیں ہے، اور مخصوص اقدار کو مجسم اور وراثت میں رکھتی ہے۔ یہ جیسے رضاکاریت، مواصلات، ہم آہنگی، بحث، جمہوریت، تنقید اور اختلاف رائے۔ اس طرح سول سوسائٹی مملکت (سیاسی) اور بازار (معیشت) سے الگ، پہلے، پہلے، یا کم از کم باہر، خود مختار، موجود چیز کے طور پر ایک پوزیشن پر قابض ہو جاتی ہے۔

7.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- مملکت، بازار، اور سول سوسائٹی معاشرے کے اندر تین الگ الگ لیکن باہم جڑے ہوئے شعبوں کی نمائندگی کرتے ہیں، ہر ایک حکمرانی، معاشیات اور سماجی تنظیم میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔
- مملکت سے مراد ادارہ جاتی اتھارٹی ہے جو حکمرانی اور عوامی سامان اور خدمات کی فراہمی کے لیے ذمہ دار ہے۔ اس میں حکومتی اداروں، قانون سازی کے فریم ورک، اور ریگولیٹری ایجنسیوں کو شامل کیا گیا ہے جو امن و امان کو برقرار رکھنے، سماجی بہبود کو یقینی بنانے، اور عوامی وسائل کے انتظام کے ذمہ دار ہیں۔
- اس کے برعکس، بازار معاشی تبادلے کے دائرے اور طلب اور رسد کی حرکیات سے چلنے والی لین دین کی سرگرمی کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس میں سامان اور خدمات کی پیداوار، تقسیم اور استعمال میں مصروف کاروبار، کاروباری افراد، صارفین اور مالیاتی ادارے شامل ہیں۔
- مسابقت اور منافع کے مقصد کے فریم ورک کے اندر کام کرتے ہوئے، بازار جدت کو فروغ دیتی ہے، وسائل کو مؤثر طریقے سے مختص کرتی ہے، اور دولت پیدا کرتی ہے۔ تاہم، یہ بازار کی ناکامیوں کو روکنے، منصفانہ مسابقت کو یقینی بنانے، اور صارفین کے حقوق کے تحفظ کے لیے ریگولیٹری نگرانی کی بھی ضرورت ہے۔
- سول سوسائٹی رضاکارانہ انجمنوں، کمیونٹی تنظیموں اور نجی سطح پر چلنے والی تحریکوں کا دائرہ تشکیل دیتی ہے جو حکومتی اور تجارتی مفادات سے آزاد ہوتی ہے۔ اس میں غیر سرکاری ادارے، وکالت کرنے والے گروپس، مذہبی ادارے، اور ثقافتی تنظیمیں شامل ہیں جو شہریوں کو مشترکہ اقدار، مفادات اور اسباب کے گرد متحرک کرتی ہیں۔
- سول سوسائٹی شہری مشغولیت، سماجی سرگرمی، اور جمہوری شرکت، سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے، انسانی حقوق کو آگے بڑھانے، اور مملکت اور بازار دونوں کو جوابدہ رکھنے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتی ہے۔

- یہ تینوں شعبے ایک ساتھ مل کر جدید معاشروں کی بنیاد بناتے ہیں، ان کے باہمی تعامل اور تعاون سے حکمرانی، معاشیات اور سماجی ترقی کی حرکیات تشکیل پاتی ہیں۔ مملکت، بازار اور سول سوسائٹی کے کرداروں اور ذمہ داریوں میں توازن پائیدار ترقی، سماجی انصاف کو فروغ دینے، اور کمیونٹی کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے۔

7.8 کلیدی الفاظ (Keywords)

بازار

ایک ایسا طریقہ کار جس کے ذریعے خریدار اور بیچنے والے اشیاء، خدمات یا وسائل کے تبادلے کے لیے بات چیت کرتے ہیں، جو اکثر طلب اور رسد کی قوتوں سے رہنمائی کرتے ہیں۔

آزاد بازار

ایک معاشی نظام جس میں اشیاء اور خدمات کی قیمتیں کھلی منڈی سے طے ہوتی ہیں اور صارفین اور پروڈیوسرز حکومت کی مداخلت کے بغیر معاشی فیصلے کرنے کے لیے آزاد ہیں۔

کاروباری معیشت

ایک معاشی نظام جو بنیادی طور پر حکومتی کنٹرول کے بجائے بازار کی قوتوں سے چلتا ہے، جہاں پیداوار، سرمایہ کاری، اور تقسیم سے متعلق فیصلے افراد اور کاروبار کرتے ہیں۔

رضاکارانہ ایسوسی ایشن

ایک گروپ یا تنظیم جو افراد کی طرف سے تشکیل دی گئی ہے جو رضاکارانہ طور پر مشترکہ مفادات کے حصول کے لیے، حکومتی جبر کے بغیر اکٹھے ہوتے ہیں۔

غیر سرکاری تنظیم (این جی او)

ایک غیر منافع بخش تنظیم جو حکومت سے آزادانہ طور پر کام کرتی ہے، جو اکثر سماجی، ماحولیاتی، یا انسانی مسائل کو حل کرنے پر مرکوز ہوتی ہے۔

حکمرانی

فیصلہ سازی کا عمل اور عوامی امور کے دائرے میں فیصلوں پر عمل درآمد، جس میں رسمی سرکاری اداروں اور غیر رسمی میکانزم دونوں شامل ہیں۔

ضابطہ

قواعد، قوانین، یا ہدایات جو حکومتی حکام کی طرف سے کسی خاص شعبے یا صنعت کے اندر رویے کو کنٹرول کرنے یا ان کا نظم کرنے کے لیے نافذ کیے جاتے ہیں، جن کا مقصد اکثر مخصوص سماجی یا اقتصادی مقاصد کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔

نجکاری

کسی کاروبار، انٹرپرائز، یا عوامی خدمات کی ملکیت، کنٹرول، یا آپریشن کو پبلک سیکٹر (حکومت) سے نجی شعبے (افراد یا نجی ملکیت والی کمپنیوں) کو منتقل کرنا۔

سماجی سرمایہ

رشتوں کے نیٹ ورک، باہمی تعاون کے اصول، اور مشترکہ اقدار جو کسی کمیونٹی یا معاشرے کے اندر تعاون اور اجتماعی کارروائی کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔

عوامی سامان

وہ سامان یا خدمات جو غیر مستثنیٰ اور غیر مسابقتی ہیں، یعنی افراد کو ان کے استعمال سے خارج نہیں کیا جاسکتا، اور ایک شخص کا استعمال دوسروں کے لیے اچھی چیزوں کی دستیابی کو کم نہیں کرتا ہے۔ مثالوں میں صاف ہوا، قومی دفاع، اور عوامی پارکس شامل ہیں۔

7.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

7.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- مندرجہ ذیل میں سے کون سی مملکت کی خصوصیت ہے؟

(a) زیادہ سے زیادہ منافع

(b) جمہوری حکومت

(c) انفرادی مفادات کا حصول

(d) آزاد منڈی کے اصولوں کو فروغ دینا

2- بازار کی حرکیات کے تناظر میں، قیمتوں کا بنیادی کام کیا ہے؟

(a) دولت کی دوبارہ تقسیم

(b) طلب اور رسد کو منظم کرنا

(c) حکومتی پالیسیوں کا قیام

(d) سماجی مساوات کو فروغ دینا

3- سول سوسائٹی بنیادی طور پر شامل ہے:

(a) سرکاری ادارے

(b) مذہبی تنظیمیں

(c) غیر سرکاری تنظیمیں (این جی اوز)

(d) کارپوریٹ ادارے

4- معاشرے کے اندر قوانین اور ضوابط کو نافذ کرنے کے لیے کون سا ادارہ ذمہ دار ہے؟

(a) سول سوسائٹی

(b) بازار فورسز

(c) مملکتی ادارے

(d) بین الاقوامی تنظیمیں

5- جمہوری نظام میں سول سوسائٹی کا کلیدی کردار کیا ہے؟

(a) منافع پیدا کرنا

(b) شہریوں کے حقوق کی وکالت کرنا

(c) بازار کے مقابلے کو کنٹرول کرنا

(d) مالیاتی پالیسیوں کا نفاذ

6- مندرجہ ذیل میں سے کون سی بازار کی خصوصیت ہے؟

(a) درجہ بندی کا ڈھانچہ

(b) عوامی بہبود پر زور

(c) وکندریقت فیصلہ سازی۔

(d) سماجی اقدار کا تحفظ

7۔ بازار میں مملکتی مداخلت کا مقصد اکثر یہ ہوتا ہے:

(a) مسابقت کو کم کرنا

(b) صارفین کے انتخاب کو محدود کرنا

(c) اقتصادی کارکردگی کو بڑھانا

(d) اجارہ داریوں کی حوصلہ افزائی

8۔ سول سوسائٹی کو مملکت اور بازار سے کیا منفرد کرتا ہے؟

(a) منافع کا حصول

(b) عوامی بہبود پر توجہ دیں۔

(c) جمہوری طرز حکمرانی

(d) رضا کارانہ انجمن

9۔ کون سا ادارہ بنیادی طور پر عوامی سامان اور خدمات فراہم کرنے کا ذمہ دار ہے؟

(a) سول سوسائٹی

(b) بازار فورسز

(c) مملکتی ادارے

(d) مذہبی تنظیمیں

10۔ ایک اچھی طرح سے کام کرنے والے معاشرے میں، مملکت، بازار اور سول سوسائٹی کے درمیان توازن اس کے لیے بہت ضروری ہے:

(a) انفرادی منافع کو زیادہ سے زیادہ کرنا

(b) سماجی انصاف کو یقینی بنانا

(c) اجارہ داری کے طریقوں کو فروغ دینا

(d) اظہار رائے کی آزادی کو محدود کرنا

7.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. بازار کی بدلتی ہوئی حیثیت پر بحث کریں اور مملکت سے اس کے تعلقات کا تجزیہ کریں۔
2. بدلتے ہوئے عالمی تناظر میں مملکت کے کردار پاروشنی ڈالیں۔
3. آپ مملکت، بازار اور سماجی تحریکوں کو ایک دوسرے سے کیسے جوڑتے ہیں؟ وضاحت کریں۔
4. سول سوسائٹی سے کیا مراد ہے؟ متعارف کرائیں۔
5. مملکت، بازار اور سول سوسائٹی کے مابین تعلقات کی وضاحت کریں۔

7.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. بازار کی بدلتی ہوئی حیثیت پر بحث کریں اور مملکت سے اس کے تعلقات کا تجزیہ کریں۔
2. آپ مملکت، بازار اور سماجی تحریکوں کو ایک دوسرے سے کیسے جوڑتے ہیں؟ وضاحت کریں۔
3. مملکت، بازار اور سول سوسائٹی کے مابین تعلقات کی وضاحت کریں۔

7.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Gijssels, C., & Develtere, P. (2008). *The Cooperative Trilemma: Co-operatives between Market, State and Civil Society*. Working Papers on Social and Co-operative Entrepreneurship WP-SCE, 08-01.
2. Skidmore, D. (2001). *Civil society, social capital and economic development*. *Global society*, 15(1), 53-72.
3. Meyer, H. D., & Boyd, W. L. (Eds.). (2001). *Education between state, markets, and civil society: Comparative perspectives*. Routledge.
4. Fernando, J. L., & Heston, A. W. (1997). *Introduction: NGOs between states, markets, and civil society*. *The Annals of the American Academy of Political and Social Science*, 554(1), 8-20.
5. Arrow, K. 1974. *The Limits of Organisation*, New York and London, W. W. Norton and Company.
6. Buchanan, J. 1986. *Contractarianism and Democracy in J. Buchanan, Liberty, Market and State*, Brighton, Wheatsheaf Books Ltd..

اکائی 8- مملکت اور حکمرانی

(State and Governance)

اکائی کے اجزا:

تمہید	8.0
مقاصد	8.1
حکمرانی اور مملکت پر ایک طائرانہ نظر	8.2
قانونی بنیادیں: حکمرانی، دستور اور حقوق	8.3
قانون کی حکمرانی: انصاف اور استحکام	8.4
مملکتی امور کے لوازمات: حکمرانی اور نظم و نسق عامہ	8.5
حکمرانی میں منتخب عہدیداروں اور منتظمین کا باہمی تعامل	8.6
مملکتی حکمرانی میں عصری چیلنجز	8.7
اقتصادی نتائج	8.8
کلیدی الفاظ	8.9
نمونہ امتحانی سوالات	8.10
معروضی جوابات کے حامل سوالات	8.10.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	8.10.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	8.10.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	8.11

8.0 تمہید (Introduction)

معاشرے کے کام کرنے کے طریقہ کار کو سمجھنے میں مملکت اور حکمرانی بنیادی تصورات ہیں۔ مملکت سے مراد ایک سیاسی وجود ہے جس میں متعین سرحدیں، ایک حکومت، اور قوانین بنانے اور نافذ کرنے کا اختیار ہے۔ یہ ایک تنظیمی ڈھانچے کے طور پر کام کرتا ہے جو ضروری خدمات فراہم کرتا ہے اور اپنے علاقے میں نظم و نسق برقرار رکھتا ہے۔

دوسری طرف حکمرانی میں وہ طریقہ کار اور عمل شامل ہیں جن کے ذریعے مملکت کے فیصلے کیے جاتے ہیں اور ان پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ اس میں حکومت، عدلیہ اور سول سوسائٹی جیسے مختلف اداروں کی پالیسیوں کی تشکیل اور ان پر موثر عملدرآمد کو یقینی بنانے میں شرکت شامل ہے۔ بہتر حکمرانی شفافیت اور جوابدہی کو فروغ دیتی ہے۔

حقیقتاً، مملکت ایک اعلیٰ ہستی ہے، جبکہ حکمرانی ان طریقوں اور اصولوں کا خاکہ پیش کرتی ہے جن کے ذریعے مملکت اپنے معاملات کو چلاتی ہے۔ یہ ایک ساتھ مل کر ایک فعال معاشرے کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، اس کی ترقی، استحکام اور اس کے شہریوں کی فلاح و بہبود کو متاثر کرتے ہیں۔ اس اکائی میں ہم مملکت اور حکمرانی کے متعلق تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔

8.1 مقاصد (Objectives)

- اس اکائی کو پڑھنے کے بعد، طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ
- حکمرانی اور حکومت سے بخوبی واقف ہو سکیں گے۔
 - اختیارات کے غلط استعمال کو روکنے اور مملکت کے اندر چیک اینڈ بیلنس کو یقینی بنانے کے لیے اختیارات کی علیحدگی کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔
 - جدید مملکت کی ضروری خصوصیات کا جائزہ اور تجزیہ کر سکیں کہ وہ کس طرح موثر حکمرانی اور سماجی استحکام میں اپنا تعاون کرتے ہیں۔
 - مملکت کی قانونی بنیادوں کو دریافت کر سکیں، بشمول نظم و نسق کی تشکیل اور قانون کی حکمرانی کو یقینی بنانے میں دستور اور قانونی نظام کے کردار کو جانیں گے۔
 - مملکتوں کو درپیش چیلنجز، جیسے بدعنوانی، انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں، اور معاشی عدم مساوات پر تبادلہ خیال کر سکیں، اور حکمرانی پر ان کے اثرات کا تجزیہ کر سکیں گے۔
 - فرد کے حقوق کے تحفظ اور احتساب کو فروغ دینے میں اس کے کردار پر غور کرتے ہوئے، معاشرے کے اندر انصاف اور استحکام کو برقرار رکھنے میں قانون کی حکمرانی کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں گے۔

- معاشی عدم مساوات کے پالیسی کی تشکیل اور نفاذ کے لیے اس کے مضمرات پر غور کرتے ہوئے، موثر حکمرانی اور سماجی بہبود پر اثرات کا جائزہ لے سکیں گے۔
- حکمرانی میں عوامی انتظامیہ کے کردار کا جائزہ لیں گے، پالیسی کے نفاذ اور خدمات کی فراہمی میں اس کی ذمہ داریوں کو سمجھ سکیں۔ عصری عالمی سیاست میں اجتماعی سلامتی کی تاثیر اور چیلنجز کا تنقیدی جائزہ کر سکیں گے۔

8.2 حکمرانی اور مملکت پر ایک طائرانہ نظر (An Overview of Govetnance and State)

حکمرانی سے مراد وہ نظام، عمل اور ڈھانچے ہیں جن کے ذریعے اداروں، معاشروں یا مملکتوں میں اختیار اور فیصلے کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں وہ طریقے شامل ہیں جن کے ذریعے افراد اور ادارے معاملات کو منظم کرنے اور کما کائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بات چیت کرتے ہیں۔ حکمرانی کا دائرہ سرکاری اداروں سے بڑھ کر مختلف ادکاروں جیسے نجی شعبے کے اداروں، غیر سرکاری تنظیموں اور شہریوں کو شامل کرتا ہے۔

حکمرانی کی کئی تعریفیں ہیں جو اس کی کثیر جہتی نوعیت کی عکاسی کرتی ہیں۔ ایک نقطہ نظر حکمرانی کو معاشرے میں طاقت کی تقسیم اور استعمال کے طریقے کے طور پر دیکھتا ہے، جس میں شرکت اور جوابدہی پر زور دیا جاتا ہے۔ اور دوسرا نقطہ نظر پالیسیوں کی تشکیل اور نفاذ پر زور دیتا ہے، اداروں کے کردار اور فیصلہ سازی کے عمل کو اجاگر کرتا ہے۔

حکمرانی میں مساوات، جامعیت اور انسانی حقوق کے تحفظ کے اصول بھی شامل ہیں۔ موثر حکمرانی شفافیت، انصاف پسندی اور قانون کی حکمرانی کو فروغ دیتی ہے۔ یہ سماجی ہم آہنگی، اقتصادی ترقی اور اجتماعی مقاصد کے حصول کے لیے ضروری ہے۔

خلاصہ یہ کہ حکمرانی ایک جامع تصور ہے جس میں ڈھانچے اور عمل شامل ہیں جو فیصلہ سازی اور مختلف ترتیبات میں اختیارات کے استعمال کی رہنمائی کرتے ہیں، استحکام، احتساب، اور افراد اور سماج کی فلاح و بہبود کو فروغ دیتے ہیں۔

ایک مملکت ایک خود مختار سیاسی ادارہ ہے جس میں متعین سرحدیں، ایک مستقل آبادی، اور ایک مرکزی حکومت ہے جو اپنے علاقے پر اختیار رکھتی ہے۔ اس کے پاس قوانین بنانے اور نافذ کرنے، نظم و ضبط برقرار رکھنے اور سفارتی تعلقات میں مشغول ہونے کا اختیار ہے۔ مملکتیں سائز، سیاسی نظام اور ثقافتی تنوع میں مختلف ہوتی ہیں، لیکن وہ اپنے شہریوں کی حکومت کرنے اور ان کی نمائندگی کرنے کا مشترکہ مقصد رکھتی ہیں۔ مملکت کا تصور بین الاقوامی تعلقات میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے، جو اقوام کے درمیان قانونی، سیاسی اور اقتصادی تعامل کے لیے فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ مملکتیں عالمی منظر نامے کی تشکیل اور اپنے باشندوں کی زندگیوں کو متاثر کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

مملکت کا تاریخی ارتقاء قدیم تہذیبوں سے ملتا ہے، جو میسوپوٹیمیا اور مصر میں شہری مملکتوں کے عروج کا گواہ ہے۔ صدیوں کے دوران، روم اور چین جیسی سلطنتیں ابھریں، جس نے مرکزی طرز حکمرانی کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ قرون وسطیٰ کے دور نے جاگیر داری کو دیکھا، جب کہ جدید مملکت نے نشاۃ ثانیہ کے دوران جنم لیا، اور ویسٹ فیلین نظام میں حتمی شکل پائی۔

پوری تاریخ میں، حکمرانی اور مملکتوں نے مشترکہ چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے تعاون کیا ہے۔ ابتدائی شہری مملکتوں نے باہمی دفاع کے لیے اتحاد قائم کیا، جبکہ سلطنتوں نے سفارتی تعلقات قائم کیے۔ قرون وسطیٰ کے دور میں جاگیر دارانہ حکمرانی دیکھنے میں آئی، اور ویسٹ فیلین نظام نے مملکتی تعاون کے ایک نئے دور کا آغاز کیا۔ آج، بین الاقوامی تنظیمیں عالمی مسائل پر تعاون کو فروغ دیتی ہیں۔

8.3 قانونی بنیادیں: حکمرانی، دستور اور حقوق (Legal Foundations)

مملکت کی قانونی بنیادیں دستور اور قانونی نظام پر استوار ہوتی ہیں، جو حکمرانی اور قانون کی حکمرانی کے لیے سنگ بنیاد کے طور پر کام کرتی ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- دستور: دستور اصولوں یا قائم کردہ نظیروں کا ایک بنیادی مجموعہ ہے جو کسی مملکت یا تنظیم پر حکومت کرتا ہے، اس کی حکومت کی ساخت، اختیارات اور حدود کا خاکہ پیش کرتا ہے۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے:
 - بنیادی قوانین: دستور بنیادی قانونی دستاویزات ہیں جو حکومت کی ساخت کی وضاحت کرتے ہیں، اختیارات مختص کرتے ہیں، اور شہریوں کے حقوق کو قائم کرتے ہیں۔ وہ اکثر ملک کی بنیادی اقدار اور اصولوں کو مجسم کرتے ہیں۔
 - تحریری اور غیر تحریری دستور: کچھ مملکتوں کا ایک تحریری دستور ہے، جیسا کہ مملکتائے متحدہ، جب کہ دیگر، برطانیہ کی طرح، ایک غیر تحریری دستور پر انحصار کرتے ہیں جو قوانین، کونشنز، اور قانونی نظیروں سے تشکیل پاتے ہیں۔
- قانونی نظام: مملکتیں یا توسول قانون یا عام قانون کو اپناتی ہیں۔ بہت سے ممالک دونوں کے دونوں کو ہی ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ کچھ مملکتیں اسلامی قانون کے اصولوں یا شریعت کو بنیادی قانونی نظام کے طور پر یا توسول یا عام قانون کے ساتھ شامل کرتی ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت والے ممالک میں یہ عام ہے۔
- اختیارات کی علیحدگی: عاملہ، مقننہ اور عدلیہ زیادہ تر مملکتیں اختیارات کی علیحدگی کو قبول کرتی ہیں، اختیار کو ایگزیکٹو، قانون ساز اور عدالتی شاخوں میں تقسیم کرتی ہیں۔ یہ علیحدگی طاقت کے غلط استعمال کو روکنے اور چیک اینڈ بیلنس کو یقینی بنانے کے لیے بنائی گئی ہے۔
- قانونی تحفظات اور حقوق: بہت سی مملکتیں انفرادی آزادیوں کے تحفظ کے لیے اپنے دستور میں حقوق کے بل یا انسانی حقوق کے قوانین کو شامل کرتی ہیں۔ ان میں امتیازی سلوک، من مانی گرفتاری، اور ازداری کی خلاف ورزی کے خلاف تحفظات شامل ہیں۔
- بین الاقوامی قانون: مملکتیں ملکی قانونی نظام کو متاثر کرتے ہوئے معاہدوں کے ذریعے بین الاقوامی قانون میں شامل ہوتی ہیں۔ بین الاقوامی قانون انسانی حقوق، تجارت اور ماحولیاتی تحفظ جیسے مسائل کو حل کرتا ہے۔
- ترمیم اور تشریح: دستور عام طور پر بدلتے ہوئے معاشرتی اصولوں کو اپنانے کے لیے ترمیم کی اجازت دیتا ہے۔ ترمیم کا عمل مختلف ہوتا ہے لیکن اکثر وسیع اتفاق رائے کی ضرورت ہوتی ہے۔

- عدالتی تشریح: عدالتیں دستوری اور قانونی دفعات کی تشریح اور ان کا اطلاق کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تاریخی عدالتی فیصلے اکثر قانونی منظر نامے کو تشکیل دیتے ہیں اور دستوری اصولوں کو واضح کرتے ہیں۔
- دستور کی بالادستی: بہت سی مملکتوں میں، دستور کو سپریم قانون سمجھا جاتا ہے، اور دیگر تمام قوانین کو اس کی دفعات کے مطابق ہونا چاہیے۔ یہ اصول دستور کی پاسداری کی اہمیت کو تقویت دیتا ہے۔
- ان قانونی بنیادوں کو سمجھنا اور برقرار رکھنا مملکت کے منظم کام کو یقین بناتا ہے، انفرادی حقوق کا تحفظ کرتا ہے، اور قانونی تنازعات کو حل کرنے کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ قانونی نظام قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنے اور منصفانہ اور جوابدہ حکمرانی کے ڈھانچے کو فروغ دینے کے لیے لازمی ہے۔

8.4 قانون کی حکمرانی: انصاف اور استحکام (Rule of Law: Justice and Stability)

- قانون کی حکمرانی ایک بنیادی اصول ہے جو ایک منصفانہ اور مستحکم معاشرے کو برقرار رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی اہمیت کو کئی اہم پہلوؤں سے بیان کیا جاسکتا ہے:
- قانونی یقینی اور پیشین گوئی
 - قانون کی حکمرانی ایک مستحکم اور متوقع قانونی فریم ورک فراہم کرتی ہے۔ افراد اسکی روشنی میں بہتر فیصلے کر سکتے ہیں، اس اعتماد کے ساتھ کہ قوانین کا مسلسل اطلاق معاشی استحکام اور ترقی کو فروغ دے گا۔
 - انفرادی حقوق کا تحفظ
 - یہ افراد کے حقوق اور آزادیوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اس بات کی یقین دہانی کرتا ہے کہ قوانین کے مسلسل اطلاق سے قانون کی حکمرانی ہوتی ہے جو شہریوں کو مملکت یا طاقتور افراد کی من مانی کارروائیوں سے بچاتی ہے، انصاف اور انصاف کو فروغ دیتی ہے۔
 - احتساب اور شفافیت
 - قانون کی حکمرانی تمام افراد بشمول سرکاری افسران کو ان کے اعمال کے لیے جوابدہ رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسا نظام قائم کرتی ہے جہاں ہر شخص قانون کے تابع ہو۔ اس کی وجہ سے بدعنوانی کم ہوتی ہے اور حکمرانی میں شفافیت کو فروغ ملتا ہے۔
 - 4. انصاف تک رسائی
 - یہ یقین بناتا ہے کہ ہر کسی کو انصاف تک مساوی رسائی حاصل ہو۔ ایک انصاف پسند معاشرہ کا تقاضا ہے کہ قانونی عمل قابل رسائی، سستا اور غیر جانبدارانہ ہو، جو افراد کو شکایات کا ازالہ کرنے اور تنازعات کو حل کرنے تک رسائی دیتے ہیں۔
 - حکومتی طاقت کی حد
 - قانون کی حکمرانی حکومتی طاقت کے استعمال پر حدیں لگاتی ہے۔ یہ اختیارات کے غلط استعمال، آمریت پسندی، اور من مانی فیصلہ سازی کو روکتی ہے اور ایسا نظام تشکیل دیتی ہے جہاں حکمران قانون کے پابند ہوں۔

- سماجی ہم آہنگی
- قانون کی حکمرانی کے تحت چلنے والا معاشرہ سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے۔ جب افراد یہ سمجھتے ہیں کہ قانونی نظام ہر ایک کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کرتا ہے، تو یہ اعتماد اور تعاون کو فروغ دیتا ہے، اتحاد اور سماج کے احساس میں تعاون کرتا ہے۔
- سرمایہ کاروں کا اعتماد اور اقتصادی ترقی
- قانون کی مضبوط حکمرانی والے ممالک سرمایہ کاروں کا اعتماد حاصل کرتے ہیں۔ ایسے ماحول میں کاروبار کے پھلنے پھولنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے جہاں معاہدے قابل نفاذ ہوتے ہیں، جائیداد کے حقوق محفوظ ہوتے ہیں، اور قانونی تنازعات کو منصفانہ طور پر حل کیا جاسکتا ہے، جس سے معاشی ترقی میں مدد ملتی ہے۔
- تصادم کی روک تھام
- قانون کی حکمرانی تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنے کے طریقہ کار کے طور پر کام کرتی ہے۔ جب قانونی عمل پر افراد کو بھروسہ ہوتا ہے تو افراد کو قانونی نظام سے باہر انصاف یا تنازعات کے حل کی دوسری شکلوں کا سہارا لینے کا امکان کم ہوتا ہے۔
- انسانی وقار اور مساوات
- قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنے سے انسانی وقار اور مساوات کے اصولوں کو تقویت ملتی ہے۔ یہ یقینی بناتی ہے کہ ہر کسی کے ساتھ، سماجی حیثیت یا پس منظر سے قطع نظر، قانون کے تحت احترام اور انصاف کے ساتھ برتاؤ کیا جائے۔ قانون کی حکمرانی ایک منصفانہ اور مستحکم معاشرے کی بنیاد ہے، جو منظم حکمرانی کے لیے فریم ورک فراہم کرتی ہے، انفرادی حقوق کی حفاظت کرتی ہے، اور ایک ایسے ماحول کو فروغ دیتی ہے جہاں شہری قانونی نظام کی منصفانہ اور پیش گوئی پر اعتماد کے ساتھ رہ سکیں۔

8.5 مملکتی امور کے لوازمات: حکمرانی اور نظم و نسق عامہ (Essentials of State Functioning)

مملکتی امور کے دو اہم لوازمات ہیں پہلا حکمرانی اور دوسرا نظم و نسق عامہ اور ان دونوں کے بنا مملکت کا تصور بھی ممکن نہیں، مندرجہ ذیل میں دونوں کی تفصیل کی جاتی ہے۔

حکمرانی (Governance)

حکمرانی کو مندرجہ بالا سطور میں ہم جان چکے ہیں اس لیے یہاں ہم اس کے صرف کچھ نکات ہی ذکر کریں گے۔ اس کے مندرجہ ذیل نکات قابل غور ہیں:

- پالیسی کی تشکیل: حکمرانی میں ایسی پالیسیوں کی تشکیل شامل ہوتی ہے جو معاشرتی ضروریات اور چیلنجوں کو حل کرتی ہوں۔
- فیصلہ سازی: اس میں ایسے فیصلے کرنا شامل ہے جو کم کائی پر اثر انداز ہوتے ہیں اور متنوع مفادات میں توازن رکھتے ہیں۔
- احتساب: حکمرانی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ اقتدار میں رہنے والے اپنے اعمال اور فیصلوں کے لیے جوابدہ ہوں۔

- شرکت: فیصلہ سازی کے عمل میں شہریوں کو شامل کرنا حکمرانی کی قانونی حیثیت کو بڑھاتا ہے۔

نظم و نسق عامہ (Public Administration)

عوامی انتظامیہ میں حکومتی پالیسیوں اور پروگراموں کا نفاذ شامل ہے۔ اس میں عوامی پالیسیوں کو انجام دینے اور عوامی خدمات کی فراہمی کے لیے ذمہ دار سرگرمیاں، اہلکار اور تنظیمیں شامل ہیں۔ نظم و نسق عامہ وسائل کے انتظام، قوانین پر عملدرآمد اور عوامی ضروریات کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس فیلڈ میں حکومتی اداروں کے اندر منصوبہ بندی، بجٹ سازی، عملے کا انتظام، اور دیگر انتظامی کام شامل ہیں۔ موثر عوامی انتظامیہ خدمات کی فراہمی اور قوانین کے نفاذ کو یقینی بناتے ہوئے مملکت کے موثر کام میں حصہ ڈالتی ہے۔ نظم و نسق عامہ میں مندرجہ ذیل نکات قابل غور ہیں:

- پالیسی کا نفاذ: نظم و نسق عامہ پالیسیوں پر عملدرآمد کرتے ہیں، ٹھوس اقدامات اور پروگراموں میں ان کا نفاذ کرتے ہیں۔
- وسائل کا انتظام: وہ عوامی وسائل کا انتظام کرتے ہیں، بشمول بجٹ سازی، پالیسی کے نفاذ میں مدد کے لیے۔
- سروس ڈیلیوری: نظم و نسق عامہ عوام کو ضروری خدمات کی فراہمی کے ذمہ دار ہیں۔
- قوانین کا نفاذ: وہ نظم اور انصاف کو برقرار رکھنے کے لیے قوانین کو برقرار رکھنے اور نافذ کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

حکمرانی اور نظم و نسق عامہ دونوں مملکت کے موثر کام کاج کے لیے لازم و ملزوم ہیں، عوامی مفاد کی خدمت کرنے والی پالیسیاں بنانے اور ان پر عمل درآمد کے لیے باہمی تعاون سے کام کرتے ہیں۔ جبکہ حکمرانی فیصلہ سازی اور سماجی تعامل کے وسیع پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتی ہے، عوامی انتظامیہ ان فیصلوں کے عملی نفاذ کو یقینی بناتی ہے، جو بالآخر مملکت کی بھلائی اور استحکام میں اپنا تعاون کرتی ہے۔

8.6 حکمرانی میں منتخب عہدیداروں اور منتظمین کا باہمی تعامل

(Interplay of Elected Officials and Administrators in Governance)

منتخب عہدیداروں اور انتظامی اداروں کے درمیان تعلق حکمرانی، پالیسی کے نفاذ، فیصلہ سازی، اور مملکت کی مجموعی فعالیت کو متاثر کرنے کا ایک اہم پہلو ہے۔ منتخب عہدیداروں اور انتظامی اداروں کے درمیان تعلق کو مندرجہ ذیل نکات سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے:

1- پالیسی کی تشکیل اور مینڈیٹ

- منتخب عہدیدار: منتخب عہدیدار، جیسے کہ سیاست دان اور قانون ساز، پالیسیوں اور قوانین کی تشکیل کے ذمہ دار ہیں۔ وہ انتخابات کے دوران ووٹرز کی طرف سے دیے گئے مینڈیٹ سے اپنا اختیار حاصل کرتے ہیں۔
- انتظامی اداروں: دوسری طرف، انتظامی اداروں کو ان پالیسیوں کو نافذ کرنے کا کام سونپا جاتا ہے۔ ان کا کردار منتخب عہدیداروں کے قائم کردہ قوانین اور ضوابط پر عمل درآمد کرنا ہے۔

2- ایگزیکٹو اتھارٹی اور نفاذ

- منتخب عہدیدار: منتخب عہدیدار، خاص طور پر عاملہ جیسے صدر یا گورنر، ایگزیکٹو اتھارٹی رکھتے ہیں۔ وہ حکمرانی کے لیے مجموعی سمت اور ترجیحات کا تعین کرتے ہیں۔
- انتظامی ادارے: انتظامی ادارے انتظامی فیصلوں پر عملدرآمد کرتے ہیں، پالیسیوں کی ٹھوس اقدامات میں ترجمانی کرتے ہیں۔ وہ وسائل کا انتظام کرتے ہیں، پروگراموں کی نگرانی کرتے ہیں، اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ روزانہ کی کارروائیاں وسیع تر پالیسی اہداف کے مطابق ہوں۔

3- چیک اور بیلنس

- منتخب عہدیدار: منتخب عہدیدار نگرانی کے طریقہ کار کے ذریعے انتظامی اداروں کی جانچ کرتے ہیں۔ وہ بجٹ پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، تقرریوں کی تصدیق کر سکتے ہیں، اور پالیسی کے مقاصد کے ساتھ ہم آہنگی کو یقینی بنانے کے لیے انتظامی کارروائیوں کی چھان بین کر سکتے ہیں۔
- انتظامی ادارے: انتظامی ادارے، پالیسیوں پر عمل درآمد کرتے ہوئے، منتخب عہدیداروں کو مہارت اور عملی بصیرت فراہم کر کے ایک جانچ کا کام بھی کرتے ہیں۔ وہ پالیسی کی ترقی کے دوران قیمتی ان پٹ پیش کرتے ہیں اور عمل درآمد میں ممکنہ چیلنجوں کو اجاگر کرتے ہیں۔

4- احتساب اور شفافیت

- منتخب عہدیدار: منتخب عہدیدار باقاعدہ انتخابات کے ذریعے عوام کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔ ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ شفاف طریقے سے پالیسی کے فیصلوں پر بات کریں گے اور اپنے حلقوں کی ضروریات کے لیے جوابدہی کا مظاہرہ کریں گے۔
- انتظامی ادارے: انتظامی ادارے پالیسیوں کے نفاذ کے بارے میں شفاف رپورٹس فراہم کر کے احتساب میں اپنا تعاون کرتے ہیں۔ اپنے کاموں کی جانچ پڑتال کے لیے مستعد ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ وسائل کا موثر استعمال کیا جائے گا۔

5- باہمی فیصلہ سازی

- منتخب عہدیدار: موثر طرز حکمرانی میں باہمی فیصلہ سازی شامل ہوتی ہے، جہاں منتخب عہدیدار اپنی مہارت سے فائدہ اٹھانے کے لیے انتظامی اداروں سے مشاورت کرتے ہیں۔
- انتظامی ادارے: انتظامی ادارے تکنیکی مشورے فراہم کر کے اور پالیسیوں پر عمل درآمد کرتے ہوئے اپنا تعاون کرتے ہیں۔ پالیسی سازی کے مرحلے کے دوران ان کا ان پٹ مجوزہ اقدامات کی تاثیر کو بڑھا سکتا ہے۔

6- پالیسی میں لچک اور موافقت

• منتخب عہدیدار: منتخب عہدیدار بدلتے ہوئے حالات اور عوامی ضروریات کی بنیاد پر پالیسیوں کو ڈھال سکتے ہیں، حکمرانی میں لچک فراہم کرتے ہیں۔

• انتظامی باڈیز: انتظامی اداروں کو پالیسیوں اور ترجیحات میں تبدیلیوں کے لیے موافق ہونا چاہیے۔ نئی ہدایات کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کی ان کی صلاحیت مملکت کے ذمہ دارانہ کام کے لیے اہم ہے۔

موثر حکمرانی کے لیے منتخب عہدیداروں اور انتظامی اداروں کے درمیان تعمیری تعلق کو سمجھنا اور برقرار رکھنا ضروری ہے۔ اس کے لیے اتھارٹی، تعاون، اور چیک اینڈ بیلنس کے توازن کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ پالیسیاں نہ صرف اچھی طرح سے مرتب کی گئی ہیں بلکہ ان پر عمل درآمد بھی عوام کے بہترین مفادات کے لیے ہو۔

8.7 مملکتی حکمرانی میں عصری چیلنجز (Contemporary Challenges in State Governance)

مملکتیں چیلنجز کے اسپیکٹرم سے نبرد آزما ہیں، جس سے حکمرانی اور سماجی بہبود متاثر ہوتی ہے۔ قابل ذکر مسائل میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

• بد عنوانی (Corruption)

وسیع پیمانے پر بد عنوانی مملکتی اداروں کو کمزور کرتی ہے، عوامی اعتماد کو ختم کرتی ہے اور وسائل کو ضروری خدمات سے ہٹاتی ہے۔
چیلنجز: شفاف نظام کا قیام، انسداد بد عنوانی کے اقدامات کو نافذ کرنا، اور مجرموں کو جوابدہ ٹھہرانا مسلسل چیلنجز ہیں۔

• انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں (Human Rights) Violations

انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں محدود آزادیوں سے لے کر امتیازی سلوک اور تشدد تک ہوتی ہیں، جو افراد کے وقار اور فلاح کو خطرے میں ڈالتی ہیں۔

چیلنجز: انسانی حقوق کے ساتھ سلامتی کے خدشات کو متوازن کرنا، جو ابدهی کو یقینی بنانا، اور نظامی مسائل جیسے امتیازی سلوک کو حل کرنا پیچیدہ رکاوٹیں پیش کرتا ہے۔

• سیاسی عدم استحکام (Political Instability)

حکومت میں متواتر تبدیلیاں یا اندرونی تنازعات حکمرانی میں خلل ڈالتے ہیں، ترقی اور سماجی ترقی میں رکاوٹ بنتے ہیں۔
چیلنجز: سیاسی تبدیلیوں کو آگے بڑھانا، جامع طرز حکمرانی کو فروغ دینا، اور عدم استحکام کی بنیادی وجوہات جیسے کہ معاشی تفاوت اور سماجی تناؤ کو دور کرنا۔

• معاشی عدم مساوات (Economic Inequality)

دولت کی تقسیم میں تفاوت، مساوی مواقع اور سماجی ہم آہنگی میں رکاوٹ ہے۔

چیلنجز: عدم مساوات کو کم کرنے کے لیے پالیسیوں کا نفاذ، وسائل تک مساوی رسائی کو یقینی بنانا، اور معاشی تفاوت میں کردار ادا کرنے والے نظامی مسائل کو حل کرنا۔

- موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی انحطاط (Climate Change and Environmental Degradation) ماحولیاتی چیلنجز ماحولیاتی نظام کو خطرہ بناتے ہیں، قدرتی آفات کو بڑھاتے ہیں، اور کمزور آبادیوں کو متاثر کرتے ہیں۔ چیلنجز: پائیدار پالیسیوں کو اپنانا، ماحولیاتی اثرات کو کم کرنا، اور موسمیاتی کارروائی میں عالمی تعاون کے خلا کو دور کرنا۔
- وبائی امراض اور صحت کے عالمی بحران (Pandemics and Global Health Crises) وبائی امراض جیسے واقعات صحت کی دیکھ بھال کے نظام، معیشتوں اور سماجی بہبود کو متاثر کرتے ہیں۔ چیلنجز: پیکچر صحت کے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر، عالمی رد عمل کو مربوط کرنا، اور صحت کے بحرانوں کے سماجی و اقتصادی اثرات سے نمٹنا۔
- سائبر سیکیورٹی کے خطرات (Cybersecurity Threats) بڑھتے ہوئے سائبر خطرات قومی سلامتی، رازداری اور اہم بنیادی ڈھانچے کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ چیلنجز: سائبر سیکیورٹی کے مضبوط اقدامات، بین الاقوامی تعاون، اور ابھرتے ہوئے خطرات سے نمٹنے کے لیے قانونی فریم ورک کو اپنانا۔
- ہجرت اور نقل مکانی (Migration and Displacement) تنازعات، موسمیاتی تبدیلیوں، یا معاشی عوامل کی وجہ سے جبری نقل مکانی انسانی اور حکمرانی کے چیلنجز کا باعث بنتی ہے۔ چیلنجز: ہجرت کی جامع پالیسیاں بنانا، بنیادی وجوہات کو حل کرنا، اور عالمی نقل مکانی کے انتظام میں تعاون کرنا۔
- ٹیکنالوجی اور رازداری کے خدشات (Technology) and Privacy Concerns ٹیکنالوجی میں ترقی رازداری کے مسائل اور ممکنہ غلط استعمال کو بڑھاتی ہے۔ چیلنجز: رازداری کے تحفظ کے ساتھ تکنیکی جدت کو متوازن کرنا، اخلاقی فریم ورک قائم کرنا، اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کو منظم کرنا۔
- عالمی حکمرانی کا خلا (Global Governance Gaps) عالمی حکمرانی میکانزم میں کمی بین الاقوامی چیلنجز کے موثر جوابات میں رکاوٹ ہے۔ چیلنجز: بین الاقوامی تعاون کو مضبوط بنانا، عالمی اداروں میں اصلاحات، اور عالمی فیصلہ سازی میں طاقت کے عدم توازن کو دور کرنا۔ یہ چیلنجز مملکتوں، بین الاقوامی تنظیموں اور سول سوسائٹی سے موثر حکمت عملی تیار کرنے، بہتر حکمرانی کو فروغ دینے، اور جامع اور پائیدار ترقی کو فروغ دینے کے لیے مشترکہ کوششوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔

8.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- حکمرانی میں فیصلہ سازی اور کمپائمنٹ شامل ہے، جبکہ عوامی انتظامیہ حکومتی پالیسیوں کو نافذ کرنے پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔
- دستور اور قانونی نظام مملکت کے کام کی بنیاد ہیں، ساخت، حقوق اور انصاف کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔
- قانون کی حکمرانی انصاف کو برقرار رکھنے، انفرادی حقوق کے تحفظ اور معاشرے کے اندر استحکام کو یقینی بنانے کے لیے اہم ہے۔
- منتخب عہدیدار پالیسیاں بناتے ہیں، جبکہ منتظمین ان پر عمل درآمد کرتے ہیں، موثر حکمرانی کے لیے ضروری باہمی تعلقات کو اجاگر کرتے ہیں۔
- عصری مملکتی چیلنجز میں بدعنوانی، انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں، سیاسی عدم استحکام، معاشی عدم مساوات، موسمیاتی تبدیلی، عالمی صحت کے بحران، سائبر سیکیورٹی کے خطرات، نقل مکانی کے مسائل، اور عالمی حکمرانی کے فرق شامل ہیں۔
- بدعنوانی سے نہایت برے اثرات مرتب ہوتے ہیں جیسے کہ یہ عوامی اعتماد کو ختم کرتی ہے، وسائل کے غلط استعمال کو بڑھاتی ہے، اور موثر طرز حکمرانی کو روکتی ہے، جس کے لیے شفاف نظام اور انسداد بدعنوانی کے اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے۔
- متواتر سیاسی تبدیلیاں حکمرانی میں خلل ڈالتی ہیں، اور عدم استحکام سے نمٹنے کے لیے جامع طرز حکمرانی، سیاسی تبدیلی، اور بنیادی وجوہات سے نمٹنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
- معاشی تفاوت مساوی مواقع کی راہ میں رکاوٹ ہے، اور عدم مساوات کو دور کرنے میں ایسی پالیسیاں نافذ کرنا شامل ہے جو وسائل کی مساوی رسائی کو یقینی بناتی ہیں۔

8.9 کلیدی الفاظ (Keywords)

- خود مختاری
- مملکت کا اعلیٰ اختیار ہے کہ وہ خود پر حکومت کرے اور بیرونی مداخلت یا اثرورسوخ کے بغیر اپنے علاقے میں فیصلے کرے۔
- پابندیاں
- ایک یا ایک سے زیادہ ممالک یا بین الاقوامی تنظیموں کی طرف سے عائد کردہ زبردستی اقدامات دوسرے ملک کو اپنا رویہ تبدیل کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے کے لیے، اکثر اقتصادی پابندیاں شامل ہوتی ہیں۔
- اجتماعی دفاع
- اجتماعی سلامتی کا ایک اصول جس میں اتحاد کے رکن ممالک کسی ایسے رکن کی مدد کے لیے آنے کا عہد کرتے ہیں جو مسلح حملے یا جارحیت کا شکار ہو۔
- امن قائم کرنا

تنازعات کو منظم کرنے اور حل کرنے، امن کو برقرار رکھنے، اور تنازعات کے بعد کی تعمیر نو میں مدد کے لیے بین الاقوامی فوجی اور سویلین اہلکاروں کی تعیناتی۔

• چیک اینڈ بیلنس

چیک ایک حکمرانی اصول ہے جو طاقت کے ارتکاز کو مختلف شاخوں یا اداروں میں تقسیم کر کے، احتساب کو یقینی بنانے اور غلط استعمال کو روکنے کے لیے بنایا گیا ہے۔"

8.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

8.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- معاشرے میں حکمرانی کا بنیادی مرکز کیا ہے؟

(a) پالیسی پر عمل درآمد

(b) فیصلہ سازی

(c) اصول کا نفاذ

(d) عدالتی تشریح

2- اختیارات کی علیحدگی میں کون سی شاخ قانون بنانے کی ذمہ دار ہے؟

(a) عاملہ

(b) مقننہ

(c) عدلیہ

(d) انتظامیہ

3- شہری قانون اور عام قانون کے نظام کے امتزاج کی اصطلاح کیا ہے؟

(a) ہائپرڈ قانون

(b) مخلوط قانونی نظام

(c) مربوط قانون

(d) دوہرا قانون

4- حکمرانی میں عوامی انتظامیہ کا بنیادی کردار کیا ہے؟

(a) پالیسی کی تشکیل

(b) پالیسی پر عمل درآمد

(c) عدالتی تشریح

(d) قانون سازی کے جائزے

5- مملکت کی حکمرانی میں چیک اینڈ بیلنس کو یقینی بنانے کے لیے کیا ضروری ہے؟

(a) قانونی نظیریں

(b) عدالتی تشریح

(c) اختیارات کی علیحدگی

(d) ایگزیکٹو آرڈرز

6- کون سا عنصر معاشی استحکام اور حکمرانی میں ترقی میں معاون ہے؟

(a) پیش گوئی

(b) کرپشن

(c) صوابدیدی فیصلے

(d) عدم مساوات

7- مملکتیں عالمی مسائل کے لیے کون سے بین الاقوامی قانونی طریقہ کار میں شامل ہیں؟

(a) ایگزیکٹو آرڈرز

(b) دستوری کنونشنز

(c) معاہدے

(d) عدالتی جائزے

8- کس چیلنج میں معاشرے کے اندر دولت کی تقسیم میں تفاوت شامل ہے؟

- (a) موسمیاتی تبدیلی
- (b) معاشی عدم مساوات
- (c) سائبر سیکیورٹی کے خطرات
- (d) انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں

9- قانونی نظام کی اصطلاح کیا ہے جس میں سول اور عام قانون دونوں عناصر شامل ہوں؟

- (a) مربوط قانون
- (b) دوہرا قانون
- (c) مخلوط قانونی نظام
- (d) ہائپرڈ قانون

10- بنیادی قوانین، حکومت کا ڈھانچہ، اور شہری حقوق کی کیا وضاحت ہوتی ہے؟

- (a) انتظامی ضوابط
- (b) قانونی نظام
- (c) بین الاقوامی معاہدے
- (d) دستور

8.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. اختیارات کی علیحدگی کا کیا مطلب ہے، اور یہ حکمرانی کے لیے کیوں ضروری ہے؟ وضاحت کیجئے۔
2. مملکتی نظم و نسق میں دستور کا کیا کردار ہے؟
3. تحریری اور غیر تحریری دستور کس طرح مختلف ہیں، اور ہر ایک کے ساتھ ممالک کی مثالیں فراہم کرتے ہیں؟
4. معاشرتی نظم و نسق کو برقرار رکھنے میں قانون کی حکمرانی کی کیا اہمیت ہے؟
5. حکمرانی میں عوامی انتظامیہ کی بنیادی ذمہ داریوں کی وضاحت کریں۔

8.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. کس طرح مملکت کے ارتقاء نے حکمرانی کے ڈھانچے اور حکمرانوں اور شہریوں کے درمیان وقت کے ساتھ تعلقات کو متاثر کیا ہے؟ وضاحت کیجئے۔
2. جدید مملکت کی ضروری خصوصیات کی وضاحت کیجئے۔ یہ خصوصیات موثر حکمرانی کے نظام کے قیام میں کس طرح معاون ہیں، اور ان کو برقرار رکھنے میں کیا چیلنجز پیدا ہو سکتے ہیں؟
3. ایک منصفانہ اور مستحکم معاشرے کو برقرار رکھنے میں قانون کی حکمرانی کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں۔

8.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Raghavan, V. R. (2010). *New Perspectives on Collective Security in the United Nations*. Oxford University Press.
2. Bagai, A. (2016). *Understanding Governance in the Twenty-first Century*. In S. Singh (Ed.), *Governance Issues and Challenges*. New Delhi, India: Sage.
3. Cadbury Report. (1992). *The Report of the Committee on the Financial Aspects of Corporate Governance*. London: Gee & Co.
4. Chhotray, V., & Stoker, G. (2008). *Governance Theory: A Cross Disciplinary Approach*. UK: Palgrave.
5. Frederickson, G. (2001). *Whatever happened to Public Administration? Governance, Governance Everywhere*. *The Oxford Handbook of Public Management*.
6. Fredrickson, H. G. (2008). *Whatever Happened to Public Administration: Governance, Governance Everywhere*. In B. Chakrabarty & M. Bhattacharya (Eds.), *The Governance Discourse*. New Delhi, India: Oxford University Press.
7. Grindle, M. S. (2007). *Good Enough Governance Revisited*. *Development Policy Review*
8. Holmstrom, B., & Kaplan, S. (2001). *Corporate Governance and the Merger Activity in the United States: Making Sense of the 1980s and 1990s*. *Journal of Economic Perspectives*,
9. Joseph, S. (2003). *Creating a Public: Reinventing Democratic Citizenship*. In G. Mahajan (Ed.), *The Public and the Private: Issues of Democratic Citizenship*. New Delhi, India: Sage Publications.
10. Kickert, W. J. M. (1993). *Complexity, Governance and Dynamics: Conceptual Explorations of Public Network Management*. In J. Kooiman (Ed.), *Modern Governance: Government-Society Interactions*. London: Sage Publications.

اکائی 9- قانون کی حکمرانی اور انسانی حقوق

(Rule of Law and Human Rights)

اکائی کے اجزا:

تمہید	9.0
مقاصد	9.1
قانون کی حکمرانی کا مفہوم	9.2
قانون کی حکمرانی کے اصول	9.3
قانون کی حکمرانی سے مستثنیات	9.4
قانون کی حکمرانی میں عدلیہ کا کردار	9.5
قانون کی حکمرانی سے متعلق دستوری دفعات	9.6
قانون کی حکمرانی کی اہمیت	9.7
قانون کی حکمرانی میں نفاذ کے چیلنجز	9.8
سپریم کورٹ کے کچھ فیصلے	9.9
قانون کے ذریعہ حکمرانی	9.10
انسانی حقوق کا مفہوم	9.11
انسانی حقوق کا بین الاقوامی بل	9.12
انسانی حقوق سے متعلق دیگر معاہدے	9.13
ہندوستان میں انسانی حقوق سے متعلق توضیحات	9.14
انسانی حقوق کے حوالے سے ابھرتے ہوئے چیلنجز	9.15
اکتسابی نتائج	9.16
کلیدی الفاظ	9.17
نمونہ امتحانی سوالات	9.18

معروضی جوابات کے حامل سوالات	9.18.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	9.18.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	9.18.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	9.19

9.0 تمہید (Introduction)

جمہوری نظام کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ یہ قانون کی حکمرانی کے اصول پر چلتا ہے۔ مختلف ممالک میں جمہوریت کی نوعیت مختلف ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ میں جمہوریت کا صدر ترقی نظام موجود ہے جب کہ ہندوستان اور برطانیہ میں جمہوریت پارلیمانی نظام کے تحت کام کرتی ہے۔ مختلف نوعیت کے باوجود بھی ہر جمہوری ملک میں بنیادی اصول یکساں ہوتے ہیں۔ یہ اصول اس ملک کی دستور کی مطابق ہوتے ہیں۔ دراصل یہ دستور ہی اس جمہوری نظام کا اعلیٰ قانون ہوتا ہے۔ اور اسی دستور کے ذریعہ ملک کی حکومت اور نظم و نسق عامہ چلائے جاتے ہیں۔

جمہوری ممالک کی دوسری خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہاں عوام کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ عوام ہی اپنے سیاسی نمائندوں کو چنتے ہیں۔ یہ نمائندے قانون ساز اسمبلیوں میں عوام کی فلاح کے لئے قانون بناتے ہیں۔ ان قوانین میں یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ کوئی بھی قانون انسانی حقوق کی پامالی نہ کرے۔ اس لئے ایسے قوانین کو رد کر دیا جاتا ہے۔ جمہوری نظام میں قانون کی حکمرانی دراصل انسانی حقوق کی ضمانت ہوتی ہے۔ یہ ضمانت آمریت یا دیگر سیاسی نظاموں میں موجود نہیں ہوتی ہے۔

9.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ،

- قانون کی حکمرانی کا مفہوم، اصول اور مستثنیات کا مطالعہ کریں گے۔
- قانون کی حکمرانی میں عدلیہ کے کردار، متعلقہ دستوری دفعات کو سمجھیں گے۔
- قانون کی حکمرانی کی اہمیت اور اس کے نفاذ میں چیلنجز کو جانیں گے۔
- انسانی حقوق کا مفہوم سمجھیں گے۔
- انسانی حقوق کے بین الاقوامی بل کا مطالعہ کریں گے۔
- انسانی حقوق سے متعلق دیگر معاہدے کو سمجھیں گے۔
- ہندوستان میں انسانی حقوق سے متعلق توجیحات کا مطالعہ کریں گے۔

- انسانی حقوق کے حوالے سے ابھرتے ہوئے چیلنجز کو جانیں گے۔

9.2 قانون کی حکمرانی کا مفہوم (Meaning of the Rule of Law)

قانون کی حکمرانی کا مطلب "لیکس ریکس" (lex rex) کے تصور میں موجود ہے جس کا مطلب ہوتا ہے کہ قانون ہی بادشاہ ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قانون سب سے اعلیٰ ہے اور تمام افراد کو یکساں طور پر اس کے تابع ہونا چاہیے۔ سیمونل ردر فورڈ (Samuel Rutherford) نے اپنی کتاب *Lex, Rex or the Law and the Prince* شائع کی تھی۔ کتاب کے مطابق قانون بادشاہ سے مقدم ہوتا ہے یعنی قانون بادشاہ سے پہلے آتا ہے اور بادشاہ کو قانون کی پابندی کرنی چاہیے۔ قانون کی حکمرانی جمہوری معاشروں میں ایک بنیادی تصور ہے جو اس اصول کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ تمام افراد اور ادارے بشمول حکومتیں، یکساں قوانین اور قانونی نظاموں کے تابع اور جوابدہ ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے، اور ہر کسی کو قانون کی پاسداری کرنی چاہیے، چاہے وہ کسی بھی عہدے یا حیثیت پر فائز ہو۔ آج کے دور میں قانون کی حکمرانی کو دنیا بھر کے جمہوری معاشروں کے بنیادی اصول کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ بہت سے ممالک کے قانونی اور آئینی نظاموں میں شامل ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ 'قانون سپریم ہے اور کسی انسان کو اس کے اوپر اختیار نہیں ہے'۔ ہندوستان میں دستور کی دفعہ 14 کے ذریعہ قانون کی حکمرانی کی ضمانت دی گئی ہے، جس کا مطلب ہے کہ تمام حکام کو اس پر سختی سے عمل کرنا چاہیے۔

9.3 قانون کی حکمرانی کے اصول (Principles of the Rule of Law)

اے وی ڈائسی (A.V. Dicey) کے مطابق قانون کی حکمرانی کے تین اصول ہیں، جو درج ذیل ہیں:

1- قانون کی بالادستی (Superemacy of Law)

تمام افراد بشمول سرکاری افسران قانون کے تابع ہوتے ہیں اور کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہوتا ہے۔ یہ بے لگام طاقت پر باقاعدہ قانون کی مطلق بالادستی یا برتری کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کسی بھی شخص کو قانون کے مناسب عمل کے بغیر اور مملکت کی عام عدالتوں کے سامنے عام قانونی طریقے سے قائم کردہ قانون کی خلاف ورزی کے علاوہ سزا یا تکلیف نہیں دی جاسکتی ہے۔

2- قانون کے سامنے مساوات (Equality before the Law)

اس اصول کے مطابق تمام افراد قانون کے تحت برابر ہیں اور وہ اپنی سماجی حیثیت یا دولت سے قطع نظر ایک جیسے قانونی حقوق اور تحفظات کے حقدار ہیں۔ Dicey کے مطابق، یہ پہلو تمام طبقات کے لیے قانون کی مساوی تابعداری کا مطالبہ کرتا ہے جیسا کہ عام قانونی عدالتوں کے زیر انتظام ہے۔ ڈائسی عام عدالتوں کے دائرہ اختیار سے سرکاری ملازمین یعنی سول سرونٹ کے استثنیٰ اور خصوصی ٹریبونلز میں ان کے استحقاق کو مساوات کی نفی کے طور پر دیکھتا ہے۔

3۔ انفرادی حقوق (Individual Rights)

اس اصول کے مطابق قانون کی حکمرانی انفرادی حقوق اور آزادیوں کا تحفظ کرتی ہے، بشمول جائیداد کے حقوق، آزادی اظہار اور ذاتی آزادی۔ ڈائیس نے ان مقدمات میں عدالتی فیصلوں کے کردار پر زور دیا جو دراصل فریقین کے درمیان پیدا ہوئے ہیں، خاص طور پر انگلینڈ میں، جہاں بہت سے حقوق تحریری دستور کے بجائے ایسے فیصلوں کا نتیجہ ہیں۔

9.4 قانون کی حکمرانی سے مستثنیات (Exceptions to the Rule of Law)

ہندوستان میں قانون کی حکمرانی سے مستثنیات درج ذیل ہیں:

1۔ عدم جوابدہی (Non-Answerability)

صدر جمہوریہ یا گورنر اپنے اختیارات اور فرائض کے استعمال کے لیے کسی عدالت کے سامنے جوابدہ نہیں ہیں۔

2۔ فوجداری کارروائی سے استثنیٰ (Immunity from Criminal Proceedings)

صدر جمہوریہ یا گورنر کے خلاف ان کے دور میں کوئی فوجداری مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا ہے۔

3۔ دیوانی کارروائی کے لیے نوٹس کی مدت (Notice Period for Civil Proceedings)

صدر جمہوریہ یا گورنر کے خلاف دیوانی کارروائی شروع کرنے سے پہلے دو ماہ کی نوٹس کی مدت پوری کی جانی چاہیے۔

9.5 ہندوستان میں قانون کی حکمرانی کے قیام میں ہندوستانی عدلیہ کا کردار

Role of Indian Judiciary in Establishing Rule of Law in India

1۔ قانون کی حکمرانی کا مفروضہ: بچن سنگھ بمقابلہ ریاست پنجاب (Bachhan Singh vs. State of Punjab) معاملے کے مطابق قانون کی حکمرانی تین بنیادی مفروضوں پر مبنی ہے: قانون سازی جمہوری طور پر منتخب مقننہ کے ذریعہ کی جانی چاہئے، قانون سازی کی طاقت محدود ہونی چاہئے، اور ایک آزاد عدلیہ کی موجودگی لازمی ہے تاکہ شہریوں کو عاملہ کی زیادتیوں اور قانون سازی کی طاقت کی زیادتیوں سے بچایا جاسکے۔

2۔ بنیادی حقوق کا تحفظ: کیسوانند بھارتی بمقابلہ ریاست کیرالہ (Kesavananda Bharti vs. State of Kerala) معاملے میں سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ ہندوستان کے دستور کا ایک بنیادی ڈھانچہ ہے جس میں پارلیمنٹ ترمیم نہیں کر سکتی۔ شہریوں کے بنیادی حقوق اسی بنیادی ڈھانچے کے تحت محفوظ ہیں۔

3- عدالتی نظر ثانی: میڈیکا گاندھی بمقابلہ یونین آف انڈیا (Maneka Gandhi vs. Union of India) معاملے نے قائم کیا کہ اس سے پہلے کہ کسی شخص کی زندگی اور آزادی چھین لی جائے، قانون کا درست ہونا ضروری ہے، قانون کے نفاذ میں میں ایک معقول اور منصفانہ طریقہ کار ہونا چاہیے، اور قانون کو دستور کی دفعہ 14 اور دفعہ 19 کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیے۔

4- قوانین کی تشریح: وشاکھا بمقابلہ ریاست راجستھان (Vishakha vs. State of Rajasthan) معاملے میں سپریم کورٹ نے کام کی جگہ پر جنسی ہراسانی کو روکنے کے لیے رہنما اصول وضع کیے۔ کورٹ نے کہا کہ جب تک کہ پارلیمنٹ اس موضوع پر کوئی قانون نہیں بناتی، تب تک یہ اصول نافذ رہیں گے۔

9.6 قانون کی حکمرانی سے متعلق ہندوستانی دستور کے دفعہ

Articles of the Indian Constitution regarding the Rule of Law

ہندوستانی دستور میں کئی دفعات ہیں جو قانون کی حکمرانی سے متعلق ہیں۔ یہ دفعات درج ذیل ہیں:

1- دفعہ 14

یہ ہندوستانی دستور کی ساخت کی بنیادی دفعہ ہے۔ یہ دفعہ قانون کے سامنے برابری کے حق اور قوانین کے مساوی تحفظ کی ضمانت دیتی ہے۔ دراصل، یہ دفعہ ہی ہندوستان میں قانون کی حکمرانی پر ڈائمنٹی کے اصولوں کی ترجمان ہے۔

2- دفعہ 19

یہ دفعہ معقول پابندیوں (reasonable restrictions) کے ساتھ اظہار رائے، اسمبلی، انجمن اور نقل و حرکت کے حق کی ضمانت دیتی ہے۔

3- دفعہ 21

یہ دفعہ زندگی اور شخصی آزادی کے حق کی ضمانت دیتی ہے اور یہ واضح کرتی ہے کہ قانون کے ذریعے وضع کردہ طریقہ کار کے علاوہ کسی بھی شخص کو ان حقوق سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

4- دفعہ 32

یہ دفعہ دستور کی چارہ جوئی کا حق فراہم کرتی ہے، جس کا مطلب ہے کہ افراد کو اپنے بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔

یہ دفعہ مملکت کو عدلیہ کی آزادی کو یقینی بنانے کے لیے عدلیہ کو عاملہ سے الگ کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔

9.7 قانون کی حکمرانی کی اہمیت (Significance of the Rule of Law)

جمہوریت میں قانون کی حکمرانی کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔ اس کا مقصد درج ذیل مقاصد کو حاصل کرنا ہے۔

1- مملکت میں آمریت کو محدود کرنا

کسی شخص کا قانون کی حکمرانی کے تابع ہونا مملکت میں آمریت کے عناصر کو ختم کر دیتا ہے۔ قوانین کی یہ خاص نوعیت قوانین کے اطلاق میں غیر یقینی اور ابہام کو دور کرتی ہے۔ قانون کی حکمرانی کا یہ تصور "محدود مملکت" کی تشکیل کرتا ہے۔

2- طاقت کے غلط استعمال کو روکنا

قانون کی حکمرانی حکومتی اہلکاروں اور اداروں کے ذریعے طاقت کے استعمال پر ایک طرح کی لگام لگاتی ہے اور اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ وہ ان لوگوں کے سامنے جو ابده ہوں جن کی وہ خدمت کرتے ہیں۔

3- مساوی سلوک

قانون کی حکمرانی کا اطلاق ایک عام فرد کے لیے ریاست سے یکساں سلوک کی توقع کرنے کے راستے کھولتا ہے۔ یہ انفرادی حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔

4- انصاف کو فروغ دینا

قانون کی حکمرانی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ قانونی عمل منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہوں اور یہ کہ ہر کسی کے ساتھ قانون کے تحت یکساں سلوک کیا جائے، چاہے ان کا مقام یا حیثیت کچھ بھی ہو۔

5- اقتصادی ترقی کو فروغ دینا

قانون کی حکمرانی ایک مستحکم اور پائے دار قانونی ماحول فراہم کرتی ہے جو اقتصادی ترقی کے لیے ضروری ہے، اور سرمایہ کاری اور کاروبار کو راغب کرنے کے لیے ضروری ہے۔

6- سماجی نظم اور استحکام کو برقرار رکھتا ہے

قانون کی حکمرانی تنازعات کو حل کرنے اور قانونی ذمہ داریوں کو نافذ کرنے کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتی ہے، جو کہ سماجی نظم اور استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

9.8 قانون کی حکمرانی کے نفاذ میں چیلنجز (Challenges in the enforcement of the Rule of Law)

ہندوستانی دستور میں قانون کی حکمرانی کی مثال تمہید میں دی گئی ہے اور اسے مزید حصہ III میں شامل کیا گیا ہے، جو اسے قابل نفاذ بناتا ہے۔ حکومت کی تمام شاخیں، عدلیہ، مقننہ، اور عاملہ، آئین کے ماتحت ہیں اور ان کو اس کی دفعات کے مطابق کام کرنا لازمی ہے۔ عدالتی نظر ثانی کا نظریہ جو کہ بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے مضامین کو ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کی اجازت دیتا ہے، ہندوستان میں قانون کی حکمرانی کا ایک اہم جز ہے۔ تاہم، جدید ہندوستان میں قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنے کو اہم چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے:

1- عدالتی نظر ثانی

ایل چندر کمار بمقابلہ یونین آف انڈیا (L. Chandra Kumar vs. Union of India) (1973) اور ڈی سی وادھوا بمقابلہ بہار (DC Wadhwa vs. State of Bihar) (1987) جیسے اہم مقدمات میں، سپریم کورٹ نے قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنے میں عدالتی نظر ثانی کے کردار پر زور دیا اور انتظامی کارروائیوں کی جانچ میں اس کی اہمیت پر زور دیا۔

2- انفرادی آزادیوں کا تحفظ

ہندوستانی دستور کا حصہ سوم انفرادی آزادیوں کی حفاظت کرتا ہے، جو قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنے کے لیے اہم ہے۔ مثال کے طور پر، میسز کارپس (Habeas Corpus) کی رٹ غیر قانونی حراستوں کو چیلنج کرنے کے لیے ضروری ہے۔

3- قانون کی حکمرانی کا ضابطہ

ہندوستان میں قانون کی حکمرانی کی جدید تشریحات کو تین فقروں میں تقسیم کیا ہے: قانونی بالادستی، قانونی مساوات، اور انفرادی آزادی۔ یہ اصول اس بات پر زور دیتے ہیں کہ معاشرے کو آمریت پر مبنی طاقت کے بجائے قواعد و ضوابط کے ذریعے چلایا جانا چاہئے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ قوانین سب پر یکساں طور پر لاگو ہوں اور واضح، قابل رسائی اور پیش گوئی کے قابل ہوں۔

ان ڈھانچے کے باوجود، چیلنجز برقرار ہیں۔ ریاستی حکومتوں کے ذریعہ قانون سازی کے متبادل کے طور پر آرڈیننس سازی کی طاقت کا بار بار استعمال کرنا، جیسا کہ ڈی سی وادھوا بمقابلہ بہار ریاست میں تنقید کی گئی ہے، ان چیلنجوں کی مثال ہے۔ مزید برآں، عدلیہ میں تاخیر، قانونی طریقہ کار کی پیچیدگی، اور انتظامی اختیارات کی کبھی کبھار حد سے تجاوز جیسے مسائل ہندوستان میں قانون کی حکمرانی کے لیے خطرہ ہیں۔

قانون کی حکمرانی کو اپنے اطلاق اور نفاذ میں مختلف چیلنجوں کا سامنا ہے۔ اس کی مختلف وجوہات درج ذیل ہیں:

1- قوانین کی مبہم نوعیت

قوانین کی تشریحات آسانی سے کی جاسکتی ہیں اور ان میں بہت سی خامیاں بھی ہیں جو قانون کی حکمرانی کے یکساں نفاذ کو مشکل بناتی ہیں۔

2- سست اور تاخیر سے چلنے والا انصاف کا نظام

عدالتی نظام کی مقدمات کو نمٹانے کی نااہلی سست اور تاخیر سے انصاف کا باعث بنتی ہے۔

3- سیاسی اثر و رسوخ

طاقتور اور دولت مند لوگوں کا اثر و رسوخ ایجنسیوں کے غلط استعمال اور ان کے حق میں قوانین میں تبدیلی کا باعث بنتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ قانون کی حکمرانی جمہوری معاشروں کا ایک بنیادی اصول ہے جو انصاف، احتساب اور استحکام کو فروغ دیتا ہے۔ یہ انفرادی حقوق اور آزادیوں کے تحفظ، اقتصادی ترقی کو فروغ دینے اور سماجی نظم و ضبط کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ اس طرح قانون کی حکمرانی کے نفاذ کے ذمہ دار تمام ایجنسیوں اور اداروں کی ضرورت ہے کہ وہ قانون کو برقرار رکھیں اور تمام افراد کو ایک ہی قانون کے تابع کریں۔

9.9 سپریم کورٹ کے کچھ فیصلے (Some Judgements of the Supreme Court)

ہندوستانی آئین میں قانون کی حکمرانی کا براہ راست ذکر نہیں کیا گیا ہے، لیکن سپریم کورٹ نے مختلف فیصلوں میں اسے آئین کا ایک لازمی پہلو قرار دیا ہے۔ یہ فیصلے درج ذیل ہیں:

1- اے کے گوپالن بمقابلہ ریاست مدراس (A. K. Gopalan vs State of Madras)

سپریم کورٹ سے کہا گیا کہ وہ فیصلہ کرے کہ ہندوستان میں دستور کی دفعہ 21 کے علاوہ کوئی قانون کی حکمرانی ہے یا نہیں۔ اس معاملے میں اکثریتی بنچ نے منفی فیصلہ سنایا، لیکن جسٹس کھنہ نے اختلاف رائے جاری کیا۔ انہوں نے کہا کہ قانون کی حکمرانی کو تمام مہذب معاشروں میں تسلیم کیا جاتا ہے اور اسے آزادی کی علامت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قانون کی حکمرانی ہی انفرادی آزادی اور امن عامہ کے درمیان توازن برقرار رکھنے کا واحد راستہ ہے۔

اس کے نتیجے میں، ان کا خیال تھا کہ اگر ہندوستانی آئین میں دفعہ 21 جیسا کوئی دفعہ موجود نہیں ہے تو بھی ریاست کو قانون کی اجازت کے بغیر کسی شخص کو اس کی زندگی اور آزادی سے محروم کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

2- اندرا نہرو گاندھی بمقابلہ راج نارائن (Indira Nehru Gandhi versus Raj Narayan)

اس معاملے میں، دستور کی 39 ویں ترمیم کو چیلنج کیا گیا تھا، جس میں صدر جمہوریہ، وزیراعظم، نائب صدر، اور لوک سبھا کے اسپیکر کے انتخاب کو عدالت میں غیر قانونی قرار دیا گیا تھا۔

چیف جسٹس نے فیصلہ دیا کہ ترمیم غلط ہے کیونکہ اس نے آئین کے بنیادی فریم ورک یعنی قانون کی حکمرانی کی خلاف ورزی کی ہے۔ چونکہ قانون کی حکمرانی آمریت کے خلاف ہے، اس لیے پارلیمنٹ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ غیر قانونی انتخابات کی تصدیق کرنے والا سابقہ قانون بنائے۔ اختیارات کا اس طرح کا غلط استعمال قانون کی حکمرانی کے بنیادی نظریات کے خلاف ہے۔

3- یوسف خان بمقابلہ منوہر جوشی (Yusuf Khan vs Manohar Joshi)

سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ دستور ریاست پر امن و امان کے تحفظ کی ذمہ داری عائد کرتا ہے، ساتھ ہی اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تشدد کا کوئی عمل قانون کی حکمرانی کے ذریعے دیے گئے مینڈیٹ سے تجاوز نہ کرے۔

9.10 قانون کے ذریعے حکمرانی (Rule by Law)

عزیز طلبا، آپ نے گزشتہ صفحات پر پڑھا کہ قانون کی حکمرانی ایک لاطینی محاورے سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے قانون ہی بادشاہ ہوتا ہے۔ یعنی قانون سے بہتر کوئی نہیں۔ اس کے برعکس، قانون کے ذریعے حکمرانی کو اکثر مردوں کی حکمرانی کہا جاتا ہے۔

"قانون کی حکمرانی" اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ قانون حکومت سمیت ہر ایک پر یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے، جب کہ "قانون کے ذریعے حکمرانی" قانون کو جبر کے آلے کے طور پر استعمال کرتی ہے اور حکومت کو ایسے قوانین بنانے کی اجازت دیتی ہے جو شاید منصفانہ نہ ہوں۔

قانون کے ذریعے حکمرانی کی مثالیں درج ذیل ہیں:

نازی جرمنی میں ڈیٹھہ چیمبر میں لے جانے سے پہلے، یہودیوں کو کیمپوں میں قید کیا جاتا تھا۔ اس کی دلیل اس وقت کی قانون سازی شامل تھی جو ایسی سرگرمیوں کی اجازت دیتی تھی۔

ہندوستان میں اپنی حکومت کے دوران انگریزوں نے ہندوستانی عوام کو کنٹرول کرنے کے لیے 'قانون کے ذریعے حکمرانی' کا استعمال کیا۔ اس طرح، ہماری آزادی کی جنگ نے قانون کی حکمرانی پر مبنی ریاست کی تعمیر کی طرف ہمارے راستے کی بنیاد رکھی۔

9.11 انسانی حقوق کا مفہوم (Meaning of Human Rights)

انسانی حقوق وہ حقوق ہیں جو ہمارے پاس صرف اس لیے ہیں کہ ہم بطور انسان موجود ہیں۔ رنگ، مذہب، زبان یا کسی اور حیثیت سے قطع نظر، یہ ہم سب کے لیے موروثی حقوق ہیں۔ وہ سب سے بنیادی، زندگی کے حق سے لے کر ان لوگوں تک ہیں جو زندگی کو جینے کے قابل بناتے ہیں، جیسے خوراک، تعلیم، کام، صحت اور آزادی کے حقوق۔ عالمی برادری ہر سال 10 دسمبر کو انسانی حقوق کا عالمی دن مناتی ہے۔ یہ اس دن کی یاد میں منایا جاتا ہے جب 1948 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ (UDHR) منظور کیا تھا۔ UDHR انسانی

حقوق کے بین الاقوامی بل کا ایک حصہ ہے۔ جیووا میں صدر دفتر، بہت سے علاقائی دفاتر کے ساتھ، انسانی حقوق کے ہائی کمشنر کے دفتر کو انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ کے لیے اقوام متحدہ کے نظام میں قیادت کی ذمہ داری حاصل ہے۔

9.12 انسانی حقوق کا بین الاقوامی بل (International Bill of Human Rights)

دوسری عالمی جنگ کے بعد، عالمی انسانی حقوق کو بیان کرنے کے لیے اعلانات اور معاہدوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ 1948 میں، پہلی بار، ممالک نے ناقابل تہیخ انسانی حقوق کی ایک جامع فہرست پر اتفاق کیا۔ اسی سال دسمبر میں، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ (UDHR) کو اپنایا، جو ایک سنگ میل ہے جو بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون کی ترقی پر گہرا اثر ڈالنے والا تھا۔ UDHR کے 30 مضامین موجودہ اور مستقبل کے انسانی حقوق کے کنونشنوں، معاہدوں اور دیگر قانونی آلات کے اصول اور تعمیراتی بلاکس فراہم کرتے ہیں۔ دسمبر 1966 میں، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے دو بین الاقوامی معاہدوں کو اپنایا جو بین الاقوامی انسانی حقوق کو مزید شکل دیتے ہیں:

1. اقتصادی سماجی اور ثقافتی حقوق پر بین الاقوامی معاہدہ (ICESCR) جس کی نگرانی اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق کی کمیٹی کرتی ہے۔

2. انسانی حقوق کمیٹی کے زیر نگرانی بین الاقوامی معاہدہ برائے شہری اور سیاسی حقوق (ICCPR)۔

ان کو اکثر "بین الاقوامی معاہدات" کہا جاتا ہے۔

UDHR اور یہ دونوں معاہدوں کو مل کر انسانی حقوق کا بین الاقوامی بل کہا جاتا ہے۔

9.13 انسانی حقوق سے متعلق دیگر معاہدے (Other Treaties related to Human Rights)

بین الاقوامی انسانی حقوق اور بین الاقوامی انسانی حقوق کا قانون بین الاقوامی قانون کے تکمیلی ادارے ہیں جن کے کچھ مقاصد ایک جیسے ہیں۔ بین الاقوامی انسانی قانون (International Humanitarian Law) قوانین کا ایک مجموعہ ہے جو انسانی وجوہات کی بناء پر مسلح تصادم کے اثرات کو محدود کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ ان لوگوں کی حفاظت کرتا ہے جو جنگ میں حصہ نہیں لے رہے ہیں اور جنگ کے ذرائع اور طریقوں کو محدود کرتے ہیں۔ بین الاقوامی انسانی قانون (International Humanitarian Law) کو جنگ کا قانون یا مسلح تصادم کا قانون بھی کہا جاتا ہے۔ انسانی حقوق سے متعلق دیگر معاہدے درج ذیل ہیں:

- نسل کشی کے جرم کی روک تھام اور سزا سے متعلق کنونشن (1948)
- نسلی امتیاز کی تمام شکلوں کے خاتمے پر کنونشن (1965)
- خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمے پر کنونشن (1979)
- تشدد اور دیگر ظالمانہ، غیر انسانی یا توہین آمیز سلوک یا سزا کے خلاف کنونشن (1984)

- بچوں کے حقوق پر کنونشن (1989)
 - تمام تارکین وطن کارکنوں اور ان کے خاندانوں کے ارکان کے حقوق کے تحفظ پر بین الاقوامی کنونشن (1999)
 - جبری گمشدگی سے تمام افراد کے تحفظ کے لیے بین الاقوامی کنونشن (2006)
 - معذور افراد کے حقوق کا کنونشن (2006)
- 2011 میں، اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل (UNHRC) نے کاروبار اور انسانی حقوق (UNGPs) پر رہنما اصول منظور کیے۔

9.14 ہندوستان میں انسانی حقوق سے متعلق توضیحات

(Provisions Related to Human Rights in India)

ہندوستان کی قومی انسانی حقوق کمیشن کے مطابق، انسانی حقوق وہ حقوق ہیں جو ایک فرد کی زندگی، آزادی، مساوات اور وقار سے متعلق حقوق کے طور پر آئین کے ذریعہ ضمانت دیے گئے ہیں یا بین الاقوامی معاہدوں میں موجود ہیں اور ہندوستان میں عدالتوں کے ذریعہ قابل نفاذ ہیں۔

1- قومی انسانی حقوق کمیشن

- ہندوستان کا قومی انسانی حقوق کمیشن 1993 (NHRC) میں قائم کیا گیا تھا۔
- جس قانون کے تحت یہ قائم کیا گیا ہے وہ پروٹیکشن آف ہیومن رائٹس ایکٹ 1993 (PHRA) ہے۔
- یہ ایک ریاستی انسانی حقوق کمیشن کے قیام کا انتظام کرتا ہے۔

انسانی حقوق جیسا کہ ہندوستانی قوانین میں شامل ہے:

- ہندوستانی آئین میں انسانی حقوق کی کئی دفعات شامل کی گئی ہیں۔
- دفعہ 14 سے 32 تک بنیادی حقوق کا حصہ III۔
- آئین کے دفعہ 14 سے 18 ہندوستان کے ہر شہری کو برابری کے حق کی ضمانت دیتے ہیں۔
- دفعہ 19 تقریر اور اظہار کی آزادی سے متعلق ہے اور دفعہ 21 زندگی اور آزادی کا حق فراہم کرتا ہے۔

بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی صورت میں:

- شہری دفعہ 32 کے تحت سپریم کورٹ اور دفعہ 226 کے تحت ہائی کورٹس جاسکتے ہیں۔
- دفعہ 36 سے 51 تک ریاستی پالیسی کے ہدایتی اصول موجود ہیں۔
- ہندوستان انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ پر دستخط کنندہ ہے اور اس نے ICESCR اور ICCPR کی توثیق کی ہے۔

ہندوستان نے درج ذیل عالمی قوانین کی بھی توثیق کی:

- نسلی امتیاز کی تمام اقسام کے خاتمے سے متعلق بین الاقوامی کنونشن

- خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمے کا کنونشن
- بچوں کے حقوق سے متعلق کنونشن
- معذور افراد کے حقوق سے متعلق کنونشن

ہندوستان میں کچھ دیگر متعلقہ قوانین اور پالیسیاں:

- درج فہرست قبائل اور دیگر روایتی جنگل میں رہنے والے (جنگل کے حقوق کی پہچان) ایکٹ (2006)
- حصول اراضی، بحالی اور آباد کاری ایکٹ (2013) میں منصفانہ معاوضہ اور شفافیت کا حق
- دی اسٹریٹ ویئررز (روزی کا تحفظ اور اسٹریٹ ویئرنگ کا ضابطہ) ایکٹ (2014)
- جن دھن اکاؤنٹ
- اجولا گیس کنکشن
- پردھان منتری آواس یوجنا۔
- تین طلاق
- ٹرانس جینڈر افراد کے لیے قومی پورٹل، گریما گریہ
- متعلقہ اشاریہ جات اور رپورٹس پر ہندوستان کی کارکردگی

9.15 انسانی حقوق کے حوالے سے ابھرتے ہوئے چیلنجز

Emerging Challenges Regarding Human Rights

انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں ریاست کی طرف سے جان بوجھ کر یا ریاست کی لاپرواہی کے نتیجے میں کی جاسکتی ہیں۔ ریکارڈ شدہ تاریخ میں انسانی حقوق کی سب سے شدید اور معروف خلاف ورزیوں میں سے ایک ہولوکاسٹ ہے۔ یہودیوں، ہم جنس پرستوں، کمیونسٹوں، غلاموں، اور دیگر گروہوں کو ایڈولف ہٹلر کے ایجنڈے کے ایک حصے کے طور پر ختم کر دیا گیا تھا۔ انسانی حقوق کے حوالے سے ابھرتے ہوئے چیلنجز درج ذیل سے متعلق ہو سکتے ہیں،

- دفعہ 21 کے تحت عزت کے ساتھ جینے کا حق
- خواتین کے انسانی حقوق
- قیدیوں کے حقوق
- حکمرانی میں کرپشن
- بچوں کے حقوق
- پناہ گزینوں کے حقوق

9.16 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ نے،

- قانون کی حکمرانی کا مفہوم، اصول اور مستثنیات کا مطالعہ کیا۔
- قانون کی حکمرانی میں عدلیہ کے کردار، متعلقہ دستوری دفعات کو سمجھا۔
- قانون کی حکمرانی کی اہمیت اور اس کے نفاذ میں چیلنجز کی جانکاری حاصل کی۔
- انسانی حقوق کا مفہوم سمجھا۔
- انسانی حقوق کے بین الاقوامی بل کا مطالعہ کیا۔
- انسانی حقوق سے متعلق دیگر معاہدے کو سمجھا۔
- ہندوستان میں انسانی حقوق سے متعلق توضیحات کا مطالعہ کیا۔
- انسانی حقوق کے حوالے سے ابھرتے ہوئے چیلنجز کی جانکاری حاصل کی۔

9.17 کلیدی الفاظ (Keywords)

رٹ (Writ)

ایک "رٹ" عدلیہ کی طرف سے سرکاری/افسران/عدالتوں یا دیگر مجاز حکام کے نام پر ایک رسمی حکم ہے۔ آئین کا آرٹیکل 32 اور آرٹیکل 226 یہ فراہم کرتا ہے کہ سپریم کورٹ آف انڈیا اور ہائی کورٹس کو اپنے اپنے دائرہ اختیار میں "رٹ" جاری کرنے کا اختیار ہے۔ رٹ درج ذیل پانچ طرح کی ہوتی ہیں:

غیر قانونی حراست کے خلاف جاری کی جاتی ہے۔	Habeas Corpus
انجام دینے / عمل کرنے کا حکم	Mandamus
ماتحت عدالت کو ریکارڈ / کیس کی منتقلی کے لیے جاری کی جاتی ہے۔	Certiorari
دائرہ اختیار کی خلاف ورزی میں کارروائی کو روکنے کے لیے جاری کی جاتی ہے۔	Prohibition
دفتر کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھانے کے لیے جاری کی جاتی ہے۔	Quo-Warranto

9.18 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

9.18.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- انسانی حقوق کا یوم کب منایا جاتا ہے؟

(a) 5 جنوری

(b) 10 دسمبر

(c) 15 اگست

(d) 20 ستمبر

2- اے۔وی۔ ڈائسی کا تعلق کس اصول سے ہے؟

(a) قانون کی حکمرانی کے اصول سے

(b) اختیار کی تفریق کے اصول سے

(c) مملکت کے اصول سے

(d) سماجی معاہدے کے اصول سے

3- ریٹ دستور ہند کی کس دفعہ کے تحت جاری کی جاتی ہے؟

(a) 32

(b) 226

(c) یہ دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

4- Habeas Corpus کی ریٹ:

(a) غیر قانونی حراست کے خلاف جاری کی جاتی ہے۔

(b) کسی کام کو انجام دینے / عمل کرنے کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

(c) ماتحت عدالت کوریکارڈ/کیس کی منتقلی کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

(d) دائرہ اختیار کی خلاف ورزی میں کارروائی کورکنے کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

5-Mandamus کی رٹ:

(a) غیر قانونی حراست کے خلاف جاری کی جاتی ہے۔

(b) کسی کام کوانجام دینے / عمل کرنے کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

(c) ماتحت عدالت کوریکارڈ/کیس کی منتقلی کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

(d) دائرہ اختیار کی خلاف ورزی میں کارروائی کورکنے کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

6-Certiorari کی رٹ:

(a) غیر قانونی حراست کے خلاف جاری کی جاتی ہے۔

(b) کسی کام کوانجام دینے / عمل کرنے کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

(c) ماتحت عدالت کوریکارڈ/کیس کی منتقلی کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

(d) دائرہ اختیار کی خلاف ورزی میں کارروائی کورکنے کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

7-Prohibition کی رٹ:

(a) غیر قانونی حراست کے خلاف جاری کی جاتی ہے۔

(b) کسی کام کوانجام دینے / عمل کرنے کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

(c) ماتحت عدالت کوریکارڈ/کیس کی منتقلی کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

(d) دائرہ اختیار کی خلاف ورزی میں کارروائی کورکنے کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

8-Quo-Warranto کی رٹ:

(a) دفتر کی قانونی حیثیت پرسوال اٹھانے کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

(b) کسی کام کوانجام دینے / عمل کرنے کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

(c) ماتحت عدالت کوریکارڈ/کیس کی منتقلی کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

(d) دائرہ اختیار کی خلاف ورزی میں کارروائی کو روکنے کے لیے جاری کی جاتی ہے۔

9۔ دستور کے بنیادی ڈھانچے کا تصور سپریم کورٹ کے کس فیصلے میں آیا؟

(a) Kesavananda Bharti case

(b) A.G. Gopalan case

(c) Indira Nehru Gandhi case

(d) Maneka Gandhi case

10۔ دستور ہند کی کون سی دفعہ قانون کی حکمرانی کی ترجمان ہے؟

(a) 14

(b) 19

(c) 21

(d) 50

9.18.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. قانون کی حکمرانی کا مفہوم بیان کیجیے۔
2. ڈائری کے مطابق قانون کی حکمرانی کے اصول کیا ہیں؟
3. قانون کی حکمرانی میں عدلیہ کا کردار کو واضح کیجیے۔
4. انسانی حقوق کے حوالے سے ابھرتے ہوئے چیلنجز بیان کیجیے۔
5. انسانی حقوق کا بین الاقوامی بل پر ایک نوٹ لکھیے۔

9.18.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. قانون کی حکمرانی کیا ہے؟ اس کی اہمیت بیان کیجیے۔
2. قانون کی حکمرانی میں نفاذ کے چیلنجز کو بیان کیجیے۔
3. ہندوستان میں انسانی حقوق سے متعلق توضیحات پر ایک نوٹ لکھیے۔

9.19 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Bhaskar Rao, N. (2013). *Good Governance: Delivering Corruption-free Public Services*. Sage Publication, New Delhi.
2. Bidyut Chakrabarty. (2007). *Reinventing Public Administration: The Indian Experience*. Orient Longman.
3. Brian Smith. (2007). *Good Governance and Development*. Red Globe Press.
4. Henk Addink. (2019). *Good Governance: Concept and Context*. Oxford University Press, UK.
5. Henry, N. (1999). *Public Administration and Public Affairs*. Prentice Hall, New Jersey.
6. Jean Dreze and Amartya Sen. (1995). *India, Economic Development and Social Opportunity*. Oxford University Press.
7. R. B. Denhardt and J. V. Denhardt. (2009). *Public Administration*. Brooks / Cole.
8. Satyajit Singh and Pradeep K. Shurma. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). Oxford University Press, New Delhi.
9. Bo Rothstein. (2012). *Good Governance*. Oxford University Press.
10. Singh, S. and Sharma, P. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). New Delhi: Kitab Mahal.
11. SL Goel. (2010). *Good Governance: An integral Approach*. Deep and Deep Publications, New Delhi.
12. Vasu Deva. (2005). *E-Governance in India: A Reality*. Commonwealth Publishers, Delhi.
13. Vijaya Kumar. (2012). *Right to Education Act, 2009: Its Implementation as to Social Development In India*. Delhi: Akansha Publishers
14. Vayunandan Etakula. (2003). *Good Governance: Initiatives in India*. Prentice Hall India, New Delhi.
15. Basu Rumki. (2015). *Public Administration in Indian Mandates, Performance and Future perspectives*. Sterling Publishers, New Delhi.
16. IGNOU Good Governance Module.

اکائی 10 – حکمرانی میں عوامی شراکت داری

(People's Participation in Governance)

اکائی کے اجزاء:

تمہید	10.0
مقاصد	10.1
حکمرانی میں شراکت داری کا مفہوم	10.2
شراکت داری کے نقطہ نظر	10.3
عوامی شراکت داری کی شکلیں	10.4
عوامی شراکت داری کی خصوصیات	10.5
عوامی شراکت داری اور دستور ہند	10.6
عوامی شراکت داری کے فوائد	10.7
عوامی شراکت داری کے لیے اقدامات	10.8
عوامی شراکت داری اور شہری مرکز حکمرانی	10.9
شہری مرکز نظم و نسق کے بنیادی اصول	10.10
عوامی شراکت داری میں رکاوٹیں	10.11
اقتصادی نتائج	10.12
کلیدی الفاظ	10.13
نمونہ امتحانی سوالات	10.14
معروضی جوابات کے حامل سوالات	10.14.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	10.14.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	10.14.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	10.15

10.0 تمہید (Introduction)

عوامی شراکت داری، جسے شہری شراکت داری عوامی شمولیت بھی کہا جاتا ہے، کسی بھی تنظیم یا منصوبے کی سرگرمیوں میں عوام کی شمولیت ہے۔ عوامی شراکت داری تقریباً آسٹریک ہولڈر یا صارفین کی شمولیت کی طرح ہوتی ہے لیکن اس کا دائرہ صارفین کی شمولیت ہے۔ عام طور پر عوامی شراکت داری سے مراد کسی انتظامی فیصلے سے ممکنہ طور پر متاثر یا اس میں دلچسپی رکھنے والوں کی شمولیت سے ہے۔ یہ بات کاروباری گھرانوں، حکومتوں، اداروں، کمپنیوں یا عوامی مفادات کو متاثر کرنے والے کسی دوسرے اداروں کے سلسلے میں بھی کہی جاسکتی ہے۔ عوامی شراکت داری کا اصول یہ ہے کہ جو لوگ کسی فیصلے سے متاثر ہوتے ہیں انہیں فیصلہ سازی کے عمل میں شامل ہونے کا حق حاصل ہونا چاہیے۔ عوامی شراکت داری کا مطلب یہ ہے کہ عوام کی شراکت فیصلے کو متاثر کرے گی۔ عوامی شراکت داری کو بااختیار بنانے کی ایک شکل اور جمہوری طرز حکمرانی کا ایک اہم حصہ سمجھا جاسکتا ہے۔

10.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبہ، اس اکائی میں آپ،

- حکمرانی میں شراکت داری کے مفہوم کو سمجھیں گے۔
- عوامی شراکت داری کے نقطہ نظر، شکلیں اور خصوصیات کا مطالعہ کریں گے۔
- دستور ہند میں عوامی شراکت داری کی توضیحات کا مطالعہ کریں گے۔
- عوامی شراکت داری کے فوائد اور اقدامات کو سمجھیں گے۔
- عوامی شراکت داری اور شہری مرکز حکمرانی کے درمیان تعلق کو سمجھیں گے۔
- شہری مرکز نظم و نسق کے بنیادی اصول کا مطالعہ کریں گے۔
- عوامی شراکت داری میں رکاوٹیں کا مطالعہ کریں گے۔

10.2 حکمرانی میں شراکت داری کا مفہوم (Meaning of Participation in Governance)

عوامی شراکت داری سے مراد وہ طریقہ کار ہے جس کے ذریعے شہری وسائل اور فیصلہ سازی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں جو ان کی زندگیوں پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ ایک دو طرفہ عمل ہے۔ حکومت میں شہریوں کی شراکت داری کی حوصلہ افزائی کرنے والے ادارہ جاتی ماحول کی تشکیل کے لیے دو طرفہ عمل کی ضرورت ہے جس میں درج ذیل اقدامات شامل ہیں:

- شہریوں کو ہوشیار، فعال اور ذمہ دار ہونا چاہیے۔
- حکومت کو شفاف، جوابدہ اور ذمہ داری قبول کرنے والا ہونا چاہیے۔

فعال عوامی شراکت داری درج ذیل طریقوں سے بہتر حکمرانی تعاون کر سکتی ہے:

- اس سے حکومت کی جوابدہی اور ذمہ داری میں اضافہ ہوتا ہے۔
- یہ حکومتی پروگراموں کی تاثیر اور طویل مدتی منصوبوں کو بہتر بناتی ہے۔
- یہ غریب اور پسماندہ لوگوں کو عوامی پالیسی میں ایک آواز فراہم کرتی ہے جو ان کی زندگیوں کو متاثر کرتی ہے۔
- یہ لوگوں کو بہتر طور پر اپنے حقوق سے متعارف کراتی ہے۔ ایسی بیداری جمہوریت کی پختگی کو فروغ دیتی ہے۔
- یہ انتخابی جمہوریت (Electoral Democracy) کو نچلی سطح پر شراکتی جمہوریت (Participatory Democracy) میں بدل دیتی ہے۔
- یہ شہریوں کے کردار کو محض ترقی حاصل کرنے والوں سے ترقی کے عمل میں سرگرم حصہ لینے والوں میں بدل دیتا ہے۔

شراکت داری کا مطلب ہے حصہ لینا۔ ترقیاتی نظریات کے تناظر میں، شراکت داری کا مطلب فیصلہ سازی کے عمل میں ان تمام لوگوں کی براہ راست شمولیت ہے جو ان کی زندگیوں پر اثر انداز ہونے کا امکان ہے۔ جس طرح سے شراکت داری کی تعریف کی جاتی ہے اس کا انحصار اس سیاق و سباق اور پس منظر پر ہوتا ہے جس میں شراکت داری کا اطلاق ہوتا ہے۔ اقتصادی کمیشن برائے لاطینی امریکہ (1973) عوامی پروگراموں میں لوگوں کے تعاون کو فیصلہ سازی کے عمل میں کسی بھی طرح کی شمولیت کو شراکت داری کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ Cohen and Uphoff کا موقف ہے کہ شراکت داری میں فیصلہ سازی کے پورے عمل میں لوگوں کی شمولیت شامل ہوتی ہے۔ پال کے مطابق شراکت داری کا مقصد عوام کی فلاح و بہبود میں اضافہ کرنا ہے۔ اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ حکومت کے ذریعہ چلائے جانے والے فلاحی پروگراموں کی فیصلہ سازی، منصوبہ سازی، نفاذ وغیرہ میں عوام کی شراکت داری ہو۔

شراکت داری کو دو انتہائی شکلوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ غیر فعال شراکت داری (Passive Participation) کے طور پر شروع ہو سکتا ہے جہاں لوگوں کو کسی پالیسی کے بارے میں صرف یہ بتایا جاتا ہے کہ کیا ہو چکا ہے یا کیا ہونے والا ہے۔ اس کے برعکس دوسری طرف عوام خود کو متحرک کرتے ہیں جہاں لوگ نظام کی تبدیلی کے لیے بیرونی اداروں سے آزادانہ اقدامات کرتے ہوئے حصہ لیتے ہیں۔ کسی پالیسی میں شراکت داری کی شروعات پالیسی کے تصور سازی سے ہوتی ہے اور پالیسی کے نفاذ اور عوام کو اس کے فوائد کی فراہم تک یہ سفر جاری رہتا ہے۔ اس عمل میں کسی بھی بیرونی اثر و رسوخ سے آزاد، مختلف مراحل میں فیصلہ سازی شامل ہوتی ہے۔ شراکت داری کو مختلف مراحل میں درجہ بند کیا جاسکتا ہے جن میں شمولیت کی ڈگری مختلف ہوتی ہے۔ شراکت داری کی دیگر شکلیں درج ذیل ہیں:

- غیر فعال شراکت داری (Passive Participation)
- معلوماتی شراکت داری (Informative Participation)
- مشاورت کے ذریعے شراکت داری (Participation by Consultation)
- مادی ترغیبات کے ذریعے شراکت داری (Participation by Material Incentives)

- فعال شراکت داری (Functional Participation)
- عاملانہ شراکت داری (Executive Participation)
- تعاملاتی شراکت داری (Interactive Participation)
- خود کو متحرک کر کے شراکت داری (Participation by Self-Mobilisation)

شراکت داری کی مندرجہ بالا شکلوں میں غیر فعال شراکت داری اسپیکٹرم (Spectrum) کے ایک سرے پر ہے جہاں لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ کیا کرنا ہے جبکہ دوسرے سرے پر سیلف موبیلیشن یعنی خود کو متحرک کرنے کا عمل ہے جہاں مقامی لوگ خود مکمل کمانڈ میں ہوتے ہیں۔ جوں جوں کوئی غیر فعال شراکت داری سے خود کو متحرک کرنے کی طرف بڑھتے ہیں تو فیصلہ سازی میں مقامی لوگوں رول بڑھتا جاتا ہے اور باہر کے لوگوں کا کنٹرول کم ہوتا جاتا ہے۔ شراکت داری کا اصول بڑے پیمانے پر اپنے آپ میں ایک حق کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ عوامی امور میں شہری، اقتصادی، سماجی اور سیاسی ترقی کے لیے حصہ لینے کے حق کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص اور تمام لوگ اس میں حصہ لینے، تعاون کرنے اور لطف اندوز ہونے کے حقدار ہیں۔

10.3 شراکت داری کے نقطہ نظر (Perspectives on Participation)

شراکت داری کو دو طرح سے دیکھا جاسکتا ہے:

1- شراکت داری ایک عمل کے طور پر (Participation as a Process)

اگر شراکت داری کو ترقیاتی پروگرام میں ایک عمل کے طور پر دیکھا جائے تو بیرونی طور پر تشکیل دی گئی کسی پالیسی کے نفاذ میں مقامی لوگوں کی شمولیت ہوتی ضروری ہے۔ بیرونی ایجنسی اور مقامی آبادی کے ساتھ تعاون قائم کرنا لازمی ہے جس کے تحت بیرونی طور پر تشکیل کی گئی پالیسی کی ترقیاتی سرگرمیوں کو شراکتی انداز میں نافذ کیا جاتا ہے۔ اس طرح، شراکت داری مطلوبہ اہداف کے حصول کے لیے کسی پروگرام کو نافذ کرنے کا ایک ذریعہ یا آلہ ہے۔

2- شراکت داری ایک ہدف کے طور پر (Participation as an End)

کسی ہدف کے طور پر شراکت داری کا مقصد لوگوں کو ان کی ترقی کے لیے زیادہ ذمہ داری لینے کے لیے ان کی مہارت، علم اور تجربے کے حصول کے لحاظ سے باختیار بنانا ہے۔ لوگوں کو ایسے مواقع پیدا کرنے کے لیے طاقت اور وسائل تک رسائی فراہم کی جاتی ہے جو خود کفیل ہوں۔

10.4 عوامی شراکت داری کی شکلیں (Forms of Participation)

عوامی شراکت داری کی شکلوں سے مراد وہ طریقے ہیں جن کے ذریعہ شہری حکمرانی میں شراکت داری حاصل کرتے ہیں۔ یہ درج ذیل ہیں:

1. معلومات حاصل کر کے شراکت داری (Participation by Seeking Information)

2. تجاویز پیش کر کے شراکت داری (Participation by Giving Suggestion)
3. بہتر شہری خدمات کا مطالبہ کر کے شراکت داری (Participation by Demanding Better Services)
4. شہری خدمت فراہم والی ایجنسیوں کی جوابدہی طے کر کے شراکت داری (Participation by Holding Agencies Accountable)
5. انتظامی فیصلہ سازی میں فعال حصہ لے کر شراکت داری- (Participation by Active Role in Decision-Making)

درج بالا نکات کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1- معلومات حاصل کر کے شراکت داری (Participation by Seeking Information)

- حکمرانی میں شہریوں کی مصروفیت ان کی معلومات تک رسائی پر منحصر ہوتی ہے۔
- 2005 کے حق اطلاعات قانون کے تحت شہریوں کو ان کے معلوماتی حقوق فراہم کیے گئے۔

2- تجاویز پیش کر کے شراکت داری (Participation by Giving Suggestion)

- شہریوں کی رائے اور نئے خیالات کے لیے تجاویز پالیسی سازی اور پالیسی نفاذ دونوں سطحوں پر انتہائی مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس میں درج ذیل اقدامات شامل ہیں:

○ باقاعدہ مشاورت (Regular Consultation)

شہریوں کی آواز سننا صرف انتخابی عمل ہونے کے بجائے ایک مسلسل عمل ہونا چاہیے۔ عوام کی تجاویز کو ایک تجویز خانہ (Suggestion Box)، عوامی سماعتوں، سروے، ریفرنڈا وغیرہ کے ذریعے سنا جاسکتا ہے۔

○ انعام (Reward)

ان تجاویز کو تسلیم کرنے کے لیے انعام کا ایک نظام ہونا چاہئے جو نمایاں بہتری کا باعث بنے۔ بہتر تجاویز کے لیے انعام کا اعلان مستقبل میں مزید تجاویز کی راہ روشن کرتا ہے۔

○ فالو اپ ایکشن (Follow-up Action)

فالو اپ سے مراد تجاویز کے نفاذ پر نظر ثانی ہے۔ اس کو مفید مشق بنانے کے لیے، متعلقہ اداروں کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ موصول ہونے والی تجاویز پر مناسب طریقے سے عمل کیا گیا ہے یا نہیں۔

3- بہتر شہری خدمات کا مطالبہ کر کے شراکت داری (Participation by Demanding Better Services)

- کسی سرکاری ادارے کا اپنے حلقوں کی شکایات اور شہری مطالبات کا جواب دینا اس کی کارکردگی کا بہترین اشارہ ہے۔
- اس کے لیے ہر سرکاری ادارے کے پاس درج ذیل چیزیں ہونی چاہئے:

- تمام شکایات کے اندراج کے لیے ایک جدید طریقہ
- جواب اور حل کے لیے ایک مقررہ تاریخ
- مقررہ اصولوں کی تعمیل کی نگرانی اور جائزہ لینے کے لیے ایک طریقہ کار۔

4۔ شہری خدمت فراہم والی ایجنسیوں کی جوابدہی طے کر کے شراکت داری (Participation by Holding Agencies Accountable)

- حکومتی ادارے، جن کا مقصد عوام کی خدمت کرنا ہے، لوگوں کے سامنے جوابدہ ہونا چاہیے۔ اس سے کارکردگی، مساوات اور شہریوں کے اطمینان کے معیار کو پورا کرنے میں مدد ملتی ہے۔
- شہریوں کو درج ذیل طریقوں کا استعمال کرتے ہوئے سرکاری اداروں کی طرف سے فراہم کردہ خدمات کی درجہ بندی کرنے کے قابل ہونا چاہیے:
- باقاعدہ شہریوں کی رائے اور سروے
- شہری رپورٹ کارڈ۔

5۔ انتظامی فیصلہ سازی میں فعال حصہ لے کر شراکت داری (Participation by Active Role in Decision-Making)

- وفاقی و مقامی مشاورت کے علاوہ، افراد کو فیصلہ سازی کے عمل تک مسلسل رسائی فراہم کرنا حکومت میں شہریوں کی شراکت داری کی ایک زیادہ پختہ اور گہری شکل ہے، جس سے شہریوں کو بہتر پالیسیوں اور منصوبوں کے لیے حکومت کے ساتھ لین دین کرنے کی اجازت ملتی ہے۔
- یہ حوصلہ افزائی کے ذریعہ درج ذیل طریقوں سے کیا جانا چاہئے:
- مقامی حکومتی خدمات جیسے اسکولوں اور اسپتالوں کی انتظامی کمیٹیوں میں شہریوں کی شراکت داری۔
 - شراکت دار میونسپل بجٹنگ۔
 - ایک ایسا طریقہ کار جہاں عوامی پالیسیوں، منصوبوں کے قوانین کی کچھ تجاویز کے لیے شہری ریفرنڈم کے ذریعے براہ راست ووٹ دے سکتے ہوں۔
 - جب بھی ایسے منصوبے یا فیصلے ہوتے ہیں جو ماحول یا مقامی کمیونٹی کو متاثر کر سکتے ہیں، ایسے منصوبوں یا فیصلوں کی منظوری سے پہلے لازمی عوامی سماعت ہونی چاہیے۔
 - سوشل آڈٹ وغیرہ

10.5 عوامی شراکت داری کی خصوصیات (Features of Public Participation)

عوامی شراکت داری کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

1- تعاون (Collaboration)

حکومت اور شہریوں کے درمیان تعاون شراکتی حکومت کی بنیاد ہے۔ اس میں عوامی مسائل کی نشاندہی اور ان کو دور کرنے کے لیے سرکاری حکام، شہریوں اور اسٹیک ہولڈرز کے درمیان شراکت داری اور تعلقات کو فروغ دینا شامل ہے۔

2- شفافیت (Transparency)

شراکتی حکمرانی کے لیے شفافیت بے حد ضروری ہے۔ سرکاری اہلکاروں کو اپنے فیصلہ سازی کے عمل کے بارے میں کھلا ہونا چاہیے اور عوام کے ساتھ معلومات کا اشتراک کرنے کے لیے تیار ہونا چاہیے۔

3- احتساب (Accountability)

شراکتی حکمرانی احتساب پر زور دیتی ہے۔ حکومتی اہلکاروں کو ان کے فیصلوں کے لیے جوابدہ ہونا چاہیے، اور شہریوں کو انہیں ذمہ دار ٹھہرانے کی اہلیت ہونی چاہیے۔

4- جامعیت (Inclusiveness)

شراکتی حکمرانی کا مقصد فیصلہ سازی کے عمل میں متنوع نقطہ نظر اور آوازوں کو شامل کرنا ہے۔ یہ تسلیم کرتا ہے کہ مختلف گروہوں کی مختلف ضروریات اور مفادات ہیں اور اس بات کو یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ تمام آوازیں سنی جائیں۔

5- باختیار بنانا (Empowerment)

شراکتی حکمرانی شہریوں کو فیصلہ سازی میں زیادہ کردار دے کر باختیار بنانے کی کوشش کرتی ہے۔ اس میں معلومات، وسائل اور تربیت تک رسائی فراہم کرنا شامل ہے تاکہ شہریوں کو مؤثر طریقے سے حصہ لینے میں مدد ملے۔

10.6 شراکت داری اور ہندوستان کا دستور (Participation and the Constitution of India)

ہندوستانی دستور کئی دفعات اور توضیحات حکمرانی میں عوامی شراکت داری کو یقینی بناتی ہیں۔ یہ توضیحات درج ذیل ہیں:

1- بنیادی حقوق (Fundamental Rights)

ہندوستان کا آئین تمام شہریوں کو بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے، جس میں اظہار رائے کی آزادی، انجمنیں بنانے کا حق، اور پرامن اسمبلیوں میں شراکت داری کا حق شامل ہے۔ یہ حقوق اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ شہری اپنے خیالات کا اظہار اور فیصلہ سازی کے عمل میں حصہ لے سکیں۔

2- ریاستی پالیسی کے ہدایتی اصول (Directive Principles of State Policy)

ریاستی پالیسی کے ہدایتی اصول قوانین اور پالیسیاں بناتے وقت حکومت کے لیے رہنما اصول ہیں۔ ان اصولوں کا مقصد عوام کی فلاح و بہبود کو فروغ دینا اور فیصلہ سازی کے عمل میں ان کی شراکت داری کو یقینی بنانا ہے۔

3- پنچایتی راج ادارے (Panchayati Raj Institutions)

ہندوستانی آئین پنچایتی راج اداروں کے قیام کو لازمی قرار دیتا ہے، جو گاؤں، بلاک اور ضلع کی سطح پر مقامی خود مختار ادارے ہیں۔ یہ ادارے شہریوں کو نجلی سطح پر فیصلہ سازی کے عمل میں حصہ لینے کی اجازت دے کر شراکتی جمہوریت کو یقینی بناتے ہیں۔

4- معلومات کا حق (Right to Information)

معلومات کا حق قانون، 2005، شہریوں کو سرکاری حکام کے پاس موجود معلومات تک رسائی کا حق فراہم کرتا ہے۔ یہ ایکٹ حکومتی کام کاج میں شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بناتا ہے اور شہریوں کو فیصلہ سازی کے عمل میں حصہ لینے کی اجازت دیتا ہے۔

5- دستوری ترامیم (Constitutional Amendments)

شراکتی حکمرانی کو یقینی بنانے کے لیے ہندوستان کے آئین میں کئی بار ترامیم کی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر، 73 ویں اور 74 ویں ترامیم نے مقامی خود مختاری کا تصور متعارف کرایا اور بلدیاتی اداروں کو نجلی سطح پر فیصلہ سازی میں حصہ لینے کا اختیار دیا۔

10.7 عوامی شراکت داری کے فوائد (Benefits of Public Participation)

ترقیاتی انتظامیہ میں لوگوں کی شراکت داری مختلف حوالوں سے فائدہ مند ہے:

- یہ انتظامیہ کو مقامی سماجی، ثقافتی، اقتصادی، ماحولیاتی، اور تکنیکی حالات کے بارے میں بہت سی معلومات فراہم کرتا ہے۔ یہ معلومات ترقیاتی پروگراموں کی منصوبہ بندی، پروگرامنگ اور نفاذ کے عمل میں انتہائی مفید ہوتی ہے۔
- عوامی شراکت داری کے تحت ان منصوبوں کا انتخاب کیا جاتا ہے جو لوگوں سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔
- یہ مقامی وسائل کو نقد، مزدوری، مواد وغیرہ کی شکل میں متحرک کرنے میں سہولت فراہم کرتا ہے جو پروگرام کی کامیابی کے لیے بہت ضروری ہیں۔

- یہ انتظامی اختیارات کے غلط استعمال کے خلاف تحفظ کے طور پر کام کرتا ہے اور اس طرح پروگراموں کے عمل میں بدعنوانی کی گنجائش کو کم کرتا ہے۔
- یہ معاشرے کے غریب اور کمزور طبقات کی شمولیت کی وجہ سے امیر اور زیادہ طاقتور طبقوں کے ذریعے پروگرام کے فوائد کو ہائی جیک کرنے سے روکتا ہے۔ اس طرح، یہ فوائد کی منصفانہ تقسیم کی طرف جاتا ہے۔
- یہ مقامی کمیونٹی کو آسانی سے ترقیاتی تبدیلی کو قبول کرنے اور غلطیوں اور ناکامیوں کو زیادہ برداشت کرنے والا بناتا ہے۔
- یہ امداد واپس لینے کے بعد بھی پروگراموں کو برقرار رکھ کر حکومت پر مالی بوجھ کو کم کرتا ہے۔ ان کا انتظام رضاکاروں یا کمیونٹی پر مبنی کارکنوں کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔
- اس سے لوگوں کی ذمہ داری سنبھالنے اور ان کے مسائل حل کرنے کی صلاحیت اور اہلیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ لوگوں میں خود انحصاری، پھل اور قیادت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔
- یہ سماج میں بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے اور اس طرح چٹائی سطح پر جمہوریت کو مضبوط کرتا ہے۔

10.8 شراکت دار حکمرانی کے لیے اقدامات (Initiatives towards Participative Governance)

شراکت دار حکمرانی کی طرف کیے گئے اقدامات درج ذیل ہیں:

1- سماجی آڈٹ (Social Audit)

- سوشل آڈٹ ایک طاقتور ٹول ہے جسے شہری مختلف سرکاری اداروں کی کارکردگی کی نگرانی اور جانچ کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔
- اسے سب سے پہلے مزدور کسان ہکتی سنگٹھن (MKSS) نے 1990 کی دہائی میں 'جن سنوائی' یا عوامی سماعت کے طور پر شروع کیا تھا۔
- اس کے بعد سے، مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (MGNREGA) سمیت متعدد قوانین کے ذریعہ سماجی آڈٹ کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔
- ان آڈٹس سے شہریوں کی شراکت داری میں اضافہ ہوا ہے اور تحدیدات اور توازن (Checks and Balances) کے نظام کو یقینی بنانے میں مدد ملی ہے۔
- مثال کے طور پر، آندھرا پردیش میں، ریاست بھر میں سماجی آڈٹ میں بڑے پیمانے پر دھوکہ دہی کا پتہ چلا، جس کے نتیجے میں تقریباً 7,000 اہلکاروں کے خلاف انتظامی یا مجرمانہ الزامات عائد کیے گئے۔
- سماجی آڈٹ بھی ماحولیاتی جمہوریت اور حکمرانی کے فروغ کا باعث بنے ہیں۔

2۔ دہلی حکومت کی بھاگداری اسکیم (Bhagidari Scheme of Delhi Government)

- دہلی حکومت کی بھاگداری اسکیم شہریوں کو ماہانہ میٹنگوں میں ریزیڈنٹ ویلفیئر ایسوسی ایشن (RWAs) کے ذریعے براہ راست شامل کرتی ہے، کیونٹی کو اپنے متعلقہ زون اور علاقوں کی ذمہ داری لینے کے لیے متحرک کرتی ہے۔
- یہ RWAs ترقی سے متعلق اور دیگر تبدیلیوں کی منصوبہ بندی کے دوران ریاستی افادیت کے لیے رابطے کے پہلے نقطہ کے طور پر بھی کام کرتے ہیں۔
- گورننس میں شہریوں کی شراکت داری، یا "بھگداری"، حکومت میں لوگوں کی شمولیت کو آسان بنانے کا ایک ذریعہ ہے۔ یہ منصوبہ جنوری 2000 میں شروع ہوا اور اگلے آٹھ سالوں میں ایک تحریک کی شکل اختیار کر گیا۔
- تقریباً 2000 شہری گروپ بہت سی بھاگداری اجلاس میں شراکت داری کے بعد حکمرانی میں 'بھگداری' بن چکے ہیں۔
- "بھگداری" عوامی افادیت کے محکموں کو ان کے روزمرہ کے مسائل کو حل کرنے کے علاوہ دیکھ بھال اور سروس اپ گریڈ میں مدد کرنے میں کامیاب کرتی ہے۔
- کچھ مثالیں یہ ہیں:

- پلاسٹک کے تھیلوں اور دیوالی پر پٹاخوں سے دور رہنے کی دونوں مہم کامیاب رہی۔
- ریزیڈنٹ ویلفیئر ایسوسی ایشنز کی جانب سے اسٹریٹ لائٹس کو آن/آف کرنے کی مہم کامیاب رہی۔

3۔ عوامی منصوبہ مہم (People's Plan Campaign)

- کیرالہ میں عوامی منصوبہ مہم 1996 (PPC) میں لامرکزیت پر مبنی منصوبہ بندی کا ایک تجربہ تھا۔ اس کے لیے مقامی حکومتوں کو اپنے پانچ سالہ منصوبے عوام کی براہ راست شمولیت کے ساتھ بنانے کی ضرورت تھی۔
- اس عمل کے لیے ریاست کے ترقیاتی بجٹ سے مناسب فنڈز بھی مختص کیے گئے تھے۔

4۔ ریزیڈنٹ ویلفیئر ایسوسی ایشنز (Resident Welfare Associations-RWAs)

- یہ وہ گروہ ہیں جنہیں معاشرے کے خیالات کو شامل کرنے یا بنیادی شہری افعال کے لیے فیصلہ سازی کی طاقت شہریوں کو منتقل کرنے کے لیے ریاست کی طرف سے مخصوص مراعات دی جاتی ہیں۔
- اس طرح کے اقدامات کو ان کے نفاذ اور عوامی شراکت داری یا 'جن بھاگداری' کو فروغ دینے میں عام شہریوں کو شامل کرنے کے ارادے کے لیے بہت سہاگیا ہے۔

5۔ سٹیژن رپورٹ کارڈز، بنگلور (Citizens Report Cards, Bengaluru)

- بنگلور کے پبلک ایفیر سیٹرز کی طرف سے تین سٹیژن رپورٹ کارڈ جاری کیے گئے تھے۔ سروے کا مقصد یہ طے کرنا تھا کہ صارفین سرکاری خدمات سے کتنے خوش ہیں۔
- پچھلے دس سالوں میں مختلف خدمات فراہم کرنے والی ایجنسیوں کی کارکردگی کا موازنہ (یعنی تین مطالعات کے درمیان وقت کا دورانیہ) سروے صارفین کے اطمینان میں کافی بہتری کا انکشاف کرتا ہے۔

10.9 عوامی شراکت داری اور شہری مرکز حکمرانی

(Public Participation and Citizen-Centric Governance)

عوامی شراکت داری ایک بڑے تصور کا حصہ ہے جسے شہریوں پر مبنی حکمرانی یا شہری مرکز حکمرانی یا شہری مرکز نظم و نسق کہا جاتا ہے۔ شہری مرکز نظم و نسق کا مطلب ہے شہریوں کو جدید عوامی انتظامیہ میں مرکزی اہمیت فراہم کرنا۔ یہ شہریوں کے فوری مسائل کو دور کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے یعنی نظام حکومت میں شفافیت، کارکردگی، استحکام اور تسلسل کو یقینی بنا کر شہری مرکز نظم و نسق کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ حکومت نے ہر سطح پر شہریوں پر مرکز نظم و نسق فراہم کرنے کی کوشش کی ہے، جیسے:

- مضبوط قانونی فریم ورک فراہم کرنا
- اداروں کی تشکیل جیسے لوک آیکٹ، قومی انسانی حقوق کمیشن (NHRC)، قومی خواتین کمیشن (NWC)، قومی صارف تنازعات ازالہ کمیشن وغیرہ۔

دوسرے انتظامی اصلاحات کمیشن (ARC) کی 12 ویں رپورٹ نے بڑے پیمانے پر شہری مرکز نظم و نسق پر توجہ دی ہے۔

10.10 شہری مرکز نظم و نسق کے بنیادی اصول

(Core Principles of Citizen-Centric Administration)

دوسرے انتظامی اصلاحات کمیشن (ARC) نے گورننس کو شہریوں پر مرکز کرنے کے لیے درج ذیل بنیادی اصول تجویز کیے ہیں:

- قانون کی حکمرانی۔
- بدعنوانی کے خلاف عدم رواداری (Zero Tolerance) کی حکمت عملی۔
- اداروں کو متحرک، ذمہ دار اور جوابدہ بنانا۔
- فیصلہ سازی میں لامرکزیت کو فروغ دینا۔
- شفافیت۔
- عوامی خدمات میں اصلاحات۔

- حکمرانی میں اخلاقیات۔
- عمل میں اصلاحات۔
- گورننس کے معیار کا متواتر اور آزادانہ جائزہ۔

نظم و نسق عامہ کو زیادہ شہری مرکز بنانے کے لیے دوسرے انتظامی اصلاحات کمیشن نے درج ذیل حکمت عملیوں، طریقہ کار، آلات کا جائزہ لیا ہے:

- حکمرانی کو ایشیوں پر مرکز بنانے کے لیے فکرِ نو۔
- مناسب جدید ٹیکنالوجی کو اپنانا
- معلومات کا حق
- شہری منشور
- خدمات کی آزادانہ تشخیص۔
- شکایات کے ازالے کا طریقہ کار
- فعال شہریوں کی شراکت داری
- عوامی خانگی شراکت داری
- شہری مرکز نظم و نسق عامہ کا تصور

حکمرانی کا تصور کو ٹلیہ کے دور میں بھی موجود تھا۔ اس کا تذکرہ انہوں نے ار تھ شاستر میں تفصیل سے کیا ہے۔ شہریوں پر مرکز نظم و نسق بہتر حکمرانی کی بنیاد پر ہے۔ بہتر حکمرانی درج ذیل آٹھ صفات پر مشتمل ہے۔

- جوابدہ (Accountable)
- شفاف (Transparent)
- ذمہ دار (Responsive)
- شراکت دار (Participatory)
- اتفاق پر مبنی (Consensus-Oriented)
- قانون کی حکمرانی پر مبنی (Based on Rule of Law)
- موثر اور کارآمد (Effective and Efficient)
- مساوی اور جامع (Equitable and Inclusive)

10.11 عوامی شراکت داری میں رکاوٹیں (Barriers to Public Participation)

حکمرانی میں عوام کی شراکت داری میں بہت سی رکاوٹیں پیش آتی ہیں جو درج ذیل ہیں:

- سرکاری افسروں کے رویہ کے مسائل
- دوسری انتظامی اصلاحات کمیشن رپورٹ کے مطابق سول سروس ٹنس بے لچک، خود پرست، باطنی طور پر نظر آنے والے بن گئے ہیں۔
- احتساب کا فقدان
- مجرم افسران کے خلاف کبھی تادیبی کارروائیاں شروع کی جاتی ہیں۔ کارکردگی کی تشخیص کا کوئی ڈھانچہ نہیں ہے۔
- سرخ فیتا شاہی
- سرکاری افسروں کو ان اصولوں اور طریقہ کار پر عمل کرنا پڑتا ہے جو اچھی حکمرانی کے لیے اہم ہیں، تاہم بعض اوقات یہ اصول اور طریقہ کار غلط تصور اور بوجھل ہوتے ہیں اور وہ اپنے وجود کے مقصد کو پورا نہیں کرتے۔ کبھی کبھی یہ اصول ہی تاخیر کی وجہ بنتے ہیں۔
- شہریوں کے حقوق اور فرائض کے بارے میں بیداری کی کم سطح
- حقوق اور فرائض کے بارے میں آگاہی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ اہلکار اور دیگر شہری مؤثر طریقے سے اور ایمانداری سے فرائض کی انجام دہی کریں۔
- قوانین اور ضابطوں کا غیر موثر نفاذ
- شہریوں اور معاشرے کے کمزور طبقوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے بہت سے قوانین موجود ہیں، لیکن ان قوانین کے کمزور نفاذ سے شہریوں کا حکومتی مشینری پر اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔

10.12 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبہ، اس اکائی میں آپ نے،

- حکمرانی میں شراکت داری کے مفہوم کو سمجھا۔
- عوامی شراکت داری کے نقطہ نظر، شکلیں اور خصوصیات کا مطالعہ کیا۔
- دستور ہند میں عوامی شراکت داری کی توضیحات کا مطالعہ کیا۔
- عوامی شراکت داری کے فوائد اور اقدامات کو سمجھا۔
- عوامی شراکت داری اور شہری مرکز حکمرانی کے درمیان تعلق کو سمجھا۔
- شہری مرکز نظم و نسق کے بنیادی اصول کا مطالعہ کیا۔
- عوامی شراکت داری میں رکاوٹیں کا مطالعہ کیا۔

10.13 کلیدی الفاظ (Keywords)

حق اطلاعات قانون، 2005

حق اطلاعات قانون، 2005، ہندوستان کی پارلیمنٹ کا ایک ایکٹ ہے جو شہریوں کو سرکاری حکام کے پاس موجود معلومات تک رسائی کا حق دیتا ہے۔ یہ ایکٹ 15 جون 2005 کو منظور کیا گیا تھا تاکہ عوامی اداروں میں شفافیت اور احتساب کو فروغ دیا جاسکے۔ اس نے پرانے قانون فریڈم آف انفارمیشن ایکٹ، 2002 کی جگہ لی۔

10.14 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

10.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- عوامی شراکت داری درج میں کس کا اضافہ کرتی ہے؟

(a) شفافیت

(b) جواب دہی

(c) یہ دونوں

(d) سرخ فیتا شاہی

2- حق اطلاعات قانون کب بنا؟

(a) 2003

(b) 2004

(c) 2005

(d) 2006

3- دوسری انتظامی اصلاحات کمیشن کے صدر کون تھے؟

(a) ڈاکٹر من موہن سنگھ

(b) اے۔ پی۔ جے۔ عبدالکلام

(c) ویرپہ موئیلی

(d) اٹل بہاری واجپئی

4۔ درج ذیل میں عوامی شراکت داری کی مثال ہے:

(a) دہلی حکومت کی بھاگی داری اسکیم

(b) کیرالہ کی عوامی منصوبہ مہم

(c) ریڈیڈنٹ ویلفیئر اسوسی ایشنز

(d) یہ سبھی

5۔ بنگلور کے سٹیزن رپورٹ کارڈز کیا ہیں؟

(a) بنگلور کے اسکولوں میں تعلیمی نظام

(b) عوامی شراکت داری کے آلات

(c) کارڈ شائع کرنے کی اسکیم

(d) شہریوں کے لیے پینشن اسکیم

6۔ دستور ہند میں عوامی شراکت داری کو فروغ دینے والا حصہ ہے:

(a) بنیادی حقوق

(b) پنچایتی راج ادارے

(c) یہ دونوں

(d) حق اطلاعات قانون

7۔ دوسری انتظامی اصلاحات کمیشن کب بنی؟

(a) 2005

(b) 2006

(c) 2007

(d) 2008

8۔ بہتر حکمرانی میں ----- کے خلاف عدم رواداری کی حکمت عملہ بہت اہم ہے۔

(a) شفافیت

(b) جواب دہی

(c) بد عنوانی

(d) احتساب

9۔ عوامی شراکت داری میں اہم رکاوٹ ہے:

(a) سرکاری افسروں کا رویہ

(b) احتساب کا فقدان

(c) سرخ فیتا شاہی

(d) یہ سبھی

10۔ حق اطلاعات قانون کس وزیراعظم کے دور میں نافذ ہوا؟

(a) جواہر لال نہرو

(b) اٹل بہاری واجپئی

(c) ڈاکٹر من موہن سنگھ

(d) نریندر مودی

10.14.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. حکمرانی میں شراکت داری کا مفہوم بیان کیجیے۔

2. شراکت داری کے نقطہ نظر کیا ہیں؟

3. عوامی شراکت داری کی شکلیں بیان کیجیے۔

4. عوامی شراکت داری کی خصوصیات لکھیے۔

5. عوامی شراکت داری اور دستور ہند پر ایک نوٹ لکھیے۔

10.14.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. شہری مرکز نظم و نسق کے بنیادی اصول کیا ہیں؟ اس کا عوامی شراکت داری سے کیا تعلق ہے؟
2. عوامی شراکت داری کیا ہے؟ اس میں کیار کا وٹیں درپیش ہوتی ہیں؟
3. عوامی شراکت داری اور شہری مرکز حکمرانی پر ایک نوٹ لکھیے۔

10.15 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Bhaskar Rao, N. (2013). *Good Governance: Delivering Corruption-free Public Services*. Sage Publication, New Delhi.
2. Bidyut Chakrabarty. (2007). *Reinventing Public Administration: The Indian Experience*. Orient Longman.
3. Brian Smith. (2007). *Good Governance and Development*. Red Globe Press.
4. Henk Addink. (2019). *Good Governance: Concept and Context*. Oxford University Press, UK.
5. Henry, N. (1999). *Public Administration and Public Affairs*. Prentice Hall, New Jersey.
6. Jean Dreze and Amartya Sen. (1995). *India, Economic Development and Social Opportunity*. Oxford University Press.
7. R. B. Denhardt and J. V. Denhardt. (2009). *Public Administration*. Brooks / Cole.
8. Satyajit Singh and Pradeep K. Shurma. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). Oxford University Press, New Delhi.
9. Bo Rothstein. (2012). *Good Governance*. Oxford University Press.
10. Singh, S. and Sharma, P. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). New Delhi: Kitab Mahal.
11. SL Goel. (2010). *Good Governance: An integral Approach*. Deep and Deep Publications, New Delhi.
12. Vasu Deva. (2005). *E-Governance in India: A Reality*. Commonwealth Publishers, Delhi.
13. Vijaya Kumar. (2012). *Right to Education Act, 2009: Its Implementation as to Social Development In India*. Delhi: Akansha Publishers
14. Vayunandan Etakula. (2003). *Good Governance: Initiatives in India*. Prentice Hall India, New Delhi.
15. Basu Rumki. (2015). *Public Administration in Indian Mandates, Performance and Future perspectives*. Sterling Publishers, New Delhi.
16. IGNOU Good Governance Module.

اکائی 11- سماجی احتساب

(Social Audit)

اکائی کے اجزاء:

تمہید	11.0
مقاصد	11.1
سماجی احتساب کے معنی	11.2
سماجی احتساب کے اصول	11.3
سماجی احتساب کی نوعیت	11.4
ہندوستان میں سماجی احتساب کے چیلنجز	11.5
سماجی احتساب کے مقاصد	11.6
سماجی احتساب کی اہمیت	11.7
اٹھائے جانے والے اقدامات	11.8
سماجی احتساب قانون	11.9
سماجی احتساب کے لیے بہترین مثالیں	11.10
سماجی احتساب کی حدود	11.11
اكتسابی نتائج	11.12
کلیدی الفاظ	11.13
نمونہ امتحانی سوالات	11.14
معروضی جوابات کے حامل سوالات	11.14.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	11.14.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	11.14.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	11.15

11.0 تمہید (Introduction)

سماجی احتساب ایک ایسا عمل ہے جہاں عوامی ایجنسیاں عوامی پلیٹ فارمز کے ذریعے عوام کے ساتھ ترقیاتی اقدامات کے لیے مالی اور غیر مالی دونوں طرح کے وسائل کے استعمال کے بارے میں معلومات کا انکشاف کرتی ہیں۔ سماجی احتساب کی تعریف ایک عمل کے منصوبے کی تشخیص کے طور پر کی جاتی ہے جو عوام اور حکومت مشترکہ طور پر انجام دیتے ہیں۔ یہ شفافیت، جوابدہی، اور لوگوں کے لیے بنائے گئے پروگراموں میں شمولیت کی حوصلہ افزائی کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ عوامی ہستی کی سماجی مطابقت کی روشنی میں اس کی کارروائیوں کی گہرائی سے تحقیقات اور مطالعہ اس کا تقاضا ہے۔ سماجی احتساب حکومت اور عوام کی طرف سے مشترکہ طور پر کی جانے والی پالیسی یا اسکیم کا ایک جائزہ ہے، جس میں ان لوگوں پر زور دیا جاتا ہے جو پالیسی سے متاثر ہوں گے یا اس سے مستفید ہوں گے۔

یہ کسی تنظیم کی کارکردگی کی پیمائش، تشخیص، اور بہتر بنانے میں مدد کرتا ہے۔ مزید برآں، یہ تنظیم کو سماجی طور پر جوابدہ بناتا ہے۔ سماجی احتساب کے استعمال سے تنظیم کی تاثیر کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ یہ مؤثر قیادت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور نگرانی اور نتیجہ کو مضبوط کرتا ہے۔ اس سے مثالی صورت حال اور حقیقی صورت حال کے ساتھ ساتھ تاثیر اور کارکردگی کے درمیان فرق کو ختم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ یہ ہمیں کسی بھی حکومتی کوشش یا تنظیم کے سماجی اثرات کا جائزہ لینے، تصدیق کرنے، دستاویز میں درج کرنے اور ان کو بہتر بنانے کی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔ سماجی احتساب اور ترقیاتی احتساب ایک جیسی چیزیں نہیں ہیں۔ سماجی احتساب سماجی نتائج کے اکثر نظر انداز کیے جانے والے موضوع پر توجہ مرکوز کرتا ہے، جب کہ ترقیاتی احتساب میں ایک وسیع تر فوکس ہوتا ہے جس میں ماحولیاتی اور اقتصادی مسائل شامل ہوتے ہیں، جیسے کہ کسی پروجیکٹ یا پروگرام کی تاثیر۔

11.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبہ، اس اکائی میں آپ،

- سماجی احتساب کے معنی اور اصول کا مطالعہ کریں گے۔
- سماجی احتساب کی نوعیت و سمجھیں گے۔
- ہندوستان میں سماجی احتساب کے چیلنجز کا مطالعہ کریں گے۔
- سماجی احتساب کے مقاصد اور اہمیت کو جانیں گے۔
- سماجی احتساب قانون کو سمجھیں گے۔
- سماجی احتساب کی حدود کا مطالعہ کریں گے۔

11.2 سماجی احتساب کے معنی (Meaning of Social Audit)

سماجی احتساب حکومت اور عوام کی طرف سے مشترکہ طور پر کی جانے والی پالیسی یا اسکیم کا ایک جائزہ ہے، جس میں ان لوگوں پر زور دیا جاتا ہے جو پالیسی سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ کسی تنظیم کی کارکردگی کی پیمائش، تشخیص، اور بہتر بنانے میں مدد کرتا ہے۔ یہ تنظیم کو سماجی طور پر جوابدہ بناتا ہے۔ سماجی احتساب کے استعمال سے تنظیم کی تاثیر کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

یہ موثر قیادت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور نگرانی اور جواب دہی کو مضبوط کرتا ہے۔ اس سے مثالی صورت حال اور حقیقی صورت حال کے ساتھ ساتھ تاثیر اور کارکردگی کے درمیان فرق کو ختم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ تنظیم کے سماجی اثرات کا جائزہ لینے، تصدیق کرنے، اور ان کو بہتر بنانے کی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔ سماجی احتساب اور ترقیاتی احتساب ایک جیسی چیزیں نہیں ہیں۔ سماجی احتساب سماجی نتائج کے اکثر نظر انداز کیے جانے والے موضوع پر توجہ مرکوز کرتا ہے، جب کہ ترقیاتی احتساب میں ایک وسیع تر توجہ ہوتی ہے جس میں ماحولیاتی اور اقتصادی مسائل شامل ہوتے ہیں، جیسے کہ کسی پروجیکٹ یا پروگرام کی تاثیر۔

پہلی تنظیم 1979 میں ٹائٹل آرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ (ٹیسکو) جمشید پور تھی جس نے بھارت میں سب سے پہلے سماجی احتساب کی شروعات کی۔ سماجی احتساب کو دستور کی 73 ویں ترمیم کے ساتھ اہمیت حاصل ہوئی، جس نے پنجایت راج اداروں کو مخاطب کیا۔ 9 ویں پنج سالہ پلان کے اپروچ پیپر نے پنجایت راج اداروں کے موثر آپریشن کے لیے سماجی احتساب پر زور دیا اور گرام سبھا کو ان کے دیگر فرائض کے علاوہ سماجی احتساب کرنے کا اختیار دیا۔ نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (NREGA) 2005 میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ پروگرام کی جوابدہی اور کھلے پن کو برقرار رکھنے کے لیے "سماجی احتساب" کا باقاعدگی سے انعقاد کیا جانا چاہیے۔

سماجی احتساب سماجی مصروفیت کو فروغ دینے، شفافیت کو بڑھانے اور پالیسی کے مقاصد اور نتائج کے درمیان فرق کو ختم کرنے کا ایک طاقتور ذریعہ ہے۔ اس کے نفاذ میں موثر حکمرانی اور عوامی خدمات کی فراہمی میں اہم کردار ادا کرنے کی بڑی صلاحیت ہے۔

- سماجی احتساب کو تقویت دینے کے لیے وکالت: شہریوں کے گروہوں کو سماجی احتساب کی تقویت کے لیے مہم چلانی چاہیے، حکام کو جوابدہ ٹھہرانا چاہیے۔
- ڈسٹرکٹ سماجی احتساب ماہرین کا قیام: ہر ضلع میں تربیت اور اسٹیک ہولڈر کی شمولیت کے لیے سماجی احتساب ماہرین کی ایک ٹیم ہونی چاہیے۔
- سماجی احتساب پر تربیتی پروگرام: طریقوں اور رپورٹ کی تیاری پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے جامع تربیتی پروگرام تیار کیا جانا چاہئے۔
- ہم آہنگی: ایک ادارہ جاتی اور مداخلت سے بچنے والے فریم ورک کے لیے متعدد حکام کی اجتماعی توثیق اور تعاون بہت ضروری ہے۔

11.3 سماجی احتساب کے اصول (Principles of Social Audit)

سماجی احتساب کے اصول درج ذیل ہیں:

1- شفافیت

انتظامیہ اور فیصلہ سازی کے عمل میں مکمل کشادگی، حکومت کی طرف سے ایک فرض کے ساتھ عوام کو تمام متعلقہ معلومات تک غیر محدود رسائی فراہم کرنا۔

2- جوابدہی

منتخب عہدیداروں اور دیگر سرکاری ملازمین کی فوری جواب دہی ان تمام فریقوں کے لیے جو ان کے متعلقہ اعمال یا عمل سے متاثر ہوئے ہوں۔

3- شرکت

فیصلہ سازی کے عمل میں تمام متاثرہ افراد کی شرکت لازمی ہے، یہ شرکت صرف ان کے نمائندوں تک محدود نہیں ہونی چاہئے۔

4- نمائندہ شرکت

متاثرہ فریقوں کا حق ہے کہ ایسے حالات میں جب اختیارات کا پہلے سے تعین کیا گیا ہو وہ ایک گروپ یا فرد کے طور پر باخبر رضامندی فراہم کریں۔

5- جامع رپورٹ

تنظیم کی کارکردگی اور سرگرمیوں کے ہر پہلو پر تفصیل سے رپورٹ کرنا۔

6- باقاعدہ بنیاد پر

مستقل بنیادوں پر سماجی تعلقات قائم کرنا اور تنظیم کو اپنی کارکردگی کا صنعتی معیارات اور دیگر تنظیموں کی کارکردگی سے موازنہ کرنے کا طریقہ فراہم کرنا۔

7- تصدیق شدہ

سماجی تعلقات کا احتساب ایک اہل فرد یا تنظیم کے ذریعہ کیا جاتا ہے جس کا تنظیم میں کوئی مالیاتی حصہ نہیں ہوتا ہے۔

11.4 سماجی احتساب کی نوعیت (Nature of Social Audit)

1- کارکردگی اور حکمرانی

خامیوں کو کھول کر اور ان کی اصلاح کر کے، حکمرانی اور وسائل کے استعمال پر مثبت اثر ڈال کر پروگرام کی کارکردگی کو بڑھاتا ہے۔

2- فائدہ کی تصدیق

سماجی احتساب وسائل کی منصفانہ تقسیم کی ضمانت دیتے ہوئے، فوائد مطلوبہ وصول کنندگان تک پہنچنے کو یقینی بناتا ہے۔

3- شمولیت اور بااختیار بنانا

سماجی احتساب پیمانہ گروہوں کو گورننس میں ان کی شمولیت کے ذریعے بااختیار بناتا ہے، 73 ویں ترمیم کے مطابق گرام سبھاؤں کو بااختیار بناتا ہے۔

4- شراکتی سختی

احتساب کے نظم و ضبط کے ساتھ شرکت کو ایک قابل اعتماد اور جامع احتساب کے عمل کو یقینی بناتا ہے۔

5- احتساب اور شفافیت

مقامی حکمرانی میں احتساب اور شفافیت کو فروغ دیتا ہے، یہ بہتر حکمرانی کے لیے بہت ضروری ہے۔

6- قانونی معاونت

قانون سازی کی دفعات، جیسے NREGA کی دفعہ 17، باقاعدہ سماجی احتساب کو نافذ کرتی ہیں، سرکاری اسکیموں میں جو اب بھی اور شفافیت کو یقینی بناتی ہے۔

7- جامع تشخیص

سماجی احتساب معاشی، ماحولیاتی، اور سماجی اثرات کا جائزہ لیتے ہیں، جس سے جامع پالیسی کی تشخیص کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

11.5 ہندوستان میں سماجی احتساب کے چیلنجز (Challenges to Social Audit in India)

1- دفتر شاہی کا مزاحمتی رویہ

دفتر شاہی سماجی احتساب کو اپنے اختیار کے لیے ایک چیلنج کے طور پر سمجھتی ہے، جو ممکنہ طور پر ادارہ جاتی عمل کو سست کرتی ہے۔

2- وسائل کی رکاوٹیں

محدود وسائل سماجی احتساب کے نفاذ میں رکاوٹ بنتے ہیں، مالیات اور عملے کو متاثر کرتے ہیں۔

3- قانونی فریم ورک کی تفاوتیں

مختلف قانونی فریم ورک عدم مطابقت پیدا کرتے ہیں اور افادیت میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔

4- سیاسی مداخلت

سیاسی اثرات احتساب کی معروضیت پر سمجھوتہ کر سکتے ہیں، غیر جانبدارانہ رپورٹنگ کو روک سکتے ہیں اور احتساب کے مقاصد کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

5- صلاحیت میں فرق

ناکافی تربیت احتساب کے معیار کو محدود کرتی ہے، جو ضروری مہارتوں اور علم کی ضرورت پر زور دیتی ہے۔

6- کارپوریٹ مزاحمت

پرائیویٹ سیکٹر کے ادارے منفی تشہیر اور مالیاتی اثرات کی وجہ سے سماجی احتساب کے خلاف مزاحمت کر سکتے ہیں۔

7- ثقافتی تنوع

ہندوستان کی متنوع ثقافت یکساں سماجی احتساب کے طریقوں کے لیے چیلنج کا سبب بنتی ہے، جس میں علاقائی تغیرات معیاری کاری کو متاثر کرتے ہیں۔

8- شکوک و شبہات اور اعتماد

اعتماد قائم کرنا ایک چیلنج ہے، کیونکہ احتساب کی آزادی کے بارے میں شکوک و شبہات ادارہ سازی میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔

9- قواعد کی پیروی نہیں کی جاتی ہے

کئی ریاستوں میں، گرام پنچایتوں کو سماجی احتساب اکائیوں کو کام کی تکمیل اور اخراجات سے متعلق ریکارڈ فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اور گرام سبھاؤں کو ان کی مادری زبانوں میں سماجی احتساب رپورٹس فراہم نہیں کی جاتی ہیں۔

10- آزادی کا فقدان

بہت سی حکومتیں سماجی احتساب اکائیوں کے ڈائریکٹر کے لیے شفاف انتخاب کے طریقہ کار پر عمل نہیں کرتی ہیں جیسا کہ ضروریات میں بیان کیا گیا ہے۔ کئی سماجی احتساب اکائیوں کے پاس اتنے اہلکار نہیں ہوتے ہیں کہ وہ سال میں ایک بار بھی تمام پنچایتوں کا احاطہ کر سکیں۔

11- غیر ادارہ جاتی

احتساب کرنے والے افسر نفاذ کرنے والی ایجنسیوں کے تابع ہوتے ہیں جنہیں مزاحمت اور دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور تصدیق کے لیے اصل ڈیٹا تک رسائی حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرنا پڑتی ہے کیونکہ حکومت نے سماجی احتساب کے ادارہ جاتی ہونے کو باقاعدہ نہیں بنایا ہے۔

12- سخت سزا کا فقدان

چونکہ قوانین اور رہنما خطوط کو توڑنے کے لیے کوئی جرمانہ یا قانونی اثرات نہیں ہیں، سماجی احتساب ایک بے مقصد کوشش ہے۔

13- ناکافی معلومات

بے خبری کی وجہ سے، گرام سبھا کے اراکین سماجی احتساب کے اپنے قانونی حق سے بے خبر ہیں۔

14- معلوماتی نظام کا فقدان

حکومتی ایجنسیاں کسی منصوبے کی پیشرفت کو ٹریک کرنے کے لیے سرکاری کھاتوں کا حوالہ دینے کے مبہم اور غلط نظام اور حکومتی رپورٹنگ کے طریقوں پر انحصار کرتی ہیں، جس سے آڈیٹرز کے لیے جائزہ لینا، رفتار تیز کرنا، یا اصلاحی عمل درآمد کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

15- حصہ لینے کے لیے کوئی ترغیب نہیں

گاؤں کی سرگرمیوں میں حصہ نہ لینا لوگوں کی اپنی روزی روٹی کے بارے میں تشویش کا نتیجہ ہے۔

11.6 سماجی احتساب کے مقاصد (Objectives of Social Audit)

سماجی احتساب کے مقاصد درج ذیل ہیں:

- مالیاتی وسائل، اختیار اور طاقت کے غلط استعمال کو روکتا ہے۔
- اس کے علاوہ، یہ ایک تنظیم کی سماجی کارکردگی کو مضبوط کرتا ہے۔
- بجٹ کے مطابق مناسب مالیاتی انتظام کا تعین کرتا ہے۔
- ترقیاتی پروگرام کو مزید کامیاب اور موثر بناتا ہے
- سماجی پروگراموں میں تنظیمی اور عوامی شرکت کو فروغ دیتا ہے۔

11.7 سماجی احتساب کی اہمیت (Significance of Social Audit)

1- بد عنوانی کی دریافت

یہ حکومتی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھتا ہے اور عوامی شعبوں میں بے ضابطگیوں اور بد عنوانی کو ظاہر کرتا ہے، لیک اور بد عنوانی کا خاتمہ کرتا ہے۔

2- مانیٹرنگ اور فیڈ بیک

یہ کمپنی کے سماجی اور اخلاقی اثرات کا جائزہ لیتا ہے اور اس کے کاموں پر مناسب تاثرات پیش کرتا ہے۔

3- جوابدہی اور شفافیت

یہ مقامی حکومتوں کے اپنے فرائض میں جوابدہ اور شفاف ہونے کو یقینی بنا کر شہریوں اور مقامی حکومتوں کے درمیان اعتماد کے خلا کو پر کرتا ہے۔

4- شراکت دار

یہ پروگراموں کی ترقی میں سماجی شرکت کے لیے ان کی کشادگی کو متحرک کرتا ہے اور بڑھاتا ہے۔ سماجی احتساب گرام سبھا کو زیادہ حقوق فراہم کرتا ہے، یہ ان کی شراکت داری میں اضافہ کرتا ہے، جو دیہی انتظامیہ کا سنگ بنیاد ہے۔

5- پالیسیوں کی تشکیل کرنا

حقیقی مسائل کی نشاندہی کر کے سماجی طور پر ذمہ دارانہ اور جوابدہ طریقے سے مطالبات قائم کرنا پالیسیوں کو ڈیزائن کرنے کی بنیاد کے طور پر کام کرتا ہے۔

6- پیشہ ورانہ مہارت کو بڑھاتا ہے

پنچایتوں کو حکومت اور دیگر ذرائع سے مالی اعانت سے کیے گئے اخراجات کے ریکارڈ اور رپورٹس کو برقرار رکھنے کا پابند بنا کر، یہ عوامی شعبے کی پیشہ ورانہ مہارت کو بڑھاتا ہے۔

7- بد عنوانی کا مقابلہ کرتا ہے

سماجی احتساب بے ضابطگیوں اور غیر اخلاقی طریقوں سے پردہ اٹھاتا ہے، حکومتی کارروائیوں پر نظر رکھنے والے کے طور پر کام کرتا ہے اور لیک اور بد عنوانی کو کم کرتا ہے۔

8۔ نگرانی اور تاثرات

کارکردگی پر تعمیری تاثرات پیش کرتے ہوئے، تنظیم کے سماجی اور اخلاقی اثرات کی فعال طور پر نگرانی کرتا ہے۔

9۔ احتساب اور شفافیت کو فروغ دیتا ہے

اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ مقامی حکومتیں جوابدہ ہوں اور شفافیت کو فروغ دیتی ہیں، عوام اور حکام کے درمیان اعتماد کی کمی کو پورا کرتی ہیں۔

10۔ جمہوری اقدار میں اضافہ

پروگرام کے نفاذ میں عوام کو شامل کرتا ہے، سماجی ترقی کے اقدامات کے لیے جوش و خروش کو بڑھاتا ہے۔

11۔ گرام سبھا کو باختیار بناتا ہے

گرام سبھا کو ایک آواز اور دہی حکمرانی میں فیصلہ سازی پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔

11.8 اٹھائے جانے والے اقدامات (Steps to be Taken)

1۔ شہری گروہ بنانا

سیاسی انتظامیہ اور پالیسیاں نافذ کرنے والی ایجنسیوں کو شہریوں کے گروپوں کی طرف سے جوابدہ ہونا چاہیے، جنہیں سوشل آڈیٹنگ کی بہتری کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے۔

2۔ ایک ماہر گروپ کا قیام

سماجی احتساب کمیٹی کے اراکین کو ہدایت دینے کے لیے سماجی احتساب ماہرین کا ایک گروپ قائم کیا جانا چاہیے۔

3۔ تربیتی پروگراموں کا انعقاد

سماجی آڈیٹنگ کے طریقوں پر تربیتی پروگرام بنانا ضروری ہے جیسے کہ رپورٹس کا انعقاد اور تحریر کرنا، نیز گرام سبھا میں پیش کرنا چاہئے۔

4۔ سول سوسائٹی میں شرکت

اس بات کو فروغ دیا جائے کہ افراد بشمول مختلف یونیورسٹیوں کے طلباء و پبلج ریسورس پرسن کے طور پر حصہ لیں۔ ایک مثال کے طور پر، جہاز کھنڈنے سول سوسائٹی کے معروف اراکین کو سماجی احتساب پینل میں شامل ہونے کے لیے مدعو کر کے ایک رسمی نظام قائم کیا۔

5- نظام کی ادارہ سازی

سماجی احتساب کے نظام کو ایک ادارہ جاتی ڈھانچہ بننے کے لیے جسے ذاتی مفادات کے ذریعے چیلنج نہیں کیا جاسکتا، اسے متعدد حکام کی طرف سے وسیع حمایت اور حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔

6- عاملانہ ایجنسیوں کے لیے تعاون

ایسے قوانین کی تشکیل کی جائے جو عاملانہ ایجنسیوں کو سماجی احتساب کے عمل میں حصہ لینے اور نتائج پر تیزی سے کام کرنے کا پابند بناتے ہیں۔

7- قانونی طور پر منظور شدہ نتائج

ریاستی حکومتوں کو اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مخصوص قوانین مرتب کرنے چاہئیں کہ سماجی احتساب کے نتائج قانونی طور پر منظور ہوں۔

8- مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کا استعمال

پروگرام کے لائف سائیکل کی منصوبہ بندی، نفاذ، اور فیڈ بیک کے مراحل کو MIS کا استعمال کرتے ہوئے ہر سطح پر اسکیموں کی تفصیلات کو ٹریک کرنے کے لیے ہموار کیا جاتا ہے۔

9- عدم تعمیل پر تعزیری کارروائی

ریاستی حکومت کو ذمہ دار فریقوں کی نشاندہی کرنے اور ناقص ملازمین کے ساتھ ساتھ زمینی سطح کے دیگر آڈیٹرز کو سزا دینے کے لیے تیزی سے کارروائی کرنی چاہیے۔

10- نگرانی

سماجی احتساب کے نتائج پر عمل کرنے والی ایجنسی کارڈ عمل، یا اس کی کمی، دہی ترقی کی وزارت کو دیکھنی چاہیے۔ کارروائی کی گئی رپورٹس کی نگرانی کے لیے اس طرح کی تنظیم کی تشکیل کی جانی چاہئے۔

11- تعدد میں اضافہ

سماجی احتساب کو ہر چھ ماہ میں ایک بار ہر گرام پنچایت کے ذریعہ منعقد کیا جانا چاہئے۔

12- میڈیا کا کردار

میڈیا کا کردار دہی برادریوں تک پہنچانا اور خاص طور پر تیار کردہ پروگراموں کے ذریعے بیداری پیدا کرنا ہے جو دہی تشویش کے معاملات، خاص طور پر گرام سبھا اور سماجی احتساب کے لیے ان کی صلاحیت پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

11.9 سماجی احتساب قانون (Social Audit Law)

میگھالیہ ہندوستان کی پہلی ریاست تھی جس نے میگھالیہ کمیونٹی کی شرکت اور پبلک سروس سماجی احتساب ایکٹ 2017 نافذ کیا۔ ایکٹ کے عناصر درج ذیل ہیں:

ایک سماجی احتساب سہولت کار کو بھرتی کیا جائے تاکہ وہ براہ راست لوگوں کے ساتھ احتساب کر سکیں جو گرام سبھا میں نتائج جمع کرائیں گے، جو اس کے بعد ان پٹ شامل کرے گا اور بالآخر نتائج آڈیٹرز کو بھیجے گا۔

اس قانون کے تحت ایک سماجی احتساب کونسل (Social Audit Council-SAC) قائم کی گئی ہے تاکہ حکومتی منصوبوں کا جائزہ لیا جائے جیسا کہ وہ لاگو ہوتے ہیں۔

ایکٹ میں ان منصوبوں، پروگراموں اور اسکیموں کی فہرست شامل ہے جن کا احتساب ہونا ضروری ہے۔

11.10 سماجی احتساب کی بہترین مثالیں (Best Examples of Social Audit)

کچھ بہترین طریقوں میں درج ذیل شامل ہیں۔

1- آندھرا پردیش

آندھرا پردیش میں سوسائٹی فار سوشل آڈٹ، احتساب اور شفافیت کو حکومت کی مداخلت سے آزاد ایک تنظیم کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ سماجی احتساب کو نافذ کرنے کے معاملے میں ریاست آندھرا پردیش دیگر تمام ریاستوں کے لیے ایک ماڈل بن کر ابھری ہے۔ اس کا بنیادی مقصد عوام کی مسلسل چوکسی کے خیال کو برقرار رکھنا ہے، جسے سماجی کارکنوں اور حکومت کے اشتراک سے آسان بنایا گیا ہے۔ یہ دیہی باشندوں کو باختیار بنانے کے ساتھ ساتھ عوامی فنڈز کی بربادی کو روکنے کی کوشش کرتا ہے جو MGNREGA جیسے سماجی پروگراموں سے مستفید ہوتے ہیں۔ عوامی نگرانی، نفاذ کے مختلف مراحل کی تصدیق، اور "سماجی احتساب فورمز سماجی احتساب کے حصے ہیں۔

2- جھارکھنڈ

جھارکھنڈ میں پنچیا تھی راج اداروں کے نمائندوں پر مشتمل جیوری عوامی سماعتیں سنتے ہیں۔ جیوری کے اراکین کے ان پٹ کے لیے مخصوص بے ضابطگیوں کے جواب میں کارروائی کے لیے ایک سفارش تیار کی گئی ہے۔ سماعت پنچایت، بلاک، ضلع اور ریاستی سطح پر ہوتی ہے۔ یہاں خصوصی احتساب اور ٹیسٹ کیے جاتے ہیں۔ تمام سرگرمیوں کے لیے، ایک ثقافتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا، اور آٹھ مختلف زبانوں میں گانے ترتیب دیے گئے۔

3- چھتیس گڑھ

گرام سبھا کے معتمد اور سرپنچ سماجی احتساب ٹیم سے MGNREGA کے علاوہ دیگر معاملات سے متعلق شکایات وصول کرتے ہیں اور انہیں ان تک پہنچاتے ہیں۔ سماجی احتساب کے عمل میں کمیونٹی کی فعال شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے، مسٹر رول، بل، اور پینالٹس کی کتابیں دیوار پر لکھی جاتی ہیں۔ سماجی احتساب کی ضرورت ہے۔ مالیاتی اور آپریشنل احتساب کی وسیع وسعت اور مماثلت کی وجہ سے، یہ معاشرے اور اسٹیک ہولڈرز کو یقین دہانی کرانے کے لیے ایک مفید ٹول ہے۔ سماجی احتساب کا عالمی تجربہ اپنی خامیوں کے باوجود حوصلہ افزا ہے۔ آندھرا پردیش حکومت کی کوشش اس میدان میں سنگ میل ہے۔ اس طرح کے معائنے اور تبصرے لوگوں کی ضرورت اور سماجی پروگراموں کے ذریعے حاصل ہونے والے فرق کی نشاندہی کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

11.11 سماجی احتساب کی حدود (Limits of Social Audit)

کئی ریاستوں میں، گرام پنچایتوں کو سماجی احتساب یونٹس کو کام کی تکمیل اور اخراجات (سی اے جی رپورٹ) سے متعلق ریکارڈ فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اور گرام سبھاؤں کو ان کی مادری زبان میں سماجی احتساب رپورٹس فراہم نہیں کی جاتی ہیں۔

اس حقیقت کی وجہ سے کہ حکومت نے ابھی تک سماجی احتساب کے نفاذ کے لیے کوئی قانون سازی نہیں کی ہے، آڈیٹرز انتظامیہ کی ایجنسیوں کے تابع ہیں جنہیں تصدیق کے مقاصد کے لیے اصل دستاویزات تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرنے پر بھی دباؤ اور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

کچھ حسابی اکائیوں کو فنڈز کے استعمال سے پہلے پراجیکٹ پر عمل درآمد کرنے والی ایجنسی سے اجازت لینا ضروری ہے۔

حسابی اکائیوں کے ڈائریکٹروں کی تقرری کے لیے بہت سی ریاستیں شفافیت کی پالیسی پر عمل نہیں کرتی ہیں۔

بہت سی حسابی اکائیوں میں تمام پنچایتوں کو شامل کرنے کے لیے درکار عملے کی کمی ہے۔

سماجی احتساب کے اصولوں اور سرکاری طور پر مقرر کردہ معیارات کی خلاف ورزی کرنے والی تنظیموں کو کوئی جرمانہ یا قانونی اثر یا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

گرام سبھا کے ممبران اپنے حقوق اور فرائض سے بخوبی واقف نہیں ہیں تاکہ سماجی احتساب مددگار ثابت ہوں۔

حکومتی ادارے کسی ادارے یا پروگرام کی ترقی پر نظر رکھنے کے لیے نااہل نظام پر انحصار کرتے ہیں۔ اس سے آڈیٹرز کے لیے درست طریقہ کار کی پیروی کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

11.12 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبہ، اس اکائی میں آپ نے،

- سماجی احتساب کے معنی اور اصول کا مطالعہ کیا۔
 - سماجی احتساب کی نوعیت کو سمجھا۔
 - ہندوستان میں سماجی احتساب کے چیلنجز کا مطالعہ کیا۔
 - سماجی احتساب کے مقاصد اور اہمیت سمجھا۔
 - سماجی احتساب قانون کو سمجھا۔
 - سماجی احتساب کی حدود کا مطالعہ کیا۔
-

11.13 کلیدی الفاظ (Keywords)

بہتر حکمرانی

بہتر حکمرانی کا مطلب بہتر طریقہ سے حکمرانی ہے۔ ایک ایسی حکمرانی جس میں معیار ہو اور وہ ایک اچھی قدر کے نظام کو پیش کرے۔ مملکت کے شہریوں کی خدمت کرنے کی طاقت کا مطلب ہی بہتر حکمرانی ہے۔ بہتر حکمرانی حکومت اور شہریوں کا حق ہے۔ اس کا مقصد لوگوں کی بہتری ہے۔ عوامی معاملات کو منصفانہ اور معقول انداز میں چلانا ہی بہتر حکمرانی ہے۔ بہتر حکمرانی ایک قانونی تصور اور جدید مملکت کا سنگ بنیاد ہے۔ بہتر حکمرانی کے تصور کو جاننے سے پہلے ہمیں مملکت کے حکمرانی کے تصور کو واضح طور سے جاننا چاہئے۔

11.14 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

11.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ جواب دہی کس مفہوم پر مبنی ہے:

(a) Answerability

(b) Enforcement

(c) یہ دونوں

(d) ان میں کوئی نہیں

2- ہندوستان میں مملکت کو تجارت کا حق کس نے دیا؟

(a) حکومت

(b) دستور

(c) اقوام متحدہ

(d) ان میں کوئی نہیں

3- جواب دہی کے عناصر کیا ہیں:

(a) داخلی

(b) خارجی

(c) یہ دونوں

(d) ان میں کوئی نہیں

4- جواب دہی کا کیا مطلب ہے؟

(a) اپنے کارناموں کا حساب دینا

(b) احتساب کرنا

(c) یہ دونوں

(d) ان میں کوئی نہیں

5- سماجی احتساب سب سے پہلے ہندوستان میں کس کمپنی نے شروع کیا؟

(a) ٹاٹا

(b) برلا

(c) یہ دونوں

(d) ان میں کوئی نہیں

6۔ سماجی احتساب سب عوام کو----- فراہم کرتا ہے۔

(a) پیشہ ورانہ مہارت

(b) آزادی

(c) یہ دونوں

(d) ان میں کوئی نہیں

7۔ سماجی احتساب گرام سبھا میں عوام کو----- بناتا ہے۔

(a) باختیار

(b) کمزور

(c) جواب دہ

(d) ہوشیار

8۔ سماجی احتساب اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ

(a) حکومت اپنے کام کی ذمہ داری لے

(b) حکومت کے افسران بد عنوانی سے بچیں

(c) عاملہ جمہوری اقدار کی پامالی نہ کرے

(d) یہ سبھی

9۔ سماجی احتساب کے عناصر ہیں:

(a) جواب دہی

(b) شفافیت

(c) مساوات

(d) یہ سبھی

10۔ جواب دہی کے عناصر کیا ہیں:

(a) داخلی

(b) خارجی

(c) یہ دونوں

(d) ان میں کوئی نہیں

11.14.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. جواب دہی کے معنی بیان کیجیے۔

2. سماجی احتساب کیا ہے؟

3. جواب دہی کے فوائد بیان کیجیے۔

4. جواب دہی کی اقسام پر ایک نوٹ لکھیے۔

5. سماجی احتساب کی اہمیت بیان کیجیے۔

11.14.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. سماجی احتساب پر ایک تفصیلی مضمون لکھیے۔

2. جواب دہی پر ایک تفصیلی مضمون لکھیے۔

3. سماجی احتساب اور جواب دہی میں فرق بیان کیجیے۔

11.15 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Bhaskar Rao, N. (2013). *Good Governance: Delivering Corruption-free Public Services*. Sage Publication, New Delhi.
2. Bidyut Chakrabarty. (2007). *Reinventing Public Administration: The Indian Experience*. Orient Longman.
3. Brian Smith. (2007). *Good Governance and Development*. Red Globe Press.
4. Henk Addink. (2019). *Good Governance: Concept and Context*. Oxford University Press, UK.
5. Henry, N. (1999). *Public Administration and Public Affairs*. Prentice Hall, New Jersey.
6. Jean Dreze and Amartya Sen. (1995). *India, Economic Development and Social Opportunity*. Oxford University Press.

اکائی 12 – عوامی خدمت کی فراہمی کا نظام اور شہری منشور

(Public Service Delivery System and Citizen Charter)

اکائی کے اجزاء:

تمہید	12.0
مقاصد	12.1
عوامی خدمات کی فراہمی کا تصور	12.2
عوامی خدمات کی فراہمی کے اہم پہلو	12.3
عوامی خدمات کی فراہمی کے چیلنج	12.4
عوامی خدمات کی فراہمی کے معیاری اقدامات	12.5
شہریوں پر عوامی خدمات کی فراہمی کے اثرات	12.6
شہری منصور کی تاریخ	12.7
شہری منصور کے اصول	12.8
شہری منشور کے مقاصد	12.9
شہری منشور کی خصوصیات	12.10
شہری منشور کی اہمیت	12.11
شہری منشور کی ضرورت	12.12
شہری چارٹر کے اجزاء	12.13
شہری منشور کی خوبیاں	12.14
شہری منشور کی خامیاں	12.15
ہندوستان میں شہری منشور کا ارتقاء	12.16
دوسری انتظامی اصلاح کمیشن اور شہری منشور	12.17
شہری منشور کا کردار	12.18

اکتسابی نتائج	12.19
کلیدی الفاظ	12.20
نمونہ امتحانی سوالات	12.21
معروضی جوابات کے حامل سوالات	12.21.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	12.21.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	12.21.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	12.22

12.0 تمہید (Introduction)

عزیز طلبہ! اس اکائی میں آپ عوامی خدمات کی فراہمی کا نظام اور شہری منشور کا مطالعہ کریں گے۔ عوامی خدمات کی فراہمی کا نظام اور شہری منشور بہتر حکمرانی کے اقدامات ہیں۔ یہ انتظامیہ کو جوابدہ، موثر اور کارکردہ بناتے ہیں۔ عوامی خدمات کی فراہمی کا نظام اور شہری منشور بہتر حکمرانی کا ایک اہم پہلو ہے اور یہ شہریوں کے معیار زندگی پر براہ راست اثر انداز ہوتا ہے۔ مملکت قدیم زمانے سے اپنی انتظامیہ کے ذریعہ عوامی خدمات فراہم کی ہیں اور آج بھی فراہم کر رہی ہیں۔ عوامی خدمات کی فراہمی کا نظام انتظامیہ کی کارکردگی کی پیمائش کا ایک جامع نظریہ پیش کرتی ہے۔ یہ قومی سطح پر اور انتظامیہ کی مقامی سطحوں پر حکومت کی کارکردگی کی پیمائش کرتا ہے۔

عام طور سے شہری منشور (Citizens Charter) عوامی خدمات سے متعلق محکموں کے لیے جاری کیا جاتا ہے اور ان کا مقصد عوامی خدمات کو موثر، تیز رفتار اور عوام کو توجہ دینے والا بنانا ہے۔ شہری منشور کا تصور خدمات فراہم کرنے والے اور صارفین کے درمیان یقین کی حفاظت کرتا ہے۔

12.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبہ، اس اکائی میں آپ،

- عوامی خدمات کی فراہمی کے نظام کا تصور کا مطالعہ کریں گے۔
- عوامی خدمات کی فراہمی کا نظام کے اہم پہلوؤں کو جانیں گے۔
- عوامی خدمات کی فراہمی کے چیلنج کو سمجھیں گے۔
- عوامی خدمات کی فراہمی کے معیاری اقدامات کا مطالعہ کریں گے۔
- شہریوں پر عوامی خدمات کی فراہمی کے اثرات کی وضاحت کریں گے۔

- شہری منشور کے معنی و مفہوم سے آگاہ ہوں گے اور اس کی تاریخ، اصول، مقاصد، خصوصیات، اہمیت، ضرورت اور اجزا پر تفصیلی بحث کریں گے۔
- شہری منشور کی خوبیوں اور خامیوں سے واقف کرانا۔
- ہندوستان میں شہری منشور کے ارتقاء کو واضح کرنا۔
- دوسری انتظامی اصلاح کمیشن اور شہری منشور اور شہری منشور کے کردار کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔

12.2 عوامی خدمات کی فراہمی کے نظام کا تصور (Concept of Public Service Delivery)

مملکت کے اہم فرائض اور ذمہ داریوں میں سے ایک بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو متعدد عوامی اشیاء اور خدمات فراہم کرے۔ قدیم زمانے سے لے کر جدید زمانہ یعنی آج تک مملکتیں اپنے شہریوں کو مختلف طرح کی بنیادی سہولیات فراہم کرتی ہیں۔ اگرچہ بازار کے کردار میں اضافہ ہونے کے باوجود حکومت اپنے شہریوں کو بنیادی خدمات جیسے تعلیم، صحت، سماجی خدمات، سڑک، ریلویز، ایئر پورٹز، مواصلات، بجلی، پانی، رسد، عوامی نقل و حمل، آگ خدمات، ماحولیات تحفظ، صفائی وغیرہ۔ حکومت کی طرف سے اپنے ملک کے شہریوں کو مختلف قسم کی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ جنہیں عوامی خدمات کہا جاتا ہے۔ ان عوامی خدمات کو عوام کے لیے دستیاب کرانا عوامی خدمات کی فراہمی کا نظام کہا جاتا ہے۔ عوامی خدمات کی فراہمی حکومت کی طرف سے اپنے شہریوں کی ضروریات اور مطالبات کو پورا کرنے کے لیے ضروری خدمات اور پروگراموں کی فراہمی ہے۔ عوامی خدمات کی فراہمی کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ شہریوں کو معیاری خدمات تک رسائی حاصل ہو۔ جو ان کی فلاح بہبود کو بہتر بنائیں، ان کے معیار زندگی کو بہتر بنائیں اور معاشرے کی مجموعی ترقی میں اپنی شراکت داری پیش کریں۔

مجموعی طور پر معاشرے کی فلاح و بہبود پر بنیادی توجہ کے ساتھ مقامی، ریاستی سطح پر عوامی خدمات کی فراہمی کے لیے مختلف پالیسیاں، پروگرام، اسکیمیں اور منصوبے تیار کیے جاتے ہیں۔ کسی ملک یا ریاست کی عوامی انتظامیہ شہریوں کو خدمات فراہم کرنے کے لیے ریاست کے ذریعے اپنے فرائض کو انجام دیتی ہیں۔ عوامی پالیسیوں اور پروگراموں کے کامیاب نتائج کسی ملک کے موثر انتظامیہ کے ذریعے عوامی خدمات کی فراہمی کے دوران حاصل کیے جاسکتے ہیں جن کا مقصد معاشرے کی عمومی فلاح و بہبود ہے۔

عوامی خدمات کی فراہمی کو بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری، سرکاری ملازموں کی تربیت اور ترقی ہموار کرنے کے عمل، ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے شہریوں کے ساتھ مشغولیت، کارکردگی کی پیمائش اور تشخص کر کے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ عوامی خدمات کی فراہمی ایک پیچیدہ اور چیلنجنگ کام ہے، لیکن یہ شہریوں کی فلاح و بہبود اور معاشرے کی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ سرکاری میدان میں عوامی خدمات کی فراہمی کا مقصد شہریوں کی ضرورتوں اور امیدوں کو بہتر اور موثر طریقے سے پورا کرنا ہے۔ ساتھ ہی شفافیت اور جوابدہی کے اصولوں کو قائم رکھنا ہے۔ سرکار کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے شہریوں کی تبدیل شدہ ضرورتوں اور امیدوں کے تحت جوابدہ ہوں۔

12.3 عوامی خدمات کی فراہمی کے اہم پہلو (Key Aspects of Public Service Delivery)

عوامی خدمات کی فراہمی کے اہم اقدامات مندرجہ ذیل ہیں:

- عوامی خدمات کی فراہمی میں ضروری خدمات کی وسیع رینج شامل ہونی چاہیے جیسے تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، نقل و حمل، عوامی تحفظ، سماجی تحفظ، صفائی، پانی کی فراہمی، بجلی وغیرہ۔
- خدمات تمام شہریوں کے لیے قابل رسائی ہونا چاہیے، جسے قطع نظر ان کے مقام، سماجی اور اقتصادی حیثیت یا پس منظر، دور دراز اور پسماندہ علاقوں تک بھی خدمات فراہم کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔
- عوامی خدمات کی فراہمی معیاری ہونا چاہیے اور یہ کارکردگی اور تاثیر کے اعلیٰ معیارات پر کھرا اترنا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے۔ وہ شہریوں کی ضروریات کو پورا کرتی ہوں اور عوامی وسائل کی قدر فراہم کرتی ہیں۔
- عوامی خدمات کی فراہمی کا مقصد مساوی اور جامع ہونا ہے، جو معاشرے کے تمام طبقات بشمول پسماندہ اور کمزور گروہوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔
- عوامی خدمات کی فراہمی میں شفافیت ہونی چاہیے جس میں خدمت کی دستیابی، طریقہ کار اور اخراجات سے متعلق واضح معلومات ہوں۔ سرکاری اداروں اور ملازموں کو خدمات کی موثر فراہمی اور عوامی وسائل کے دانشمندانہ استعمال کے لیے جوابدہ ٹھہرایا جائے۔
- فیصلہ سازی اور خدمات کی خاکہ سازی میں شہریوں کی شراکت داری ہونا چاہیے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ خدمات مقامی ضرورتوں کے مطابق ہونی چاہیے اور شہریوں کے لیے اطمینان بخش ہونی چاہیے۔
- موثر فراہمی خدمات کی فراہمی کے لئے موثر عملی، دفتر شاہی میں لال فیتا کی کمی اور شہریوں کو تاخیر اور تکلیفوں کو کم کرنے کے لیے بروقت خدمات کی فراہمی کی ضرورت ہوتی ہے۔
- خدمات کی فراہمی کے معیار کو برقرار رکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ مناسب مالی اور انسانی وسائل دستیاب ہوں۔
- ٹکنالوجی کا استعمال خدمات کی فراہمی کی کارکردگی اور تاثیر کو بہتر بنا سکتا ہے لیکن یہ یقینی بنانا ضروری ہے کہ استعمال کی جانے والی ٹکنالوجی قابل اعتماد اور صارف دوست ہو۔
- خدمات کی فراہمی کے لیے قابل اور تربیت عملہ کا ہونا ضروری ہے تاکہ انتظامیہ میں بہتر حکمرانی قائم رہے۔
- خدمات کی فراہمی کے لیے حکومت کی ایجنسیوں اور محکموں کے درمیان بہتر مواصلات تعاون ہونا چاہیے۔

12.4 عوامی خدمات کی فراہمی کے چیلنج (Challenges in Public Service Delivery)

عوامی خدمات کی فراہمی کے چیلنج مندرجہ ذیل ہیں:

- محدود وسائل اور بجٹ عوامی خدمات کی فراہمی کے دائرہ کار اور معیار کو متاثر کر سکتی ہے۔
- کم تربیت اور کم ہنر مند اہلکاروں کی کمی خدمات کی فراہمی کو متاثر کر سکتی ہے۔

- ضرورت سے زیادہ دفتر شاہی کا عمل عوامی خدمات کی فراہمی کو سست کر سکتا ہے اور ناکامیاں پیدا کر سکتا ہے۔
- بد عنوانی یا رشوت ستانی کا فقدان موثر اور مساوی خدمات کی فراہمی میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔
- بنیادی ڈھانچے اور کنکٹیویٹی کا فقدان خدمات تک رسائی کو روک سکتی ہے۔ خاص طور پر دیہی اور دور دراز علاقوں میں۔
- سیاسی مداخلت عوامی خدمات کی فراہمی میں غیر کارکردہ ہو سکتی ہے۔
- شہریوں کی شراکت داری کا فقدان عوامی خدمات کی فراہمی کا ایک اور اہم چیلنج ہے۔ شہریوں کی شراکت داری کا فقدان جو اب بھی کی کمی، خدمات کے خراب معیار اور خدمات تک رسائی کی کمی کا باعث بن سکتی ہے۔

12.5 عوامی خدمات کی فراہمی کے معیار کو بہتر بنانے کے اقدامات

(Measure to Improve Quality of Public Service Delivery)

- عوامی خدمات کی فراہمی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے حکومت مختلف طرح کے اقدامات کرتی ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں:
- واضح مقاصد اور کارکردگی کے معیارات کی وضاحت اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کر سکتی ہے کہ خدمات کو مستقل اور موثر طریقے سے فراہم کیا جائے۔
 - عوامی خدمات کی فراہمی کے لیے پالیسیوں اور طریقہ کار کو آسان بنانا چاہیے۔
 - زیادہ سے زیادہ ٹکنالوجی کا استعمال عوامی خدمات کی فراہمی کی کارکردگی اور تاثیر کو بہتر بنا سکتے ہیں۔
 - ایجنسیوں کے درمیان تعاون اور ہم آہنگی کو فروغ دینے سے عوامی خدمات کی فراہمی کو بہتر بنا سکتی ہے۔
 - عوامی خدمات کی فراہمی کا ایک اور طریقہ لامرکزیت ہے۔ اس سے مراد ہے کہ مقامی سطح پر خدمات فراہم کرنے سے ہے جہاں شہریوں کے لیے زیادہ قابل رسائی ہو۔
 - حکومتی عملے کو بہترین تربیت دے کر اور انہیں اپنے کام کو موثر طریقے سے کرنے کے لیے درکار وسائل فراہم کر کے عوامی خدمات کی فراہمی کو بھی بہتر بنا سکتی ہے۔

12.6 شہریوں پر عوامی خدمات کی فراہمی کے اثرات (Impact of Public Service Delivery on Citizens)

- شہریوں پر عوامی خدمات کی فراہمی کے مندرجہ ذیل اثرات ہو سکتے ہیں:
- عوامی خدمات کی ناقص فراہمی سرکاری اداروں کے بارے میں منفی تاثر کا باعث بن سکتی ہے۔ شہری سرکاری اداروں پر سے اعتماد کھو سکتے ہیں اور حکومت سے مایوس ہو سکتے ہیں۔
 - ناقص عوامی خدمات کی فراہمی عدم مساوات کا باعث بن سکتی ہے جو شہری ناقص عوامی خدمات کی فراہمی کی وجہ سے عوامی خدمات تک رسائی حاصل کرنے والوں کے مقابلے میں نقصان ہو سکتا ہے۔

- عوامی خدمات کی ناقص فراہمی کا شہریوں پر معاشی اثر ہو سکتا ہے۔ شہری صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم جیسی ضروری خدمات تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر ہو سکتے ہیں جس کی وجہ سے پیداواری اور معاشی ترقی میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔
- عوامی خدمات کی ناقص فراہمی کا سماجی اثر ہو سکتا ہے۔ شہری صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم جیسی ضروری خدمات تک رسائی سے قاصر ہو سکتے ہیں جو سماجی بہبود میں کمی کا باعث بن سکتے ہیں۔
- عوامی خدمات کی ناقص فراہمی کا سیاسی اثر ہو سکتا ہے۔ شہری حکومت سے مایوس ہو سکتے ہیں اور جمہوری عمل میں حصہ لینے کے امکانات کم ہو سکتے ہیں۔

12.7 شہری منشور کی تاریخ (History of Citizen Charter)

شہری منشور ایک ایسا اوزار ہے جو ایک تنظیم کو شفاف، جوابدہ اور شہری دوست بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ ایک تنظیم کی جانب سے خدمات کے معیارات کے حوالے سے کیے گئے وعدوں کا ایک مجموعہ ہے جو وہ فراہم کرتا ہے۔ شہری منشور ایک تنظیم کا معیار خدمات فراہمی کا وقت، شکایات، ازالہ کرنے کا طریقہ کار، شفافیت اور جوابدہی کی عزم کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ سرکاری اداروں کی جانب سے شہریوں، کلائینٹ، گروپوں کی خدمات کے حوالے سے کیے گئے وعدوں کا دستاویز ہے۔ شہری منشور ایک تنظیم کے صارفین اس کی خدمات کے بارے میں وابستگی ہے جس کی صارفین توقع کر سکتا ہے۔ شہری منشور ایک پالیسی اصطلاح ہے عملی طور پر اس سروس گارنٹی یا سروس اسٹنڈیز بھی کہا جاتا ہے۔ شہری منشور کا تصور خدمات فراہم کرنے والے اس کے صارفین کے درمیان اعتماد کو مضبوط کرتا ہے۔ شہری منشور سب سے پہلے برطانیہ میں قدامت پسند حکومت جان میجر نے 1991ء میں ملک کے عوام کے لیے عوامی خدمات کو بہتر بنانے کے مقصد سے نافذ کیا تھا تاکہ اس خدمات کے ذریعہ صارفین کی ضرورتوں اور خواہشات کا جواب دیا جائے۔

12.8 شہری منشور کے اصول (Principles of Citizen Charter)

شہری منشور اسٹیک ہولڈر اور حکومت کے ہاتھوں میں ایک بہت اہم اور مفید اوزار ہے جو کہ کسی خاص تنظیم سے متعلقہ معلومات حاصل کرتا ہے جیسے صحت کی دیکھ بھال، صفائی، تعلیم وغیرہ شہری منشور کو سب سے پہلے شہریوں کے حقوق کو ظاہر کرنے والی دستاویز کے طور پر پہنچانا گیا۔ اس نے باضابطہ یقین دہانی کرائی ہے کہ شہریوں کو عوامی خدمات میں ازالہ کا حق بعض معیارات پر عمل نہ کرنے والے شہریوں کو عوامی خدمات میں ازالہ کا حق حاصل ہوگا۔ یہ سرکاری حکام یا اداروں اور شہریوں کے مابین ایک طریقہ کار قائم کرتا ہے جہاں شہری ہونے کی حیثیت کا بڑے پیمانے پر احترام کیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں بعد میں چارٹر کا اور فروغ ہوا اور ان کے بہتر عمل آوری کے لیے 16 اصول تشکیل کیے گئے۔

- معیار کا تعین: عوام کی خدمات، نگرانی اور تبلیغ کے لیے مختلف معیاروں کا تعین کرنا جس کا عوام توقع کرتی ہے۔ ان معیار پر کام ہو رہا ہے کہ نہیں اس کا اشاعت اور اس کی آزادی جانچ کی جانی چاہئے۔

- معلومات اور کھلا پن: یہ معلومات مکمل اور سادہ زبان میں فراہم کی جانی چاہئے جو اس طرح کے کام کا ذمہ دار ہے اور کام کو سرگرم عمل کیا ہے۔
- مشاورات اور اختیارات: جب بھی ضرورت ہو متبادلوں کو استعمال کرنا چاہیے اس کے لیے صارفین زمرہ سے مسلسل رائے مشورہ کا عمل ہونا چاہیے۔ آخری فیصلہ کرنے سے قبل اس کی پسند اور ترجیحات اور خیالات کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔
- اخلاقی اور باہمی تعاون: خدمت کرنے والوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ مساوات کے ساتھ خدمات مہیا کریں۔
- مناسب طریقہ سے اپنے فرائض کو انجام دیں: اگر کچھ غلط ہوا ہے تو معافی کے ساتھ وضاحت کی جانی چاہیے اور فوری طور پر حل کرنا چاہیے۔ شکایتوں کی روک تھام اور اچھی اشاعت کے عمل کے آغاز کے لیے عمل کو شروع کرنا چاہیے۔
- پیسہ کا مناسب قیمت: وسائل کے حدود کے مطابق سستی اور موثر خدمات فراہم کرنا
- ہر کام اور سرگرمی کو ایک مقررہ مدت کے لیے منظور ہونی چاہیے۔
- اس کے ذریعہ یہ کوشش ہونی چاہیے کہ تمام طرح کے وسائل کا زیادہ سے زیادہ استعمال ہونا چاہیے۔
- عوام سے متعلق ہر اطلاعات تک عام لوگوں تک رسائی متعین ہونی چاہیے۔

12.9 شہری منشور کے مقاصد (Objectives of Citizen Charter)

کسی بھی ملک میں پائیدار ترقی کے لیے بہتر حکمرانی کی ضرورت ہوتی ہے ایک تنظیم کو شہری منشور کو جاری کرنے کا اہم مقصد عوامی خدمات کے معیار کو بہتر بنانا ہے۔ شہری منشور کے بنیادی مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

- شہری منشور کا مقصد عوامی خدمات کی فراہمی کے سلسلے میں شہریوں کو بااختیار بنانا ہوتا ہے۔
- سروس کے معیار کو بہتر بنانا۔
- پسند (Choice)
- قدر (Value)
- شفافیت (Transparency)
- جوابدہی (Accountability)

12.10 شہری منشور کی خصوصیات (Features of Citizen Charter)

شہری منشور کی نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

- خدمات فراہمی کے لیے متفق اور شائع شدہ معیار
- خدمات کی فراہمی سے متعلق کشادگی اور معلومات

- انتخاب اور صارفین کے ساتھ مشاورت
- خدمات فراہمی میں
- شکایتوں کی ازالے میں شعور مند اور مددگار

12.11 شہری منشور کی اہمیت (Importance of Citizen Charter)

یہ نظم و نسق عامہ کا ایک اہم آلہ ہے۔ شہریوں کو فراہم کی جانے والی خدمات کے معیار کو بڑھا سکتا ہے۔ شفافیت کو بہتر بنا سکتا ہے اور نظام پر اعتماد کو بڑھا سکتا ہے۔ شہری منشور کی مندرجہ ذیل اہمیت ہیں:

- یہ انتظامیہ کو جوابدہ اور شہری دوستانہ قائم کرتا ہے۔
- یہ شفافیت اور کشادگی میں اضافہ کرتا ہے۔
- یہ صارفین کے خدمات کو بہتر بنانے کے اقدامات کرتا ہے۔
- اسٹاک ہولڈر کے نقطہ نظر کو اپنانے کے لیے۔
- انتظامیہ اور شہریوں دونوں کے وقت کو بچاتا۔
- یہ عوامی خدمات کی فراہمی میں اعلیٰ عہدہ دار کے ملازمین کی جوابدہی میں اضافہ کرتا ہے۔
- اس سے بہتر حکمرانی میں اضافہ ہوتا ہے، یہ پیمائش کے معیارات کے ذریعہ تنظیموں کی کارکردگی کو بہتر بناتا ہے۔
- یہ اندرونی اور بیرونی نگرانی کرنے والے ادارہ کو شامل کر کے فراہم کی جانے والی خدمات کے معیار کو بڑھاتا ہے۔
- شہری مرکز ہونے کی وجہ سے، یہ خدمات کی فراہمی کے لیے ایک پیشہ ور اور صارفین پر مبنی ماحول پیدا کرتا ہے۔
- اس سے عملہ کی حوصلہ افزائی میں اضافہ ہوتا ہے۔

12.12 شہری منشور کی ضرورت (Needs of Citizen Charter)

شہری منشور کی ضرورت صارفین کے اعدام اطمینان سے پیدا ہوتی ہے یہ بہتر حکمرانی کے لیے بہت زیادہ ضروری آلہ ہے۔ یہ موثر خدمات فراہمی کے لیے ضروری ہے۔ یہ شہریوں کے سرگرم شراکت کے لیے ضروری ہے۔ شہری منشور حق اطلاع کے لیے ضروری ہے یہ سرکاری ملازمین کو بہت زیادہ ذمہ دار اور جوابدہ بنانے کی طرف ایک قدم ہے۔ شہری منشور کی ضرورت مندرجہ ذیل ہیں:

- اس کے ذریعہ انتظامیہ کو زیادہ جوابدہ اور شہری دوست بنانے کے لیے
- شہری منشور شفافیت کو یقینی بناتا ہے
- یہ اسٹیک ہولڈر طریقہ کار کو اپناتا ہے
- شہری منشور انتظامیہ اور شہریوں دونوں کے وقت میں بحث کرتا ہے

• صارفین کی خدمات کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کرتا ہے

شہری منشور میں مندرجہ ذیل نکات شامل ہونا چاہیے:

- تعارف (Introduction): شہری منشور کا تعارف اور افادیت کی مختصر تفصیل پیش کی جاتی ہے۔
- مقاصد (Objectives): مقاصد عنوان کے تحت یہ تفصیل پیش کی جاتی ہے کہ اس شہری منشور کو جاری کرنے کا مقصد کیا ہے۔
- وسعت (Scope): شہری منشور کے اس حصہ میں اس تنظیم کی وسعت، حدف گروہ (Target Group)، صارفین (Consumer)، مصنوعات (Product) کا ذکر کیا جاتا ہے۔
- شہری حقوق (Citizen Right): اس حصہ میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ تنظیم کی خدمات حاصل کرنے والے صارفین یا عوام کو کیا کیا حقوق یا سہولیات حاصل ہیں۔
- کام کی تقسیم اور مدت (Division of work and period): اس حصہ میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ تنظیم کی کون سی برانچ اور کون سا ملازم کیا کام کرتا ہے۔
- اپیل اور شکایت عمل (Appeal and Complaint Process): شہری منشور ایک دستاویز ہے جو ایک تنظیم عوامی حوالہ کے لیے شائع کرتا ہے جو تنظیم کی نوعیت، کام اور افعال سے متعلق تفصیلات فراہم کرتا ہے۔ ایک ہی وقت میں یہ خدمات کی کیفیت اور مختلف خدمات کی فراہمی کے لیے وقت کو بھی شامل کرتا ہے۔ جو کہ شہری تنظیم سے امید کر سکتے ہیں۔

نظم و نسق عامہ میں اس کی اہمیت مندرجہ ذیل نکات کے ذریعہ نمایاں کی جاسکتی ہے۔

- اس سے انتظامیہ میں شفافیت اور افادیت دیکھی جاسکتی ہے۔
- یہ بہتر حکمرانی کو فروغ دیتا ہے۔
- یہ انتظامیہ میں جوابدہی کو فروغ دیتا ہے۔ انتظامیہ کو جوابدہ بناتا ہے۔
- یہ شہری کو ضرورتوں کو ذہن میں رکھتا ہے۔ شہری مرکز نوعیت کا ہوتا ہے۔
- اس کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ بہتر خدمات کے معیار اور شکایات کے سدھار کا تعین کرتا ہے۔
- یہ انتظامیہ کی کارکردگی میں اضافہ کرتا ہے۔

انتظامی اصلاحات کمیٹی نے شہری منشور کو موثر بنانے کے لیے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کرتا ہے۔

- چارٹر تشکیل کرنے میں شہریوں کو شامل کرنا۔
- شہریوں کو پہل کرنے کے لیے انعامات سے نوازنے کی منصوبہ تیار کرنا۔
- خدمات کی سطح کو بہت زیادہ بہتر بنانا اور اگر خدمات نہیں فراہم کی گئی تو اس کے لیے حل نکالنا۔
- یہ شہریوں کو باختیار بنانے اور انتظامیہ کو شہریوں کے مطابق بنانے کے لیے ایک طویل راستہ طے کر سکتا ہے۔

شہری منشور ایک اہم انتظامی آلہ ہے جو دفتر شاہی کو شہریوں کے تحت براہ راست جوابدہ بنانے میں یقین رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر شہری منشور کو متعلقہ اسٹاک ہولڈر، عوام، غیر سرکاری اداروں، میڈیا وغیرہ کے رائے مشورہ سے تشکیل کیا جانا چاہیے۔ جو شہری کو انتظامیہ میں شراکت، ثقافت اور جوابدہی کو یقینی بناتا ہے۔ شہری چارٹر بہتر حکمرانی کا ایک موثر ذریعہ ہے۔

سماجی آڈٹ شہری منشور کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ جس میں دفتر شاہی کے ذریعہ کیے جانے والے کام کی نوعیت، وقت اور کام کی کیفیت کی تفصیلات شامل ہوتی ہے۔ اس لیے شہری منشور شہری مرکز، شراکت، قائدہ قانون کی بنیاد، شفافیت، انتظامیہ کو جوابدہ بنانے میں مدد کرتے ہیں جو مختصر میں بہتر حکمرانی کو یقینی بناتی ہیں۔

شہری منشور سے مراد ہے شہریوں کو وقت کی پابندی کے ساتھ خدمات فراہم کرنے سے ہوتا ہے۔ کسی بھی تنظیم کی خدمات کو بہتر بنانے اور بہتر حکمرانی کو فروغ دینے کے لیے شہری چارٹر ضروری ہوتا ہے۔

شہری چارٹر سرکاری ایجنسی کے ذریعہ شہریوں کو ان کی خدمات فراہم کرنے کے سلسلے میں کیے گئے وعدوں کا ایک دستاویز ہے۔ یہ شہریوں کو خدمات کے عزم معیار کو طلب کرنے کے اختیار فراہم کرتا ہے۔ حالانکہ یہ قانونی طور پر قابل عمل نہیں ہے اور اس وجہ سے غیر مستحق ہے۔ اس کا مقصد شہریوں اور انتظامیہ کے درمیان رابطہ کو بہتر بنانا اور شہریوں کی ضرورتوں اور خدشات کے ساتھ وقت پر انتظامیہ کو بہتر بنانا ہے۔ شہری چارٹر کا بنیادی مقصد عوامی خدمات کی فراہمی کے سلسلے میں شہریوں کو اختیار بنانا ہوتا ہے۔ اس کا اہم بنیادی مقصد عوامی خدمات کے معیار کو بہتر بنانا ہے۔

12.13 شہری چارٹر کے اجزاء (Components of Citizen Charter)

ایک بہتر شہری چارٹر کے مندرجہ ذیل اجزاء ہونے چاہیے۔

- تنظیم کے وزن اور مشن کا بیان
- تنظیم کے ذریعہ خرید فروخت کیے گئے پیشہ کی تفصیلات
- شہریوں یا کلائنٹس کی تفصیلات
- ہر شہری صارفین گروہ کو فراہم کیے گئے معیار وقت فریم وغیرہ سخت خدمات کی تفصیلات علیحدہ اور خدمات کیسے کہاں سے حاصل کرنا ہے۔
- شکایات کو کم کرنے کا طریقہ کار کی تفصیلات اور اسے کیسے رسائی حاصل ہو۔
- شہریوں یا صارفین سے توقع۔
- خدمات کی فراہمی کی ناکامی کی صورت میں اضافی وعدوں جیسے وغیرہ فراہم کرنا۔

12.14 شہری منشور کی خوبیاں (Merits of Citizen Charter)

شہری منشور کسی ملک کے عوام کے لیے مددگار ثابت ہوتا ہے۔ شہری منشور کے نفاذ کے کچھ فوائد درج ذیل ہیں:

- اس سے بہتر خدمات کی فراہمی ممکن ہوتی ہے۔
- اس کے ذریعہ اعلیٰ عہدہ دار عوام کے تحت جوابدہ ہوتے ہیں۔
- اس طرح کی خدمات کی فراہمی سے عوام کو بہت زیادہ اطمینان ہوتا ہے۔
- اس سے شفافیت میں اضافہ ہوتا ہے جس کے نتیجے میں حکمرانی میں شہریوں کی شرکت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔
- اس سے سرکاری ملازمین اور عوامی دفاتر کا بہتر جوابدہی ہوتی ہے۔
- یہ شہریوں کے فرائض کو اجاگر کرتا ہے۔
- یہ واضح کرتا ہے کہ شکایت کی صورت میں کس سے رجوع کیا جائے۔

12.15 شہری منشور کی خامیاں (Demerits of Citizen Charter)

شہری منشور کی خامیاں مندرجہ ذیل ہیں:

- اس کی خاکہ سازی اور مواد بہت کمزور ہے۔
- چارٹر کا دستاویز تیار کرتے وقت صارفین اور غیر سرکاری اداروں سے رائے مشورہ نہیں کیا جاتا ہے۔
- شہری منشور کے فلسفہ، اہداف اور نمایاں خصوصیات سے متعلق عوامی خدمات فراہم کرنے والوں سے ناواقفیت۔
- عوامی بیداری کا فقدان۔
- تبدیلی کے خلاف مزاحمت۔
- نظر ثانی کا فقدان اور چارٹر کی متواتر نظر ثانی۔
- منشور کو کوئی قانونی حیثیت حاصل نہیں ہے۔

12.16 ہندوستان میں شہری منشور کا ارتقا (Development of Citizen Charter in India)

شہری منشور لوگوں کے لیے کسی تنظیم کے ذریعہ اپنی خدمات کام کے انداز کے تحت کی گئی اعلان سے ہے اس سے اس تنظیم کے صارفین کو مکمل معلومات حاصل ہو جاتی ہے۔ ہندوستان میں 1997ء میں وزیر اعلیٰ کے ایک کانفرنس میں شہری منشور کو شروع کرنے کی بات کہی گئی تھی۔ پوری دنیا میں اس کے بہترین نتیجہ حاصل ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں عوامی سے منسلک 68 وزارت اور محکموں میں شہری منشور کا بندوبست کیا گیا ہے۔ ان چارٹروں میں خدمات فراہم کرنے والے لوگوں اور کام کی ممکنہ وقت کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں شہری منشور کی شروعات کرنے سے پہلے ان چارٹروں کا مختلف دور سے گزر ہوا جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(I) وزیر اعلیٰ کی کانفرنس (1996) کی سفارشات

انتظامیہ کے تمام سطحوں پر نااہل اور غیر مقبولیت کے مد نظر وزیر اعظم نے 1996 میں تمام ریاستوں کے وزیر اعلیٰ کی کانفرنس منعقد کیا جس کا اہم اجینڈا ”کارگزار اور جوابدہ انتظامیہ“ تھا۔

عوامی خدمات کو زیادہ موثر، شفاف، جوابدہ یا ذمہ دار اور مقبول بنانے کی کانفرنس میں سفارش کی گئی ہے۔

- عوامی اداروں کے ذریعہ عوام کے ساتھ وسیع تعامل کے ساتھ طویل مدتی اور مختصر مدت کے منصوبوں کو فروغ کرنا۔
- ہر وزارت اور محکموں کی طرف سے اکاؤنٹنگ اور کارکردگی کی نگرانی کے لیے آزاد نظام کی تشکیل۔
- فیصلہ سازی کو موثر بنانے اور اس کو نافذ کرنے کی جانچ پڑتال کے تناظر میں صارفین کی تنظیموں، شہری گروہوں اور منتخب نمائندوں سے مدد حاصل کریں۔
- چارٹر کے ذریعہ عوام کی طاقت کو مضبوط بنانا۔
- کابینہ کے سیکریٹری کی قیادت میں ایک گروہ تشکیل کرنا جو صحیح طریقہ سے اس عمل کی نگرانی کرنے۔

(II) 1997 کے وزیر اعلیٰ کے اجلاس میں ایمر جنسی ایکشن پلان

24/ مئی 1997ء کو وزیر اعظم اندر کمار گجرال ذمہ دار، شفافیت اور بہتر حکمرانی فراہم کرنے کے لیے سرکاری مشینری کو تیار کرنے کے لیے 1997ء میں وزیر اعظم کی کانفرنس میں ایک کام کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا۔

12.17 دوسری انتظامی اصلاح کمیشن اور شہری منشور (2nd ARC and Citizen Charter)

دوسری انتظامی اصلاح کمیشن اپنی چوتھی رپورٹ میں اس مدے پر مختصر طور سے انا خیال پیش کیا تھا۔ کمیشن کا خیال تھا کہ سرکاری ملازمین کو جوابدہ بنانے کے لیے شہری منشور کو ایک موثر ذریعہ بنانے کے مقصد سے شہری منشور میں بیان کردہ معیارات کو پورا کرنے کی صورت میں منشور میں حل، جرمانہ، معاوضہ کا واضح طور پر ذکر ہونا چاہیے۔ کمیشن کی 12 ویں رپورٹ میں اصلاحات اجینڈا کو پیش کیا گیا ہے۔ شہری منشور کو موثر بنانے کے لیے دوسری انتظامی اصلاحات کمیشن کی سفارش مندرجہ ذیل ہیں:

- منشور کی تیاری سے پہلے اندرونی تنظیم نو کی ضرورت پر زور دینا چاہیے۔
- متفرقہ شہری منشور کے ساز کی موزونیت کا تعین ہونا چاہیے۔
- شہری منشور تیار کرنے سے پہلے تنظیم میں وسیع طور پر رائے مشورہ ہونا چاہیے جس کے بعد سول سوسائٹی کے ساتھ با معنی بات چیت کی جائے۔
- شہری منشور مختصر ہونا چاہیے اور جہاں بھی ممکن ہو شہریوں/صارفین کی خدمات کی معیارات کے لیے ایک پختہ عزم ہونا چاہیے۔ ڈیفالٹ کی صورت میں ازالہ کا طریقہ کار ہونا چاہیے۔

- ہر ادارے کے ذریعہ اپنے شہری منشور کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینا چاہیے۔
- شہری منشور کی منظوری اور عوام کے لیے دستیاب ہونے کے بعد بھی ان کا جائزہ اور منظم نگرانی ضروری ہونا چاہیے۔
- عہدہ داروں کو نتائج کے لیے ذمہ دار اور جوابدہ ہونا۔
- اس کے تمام عمل میں سول سوسائٹی کو شامل کرنا۔

12.18 شہری منشور کا کردار (Role of Citizen Charter)

1- انتظامیہ کی تصویر کو درست کرنا

دسواں منصوبہ کمیشن پینل (2001) اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ تقریباً تمام ریاستوں میں دفتر شاہی فلاح و بہبود کے لیے ناقابل یقین اور بدعنوانی کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ لہذا انتظامیہ کی تصویر کو درست کرنے کے لیے ہندوستان کے وزیر اعظم نے 1996ء اور 1997ء میں تمام ریاستوں کے وزیر اعلیٰ کی کانفرنس منعقد کیا اور انتظامیہ کی منفی تصویر کو تبدیل کر کے اور انتظامیہ کو قابل رسائی بنانے کی سمت میں مضبوط کاروائی کی۔

2- ذمہ داری کو یقینی بنانے میں

جدید نظم و نسق عامہ کے دانشوروں نے انتظامیہ کی عوامی جوابدہی بحث کا مرکز رہا ہے۔ عوامی جوابدہی جمہوریت اور ترقی دونوں کو اثر انداز کرتا ہے۔ شہری منشور کی شروعات انتظامیہ کے اسی جوابدہی کو یقینی بنانے کے لیے ہوتی ہے۔ اس کے تحت کسی خاص کام کے لیے کسی مخصوص عہدہ دار کی جوابدہی طے کر دی جاتی ہے اور معیار کے مطابق کام نہ انجام دینے پر اس سے معاوضہ حصول کیے جاتے ہیں اور بہتر کارکردگی کے لیے انعام سے نوازا جاتا ہے۔

3- شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے

انتظامیہ کے کاموں، شراکت میں اضافہ کرنے کے لیے سب سے موثر طریقہ ہے۔ یہ انتظامیہ کے کام میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے ہوتا ہے۔ یہ عوام کو باختیار بنانے کا ایک اہم طریقہ ہے تاکہ وہ محسوس کریں کہ پیسہ کیسے خرچ کیا جاتا ہے۔ انتظامیہ کے کمپیوٹرائز ہونے سے کچھ حد تک کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ اور معلومات تک عوامی رسائی کو ممکن بنایا جا رہا ہے۔ شہری منشور میں انتظامی کاموں کے عمل کو تحریر کر کے یا واضح کر کے شفافیت کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ اس سے انتظامیہ کا عوام سے علیحدگی کم ہوگی اور عوام کے ساتھ مواصلات کے لیے گنجائش بڑھ جائے گی۔

4- عوامی شراکت کو یقینی بنانے میں

شہری منشور خدمات کو شہری لوگوں کی ضروریات کی طرف تبدیل کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے اور عوامی شمولیت کے ذریعہ ان کی تشخیص کرتا ہے۔ شہریوں کو اپنی ضروریات منسوبہ بندی اور خدمات کے مالیات کے انتظام کا تعین کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل اقدامات کی بنیاد پر شہری منشور کو موثر بنایا جاسکتا ہے۔

- مثالی شہری منشور کو قبول کیا جائے۔
- شہری منشور تشکیل کرتے وقت تحقیق پر مخصوص توجہ دینی چاہیے۔
- شہری منشور کی تشکیل کے عمل کو شفافیت اور مشاورتی بنانے کے لیے شہری سماج اور میڈیا کا کردار کو یقینی بنایا جائے۔
- شہری منشور کا شیڈول کا دوبارہ تشخیص کیا جائے۔
- عوامی رد عمل کی بنیاد پر شہری منشور میں تبدیلی کی جائے۔
- شہری منشور کو قانونی حیثیت فراہم کی جائے۔

خلاصہ کے طور پر شہری منشور عوامی خدمات کو وقت کا پابند اور معیاری بنانے اور بہتر حکمرانی کو قائم کرنے میں بہت اہم ہے لیکن اس کی خامیوں کو دور کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ ایک شہری منشور کسی تنظیم کے معیار اور خدمات کی فراہمی، شکایات کے ازالے کا طریقہ کار، صاف گوئی اور جوابدہی کے حوالہ سے وعدے کی نشاندہی کرتا ہے۔ عوام کی متوقع توقعات اور جنگوں کی بنیاد پر شہری منشور متعلقہ خدمت صارفین کے لیے احتیاط اور تشویش کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے وہ خدمات حاصل کرنے والوں کو کم سے کم تکلیف اور زیادہ سے زیادہ رفقاء کے ساتھ سرکاری محکموں کی خدمات حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

12.19 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبہ! اس اکائی میں آپ نے

- شہری منشور کے مختلف پہلوؤں کو سمجھا۔
- شہری منشور کے معنی و مفہوم کو جانا اور اس کی تاریخ، اصول، مقاصد، خصوصیات، اہمیت، ضرورت اور کو سمجھا۔
- شہری منشور کی خوبیوں اور خامیوں سے واقف ہوئے۔
- ہندوستان میں شہری منشور کے ارتقاء کا مطالعہ کیا۔
- دوسری انتظامی اصلاح کمیشن اور شہری منشور اور شہری منشور کے کردار کی اہمیت کو سمجھا۔

12.20 کلیدی الفاظ (Keywords)

انظباطی تعصب: مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ماہرین و مفکرین ترقی کی تشریح ان کے اپنے نظریے کے مطابق کرتے ہیں ماہرین معاشیات اسے معاشی پیداوار یا ترقی کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ سیاسی سائنسدان اسے جمہوریت یا حکومت کی کارکردگی میں توسیع کے طور پر

دیکھتے ہیں۔ ماہرین سماجیات اسے سماجی تبدیلی کے طور پر، ماہرین نفسیات انداز فکر میں بہتر تبدیلی کے طور پر، ماہرین ماحولیات مستحکم ترقی اور انتظامی مٹکرین اسے انتظامیہ کی صلاحیت میں اضافہ یا نظم و نسق کی اہلیت میں اضافہ کے طور پر دیکھتے ہیں۔

12.21 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

12.21.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- عوامی خدمات کی فراہمی کا کیا مقصد ہے؟

(a) جو شہریوں کی فلاح و بہبود کو بہتر بنائے

(b) شہریوں کے معیاری زندگی کو بہتر بنائیں

(c) شہریوں کے معیار زندگی کو بہتر بنائیں

(d) یہ سبھی

2- عوامی خدمات کی فراہمی کو کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے؟

(a) بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کر کے

(b) ٹکنالوجی کا استعمال کر کے

(c) کارکردگی کی پیمائش اور تشخیص کر کے

(d) یہ سبھی

3- مندرجہ ذیل میں سے کون عوامی خدمات کی فراہمی کے چیلنج ہیں؟

(a) محدود وسائل اور بجٹ

(b) کم تربیت اور کم ہنرمند

(c) سیاسی مداخلت

(d) یہ سبھی

4- مندرجہ ذیل میں کون سی کمیٹی ہندوستان میں پولیس اصلاحات سے تعلق نہیں رکھتی ہے۔

(a) *Soli Sorabji Committee*

(b) *Robeiro Committee*

(c) *Padmanabiah Committee*

(d) *Bezbaruah Committee*

5- ہندوستان میں شہری منشور کب متعارف کرایا گیا؟

(a) 1995

(b) 1996

(c) 1997

(d) 1998

6- کس انتظامی اصلاحات کمیشن میں کہا گیا ہے کہ شہری منشور کو *Review and Revised* کرنا چاہئے؟

(a) پہلا انتظامی اصلاحات کمیشن

(b) دوسرا انتظامی اصلاحات کمیشن

(c) دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

7- مندرجہ ذیل میں کون سی شہری منشور کی خصوصیات نہیں ہے۔

(a) یہ بہتر حکمرانی میں اضافہ کرتا ہے

(b) یہ صفائیت اور کھلا پن میں اضافہ کرتا ہے

(c) یہ ملازموں کے *Morale* کو بڑھانے میں اضافہ کرتا ہے

(d) یہ عوامی خدمات کے فراہمی کے لئے جوادہ نہیں ہوتا ہے

8- شہری منشور کے مقاصد کون سا ہے۔

- (a) عوامی خدمات کے معیار میں اضافہ کرتا ہے
(b) یہ صفا فیت اور حق اطاعات کو یقینی بناتا ہے
(c) یہ صارفین اور خدمت فراہم کرنے والے دونوں کے وقت کو بچاتا ہے
(d) یہ سبھی

9- شہری منشور کا تصور سب سے پہلے کس ملک نے پیش کیا تھا۔

- (a) برطانیہ
(b) امریکہ
(c) ہندوستان
(d) جرمنی

10- برطانیہ کے وزیر اعظم جان میجر نے کس سال شہری منشور کا تصور پیش کیا تھا۔

- (a) 1970
(b) 1980
(c) 1991
(d) 1997

12.21.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. عوامی خدمات کی فراہمی کا تصور پیش کیجئے۔
2. عوامی خدمات کی فراہمی کے چیلنج کو بیان کیجئے۔
3. شہری منشور کے مقاصد بیان کیجئے؟
4. ہندوستان میں شہری منشور کی اہمیت کو بیان کیجئے؟
5. شہری منشور کی خصوصیات بیان کیجئے؟

12.21.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. عوامی خدمات کی فراہمی سے کیا مراد ہے؟ اور اس کے اہم پہلو بیان کیجئے۔
2. دوسرے انتظامی اصلاحات کمیشن میں شہری منشور کی سفارشات پیش کیجئے۔
3. شہری منشور کی معنی اور مفہوم کو بیان کرتے ہوئے اس کی خوبیاں اور خامیاں بیان کیجئے۔

12.22 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Bhaskar Rao, N. (2013). *Good Governance: Delivering Corruption-free Public Services*. Sage Publication, New Delhi.
2. Bidyut Chakrabarty. (2007). *Reinventing Public Administration: The Indian Experience*. Orient Longman.
3. Brian Smith. (2007). *Good Governance and Development*. Red Globe Press.
4. Agrawal C (2011), *Citizens and The Public Services*, Kanishka Publisher, New Delhi.
5. Goel S. L. (2007), *Right to Information and Good Governance*, Deep and Deep Publications Private Ltd., New Delhi
6. S.P. Polinaidu (2004), *Public Administration*, Galgotia Publications Pvt. Ltd., New Delhi.
7. Vikram K. Chand (2010), *Public Service Delivery in India: Understanding the Reform Process*, Oxford University.
8. Vikram K. Chand (2006), *Reinventing Public Service Delivery in India: Selected Case Studies*, Sage Publications, New Delhi.
9. Chandler J. A. *The Citizen Charter*, Dartmouth, 1996.
10. Jatin Verma, *Citizens Charter*.
11. P. Geeta and R. K. Mishra. *Enhancing Accountability in Public Service Delivery Through Citizens Charters: The Indian Experience*, Academic Foundation, New Delhi.
12. Ian Bynoe, *Beyond the Citizen Charter: New Directions for Social Rights*, Institute of Public Policy Research, New Delhi, 1996.
13. *India Citizen Charter: A Decade of Experience*, Public Affairs Center, Bangalore, 2007.

اکائی 13- انتظامی اصلاحات

(Administrative Reforms)

اکائی کے اجزا:

تمہید	13.0
مقاصد	13.1
انتظامی اصلاحات کے معنی	13.2
انتظامی اصلاحات کی اقسام	13.3
انتظامی اصلاحات کی ضرورت	13.4
ہندوستان میں انتظامی اصلاحات	13.5
پہلا انتظامی اصلاحات کمیشن	13.6
دوسرا انتظامی اصلاحات کمیشن	13.7
وزارت برائے انتظامی اصلاحات	13.8
اقتصادی نتائج	13.9
کلیدی الفاظ	13.10
نمونہ امتحانی سوالات	13.11
معمروضی جوابات کے حامل سوالات	13.11.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	13.11.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	13.11.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	13.12

13.0 تمہید (Introduction)

جب ہندوستان نے آزادی حاصل کی تو اسے انتظامیہ میں نوآبادیاتی میراث ملی، جو کہ محصولات کی وصولی اور امن و امان کی بحالی کی ضروریات کے لیے موزوں تھی۔ آزادی کے بعد کے سالوں کے دوران، ہندوستانی حکومت زیادہ تر شاہی ریاستوں کے انتظامی انضمام اور پناہ گزینوں اور بے گھر افراد کی بحالی کے مسائل سے دوچار تھی۔

ہندوستان میں جمہوریت بننے کے ساتھ ہی ملک کی ترقی کے مقاصد واضح ہو گئے۔ ملک کی سماجی اور اقتصادی ترقی پر توجہ مرکوز کی گئی۔ عوام پر مبنی انتظامیہ کو توجہ دلائی گئی کہ انتظامیہ کو عوام کی ترقی کی ضروریات کا جواب دینا ہوگا۔ اس طرح، آزاد ہندوستان کی ضروریات کے مطابق انتظامیہ میں اصلاحات کی ضرورت تھی۔

13.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ:

- انتظامی اصلاحات کے معنی سمجھیں گے۔
- انتظامی اصلاحات کی اقسام اور ضرورت کو جان سکیں گے۔
- ہندوستان میں انتظامی اصلاحات کا علم حاصل کریں گے۔
- پہلے انتظامی اصلاحات کمیشن کے مقاصد کا مطالعہ کریں گے۔
- دوسرے انتظامی اصلاحات کمیشن کے مقاصد کا مطالعہ کریں گے۔
- وزارت برائے انتظامی اصلاحات کی ساخت اور نوعیت کے بارے میں جانیں گے۔

13.2 انتظامی اصلاحات کے معنی (Meaning of Administrative Reforms)

حکومت ہند نے انتظامیہ میں اصلاحات لانے کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں۔ اس نے انتظامیہ میں اصلاحات تجویز کرنے کے لیے مختلف کمیٹیاں اور کمیشن بنائے اور کانفرنسیں منعقد کیں۔ ہم آنے والے حصوں میں ان پر بات کریں گے۔ ہم سب سے پہلے انتظامی اصلاحات کے معنی، ضروریات اور اقسام پر بات کریں گے، اس کے بعد ملک میں آزادی کے بعد سے اٹھائے گئے اصلاحاتی اقدامات اور اقدامات پر عمل کیا جائے گا۔

آکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں اصلاح کی تعریف کی گئی ہے... ایک بہتر شکل میں تبدیل کرنا، ترمیم کرنا یا بہتر بنانا... ایک ترتیب یا ترکیب، اور سابقہ خامیوں یا خامیوں سے پاک ہونا۔ اس کے تعاقب میں، انتظامی اصلاحات کا کیا مطلب ہے؟ جیرالڈ کیڈن کے الفاظ میں، انتظامی اصلاحات مزاحمت کے خلاف انتظامی تبدیلی کی مصنوعی ترغیب ہے۔ ہان بین لی نے انتظامیہ کی اصلاح کی تعریف اس طرح کی ہے، ایک عام عمل کے

طور پر جو کہ انتظامیہ کے تمام مراحل پر محیط ہے۔ یہ ایک اہم صلاحیت کے طور پر تصور کیا جاتا ہے، جو کہ ترقیاتی اہداف کے شعوری حصول کے لیے کسی بھی سطح پر انتظامی اکائیوں میں تخلیقی صلاحیتوں کے تعارف کے لیے ضروری ہے۔

انتظامی اصلاحات کی اصطلاح کا اطلاق عاملہ مشینری کے کام میں بہتری پر ہوتا ہے۔ اس سے مراد سرکاری محکموں کے ڈھانچے میں بنیادی تبدیلیاں اور ان کے اندر کام کرنے کے طریقوں میں تبدیلیاں ہیں۔ ریاستہائے متحدہ اور یورپ جیسے ممالک میں، اس سے مراد عوامی خدمات کے اندر انتظامی ڈھانچے یا طریقہ کار میں تبدیلیوں کا عمل ہے کیونکہ وہ لائن سے باہر ہو چکے ہیں۔

ہندوستان جیسے ممالک میں، انتظامی اصلاحات کا بنیادی مقصد انتظامی اداروں کو اپ گریڈ کرنا ہے تاکہ وہ عوامی پالیسیوں کو موثر اور ذمہ دارانہ انداز میں انجام دے سکیں، جس سے ایک ایسی حکمرانی ہو، جو موثر ہو۔ آزادی کے بعد انتظامی اصلاحات کا موضوع انتظامی مشینری کو نوآبادیاتی حکمرانی اور امن و امان کی ریاست سے جمہوریت اور ترقی میں تبدیل کرنا تھا۔ موثر اور ذمہ دار حکمرانی کے لیے ایک نئی انتظامیہ کے اخلاق اور ثقافت کی ضرورت تھی۔

مزاحمت کے خلاف انتظامی تبدیلی کی مصنوعی ترغیب کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔ یہ تعریف تین الگ الگ عناصر کو نمایاں کرتی ہے، یعنی:

- انتظامی اصلاحات کی مصنوعی طور پر حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔
- یہ ایک تبدیلی کا عمل ہے؛ اور اس میں
- تبدیلی کے عمل کے خلاف مزاحمت موجود ہے۔

ظاہر ہے کہ اصلاحات خود سے نہیں ہوتیں۔ وہ پہلے سے مراقبہ، اچھی طرح سے مطالعہ اور منصوبہ بندی کے پروگرام ہیں جن میں یقینی مقاصد کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اصلاحات ایک حوصلہ افزائی اور جوڑ توڑ کی تبدیلی ہے، کیونکہ اس میں بہتری کے لیے قائل، تعاون اور یقین پیدا کرنا شامل ہے۔ اصلاحات بڑھنے والی تبدیلیوں یا معمولی ایڈجسٹمنٹ کی ایک سیریز سے زیادہ ہے، حالانکہ یہ چھوٹی تبدیلیوں کے مجموعے کے نتیجے میں ہو سکتی ہے، جو وقتاً فوقتاً جامع اور منظم کوششوں کی ضرورت پیدا کرتی ہے۔ انتظامی اصلاحات نئے آرڈر کی راہ ہموار کرتی ہیں۔ یہ ساختی تبدیلی کے رسمی، میکانیکی اور مراقبہ کے عمل سے مراد ہے۔

13.3 انتظامی اصلاحات کی اقسام (Types of Administrative Reforms)

کیڈن کے مطابق انتظامی اصلاحات چار قسم کی ہو سکتی ہیں۔

1. سیاسی تبدیلیوں کے ذریعے نافذ کردہ اصلاحات۔
2. تنظیمی سختی کو دور کرنے کے لیے متعارف کرائی گئیں اصلاحات۔
3. قانونی نظام کے ذریعے اصلاحات، اور
4. رویہ میں تبدیلی کے ذریعے اصلاحات۔

درج بالا اقسام کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1- سیاسی تبدیلیوں کے ذریعے نافذ کردہ اصلاحات

انتظامیہ کی تشکیل سیاسی قوتوں کے زیر اثر ہے۔ سیاسی منظر نامے میں تبدیلی انتظامیہ پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ انتظامیہ کا ڈھانچہ اور کام سیاسی تبدیلیوں سے متاثر ہوتا ہے۔

2- تنظیمی سختی کو دور کرنے کے لیے متعارف کرائی گئیں اصلاحات۔

دفتر شاہی ڈھانچے کو لچکدار بنانے کے لیے تبدیل کرنا ہوگا۔ انتظامیہ کے ڈھانچے میں موجود سختی کو دور کرنا ہوگا۔ تبدیلیاں تنظیم نو، دوبارہ ایجاد، دوبارہ ترتیب، دوبارہ سوچنے اور دوبارہ انجینئرنگ کی شکل میں ہو سکتی ہیں۔

3- قانونی نظام کے ذریعے اصلاحات

انتظامی اصلاحات سے متعلق قوانین انتظامیہ میں اہم تبدیلیوں کا باعث بن سکتے ہیں۔ قانون سازی عام طور پر کئی فورمز جیسے کمیٹیوں، کمیشنوں، پریس وغیرہ میں مشاورت اور غور و خوض سے پہلے ہوتی ہے۔

4- رویہ میں تبدیلی کے ذریعے اصلاحات

انسان کسی بھی ادارے کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔ ان کے رویے میں تبدیلی سے اصلاحات لانے میں مدد ملے گی۔ کوئی قانونی، ساختی اور سیاسی تبدیلی اس وقت تک مطلوبہ اصلاحات کا باعث نہیں بن سکتی جب تک کہ تنظیم میں کام کرنے والے افراد ان کی تعریف اور انہیں قبول نہ کریں۔

13.4 انتظامی اصلاحات کی ضرورت (Need for Administrative Reforms)

اصلاحات عوامی امور کے انتظام میں ریاستی اداروں کو درپیش نئے چیلنجوں کا واضح جواب ہیں۔ ایسے رد عمل کی جڑ میں وہ کوششیں ہیں جو بدلتے وقت میں انتظامی صلاحیت کو بڑھانے پر مرکوز ہیں۔ ایل پی جی کے آنے کے ساتھ کام کرنے کے روایتی طریقے کو ایک کاروباری نمونہ کے لیے راستہ دینا پڑا، جس میں سپلک سیلٹر کو نئے نمونے کے مطابق اپنے عمل اور طریقہ کار کو دوبارہ انجینئر کرنا پڑا۔

1947 میں جب ہندوستان آزاد ہوا تو ایک طرف ہمیں تقسیم، پناہ گزینوں، بڑی تعداد میں انتظامی اہلکاروں کی ریٹائرمنٹ، ریاستوں کے انضمام کا مسئلہ، اور غربت جیسے بڑے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسری طرف، نئی حکومت نے سماجی و اقتصادی ترقی کے ذریعے لوگوں کی فلاح و بہبود کے نظریے کو اپنایا، جس کی وجہ سے کاموں اور افعال میں اضافہ ہوا اور مزید مالیات کا مطالبہ بھی ہوا۔ ان فلاحی پروگراموں اور چیلنجز سے نمٹنے کے لیے انتظامی مشینری، جو ہمیں نوآبادیاتی دور سے وراثت میں ملی تھی، کٹاؤ کے حالات اور دباؤ والے حالات کی وجہ سے کمزور پائی گئی

تھی اور اس کی اصلاح کی بہت ضرورت تھی۔ انتظامیہ، تمام ترقیاتی پروگراموں کو ڈیزائن کرنے اور لاگو کرنے کے ایک آلہ کے طور پر، اس کی تشکیل نو اور ثقافتی طور پر تبدیلی کی جانی تھی۔ اب توجہ لوگوں کی مرکزیت اور ترقی و نمو پر تھی۔ لہذا، حکومت ہند نے انتظامیہ میں اصلاحات کا سہارا لیا۔ اس نے انتظامی مشینری میں مطلوبہ اصلاحات لانے کے لیے مختلف کمیٹیاں اور کمیشن قائم کیے گئے۔

13.5 ہندوستان میں انتظامی اصلاحات (Administrative Reforms in India)

اب ہم ان مختلف کمیٹیوں اور کمیشنوں کے بارے میں بات کریں گے جو 1947 سے انتظامیہ میں اصلاحات کی سفارش کے لیے قائم کی گئی تھیں۔

1- معتمدی تنظیم نو کمیٹی، 1947 (Secretariat Reorganisation Committee)

حکومت ہند نے 1947 میں معتمدی ری آرگنائزیشن کمیٹی قائم کی جس کی سربراہی گریجا شنکر باجپائی نے کی۔ کمیٹی نے محکموں میں افرادی قوت کی کمی سے متعلق معاملات کا جائزہ لیا اور موجودہ افرادی قوت کے زیادہ سے زیادہ استعمال کے لیے اقدامات تجویز کیے۔ اس نے مرکزی معتمدی میں محکموں کے کام کے طریقہ کار میں بہتری کے لیے اقدامات کو نافذ کرنے کی تجویز بھی دی۔

2- این گوپال سوامی ایانگر رپورٹ، 1950

این گوپال سوامی ایانگر نے 1950 میں اپنی رپورٹ میں 'مرکزی حکومت کی مشینری کی تنظیم نو' میں وزارتوں کی گروپ بندی، اہلکاروں کی صلاحیتوں میں بہتری اور O&M ڈویژن کے کام میں بھی بہتری لانے کی سفارش کی تھی۔

3- اے ڈی گوروالا کمیٹی، 1951

جولائی 1951 میں، ایک کمیٹی جس کی سربراہی اے۔ ڈی۔ گوروالا نے کی۔ اے ڈی گوروالا نے منصوبہ بندی کمیشن کو دو رپورٹیں پیش کیں جن میں سرکاری اداروں کے موثر طرز عمل سے متعلق رپورٹ ہے۔ رپورٹس نے عوامی اداروں کے کام میں O&M متعارف کرانے، کارکردگی میں اضافہ، سول سروسز میں سخت نظم و ضبط کو یقینی بنانے اور سیاسی رہنماؤں اور منتظمین کے درمیان خوشگوار تعلقات کو فروغ دینے کی سختی سے سفارش کی ہے۔

4- پال اپیل بی رپورٹ، 1953 اور 1956

حکومت ہند نے ایک امریکی ماہر مسٹر پال کو مدعو کیا۔ H. Appleby ہندوستانی انتظامیہ میں اصلاحات کی تجویز پیش کی۔ Appleby نے دو رپورٹیں پیش کیں۔ ان کی پہلی رپورٹ یعنی 'ہندوستان میں پبلک ایڈمنسٹریشن: ایک سروے کی رپورٹ'، 1953 میں انتظامی تنظیم نو اور طریقوں سے نمٹا گیا تھا۔ اس کی دوسری رپورٹ یعنی 'حکومت کے صنعتی اور تجارتی اداروں کی انتظامیہ کے خصوصی حوالے کے ساتھ ہندوستان کے انتظامی نظام کی دوبارہ جانچ' 1956 میں حکومتی اداروں میں بی پی آر لانے سے متعلق تھی۔

5۔ پلان پراجیکٹس پر کمیٹی، 1956

1956 میں، پلاننگ کمیشن نے تنظیم کے اصولوں اور کام کے طریقوں اور تکنیکوں کو ترتیب دینے کے لیے ایک 'کمیٹی آن پلان پراجیکٹس' قائم کی جس کا مقصد منصوبہ کے منصوبوں کے نفاذ میں معیشت اور کارکردگی کو حاصل کرنا تھا۔

6۔ بلونترائے مہتا کمیٹی، 1957

اسے ہندوستانی انتظامیہ کے لیے ایک تاریخی نشان سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس نے کمیونٹی پروجیکٹس اور نیشنل ایکسٹینشن سروس کے مطالعہ کے لیے ٹیم کی رپورٹ جمع کرائی تھی جسے کمیٹی کے چیئر پرسن نے قومی ترقیاتی کونسل کو پیش کیا تھا۔

7۔ وی ٹی کرشنا چاری، 1962

1962 میں ش۔ وی ٹی کرشنا چاری نے ہندوستانی انتظامی خدمات اور ضلعی انتظامیہ سے متعلق ایک رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ میں آئی اے ایس میں براہ راست بھرتی کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ، افسران کی پروموشنری مدت کے دوران تربیت کے نظام میں بہتری اور آئی اے ایس عہدیداروں کے لیے باقاعدہ ریفریشر کورسز کا اہتمام کرنے کی تجویز پیش کی گئی۔

8۔ بد عنوانی روک تھام کمیٹی، 1962

1962 میں لال بہادر شاستری نے کے۔ سنہتا نم کو بد عنوانی کی روک تھام کمیٹی کا صدر مقرر کیا۔ کے سنہتا نم بد عنوانی کی وجوہات کا مطالعہ کرنے، بد عنوانی کو روکنے کے لیے موجودہ سیٹ اپ کا جائزہ لینے اور سرکاری اداروں میں بد عنوانی کو کم کرنے کے لیے اقدامات تجویز کرنے کے لیے قائم کی گئی تھی۔

9۔ انتظامی اصلاحات کمیشن، 1966

انتظامی اصلاحات کمیشن جنوری 1966 میں مرارجی دیسائی کی صدارت میں قائم کی گئی۔ بعد میں کے ہنومانتھیا نے مرکز کے ساتھ ساتھ ریاستوں میں عوامی انتظامیہ کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا تھا۔ کمیشن نے 500 سے زائد سفارشات پر مشتمل 20 رپورٹیں پیش کیں۔ اس سے انتظامیہ میں بڑی اور غیر معمولی اصلاحات ہوئیں اور ساتھ ہی مزید اصلاحات کی راہ ہموار ہوئی۔

10۔ کوٹھاری کمیٹی، 1976

بھرتی اور انتخاب کے طریقوں سے متعلق کمیٹی ڈی۔ ایس کوٹھاری کی سربراہی میں 1976 میں UPSC نے آل انڈیا سروسز اور سینٹرل گروپ A اور B سروسز میں بھرتی کے نظام کی جانچ اور رپورٹ کرنے کے لیے قائم کیا تھا۔

11- نیشنل پولیس کمیشن، 1977

یہ کمیشن کی دھرم ویرا کی سربراہی میں 1977 میں قائم کیا گیا تھا۔ دھرم ویرا جرائم پر قابو پانے اور امن عامہ کی بحالی، مجسٹریل نگرانی کے طریقوں، تفتیش اور استغاثہ کے نظام، اور جرائم کے ریکارڈ کی دیکھ بھال کے خصوصی حوالے سے پولیس کے کردار اور افعال کا جائزہ لے گا۔ کمیشن نے پولیس انتظامیہ سے متعلق پانچ سو سے زائد سفارشات پیش کیں۔

12- اقتصادی اصلاحات کمیشن، 1981

یہ 1981 میں ایل کے جھا کی سربراہی میں قائم کیا گیا تھا۔ ایل کے جھانے کمیشن کے متعدد رپورٹیں پیش کیں جن میں اقتصادی انتظامی نظام کی معقولیت اور جدید کاری کی وکالت کی گئی تاکہ ایک نئے معاشی نظام کی راہ ہموار کی جاسکے۔

13- مرکز-ریاست تعلقات پر کمیشن، 1983

یہ کمیشن آر ایس سرکاری کی سربراہی میں قائم کیا گیا تھا۔ آر ایس سرکاری اس کاٹرم آف ریفرنس تمام شعبوں میں اختیارات، افعال اور ذمہ داریوں کے حوالے سے یونین اور ریاستوں کے درمیان موجودہ انتظامات کے کام کا جائزہ لینا تھا اور تبدیلیوں اور اقدامات کے لیے سفارشات پیش کرنا تھا۔

14- چیف سیکرٹریز کی کانفرنس، 1996

20 نومبر 1996 کو انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات کے محکمے (اے آر او پی جی) کے ذریعہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے چیف سیکرٹریوں کی ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔ کانفرنس کا فوکس جو ابده، کھلی اور شہریوں کے لیے دوستانہ حکومت کے قیام پر تھا۔ اور عوامی خدمات کی کارکردگی اور سالمیت کو بہتر بنانے پر زور دیا گیا تھا۔

کانفرنس کے فالو اپ اقدامات میں شامل ہیں:

- اطلاعات اور شفافیت کے حق پر ایک بین وزارتی ورکنگ گروپ کا قیام۔
- انسانی وسائل کے انتظام اور عوامی خدمات کے کمپیوٹرائزیشن کو دیکھنے کے لیے ایک ماہر گروپ کی تشکیل۔
- پبلک انٹرفیس کے ساتھ تمام وزارتوں کے ذریعہ شہری چارٹر کی تشکیل۔
- حکمانہ انکوائریوں اور چوکسی کی کارروائیوں کو بروقت نمٹانے کے لیے اقدامات۔
- شکایات کے ازالے کی مشینری تیار کرنا۔
- سول سروس اصلاحات شروع کرنا، خاص طور پر مرکز کے ساتھ ساتھ ریاستوں میں تبادلوں اور ترقیوں کے معاملات میں۔

15- چیف منسٹرز کا نفرنس، 1997

چیف سیکرٹریز کی کانفرنس کے ایکشن پلان کی تعمیل میں، وسیع تر ڈومین سے رائے حاصل کرنے کے لیے ایک قومی بحث کا آغاز کیا گیا جس میں حکام، ماہرین، رضاکار ایجنسیاں، میڈیا، تعلیمی ادارے اور شہریوں کے گروپ شامل تھے۔ بحث کا اختتام موثر اور ذمہ دار حکومت کے لیے ایکشن پلان پر ہوا۔ 24 مئی 1997 کو وزیر اعلیٰ کی کانفرنس میں ایکشن پلان پر تبادلہ خیال کیا گیا اور اسے اپنایا گیا، جس پر مرکز اور ریاستی حکومتیں عمل درآمد کریں گی۔

ایکشن پلان کے تین اجزاء تھے:

- حکومت کو جوابدہ اور شہری دوست بنانا
- گورننس میں شفافیت اور معلومات کا حق
- عوامی خدمات کی کارکردگی اور سالمیت کو بہتر بنانا

اب ہم پہلی اور دوسری انتظامی اصلاحات کمیشن پر بات کریں گے جنہوں نے مرکزی اور ریاستی دونوں سطحوں پر پوری انتظامی مشینری میں بہتری لانے کے لیے سفارشات پیش کیں۔ اس تعلق سے پہلے ARC پر بحث کی جائے گی جس کے بعد دوسری ARC کی سفارشات پیش کی جائیں گی۔

13.6 پہلا انتظامی اصلاحات کمیشن (First Administrative Reforms Commission)

پہلے انتظامی اصلاحات کمیشن کی تشکیل وزارت داخلہ نے حکومت ہند کے تحت 5 جنوری 1966 کی قرارداد کے ذریعے عوامی انتظامیہ کے نظام کا جائزہ لینے کے لیے کی تھی۔ ابتدا میں اس کی صدارت مرارجی آر ڈیسیائی اور بعد میں ایس ایچ۔ کے ہنومنٹھیانے کی۔

پہلے انتظامی اصلاحات کے مقاصد

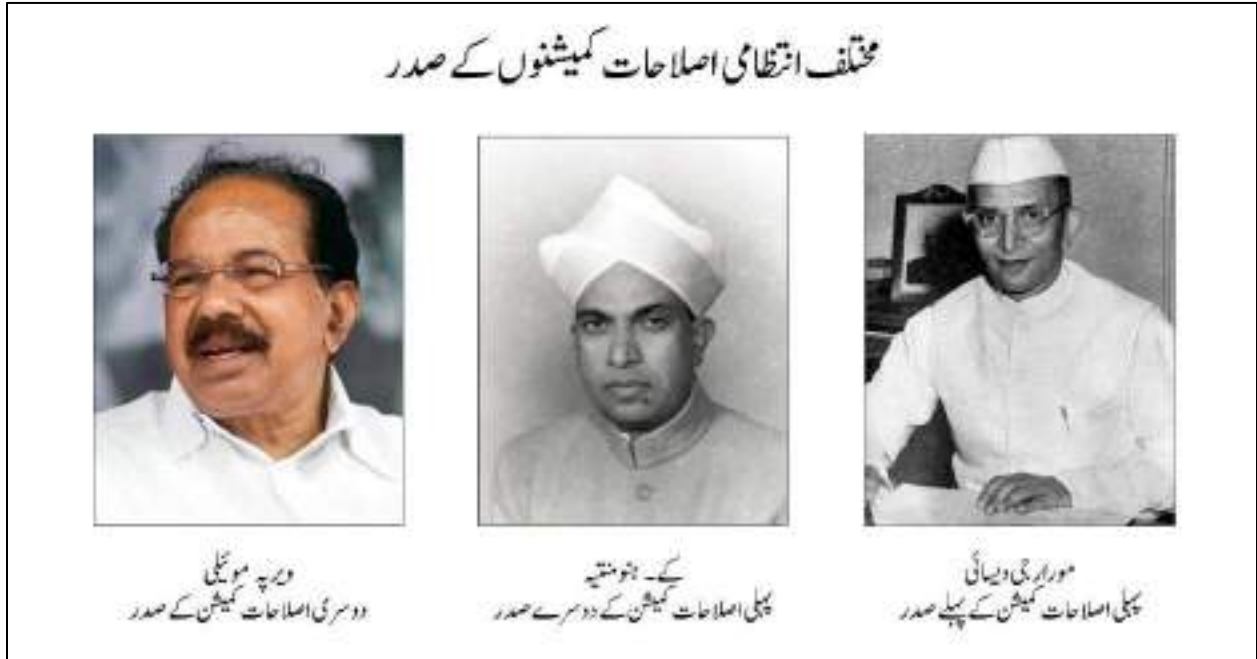
پہلے انتظامی اصلاحات کمیشن کو عوامی خدمات میں کارکردگی اور دیانتداری کے اعلیٰ ترین معیارات کی ضرورت پر غور کرنے کا حکم دیا گیا تھا تاکہ وہ ترقی کے سماجی اور اقتصادی اہداف کو حاصل کر سکیں، خاص طور پر کمیشن کو درج ذیل موضوعات پر غور کرنا اور ان کا جائزہ لینا تھا اور اپنی سفارشات فراہم کرنا تھا:

- حکومت کی مشینری اور اس کے کام کا طریقہ کار
- تمام سطحوں پر مشینری کی منصوبہ بندی کرنا
- مرکز اور ریاست کے تعلقات
- ریاستی سطح پر انتظامیہ
- مالیاتی انتظامیہ

- عملے کی انتظامیہ
- اقتصادی انتظامیہ
- ضلعی انتظامیہ
- زرعی انتظامیہ
- شہریوں کی شکایات کا ازالہ

13.7 دوسرا انتظامی اصلاحات کمیشن (Second Administrative Reforms Commission)

دوسرا انتظامی اصلاحات کمیشن 2005 میں ہندوستان میں عوامی نظم و نسق کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے ایک تفصیلی بلیو پرنٹ تیار کرنے کے لیے حکومت ہند کی قرارداد کے ساتھ قائم کیا گیا تھا۔ اس کی سربراہی چیئر پرسن شی ویر پاموئیلی نے کی اور اس کے ساتھ تین ممبران اور ایک ممبر سکرٹری تھا۔



دوسرے انتظامی اصلاحات کے مقاصد

کمیشن کو تمام سرکاری سطحوں پر ملک کے لیے ایک فعال، جوابدہ، پائیدار اور موثر انتظامیہ کے حصول کے لیے اقدامات تجویز کرنے کا مینڈیٹ دیا گیا تھا جس کے تحت کمیشن نے درج ذیل موضوعات کا جائزہ لیا۔

- حکومت ہند کا تنظیمی ڈھانچہ
- حکمرانی میں اخلاقیات

- عملے کی انتظامیہ کی تجدید کاری
- مالیاتی انتظامی نظام کو مضبوط بنانا
- ریاستی سطح پر موثر انتظامیہ
- موثر ضلعی انتظامیہ
- مقامی حکومت/پنچایتی راج ادارے
- سماجی سرمایہ، اعتماد اور عوامی خدمات میں شرکت
- شہری مرکز انتظامیہ
- ای حکمرانی کا فروغ
- وفاقی سیاست کے مسائل
- کرائس میمنجمنٹ
- عوامی حکم

13.8 وزارت برائے انتظامی اصلاحات (Ministry for Administrative Reforms)

مارچ 1964 میں وزارت داخلہ کے اندر انتظامی اصلاحات کا ایک شعبہ قائم کیا گیا تھا تاکہ تنظیم، طریقوں اور عملے سے متعلق انتظامیہ کے تمام پہلوؤں پر اصلاحات کی تجویز پیش کی جاسکے۔ 0 اینڈ ایم ڈویژن، جو پہلے کابینہ معتمدی کے تحت کام کر رہا تھا، اس کو منتقل کر دیا گیا تھا۔

اے آر سی کی سفارشات کی بنیاد پر یکم اگست 1970 کو کابینہ معتمدی میں عملہ کا ایک محکمہ قائم کیا گیا تھا۔ سول سروسز سے متعلق تمام معاملات وزارت داخلہ سے اس محکمہ کو منتقل کیے گئے تھے۔ مزید یہ کہ 7 فروری 1973 کو انتظامی اصلاحات کے محکمہ سے متعلق کام بھی اس کو منتقل کر دیا گیا اور اس محکمہ کو دوبارہ محکمہ عملہ اور انتظامی اصلاحات کے طور پر تبدیل کر دیا گیا۔ اپریل 1977 میں محکمہ پرسونل (Personnel) اور انتظامی اصلاحات کو کابینہ معتمدی سے وزارت داخلہ میں منتقل کر دیا گیا۔ معاملات اور یہ انتظام 1984 کے آخر تک جاری رہا۔ ریاستی سطح پر محکمہ عملہ اور انتظامی اصلاحات بھی قائم کیا گیا۔

عملہ اور انتظامی اصلاحات کے محکمہ کو مارچ 1985 میں عملہ اور تربیت، انتظامی اصلاحات، عوامی شکایات اور پنشن کی ایک مکمل وزارت میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ 10 دسمبر 1985 کو اس وزارت کے نام میں مزید تبدیلی کی گئی اور اسے دوبارہ نامزد کیا گیا۔ عملہ، عوامی شکایات اور پنشن کی وزارت جس کے تین محکمے ہیں، محکمہ پرسنل اینڈ ٹریننگ (DOPT)، انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات کا محکمہ اور پنشن اور پنشنرز کی بہبود کا محکمہ۔ اس انتظام کی ایک بڑی خاص بات یہ تھی کہ سب سے پہلے وزارت کا مجموعی چارج وزیر اعظم کے سپرد کیا گیا جس کی مدد ایک وزیر مملکت نے کی۔ دوم، عوامی شکایات کے موضوع کو محکمہ انتظامی اصلاحات میں شامل کیا گیا۔ یہ تخصیص اس دلیل کے تحت عمل میں لائی گئی تھی کہ یہ انتظامی نظام کی ناپختگیوں کا ایک قریبی اور مربوط نقطہ نظر فراہم کرے گا جو شکایات کو جنم دیتا ہے، اور دوسری طرف انتظامی مشینری کو

بدلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق کیسے بنایا جاسکتا ہے۔ دوسرے تیسرا، پنشن اور پنشنرز کی فلاح و بہبود کے موضوع کو سنبھالنے کے لیے ایک الگ محکمہ بنایا گیا۔

Reports submitted by the First and Second ARCs

First ARC

1. Problems of Redress of Citizens Grievances
2. Machinery for Planning
3. Public Sector Undertakings
4. Finance, Accounts & Audit
5. Machinery for Planning
6. Economic Administration
7. The Machinery of GOI and its procedures of work
8. Life Insurance Administration
9. Central Direct Taxes Administration
10. Administration of UTs & NEFA
11. Personnel Administration
12. Delegation of Financial & Administrative Powers
13. Center-State Relationships
14. State Administration
15. Small Scale Sector
16. Railways
17. Treasuries
18. Reserve Bank of India
19. Posts and Telegraphs
20. Scientific Departments

Second ARC

1. Right to Information
2. Unlocking Human Capital
3. Crisis management
4. Ethics in Governance
5. Public Law and Order
6. Local Governance
7. Capacity Building for PEACE Resolution
8. Combating Terrorism
9. Social Capital
10. Refurbishing of Personnel Administration
11. Promoting e-Governance
12. Citizen Centric Administration
13. Organisational Structure of Government of India
14. Strengthening Financial Management Systems
15. State and District Administration

انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات کے محکمے کے فرائض

1985 میں وزارت کے تحت محکمے کی تشکیل کے ساتھ، اسے درج ذیل کام سونپے گئے:

- انتظامی اصلاحات کے طرز عمل، رابطہ کاری اور تشخیص سے متعلق معاملات۔
- تنظیم اور طریقوں سے متعلق معاملات۔

عام طور پر عوامی شکایات کے ازالے سے متعلق تمام پالیسی امور اور مسائل اور خاص طور پر مرکزی حکومت کی ایجنسیوں سے متعلق شکایات۔

پرسنل ایڈمنسٹریشن میں تحقیق، ریاستی حکومتوں کے ساتھ رابطہ اور عملے کے معاملات میں پیشہ ورانہ اداروں سے متعلق کام 1989 میں محکمہ پرسونل اینڈ ٹریننگ سے اس محکمہ کو منتقل کیے گئے تھے۔

13.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی کے گزشتہ صفحات پر آپ نے:

- انتظامی اصلاحات کے معنی سمجھا۔
 - انتظامی اصلاحات کی اقسام اور ضرورت کو سمجھا۔
 - ہندوستان میں انتظامی اصلاحات کا علم حاصل کیا۔
 - پہلے انتظامی اصلاحات کمیشن کے مقاصد کا مطالعہ کیا۔
 - دوسرے انتظامی اصلاحات کمیشن کے مقاصد کا مطالعہ کیا۔
 - وزارت برائے انتظامی اصلاحات کی ساخت اور نوعیت کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔
-

13.10 کلیدی الفاظ (Keywords)

ای حکمرانی (E-Governance)

الیکٹرانک حکمرانی یا ای حکمرانی سرکاری خدمات کی فراہمی، معلومات کے تبادلے، مواصلاتی لین دین کے لیے انفارمیشن ٹیکنالوجی کا اطلاق ہے۔ ای حکمرانی کے ذریعے حکومتی خدمات شہریوں کو آئی ٹی کے ذریعے دستیاب کرائی جاتی ہیں۔ گورننس کے تصورات میں جن تین اہم ٹارگٹ گروپس کو پہچانا جاسکتا ہے وہ ہیں حکومت، شہری اور کاروبار یا مفاداتی گروپ۔

13.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

13.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ پہلے انتظامی اصلاحات کمیشن کے پہلے صدر کون تھے؟

(a) مرارجی دیسائی

(b) کے۔ ہنومنٹیہ

(c) ویرپہ موئیلی

(d) جواہر لعل نہرو

2- پہلے انتظامی اصلاحات کمیشن کے دوسرے صدر کون تھے؟

(a) مرارجی دیسائی

(b) کے۔ ہنومتیہ

(c) ویرپہ موئیلی

(d) جواہر لعل نہرو

3- دوسرے انتظامی اصلاحات کمیشن کے صدر کون تھے؟

(a) مرارجی دیسائی

(b) کے۔ ہنومتیہ

(c) ویرپہ موئیلی

(d) جواہر لعل نہرو

4- دوسرے انتظامی اصلاحات کمیشن کا کیا مقصد تھا؟

(a) حکمرانی میں اخلاقیات

(b) موثر ضلعی انتظامیہ

(c) ای گورننس کا فروغ

(d) یہ سبھی۔

5- سیکریٹریٹ آرگنائزیشن کمیٹی کب قائم کی گئی؟

(a) 1946

(b) 1947

(c) 1948

(d) 1949

6- این گوپالسوامی رپورٹ کب آئی؟

1950 (a)

1951 (b)

1952 (c)

1953 (d)

7- گوروالا کمیٹی رپورٹ کب منظر عام پر آئی؟

1950 (a)

1951 (b)

1952 (c)

1953 (d)

8- بلونت رائے مہتا کمیٹی کب قائم ہوئی؟

1957 (a)

1958 (b)

1959 (c)

1960 (d)

9- پہلا انتظامی اصلاحات کمیشن کب بنا؟

1964 (a)

1965 (b)

1966 (c)

1967 (d)

10۔ دوسرا انتظامی اصلاحات کمیشن کب بنا؟

2004 (a)

2005 (b)

2006 (c)

2007 (d)

13.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. انتظامی اصلاحات کے کیا معنی ہیں؟ بیان کیجیے۔
2. دوسرے انتظامی اصلاحات کمیشن پر ایک نوٹ لکھیے۔
3. انتظامی اصلاحات کی ضرورت کو بیان کیجیے۔
4. انتظامی اصلاحات کی اقسام بیان کیجیے۔
5. پہلے انتظامی اصلاحات کمیشن پر ایک نوٹ لکھیے۔

13.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. انتظامی اصلاحات کیا ہیں؟ پہلے اور دوسرے انتظامی اصلاحات کمیشن کی خدمات کو بیان کیجیے۔
2. انتظامی اصلاحات کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کیجیے۔
3. انتظامی اصلاحات کی کتنی اقسام ہیں؟ وزارت برائے انتظامی اصلاحات پر ایک نوٹ لکھیے۔

13.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. P.R. Dubashi, *Essays in Indian Administration* (New Delhi: Concept Publishing House, 1984).
2. S.R. Maheshwari, *Indian Administration* (New Delhi: Orient Longman, 2004).
3. B.L. Fadia and Kuldeep Fadia, *Indian Administration* (Agra: Sahitya Bhawan, 2014).
4. Avasthi and Maheshwari, *Indian Administration* (Agra: Lakshmi Narayan Agarwal, 2012)
5. Ramesh. K. Arora and Rajnan Gopal, *Indian Public Administration: Institutions and Issues* (New Delhi: New Age Publications, 2012).

اکائی 14- پولس اصلاحات (Police Reforms)

اکائی کے اجزا:

تمہید	14.0
مقاصد	14.1
پولس اصلاحات کی ضرورت	14.2
پولس نظام کے مسائل	14.3
پولس اصلاحات کی کمیشن اور کمیٹیاں	14.4
ماڈل پولس ایکٹ، 2006	14.5
انڈیان پولس ایکٹ، 1861	14.6
سپریم کورٹ کی ہدایات	14.7
پولس اصلاحات کی جانب اقدامات	14.8
پولس اصلاحات کا مستقبل	14.9
اکتسابی نتائج	14.10
کلیدی الفاظ	14.11
نمونہ امتحانی سوالات	14.12
معروضی جوابات کے حامل سوالات	14.12.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	14.12.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	14.12.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	14.13

14.0 تمہید (Introduction)

بھارت میں پولیس اصلاحات پر تین دہائیوں سے بحث ہو رہی ہے۔ تاہم، ملک میں گزشتہ کئی دہائیوں میں بہت کم تبدیلی آئی ہے۔ اس آرٹیکل میں، آپ سب کچھ پڑھ سکتے ہیں کہ ہندوستانی پولیسنگ سسٹم میں اصلاحات کیوں طویل ہیں، اس نظام میں موروثی مسائل کیا ہیں، ان مسائل کو کیسے حل کیا جائے اور آگے بڑھنے کا طریقہ کیا ہے۔ پولیس اصلاحات کا مقصد پولیس تنظیموں کی اقدار، ثقافت، پالیسیوں اور طریقوں کو تبدیل کرنا ہے۔ یہ پولیس کو جمہوری اقدار، انسانی حقوق اور قانون کی حکمرانی کے احترام کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے کا تصور کرتا ہے۔ اس کا مقصد یہ بھی ہے کہ پولیس سیکورٹی سیکٹر کے دیگر حصوں کے ساتھ کس طرح بات چیت کرتی ہے، جیسے کہ عدالتیں اور اصلاحات کے محکمے، یا ایگزیکٹو، انتظامی یا نگرانی کی ذمہ داریوں کے ساتھ پارلیمانی یا آزاد حکام۔ پولیس ہندوستانی آئین کے شیڈول 7 کی ریاستی فہرست کے تحت آتی ہے۔

14.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ درج ذیل نکات کا مطالعہ کریں گے:

- پولیس اصلاحات کی ضرورت
 - پولیس نظام کے مسائل
 - پولیس اصلاحات کی کمیشن اور کمیٹیاں
 - ماڈل پولیس ایکٹ، 2006
 - انڈیان پولیس ایکٹ، 1861
 - سپریم کورٹ کی ہدایات
 - پولیس اصلاحات کی جانب اقدامات
 - پولیس اصلاحات کا مستقبل
-

14.2 پولیس اصلاحات کی ضرورت (Need of Police Reforms)

ہندوستانی پولیس نظام کا بنیادی ڈھانچہ 1861 میں 1857 کی بغاوت کے بعد پولیس ایکٹ 1861 کی شکل میں بنایا گیا تھا۔ تاہم، معاشرے نے زبردست ترقی کی ہے، خاص طور پر آزادی کے بعد کے سالوں میں، اور پولیس فورسز سے عوام کی توقعات ڈرامائی طور پر بدل گئی ہیں۔ نیز، جرائم اور تفتیش دونوں کو متاثر کرنے والی ٹیکنالوجی جیسے عوامل کے ساتھ جرائم کی نوعیت میں تبدیلی آئی ہے۔ 19 ویں صدی میں جڑوں کے

ساتھ اور نوآبادیاتی حکومت کے ذریعہ قائم کردہ نظام میں ترمیم کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ ملک میں پولیس کے نظام کو اپ گریڈ کرنے اور اسے موجودہ وقت اور حالات سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے۔

14.3 پولیس کے نظام میں مسائل (Issues in Polic System)

ہندوستان میں پولیس کے نظام اور کام کاج سے جڑے مسائل کئی گنا ہیں۔ کچھ اہم ذیل میں زیر بحث ہیں۔

1. سیاست دان۔ پولیس۔ مجرمانہ گٹھ جوڑ

موجودہ نظام کے تحت پولیس فورس ایگزیکٹو کے کنٹرول میں آتی ہے۔ ریاستی پولیس کے دستے ریاستی حکومت کے تحت آتے ہیں جبکہ مرکزی پولیس دستے (BSF، SSB، ITBP، CRPF، آسام رائفلز، CISF اور NSG) مرکزی وزارت داخلہ کے تحت آتے ہیں۔ برسوں کے دوران، ایگزیکٹو اپنے پاس موجود اختیارات کا غلط استعمال کرنے میں کامیاب رہا ہے اور پولیس فورسز کو ذاتی یا سیاسی مفادات کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ اس کا نتیجہ پولیس اہلکاروں کی جانب سے فرائض کی جانبدارانہ کارکردگی کی صورت میں نکلتا ہے۔ دوسری اے آر سی رپورٹ میں یہ بات نوٹ کی گئی۔ ایک اور متعلقہ رجحان سیاست کا مجرمانہ ہونا ہے۔

2. پولیس فورس پر حد سے زیادہ بوجھ

ہندوستان میں پولیس فورس (مرکزی اور ریاستی دونوں) کم عملہ ہے۔ جنوری 2016 تک، ریاستی فورسز میں 24% آسامیاں (5.5 لاکھ) اور مرکزی فورسز میں 7% آسامیاں تھیں۔ ہندوستان میں فی لاکھ آبادی پر 137 پولیس اہلکار ہیں جبکہ منظور شدہ تعداد 181 ہے۔ اور، اقوام متحدہ کے تجویز کردہ 222 اہلکار فی لاکھ افراد کے معیار کے مقابلے میں یہ بد قسمتی سے ناکافی ہے۔ اس کے نتیجے میں طویل کام کے اوقات اور کام کا بہت زیادہ بوجھ رکھنے والے اہلکاروں کے لیے غیر تسلی بخش کام کے حالات پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ پولیس فورس میں خواتین کی مناسب نمائندگی کا بھی فقدان ہے۔ ان کی تعداد 7 فیصد سے کم ہے جو کہ خواتین سے متعلق جرائم کی تعداد کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ یہ سب قوت کی کارکردگی اور تاثیر کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔

3. پولیس کا احتساب

پولیس کے خلاف بہت سی شکایات ہیں جیسے کہ غیر قانونی گرفتاریاں، غیر قانونی تلاشیاں، دوران حراست تشدد اور حتیٰ کہ حراست میں ریپ اور موت۔ حال ہی میں، حراست میں تشدد اور موت کے واقعات (جیسے تھو تھکو ڈی میں باپ بیٹے کی جوڑی کا معاملہ) اور انکاؤنٹر کی ہلاکتوں نے پولیس فورس کی سالمیت پر سنگین سوالیہ نشانات کھڑے کر دیے۔ پولیس پر اپنی طاقت کا غلط استعمال کرنے اور ان لوگوں کو دبانے کا الزام لگایا جاتا ہے جن کی انہیں حفاظت کرنی تھی۔ پولیس اہلکاروں پر کرپشن کے الزامات بھی ہیں۔ پولیس کے احتساب کو اندرونی اور بیرونی خود مختار نگرانی کے نظام کے ذریعے درست کرنے کی ضرورت ہے۔

4. ناکافی وسائل

پولیس فورسز کو وسائل کی شدید کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب ان کی بہت بڑی اور متنوع ذمہ داریوں کی روشنی میں دیکھا جائے۔ سی اے جی کے آڈٹ میں کئی ریاستی پولیس فورسز کے پاس ہتھیاروں کی کمی کی اطلاع ملی ہے۔ پولیس کی گاڑیوں کی بھی کمی ہے۔ دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ پولیس اہلکاروں کو جرائم کو تیزی سے حل کرنے میں مدد کے لیے انفراسٹرکچر کو بھی جدید بنانا ہوگا۔

5. کانسٹیبلری سے متعلق مسائل

پولیس فورس کا 86 فیصد کانسٹیبل ہیں۔ ایک پولیس کانسٹیبل کے فرائض صرف معمول کے کام نہیں ہیں، بلکہ اس میں کچھ فیصلہ اور فیصلہ سازی بھی شامل ہے۔ تاہم، بھرتی کا موجودہ نظام مقررہ کاموں کے لیے اہل افراد کی خدمات حاصل کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ ایسی تجاویز دی گئی ہیں کہ موجودہ اہلیت کے معیار (X یا XII پاس کے) میں تقاضوں کے مطابق ترمیم کی جائے۔ اس کے علاوہ، ایک پولیس کانسٹیبل کو عام طور پر اس کے کیریئر میں صرف ایک بار ترقی دی جاتی ہے اور زیادہ تر ہیڈ کانسٹیبل کے طور پر ریٹائر ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں کام پر حوصلہ افزائی کی کمی ہو سکتی ہے۔

6. جرائم کی تحقیقات

جرائم کی تفتیش کے لیے مہارت اور تربیت، وقت اور وسائل، اور مناسب فرائزنگ صلاحیتوں اور بنیادی ڈھانچے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم، لاء کمیشن اور سیکنڈ ایڈمنسٹریٹو ریفرنس کمیشن نے نوٹ کیا ہے کہ ریاستی پولیس افسران اکثر اس ذمہ داری کو نظر انداز کرتے ہیں کیونکہ ان کے پاس ملازمین کی کمی ہوتی ہے اور مختلف قسم کے کاموں کا بوجھ زیادہ ہوتا ہے۔ نیز، ان کے پاس پیشہ ورانہ تحقیقات کرنے کے لیے مناسب تربیت اور مہارت نہیں ہے۔

7. پولیس پبلک ریلیشنز

پولیس اہلکاروں کو اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران عوام کے ساتھ رابطے میں آنا ہوگا۔ ارے جرائم کو حل کرنے اور امن وامان کو برقرار رکھنے جیسے اپنے فرائض کی انجام دہی میں عوام کے تعاون کی بھی ضرورت ہے۔ جب پولیس کی بات آتی ہے تو عوام میں اعتماد کی کمی ہوتی ہے جو اکثر بد عنوان، ناکارہ اور سیاسی طور پر متعصب نظر آتی ہے۔ لنک شدہ مضمون پر جا کر UPSC میسنز امتحان کے لیے ARC رپورٹس تلاش کریں۔

14.4 پولیس اصلاحات پر کمیشن (Commissions of Police Reforms)

پولیس اصلاحات پر مختلف کمیٹیاں یا کمیشن بن چکے ہیں۔ کچھ قابل ذکر کمیشن اور ان کی سفارشات ذیل میں زیر بحث ہیں۔

1- قومی پولیس کمیشن (National Police Commission)

NPC کا انعقاد 1977 میں کیا گیا تھا جس میں پولیس کی تنظیم، کردار، افعال، تعلقات عامہ وغیرہ کا احاطہ کیا گیا تھا۔ 1979 اور 1981 کے درمیان، NPC نے آٹھ رپورٹیں پیش کیں۔

اہم سفارشات:

- پولیس فائرنگ کی صورت میں حراستی عصمت درمی، موت، چوٹ اور موت کی عدالتی تحقیقات۔
- پولیس کے کام میں سیاسی مداخلت نے طاقت کا بے دریغ استعمال کیا۔ NPC نے پولیس کے کام پر اس اثر و رسوخ کو وسیع پالیسیوں تک محدود کرنے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے چند اقدامات تجویز کیے کہ پولیس کی کارکردگی قانون کے مطابق ہو۔
- اس نے معاشرے کے پسماندہ طبقات کی ضروریات اور شکایات کے لیے پولیس کو زیادہ حساس بنانے کے لیے اقدامات کی سفارش کی۔
- قومی پولیس کمیشن نے سیکشن 154 سی آر پی سی میں ایک اہم ترمیم کی سفارش کی ہے۔ جو کہ ایک پولیس اسٹیشن پر ایف آئی آر درج کرنے کا پابند بنائے گا چاہے جرم اس کے دائرہ اختیار میں ہو یا نہیں اور پھر اگر ضروری ہو تو ایف آئی آر کو متعلقہ تھانے میں منتقل کیا جائے۔
- پولیس کی طرف سے تھرڈ ڈگری کے طریقوں کو کم کرنے کے اقدامات۔
- رپورٹ میں آئی پی ایس اور کانسٹیبل کی سطح کے علاوہ تمام بھرتیوں کو بتدریج ختم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔
- 1861 کے پولیس ایکٹ کو ایک نئے پولیس ایکٹ سے تبدیل کیا جانا چاہئے، جو نہ صرف پولیس پر نگرانی اور کنٹرول کے نظام کو تبدیل کرتا ہے بلکہ پولیس کے کردار کو بھی وسعت دیتا ہے تاکہ وہ ایک ایسی ایجنسی کے طور پر کام کرے جو قانون کی حکمرانی کو فروغ دیتا ہے۔ ملک اور کمیونٹی کے لیے غیر جانبدارانہ خدمات انجام دیتا ہے۔
- این پی سی کی زیادہ تر سفارشات پر عمل درآمد نہیں ہوا۔

2- رپورٹ کمیٹی

کمیٹی نے 1998 اور 1999 میں دو رپورٹیں پیش کیں۔ اس نے کچھ ترمیم کے ساتھ NPC کی سفارشات کی توثیق کی۔ پرکاش سنگھ بمقابلہ یونین آف انڈیا اور دیگر معاملات میں سپریم کورٹ کی ہدایات کے بعد رپورٹ کمیٹی قائم کیا گیا تھا۔ کمیٹی کی اہم سفارشات یہ تھیں:

- ہر ریاست میں ڈی جی پی اور 4 سینئر افسران کے ساتھ ایک پولیس اسٹیبلشمنٹ بورڈ تشکیل دیا جائے گا جو ٹرانسفر، پروموشن، انعامات اور سزا کے معاملات کی نگرانی کرے گا۔
- 1861 کے پولیس ایکٹ کی جگہ نیا پولیس ایکٹ۔

- نان گزیٹیڈ رینک کے پولیس افسران کی بھرتی پر غور کرنے کے لیے ہر ریاست میں ایک آزاد پولیس بھرتی بورڈ قائم کیا جانا ہے۔
- پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے معیاری تربیت۔

3۔ پدمنا بھائیہ کمیٹی

کمیٹی نے 2000 میں اپنی رپورٹ پیش کی اور 240 سے زیادہ سفارشات کیں۔ ان میں سے 23 سفارشات کو قبول نہیں کیا گیا۔ یہ آئی پی ایس افسران کی داخلے کی عمر، شہروں میں پولیس کمشنروں کا نظام، ڈی آئی جی کے طور پر نامزد نہ ہونے والوں کی لازمی ریٹائرمنٹ وغیرہ سے متعلق ہیں۔

کمیٹی نے پولیس اصلاحات میں مسائل کا جائزہ لیا اور مختلف سفارشات پیش کیں۔ اہم سفارشات یہ ہیں:

- کانٹریبلوں کی بھرتی کی عمر میں کمی۔
- موجودہ کانٹریبلری کی دوبارہ تربیت تاکہ صحیح رویہ اختیار کیا جاسکے اور تربیتی عمل کو مکمل کرنے سے قاصر کانٹریبلوں کی لازمی ریٹائرمنٹ۔
- پولیس ٹریننگ سے متعلق معاملات پر مشورہ دینے کے لیے مرکز اور ریاستی سطح پر ایک پولیس ٹریننگ ایڈوائزری کونسل قائم کی جائے گی۔
- تفتیش کو امن وامان کے کام سے الگ کرنا۔
- ایک ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس جو جرائم اور تفتیشی کام کو دیکھتا ہے۔
- ہر ضلع میں جرائم کی روک تھام کے سبب جرائم کی روک تھام کے کام میں مہارت رکھنے والے افسران کی نگرانی میں ہوں گے۔
- غیر قانونی ڈسٹرکٹ پولیس کمپینٹس اتھارٹی قائم کی جائے گی۔

4۔ ملیتھ کمیٹی

اس کمیٹی نے 2003 میں اپنی رپورٹ پیش کی تھی اور اس کا تعلق ہندوستان میں فوجداری نظام انصاف سے تھا۔ ملیتھ کمیٹی نے ملک کے فوجداری نظام انصاف سے نمٹا۔ اس نے فوجداری نظام انصاف میں اصلاحات کے لیے سفارشات پیش کیں۔

اہم سفارشات یہ ہیں:

- ہندوستانی دستور کے آرٹیکل 20(3) میں تجویز کردہ تبدیلیاں۔
- ملزم کے جواب دینے سے انکار کی صورت میں عدالت کو معلومات حاصل کرنے کے لیے تفتیش کے اختیارات فراہم کیے جائیں۔
- ملزم کو اس کے حقوق سے آگاہ کرنے کے لیے ضابطہ کے شیڈول کی علاقائی زبانوں میں اشاعت۔
- مقدمات کے التوا کی وجہ سے عدالت کی چھٹیوں میں کمی۔

- دو سال سے زیر التواء مقدمات کے لیے بقایاجات کے خاتمے کی اسکیم۔
- ملک کے فوجداری نظام کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینے کے لیے ایک صدارتی کمیشن قائم کیا جانا ہے۔ ملیمتھ کمیٹی نے ملک کے فوجداری نظام انصاف سے نمٹنا۔ اس نے فوجداری نظام انصاف میں اصلاحات کے لیے سفارشات پیش کیں۔ اہم سفارشات یہ ہیں:
- ہندوستانی آئین کے آرٹیکل 20(3) میں تجویز کردہ تبدیلیاں۔
- ملزم کے جواب دینے سے انکار کی صورت میں عدالت کو معلومات حاصل کرنے کے لیے تفتیش کے اختیارات فراہم کیے جائیں۔
- ملزم کو اس کے حقوق سے آگاہ کرنے کے لیے ضابطہ کے شیڈول کی علاقائی زبانوں میں اشاعت۔
- مقدمات کے التوا کی وجہ سے عدالت کی چھٹیوں میں کمی۔
- دو سال سے زیر التواء مقدمات کے لیے بقایاجات کے خاتمے کی اسکیم۔
- ملک کے فوجداری نظام کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینے کے لیے ایک صدارتی کمیشن قائم کیا جانا ہے۔

5۔ پولیس ڈرافٹنگ کمیٹی 2005

- پولیس ڈرافٹنگ کمیٹی سولی سوراہی کی صدارت میں قائم کی گئی تھی۔ اس نے 2006 میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ اسے ایک نئے پولیس ایکٹ کا مسودہ تیار کرنے کا کام سونپا گیا۔ پولیس ڈرافٹنگ کمیٹی کی اہم سفارشات یہ تھیں:
- ریاستی حکومت پولیس سپرنٹنڈنس کی ذمہ دار ہوگی۔
 - ریاستی سیکورٹی کمیشن، جیسا کہ نیشنل پولیس کمیشن نے تجویز کیا ہے کہ قائم کیا جائے جسے ریاستی پولیس بورڈ کہا جائے گا۔
 - پولیس کے ڈائریکٹر جنرل کو ریاستی پولیس بورڈ کے ذریعہ منتخب کردہ تین سینئر افسران میں شامل ہونا چاہئے۔
 - تمام افسران کو ان کی ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے قطع نظر، کم از کم دو سال کی میعاد فراہم کی جائے گی۔
 - عہدے یا عہدے کے لحاظ سے منتقلی کا اختیار رکھا جائے گا۔ اس پوسٹ سے نیچے کسی کو بھی ٹرانسفر کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

14.5 ماڈل پولیس ایکٹ، 2006 (Model Police Act, 2006)

ہندوستان کے پولیس اصلاحات کے سفر میں ایک اہم قدم 2006 میں ماڈل پولیس ایکٹ کا مسودہ تیار کرنا شامل تھا۔ مرکزی حکومت نے 1861 کے فرسودہ پولیس ایکٹ کو تبدیل کرنے کے لیے ایک جدید پولیس قانون بنانے کے لیے 2005 میں سولی سوراہی کی سربراہی میں پولیس ایکٹ ڈرافٹنگ کمیٹی قائم کی۔ 2006 میں، کمیٹی نے ماڈل پولیس ایکٹ پیش کیا، جسے تمام ریاستوں کے ساتھ شیئر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد، آسام، بہار، چھتیس گڑھ، گجرات، ہریانہ، ہماچل پردیش، کرناٹک، کیرالہ، مہاراشٹر، میگھالیہ، میزورم، پنجاب، راجستھان، سکم، تمل ناڈو، تریپورہ اور اتراکھنڈ سمیت 17 ریاستوں نے یا تو نئے قوانین بنائے یا موجودہ میں ترمیم کی۔ جو اس ماڈل قانون پر مبنی ہیں۔

آزادی کے 70 سال سے زیادہ کے بعد، ہندوستانی پولیس قوانین 1861 کے نوآبادیاتی ہندوستانی پولیس ایکٹ کی روح کی بازگشت کرتے ہیں۔ اگرچہ پولیس ایکٹ ریاستی موضوع ہے، زیادہ تر ریاستی پولیس ایکٹ 1861 کے مرکزی قدیم پولیس ایکٹ یا ماڈل پولیس ایکٹ سے متاثر ہیں۔ 2006 مزید برآں، آئین ہند کے تحت پولیس ریاست کا موضوع ہونے کے ناطے، مرکز ادارے کو متاثر کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، جس کے نتیجے میں اکثر پولس کی سیاست ہوتی ہے۔ پولیس کو سیاست دانوں کے ہاتھوں کی کٹھ پتلیوں کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جس سے ان کی ساکھ متاثر ہوتی ہے۔ سائبر کرائم اور انسداد بغاوت جیسے نئے جرائم کا ابھرنا ہندوستان میں پولیس کے نظام کی تکنیکی اپ گریڈیشن کا مطالبہ کرتا ہے۔ مزید برآں، بدلتے وقت کے پیش نظر کنٹرول رومز کو بھی اپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہے۔ مزید برآں، جرائم کے اندراج میں ایسے مسائل ہیں جہاں بد عنوانی سے پاک ملک کا امیج بنانے کے لیے گھناؤنے جرائم ریکارڈ نہیں کیے جاتے۔ مندرجہ بالا نکات کے علاوہ، سی بی آئی ایک اہم شعبہ ہے جو اصلاحات کا مطالبہ کرتا ہے۔ سی بی آئی کے کام کاج پر نظر ثانی کرنے اور تنظیم میں آنے والی آسامی کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ جب کہ ہندوستان خطے میں انیٹ سیکیورٹی فراہم کرنے والا اجنبی کا خواب دیکھتا ہے، پولیس اصلاحات کی بحالی ضروری ہے۔

14.6 انڈین پولیس ایکٹ 1861 (Indian Police Act, 1861)

ہندوستان میں زیادہ تر پولیس فورس 1861 کے پولیس ایکٹ کے تحت چلتی ہیں۔ مہاراشٹر، گجرات، کیرالہ اور دہلی سمیت کچھ ریاستوں نے ان کے ایکٹ کو اپنایا ہے، حالانکہ وہ تمام قریب سے مشابہت رکھتے ہیں اور 1861 کے ایکٹ کے مطابق ہیں۔ 1861 پولیس کا براہ راست کنٹرول ریاستی حکومت کے ہاتھ میں دیتا ہے۔ انگریزوں نے 1857 کی بغاوت کے فوراً بعد 1861 کا انڈین پولیس ایکٹ نافذ کیا تاکہ ملک میں پولیس کی انتظامیہ کو بہتر بنایا جاسکے اور مستقبل میں ہونے والی بغاوتوں سے بچا جاسکے۔ یہ رویہ اس حقیقت کے باوجود برقرار ہے کہ ہندوستان ایک برطانوی کالونی سے ایک خود مختار جمہوریہ میں تبدیل ہو گیا تھا۔ 1861 کے پولیس ایکٹ کو ہندوستان کی جمہوری اقدار اور بدلتے وقت کی نمائندگی کرنے والی قانون سازی کے ساتھ اپ ڈیٹ کیا جانا چاہیے۔

ایکٹ کی اہم خامیاں یہ ہیں:

- پولیس کے جمہوری قانون سازی پر حکومت کرنے والے تقریباً تمام معیارات کی خلاف ورزی ایکٹ سے ہوتی ہے۔
- ایکٹ کی ذمہ داریوں کا چارٹر، جو کہ محدود اور محدود ہے، قدیم ہے۔
- ایکٹ کے تحت پولیس کو ایک پیشہ ور، خدمت پر مبنی ادارہ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔
- یہ ایکٹ پولیس کے جمہوری اصولوں سے مطابقت نہیں رکھتا۔
- ایکٹ ایک موثر اور موثر پولیس فورس تیار کرنے کی حکومت کی ذمہ داری کو تسلیم نہیں کرتا ہے۔
- یہ ایکٹ مقاصد اور کارکردگی کے معیار کی وضاحت کرنے کی ضرورت کو ختم کرتا ہے اور پولیس کی کارکردگی کی نگرانی اور معائنہ کرنے کے لیے آزاد طریقے فراہم نہیں کرتا ہے۔

14.7 2006 میں پولیس اصلاحات پر سپریم کورٹ کی ہدایات (Supreme Court Guidelines)

1996 میں، دو سابق ڈائریکٹر جنرل آف پولیس، پرکاش سنگھ اور این کے سنگھ کی طرف سے دائر کی گئی ایک مفاد عامہ کی عرضی (PIL) نے سپریم کورٹ سے درخواست کی کہ وہ حکومت کو پولیس کمیشن کی سفارشات کو نافذ کرنے کے لیے ہدایات دیں۔ 2006 میں، سپریم کورٹ نے اس بارے میں سات ہدایات دی تھیں۔ SC2006 کی ہدایات یہ ہیں:

- اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ریاستی سیکورٹی کمیشن تشکیل دیں کہ ریاست پولیس پر غیر ضروری اثر و رسوخ استعمال نہ کرے۔
- ڈی جی پی کی تقرری ایک شفاف اور میرٹ پر مبنی عمل سے کی جائے اور اس کی مدت کم از کم دو سال ہو۔
- آپریشنل ڈیوٹی پر مامور دیگر پولیس افسران کو بھی کم از کم دو سال کی مدت ملازمت دی جائے۔
- پولیس کے 'امن و امان' اور 'تفتیش' کے کاموں کو الگ کیا جانا چاہیے۔
- پولیس کے تبادلوں، ترقیوں، تقرریوں اور دیگر خدمات سے متعلق معاملات طے کرنے کے لیے پولیس اسٹیبلشمنٹ بورڈ قائم کیا جائے۔
- ڈی ایس پی رینک کے اور اس سے اوپر کے پولیس افسران کے خلاف حراست میں عصمت دری اور موت سمیت سنگین بدانتظامی کے لیے عوام کی شکایات کی انکوائری کرنے کے لیے ریاستی اور ضلعی سطح پر پولیس شکایات اتھارٹیز قائم کریں۔
- مرکزی سطح پر ایک قومی سلامتی کمیشن قائم کیا جائے جو مرکزی پولیس تنظیموں کے سربراہوں کے انتخاب اور تقرری کے لیے ایک پینل تیار کرے جس کی کم از کم مدت 2 سال ہو۔
- دیکھا جا رہا ہے کہ سپریم کورٹ کی ان ہدایات کے 14 سال گزرنے کے بعد بھی کوئی بھی ریاست ان اصلاحات کی پوری طرح تعمیل نہیں کر رہی ہے۔

14.8 اختیار کیے جانے والے اقدامات (Steps to be Taken)

کئی کمیشنوں اور یہاں تک کہ سپریم کورٹ کی جانب سے پولیس اصلاحات کے معاملے پر حکومتوں کو واضح ہدایات دینے کے باوجود، اس علاقے میں کچھ بھی ٹھوس نہیں ہوا۔ اس کی وجہ سیاسی قوت ارادی کا واضح فقدان ہے جس کی وجہ پولیس اسٹیبلشمنٹ کی جانب سے اسٹیٹس کو کو تبدیل کرنے سے گہری نفرت اور سیاسی میک اپ ہے۔ اگر پولیس فورس کو واقعی ایک نمائندہ فورس بنانا ہے، اور جمہوریت کے لیے صحیح معنوں میں خدمت پر مبنی ہونا ہے، تو بہت سی سفارشات کو نافذ کرنا ہوگا۔ AI، مشین لرننگ وغیرہ جیسی نئی ٹیکنالوجیز کو ملک میں پولیسنگ کے نظام میں مستقبل میں ہونے والی تبدیلیوں میں شامل کرنا ہوگا۔ کچھ اور اقدامات جو اپنائے جاسکتے ہیں وہ ہیں:

سپریم کورٹ کی ہدایات پر عمل درآمد:

- ریاستوں کو 2006 میں جاری کردہ پولیس اصلاحات سے متعلق سپریم کورٹ کی ہدایات پر عمل درآمد کو ترجیح دینی چاہیے۔

- ریاستی سیکورٹی کمیشن کو مضبوط بنانا:
- پولیس کی آزاد نگرانی کو یقینی بنانے اور سیاسی مداخلت کو روکنے کے لیے ریاستی سلامتی کمیشنوں کو مناسب اختیارات اور وسائل کے ساتھ باختیار بنایا جانا چاہیے۔

شفاف تقرریاں اور میعاد:

- پولیس کی قیادت کے عہدوں بشمول ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) کو شفاف اور میرٹ پر مبنی عمل کے ذریعے پُر کیا جانا چاہیے، استحکام اور پیشہ ورانہ مہارت کو فروغ دینے کے لیے مقررہ مدت کے ساتھ۔

امن وامان اور تفتیش کی علیحدگی:

- مفادات کے تصادم سے بچنے اور کارکردگی کو بڑھانے کے لیے امن وامان اور تفتیش کے کاموں کو پولیس کے نظام میں الگ کیا جانا چاہیے۔

پولیس شکایات کا موثر طریقہ کار:

- پولیس افسران کے خلاف بدانتظامی کے الزامات کی تحقیقات، احتساب کو یقینی بنانے اور عوامی اعتماد کو بڑھانے کے لیے ریاستی اور ضلعی سطح پر مضبوط اور آزاد شکایات اتھارٹیز کا قیام ضروری ہے۔

تربیت اور صلاحیت کی تعمیر:

- پولیس اہلکاروں میں مہارت، پیشہ ورانہ مہارت اور انسانی حقوق کے معیارات پر عمل کرنے کے لیے مسلسل تربیتی پروگرام فراہم کیے جائیں۔

ٹیکنالوجی کا استعمال:

- جدید ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل سلوشنز کو اپنانے سے پولیسنگ کے طریقوں کو بہتر بنایا جاسکتا ہے، شفافیت کو بڑھایا جاسکتا ہے اور پولیس کے نظام میں عمل کو ہموار کیا جاسکتا ہے۔

عوامی شرکت اور مشاورت:

- پولیس اصلاحات سے متعلق فیصلہ سازی کے عمل میں سول سوسائٹی کی تنظیموں، انسانی حقوق کے گروپوں اور کمیونٹی کے نمائندوں کو شامل کرنا شمولیت اور ایک جامع نقطہ نظر کو یقینی بنا سکتا ہے۔

نگرانی اور جائزہ:

- پولیس کی کارکردگی کی باقاعدہ نگرانی اور تشخیص، اصلاحات پر عمل پیرا ہونا، اور عوامی تاثرات کے طریقہ کار کو ترقی کی پیمائش کرنے اور ان شعبوں کی نشاندہی کرنے کے لیے قائم کیا جانا چاہیے جن میں مزید بہتری کی ضرورت ہے۔

سیاسی مرضی اور انتظامی حمایت:

- ہندوستان میں پولیس اصلاحات کو آگے بڑھانے اور برقرار رکھنے کے لیے مرکزی اور ریاستی دونوں سطحوں پر مضبوط سیاسی ارادہ اور انتظامی تعاون بہت ضروری ہے۔

14.9 پولیس اصلاحات کا مستقبل (Future of Police Reforms)

1- مستقبل کی پولیس کا تنظیمی ڈھانچہ

مستقبل کی پولیس اصلاحات کا تصور کرتے ہوئے، تنظیمی ڈھانچہ ایک تبدیلی کا طریقہ تجویز کرتا ہے۔

جرائم کی تفتیش ہر ریاست میں ایک علیحدہ، مکمل خود مختار، اشرافیہ، پیشہ ورانہ، تفتیشی ایجنسی کو سونپی جائے گی۔ اس ایجنسی اور پراسیکیوشن ونگ کا انتظام ایک آزاد بورڈ کرے گا جس کی سربراہی ایک ریٹائرڈ ہائی کورٹ جج کرے گا، اور اس کا تقرر ایک اعلیٰ اختیاراتی کالجیم کرے گا۔ ایک آزاد پراسیکیوشن ونگ، جس کا عملہ ڈیپوٹیشن پر ٹرائل ججز، وقتاً فوقتاً مقرر کیے جانے والے اسپیشل پراسیکیوٹرز، اور قابل تجدید پانچ سال کی مدت کے لیے مقرر کیے جانے والے پبلک پراسیکیوٹرز اور بورڈ کی نگرانی میں کام کریں گے، اور جرائم کی تفتیش کے ساتھ قریبی تال میل میں کام کریں گے۔ ایجنسی پولیس سٹیشن (امن و امان پولیس کا ایک حصہ)، شہریوں کے رابطے کا پہلا مقام ہوگا۔ تمام جرائم (جن میں تین سال سے کم قید کی سزا دی گئی ہے) کی تفتیش لاء اینڈ آرڈر پولیس کرے گی، اور مزید سنگین جرائم کو آزاد کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی کو منتقل کیا جائے گا۔ مقامی پولیس، کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی، اور فسادات پر قابو پانے (امن و امان) پولیس کے درمیان تال میل کا موثر طریقہ کار ہوگا۔

مقامی پولیس (مقامی حکام کے تحت)، چھوٹے جرائم کی تحقیقات کے علاوہ، ٹریفک کے انتظام اور معمولی مقامی امن و امان کی بحالی سمیت دیگر مقامی پولیس کے کاموں میں شرکت کرے گی۔ پولیس کے مزید کاموں کو مقامی حکومتوں کی نگرانی میں بتدریج لایا جائے گا۔

کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی (اور دیگر پولیس ایجنسیوں) کی مدد کے لیے ہر ضلع میں اچھی طرح سے لیس لیبارٹریوں کے ساتھ ایک مضبوط فرانزک ڈویژن ہوگا۔ فرانزک ڈویژن بورڈ آف انویسٹی گیشن کے کنٹرول میں ہوگا۔

باقی پولیس (کرائم انویسٹی گیشن اور مقامی پولیس کو چھوڑ کر) لاء اینڈ آرڈر ایجنسی تشکیل دے گی۔ دس لاکھ سے زیادہ آبادی والے میٹروپولیٹن شہروں کو ان میں سے کچھ فرائض فوری طور پر سونپے جاسکتے ہیں۔

2- پولیس کے احتساب کا طریقہ کار۔ خود مختاری اور کنٹرول میں توازن: ریاستی حکومت اور پولیس

پولیس اصلاحات میں سب سے پہلا اور اہم مسئلہ ریاستی حکومت اور پولیس کے درمیان تعلق ہے۔ پبلک آرڈر اور پولیس ریاست کے مضامین ہیں۔ ہندوستان میں پولیس کے نظام کا بنیادی ڈھانچہ جو ترتیب دیتا ہے وہ پولیس ایکٹ، 1861 ہے۔ یہ ایکٹ پولیس کے کنٹرول اور نگرانی کا اختیار ریاستی حکومت کو دیتا ہے۔

پولیس پر ریاستی حکومت کے سپرنٹنڈنس کے اختیارات اس مقصد کے لیے محدود ہونے چاہئیں کہ پولیس کی کارکردگی قانون کے مطابق ہو۔ ریاستی سیکورٹی کمیشن کو وسیع پالیسی رہنما خطوط وضع کرنے، ریاستی پولیس کی کارکردگی کا جائزہ لینے اور پولیس افسران سے اپیل کے لیے ایک فورم کے طور پر کام کرنے اور ریاست میں پولیس کے کام کا جائزہ لینے کے لیے قائم کیا جانا چاہیے۔

درج ذیل شق کو متعلقہ پولیس ایکٹ میں شامل کیا جانا چاہیے:

- یہ ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ پوری ریاست کے لیے پولیس کے موثر، موثر، جوابدہ اور جوابدہ کام کو یقینی بنائے۔ اس مقصد کے لیے، پولیس سروس کے سپرنٹنڈنس کا اختیار ریاستی حکومت کے پاس ہوگا اور قانون کی دفعات کے مطابق اس کا استعمال کیا جائے گا۔
- ریاستی حکومت پولیس پر اپنی نگرانی کا اس انداز میں استعمال کرے گی اور اس حد تک کہ پولیس کی پیشہ ورانہ کارکردگی کو فروغ دیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اس کی کارکردگی ہر وقت قانون کے مطابق ہو۔ یہ پالیسیوں اور رہنما خطوط کو ترتیب دینے، معیاری پولیسنگ کے معیارات مرتب کرنے، ان کے نفاذ میں سہولت فراہم کرنے اور اس بات کو یقینی بنانے کے ذریعے حاصل کیا جائے گا کہ پولیس اپنے کام کو پیشہ ورانہ خود مختاری کے ساتھ انجام دے گی۔
- کوئی بھی حکومتی اہلکار کسی بھی پولیس اہلکار کو کوئی ہدایات جاری نہیں کرے گا جو غیر قانونی یا بدنیٹی پر مبنی ہو۔
- انصاف کی راہ میں رکاوٹ کو بھی قانون کے تحت ایک جرم کے طور پر بیان کیا جانا چاہیے۔

3۔ تفتیش کو دوسرے افعال سے الگ کرنا

- سنگین جرائم کی تفتیش کے ذمہ دار پولیس اہلکاروں کو امن و امان کے نفاذ اور دیگر متفرق فرائض سونپے گئے اہلکاروں سے الگ اور الگ ہونا چاہیے۔ علیحدہ تفتیشی ایجنسی براہ راست نامزد سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی نگرانی میں۔

4۔ لاء اینڈ آرڈر مشینری کا احتساب

ریاستی پولیس کی کارکردگی اور احتساب کمیشن تشکیل دیا جانا چاہیے، جس میں درج ذیل ممبران ہوں گے۔

- وزیر داخلہ (چیئر مین)
- ریاستی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر
- چیف سیکرٹری
- ہوم ڈیپارٹمنٹ کے انچارج سیکرٹری؛
- ڈائریکٹر جنرل آف پولیس اس کے ممبر سیکرٹری کے طور پر
- پانچ غیر جانبدار نامور شہری

اسے درج ذیل افعال انجام دینے چاہئیں:

- قانون کے مطابق موثر، موثر، جوابدہ اور جوابدہ پولیسنگ کو فروغ دینے کے لیے وسیع پالیسی رہنما خطوط وضع کریں؛
- مقررہ معیارات کے خلاف ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کے عہدے کے لیے پینل تیار کرنا؛
- پولیس سروس کے کام کاج کا جائزہ لینے کے لیے کارکردگی کے اشارے کی نشاندہی کرنا؛
- پولیس سروس کی تنظیمی کارکردگی کا جائزہ اور جائزہ لینا۔

5۔ پولیس اسٹیبلشمنٹ کمیٹی

- اسٹیبلشمنٹ کمیٹی ریاست کی پولیس تنظیم میں اسسٹنٹ / ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے رینک اور اس سے اوپر کے تمام عہدوں پر تعیناتی کے لیے ریاستی حکومت کو مناسب افسروں کے ناموں کی سفارش کرے گی، ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کو چھوڑ کر۔
- ریاستی حکومت عام طور پر ان سفارشات کو قبول کرے گی، اور اگر وہ کسی سفارش سے متفق نہیں ہے، تو وہ اختلاف کی وجوہات درج کرے گی۔

6۔ قابل استغاثہ اور تفتیش کے لیے رہنمائی

- لاء کمیشن نے اپنی 14 ویں رپورٹ میں تجویز دی کہ پراسیکیوٹنگ ایجنسی کو محکمہ پولیس سے مکمل طور پر الگ کر دیا جائے۔
- لاء کمیشن (164 ویں رپورٹ) نے CrPC کی ایک نئی دفعہ A25 داخل کرنے کی سفارش کی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ ریاستی حکومت ریاست میں محکمہ داخلہ کے انتظامی کنزول کے تحت ایک ڈائریکٹوریٹ آف پراسیکیوشن قائم کر سکتی ہے۔

7۔ پولیس پر بوجھ کو کم کرنا۔ آؤٹ سورسنگ غیر بنیادی افعال:

- پولیس بہت سے کام انجام دیتی ہے، جس کے لیے پولیس کے کاموں کے بارے میں خاص صلاحیت اور علم کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ان افعال کو سرکاری محکموں یا نجی ایجنسیوں کو آؤٹ سورس کیا جاسکتا ہے تاکہ پولیس اپنے بنیادی کاموں پر توجہ دے سکے۔
- کچھ کام جن کو آؤٹ سورس کیا جاسکتا ہے وہ ہیں عدالتی سمن کی ترسیل، سابقہ اور پتوں کی تصدیق، جو پاسپورٹ کی درخواستوں، ملازمت کی تصدیق وغیرہ کے تناظر میں درکار ہیں۔
- ہر ریاستی حکومت کو فوری طور پر ایک کثیر الضابطہ ٹاسک فورس قائم کرنی چاہیے تاکہ غیر بنیادی پولیس کے کاموں کی فہرست تیار کی جاسکے جو دوسری ایجنسیوں کو آؤٹ سورس کر سکتے ہیں۔ اس طرح کے افعال کو مرحلہ وار طریقے سے آؤٹ سورس کیا جانا چاہیے۔
- ان شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے ایسی ایجنسیوں اور اہلکاروں کے لیے ضروری صلاحیت سازی کی مشقیں کی جانی ہوں گی۔

8۔ الٹنگ ایج انٹکشنرز کو بااختیار بنانا

- کانٹیبیلری کے موجودہ نظام کو اسٹنٹ سب انسپکٹر آف پولیس (اے ایس آئی) کی سطح پر گریجویٹس کی بھرتی کے ساتھ تبدیل کیا جانا چاہیے۔
- یہ تبدیلی کانٹیبیلوں کی بھرتی کو روک کر اور اس کے بجائے مناسب تعداد میں ASIs کو شامل کر کے وقت کے ساتھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔
- تاہم مسلح پولیس میں کانٹیبیلوں کی بھرتی جاری رہے گی۔
- پولیس اہلکاروں کی بھرتی کا طریقہ کار مکمل طور پر شفاف اور با مقصد ہونا چاہیے۔
- معاشرے کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو پولیس سروس میں شامل ہونے کی ترغیب دینے کے لیے مثبت کارروائی کی جانی چاہیے۔ اس عمل کو آسان بنانے کے لیے بھرتی مہم کا انعقاد کیا جانا چاہیے۔

9۔ پولیس کے لیے فلاحی اقدامات

- کام کے طویل اوقات، کام کے سخت حالات، کام کی مکینیکل نوعیت، ناکافی فلاحی اقدامات اور ناکافی رہائش کا مطلب ہے کہ پولیس اہلکار مسلسل دباؤ میں رہتے ہیں، ان کے حوصلے اور حوصلہ پست ہوتے ہیں۔
- ان کے حوصلے کو بہتر بنانے، ان کی مایوسی کو کم کرنے اور پیشہ ورانہ مہارت کو بڑھانے کے لیے بھرتی، تربیت، اجرتوں، کام کرنے اور رہنے کے حالات میں بنیادی بہتری ضروری ہے۔
- مناسب رہائش کی فراہمی اور دیگر فلاحی اقدامات کے ذریعے پولیس اہلکاروں میں اطمینان کی سطح کو بہتر بنانے کے لیے وقت کے پابند اقدامات فوری طور پر اٹھائے جانے کی ضرورت ہے۔
- مسلح افواج کی طرز پر ہر سال کم از کم ایک ماہ کے لیے مناسب چھٹی کی فراہمی سے پولیس اہلکاروں کو کام کرنے کے مشکل حالات کی وجہ سے جسمانی اور نفسیاتی تھکن کا شکار ہونے کے لیے حفاظتی دالوں فراہم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

10۔ شکایت کا ازالہ

- ضلع کے اندر پولیس کے خلاف الزامات کی انکوآری کے لیے ڈسٹرکٹ پولیس کمپلینٹس اتھارٹی تشکیل دی جائے۔ ڈسٹرکٹ پولیس کمپلینٹس اتھارٹی کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے عہدے تک کے پولیس افسران کے خلاف بدتمیزی یا اختیارات کے ناجائز استعمال کی انکوآری کرنے کے اختیارات ہونے چاہئیں۔ اسے سول عدالت کے تمام اختیارات استعمال کرنے چاہئیں۔
- پولیس کی طرف سے سنگین بدانتظامی کے معاملات کو دیکھنے کے لیے ایک ریاستی پولیس شکایات اتھارٹی تشکیل دی جانی چاہیے۔
- ریاستی سطح کی اتھارٹی کو سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اور اس سے اوپر کے افسران کے خلاف شکایات پر بھی غور کرنا چاہیے۔
- ریاستی پولیس شکایات اتھارٹی کو بھی چاہئے کہ وہ ضلعی پولیس شکایات اتھارٹی کے کام کاج کی نگرانی کرے۔

11- فرانزک سائنس کے بنیادی ڈھانچے کی بہتری۔ تفتیش کی پیشہ ورانہ کاری

- جدید ترین سائنسی تنظیموں کے طور پر علیحدہ قومی اور ریاستی فرانزک سائنس تنظیمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔
- ریاستی سطح پر ان تنظیموں کو بورڈ آف انویسٹی گیشن کی نگرانی میں کام کرنا چاہیے۔
- فرانزک سہولیات کو بڑھانے اور انہیں تکنیکی طور پر اپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہے۔
- ہر ضلع یا 30 سے 40 لاکھ آبادی والے اضلاع کے گروپ میں فرانزک لیبارٹری ہونی چاہیے۔ یہ پانچ سال کے عرصے میں حاصل کیا جانا چاہیے۔
- حکومت ہند کو اس مقصد کے لیے پولیس کی جدید کاری اسکیم کے تحت ریاستوں کی مدد کے لیے فنڈز مختص کرنا چاہیے۔
- تمام ٹیسٹنگ لیبارٹریوں کو معیار کے معیار کو برقرار رکھنے کے لیے قومی ایکریڈٹیشن باڈی سے تسلیم کیا جانا چاہیے۔
- ایم ایس سی فرانزک سائنس کے نصاب کو بین الاقوامی رجحانات کے مطابق مسلسل اپ گریڈ کیا جانا چاہیے۔ فرانزک سائنس شواہد کی سطح اور دائرہ کار کو بڑھانے اور مجرمانہ انصاف کی فراہمی کے لیے اس کی طاقت کو تسلیم کرنے کے لیے CrPC اور دیگر قوانین میں ضروری ترامیم کی جانی چاہیے۔

12- انٹیلی جنس جمع کرنا

- فیئلڈ میں انٹیلی جنس اکٹھا کرنے والی مشینری کو مضبوط بنانے اور اس کے ساتھ ساتھ مزید جوابدہ بنانے کی ضرورت ہے۔
- انسانی ذہانت کو ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے استعمال پر توجہ دینے کے ساتھ متنوع ذرائع سے حاصل کردہ معلومات کے ساتھ جوڑنا چاہیے۔
- انٹیلی جنس ایجنسیوں کو جدید ٹیکنالوجی کے حصول / استعمال کے لیے مناسب اختیارات تفویض کیے جائیں۔ انٹیلی جنس ایجنسیوں کو انٹیلی جنس اکٹھا کرنے اور پروسیڈنگ کے لیے مختلف شعبوں کے ماہرین کی خدمات کو بروئے کار لاتے ہوئے کثیر الضابطہ صلاحیت کو فروغ دینا چاہیے۔
- ایسی مہارت حاصل کرنے کے لیے انہیں کافی اختیارات سونپے جائیں۔
- انٹیلی جنس ایسی ہونی چاہیے کہ انتظامیہ تنازعات کے انتظام کے ذریعے یا احتیاطی تدابیر اختیار کر کے اسے بروقت کارروائی کرنے کے لیے استعمال کر سکے۔

13- پولیس کی تربیت

- تربیتی اداروں میں ڈیپوٹیشن کو سہولیات اور الاؤنسز کے لحاظ سے مزید پرکشش بنایا جانا چاہیے تاکہ بہترین ٹیلنٹ کو بطور انسٹرکٹریار کیا جاسکے۔
- ریاست میں چیف آف ٹریننگ کا تقرر پولیس کی کارکردگی اور احتساب کمیشن کی سفارش پر کیا جانا چاہیے۔

- انسٹرکٹرز کو پیشہ ور ٹرینر ہونا چاہیے اور پولیس اہلکاروں اور زندگی کے دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کا متوازن امتزاج اپنایا جانا چاہیے۔
- ہر ریاست کو تربیتی مقاصد کے لیے پولیس بجٹ کا ایک مقررہ فیصد مختص کرنا چاہیے۔
- پولیس، سرکاری و کیلوں اور مجسٹریٹس کے لیے مشترکہ تربیتی پروگرام ہونے چاہئیں۔ پولیس اور ایگزیکٹو مجسٹریٹس کے لیے مشترکہ تربیتی پروگرام بھی ہونے چاہئیں۔
- تربیت کو پولیس میں رویہ میں تبدیلی لانے پر توجہ دینی چاہیے تاکہ وہ شہریوں کی ضروریات کے لیے زیادہ ذمہ دار اور حساس ہو جائیں۔

14- پولیسنگ میں صنفی مسائل

- پولیس میں ہر سطح پر خواتین کی نمائندگی مثبت کارروائی کے ذریعے بڑھائی جائے تاکہ وہ پولیس کا تقریباً 33 فیصد بنیں۔
- تمام سطحوں پر پولیس کے ساتھ ساتھ فوجداری انصاف کے نظام کے دیگر اہلکاروں کو اچھی ساختہ تربیتی پروگراموں کے ذریعے صنفی مسائل پر حساس بنانے کی ضرورت ہے۔
- شہریوں کے گروپوں اور این جی او کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے کہ وہ معاشرے میں صنفی مسائل کے بارے میں آگاہی پیدا کریں اور خواتین کے خلاف تشدد کو روک دینے میں مدد کریں اور خواتین کے خلاف جرائم کی تحقیقات میں پولیس کی مدد کریں۔

15- کمزور طبقات کے خلاف جرائم

- انتظامیہ اور پولیس کو درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے خصوصی مسائل کے تئیں حساس ہونا چاہیے۔ مناسب تربیتی پروگرام حساسیت کے عمل میں مدد کر سکتے ہیں۔
- انتظامیہ اور پولیس کو کمزور طبقات کے خلاف جرائم کا پتہ لگانے اور ان کی تفتیش میں مزید فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔
- نافذ کرنے والے اداروں کو غیر مبہم الفاظ میں ہدایت کی جانی چاہیے کہ کمزور طبقات کے حقوق کے نفاذ کو مزید گڑبڑ یا بدلے کے خوف سے کم نہ کیا جائے اور ایسے کسی بھی واقعے سے نمٹنے کے لیے مناسب تیاری کی جائے۔

14.10 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ نے درج ذیل نکات کا مطالعہ کیا:

- پولس اصلاحات کی ضرورت
- پولس نظام کے مسائل
- پولس اصلاحات کی کمیشن اور کمیٹیاں

- ماڈل پولس ایکٹ، 2006
- انڈیان پولس ایکٹ، 1861
- سپریم کورٹ کی ہدایات
- پولس اصلاحات کی جانب اقدامات
- پولس اصلاحات کا مستقبل

14.11 کلیدی الفاظ (Keywords)

شکایت کا ازالہ

ضلع کے اندر پولیس کے خلاف الزامات کی انکوائری کے لیے ڈسٹرکٹ پولیس کمپلینٹس اتھارٹی تشکیل دی جائے۔ ڈسٹرکٹ پولیس کمپلینٹس اتھارٹی کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے عہدے تک کے پولیس افسران کے خلاف بد تمیزی یا اختیارات کے ناجائز استعمال کی انکوائری کرنے کے اختیارات ہونے چاہئیں۔ اسے سول عدالت کے تمام اختیارات استعمال کرنے چاہئیں۔

پولیس اسٹیبلشمنٹ کمیٹی

اسٹیبلشمنٹ کمیٹی ریاست کی پولیس تنظیم میں اسٹنٹ / ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے رینک اور اس سے اوپر کے تمام عہدوں پر تعیناتی کے لیے ریاستی حکومت کو مناسب افسروں کے ناموں کی سفارش کرے گی، ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کو چھوڑ کر۔

14.12 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

14.12.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ ماڈل پولس ایکٹ کب آیا؟

1861(a)

1961(b)

2001(c)

2006(d)

2- انڈین پولس ایکٹ کا بنا؟

1861(a)

1961(b)

2001(c)

2006(d)

3- ملیتھ کمیٹی نے اپنی رپورٹ کب پیش کی؟

2002(a)

2003(b)

2004(c)

2005(d)

4- پدمنا بھائیہ کمیٹی کی رپورٹ کب آئی؟

1984(a)

1995(b)

2000(c)

2003(d)

5- ربرو کمیٹی نے کتنی رپورٹ پیش کی؟

ایک(a)

دو(b)

تین(c)

چار(d)

6- ربرو کمیٹی نے اپنی رپورٹ کب پیش کی؟

1998(a)

1999(b)

(c) یہ دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

7- نیشنل پولس کمیشن کب قائم کیا گیا؟

1947(a)

1957(b)

1967(c)

1977(d)

8- پولس اصلاحات پر سپریم کورٹ نے اپنی ہدایات کب جاری کی؟

2002(a)

2004(b)

2006(c)

2008(d)

9- درج ذیل میں ہندوستان کی پولس خدمت ہے:

IAS(a)

IPS(b)

IFS(c)

IRS(d)

10۔ انڈین پولس سروس کو آزادی سے پہلے کس نام سے جانا جاتا تھا؟

(a) انڈین پولس

(b) ہندوستانی پولس خدمات

(c) یہ دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

14.12.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. پولس اصلاحات کی ضرورت پر ایک نوٹ لکھیے۔
2. پولس نظام کے مسائل کیا ہیں؟
3. پولس اصلاحات کی کمیشن اور کمیٹوں پر ایک نوٹ لکھیے۔
4. ماڈل پولس ایکٹ، 2006 کیا ہے؟
5. انڈیان پولس ایکٹ، 1861 کیا ہے؟

14.12.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. پولس اصلاحات پر سپریم کورٹ کی ہدایات کی وضاحت کیجیے۔
2. پولس اصلاحات کی جانب اقدامات پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔
3. پولس اصلاحات کے مستقبل پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔

14.13 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Avasthi and Maheshwari, *Public Administration* (New Delhi: Lakshmi Narain Agarwal, 2017)
2. M.P. Sharma and B. L. Sadana, *Public Administration in Theory and Practice* (Allahabad: Kitab Mahal, 2018)
3. L. D. White, *Introduction to the Study of Public Administration* (New York: Mac Millan, 1926).
4. J. M. Pfiffner and R. V. Presthus, *Public Administration* (New York: Ronald Press, 1965).
5. Rumki Basu, *Public Administration: Concepts and Theories* (New Delhi: Sterling Publications, 2012).

اکائی 15—عدالتی اصلاحات

(Judicial Reforms)

اکائی کے اجزا:

تمہید	15.0
مقاصد	15.1
عدالتی اصلاحات کی ضرورت	15.2
عدالتی اصلاحات کے پہلو	15.3
عدالتی تقرریاں	15.4
قومی عدالتی تقرری کمیشن بل	15.5
قومی عدالتی تقرری کمیشن کی ساخت	15.6
قومی عدالتی تقرری کمیشن کے فرائض	15.7
کالجیئم نظام کی تنقید	15.8
عدالتی احتساب	15.9
تنازعات کے علاقے	15.10
اہم اصلاحات	15.11
تکمیل طلب معاملات	15.12
عدالتی اصلاحات کا مستقبل	15.13
قومی مشن برائے انصاف کی فراہمی اور قانونی اصلاحات	15.14
قومی مشن کے مقاصد	15.15
عدالتی ترقی کے لیے مرکزی اسپانسر شدہ اسکیمیں	15.16
اکنسبائی نتائج	15.17
کلیدی الفاظ	15.18

نمونہ امتحانی سوالات	15.19
معروضی جوابات کے حامل سوالات	15.19.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	15.19.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	15.19.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	15.20

15.0 تمہید (Introduction)

عدالتی اصلاحات سے مراد قانونی نظام بشمول قوانین اور طریقہ کار میں کی گئی تبدیلیاں یا بہتری ہے۔ ان اصلاحات کا مقصد نظام انصاف کی کارکردگی، شفافیت اور تاثیر کو بڑھانا ہے اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ یہ قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھے اور تمام شہریوں کو منصفانہ اور بروقت انصاف فراہم کرے۔

عدالتی اصلاحات میں قانونی نظام کو کنٹرول کرنے والے قوانین اور ضوابط، عدالتی نظام کی ساخت اور تنظیم، ججوں کی تقرری اور تربیت، عدالتی بحث میں استعمال ہونے والے ثبوت کے طریقہ کار اور قواعد، اور عدالتی کارروائیوں کو بہتر بنانے کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال شامل ہوتا ہے۔

15.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبہ، اس اکائی میں آپ،

- عدالتی اصلاحات کے مفہوم اور اس کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کریں گے۔
- عدالتی تقرری پر کالجیئم نظام اور قومی عدالتی تقرری کمیشن کا مطالعہ کریں گے۔
- عدالتی احتساب اور عدالتی ترقی کے مفہوم کو جانیں گے۔
- عدالتی اصلاحات کے مستقبل پر غور کریں گے۔
- قومی مشن برائے انصاف کی فراہمی اور قانونی اصلاحات کو سمجھیں گے۔
- عدالتی ترقی کے لیے مرکزی اسپانسر شدہ اسکیموں کا مطالعہ کریں گے۔

15.2 عدالتی اصلاحات کی ضرورت (Need for Judicial Reforms)

عدالتی اصلاحات کی ضرورت کو بیان کرنے والے نکات درج ذیل ہیں:

1- زیر سماعت مقدمات کا بیک لاگ

ہندوستانی عدلیہ کو درپیش اہم مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ زیر سماعت مقدمات کا بیک لاگ ہے۔ ملک کی تمام عدالتوں میں تین کروڑ سے زیادہ مقدمات زیر سماعت یا تکمیل طلب ہیں۔ یہ انصاف کی فراہمی میں تاخیر کا باعث بنتا ہے اور لوگوں کو اپنے تنازعات کے بروقت حل کے حق سے محروم کر دیتا ہے۔

2- انصاف تک رسائی کا فقدان

ہندوستان میں آبادی کا ایک بڑا حصہ، خاص طور پر پسماندہ اور کمزور طبقات کو مختلف عوامل جیسے فاصلے، لاگت اور قانونی طریقہ کار کی پیچیدگی کی وجہ سے انصاف تک رسائی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ انصاف کی عدم فراہمی کے برابر ہے اور معاشرتی مساوات کو غیر ممکن بناتا ہے اور سماج میں دیگر اختلافات کو جنم دیتا ہے۔

3- فیصلوں کا معیار

ہندوستانی عدلیہ کی طرف سے دیے جانے والے فیصلوں کے معیار کے بارے میں تشویش پائی جاتی ہے، کچھ فیصلوں پر ان کے استدلال، ہم آہنگی اور مستقل مزاجی کی کمی کی وجہ سے تنقید کی جاتی ہے۔

4- بنیادی ڈھانچہ اور ٹیکنالوجی

ہندوستانی عدلیہ کو بنیادی ڈھانچہ اور ٹیکنالوجی کے معاملے میں بھی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بہت سی نچلی عدالتوں میں بنیادی سہولیات کا فقدان ہے اور پرانی ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے تاخیر ہوتی ہے اور عوام انصاف سے مہروں رہ جاتے ہیں۔

5- ججوں کی تقرری اور احتساب

ججوں کی تقرری کے عمل کی شفافیت اور احتساب کے ساتھ ساتھ خود ججوں کی کارکردگی اور طرز عمل کے بارے میں بھی مسائل پائے جاتے ہیں۔ درج بالا نکات کی روشنی میں یہ لازمی ہو جاتا ہے کہ ہندوستان میں عدالتی اصلاحات ایک اہم ضرورت ہے۔

15.3 عدالتی اصلاحات کے پہلو (Aspects of Judicial Reforms)

1- قانونی نظام کی جدید کاری

ہندوستانی حکومت قانونی نظام کو جدید بنانے کے لیے مختلف تکنیکی اقدامات کو نافذ کر رہی ہے۔ اس میں عدالتی ریکارڈ کی ڈیجیٹل کاری، مقدمات کی آن لائن فائلنگ، اور ای کورٹ خدمات شامل ہیں۔ اس سے تاخیر کو کم کرنے اور انصاف تک رسائی کو بہتر بنانے میں مدد ملی ہے۔

2- ججوں کی تعداد میں اضافہ

ہندوستان میں ججوں کی شدید کمی ہے۔ حکومت نے عدالتوں میں ججوں کی تعداد بڑھانے کے لیے نئے عہدوں کی تخلیق اور نشستوں کو پُر کرنے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ توقع ہے کہ اس سے عدالتوں میں تکمیل طلب مقدمات کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔

3- متبادل تنازعات کا حل

ہندوستانی دستور میں دفعہ 14 اور دفعہ 21 کے تحت تنازعات کے متبادل حل کی بنیاد رکھی گئی ہے جس میں قانون کے لیے مساوات اور زندگی کے حق اور ذاتی آزادی کا ذکر ہے۔ حکومت عدالتی نظام سے باہر تنازعات کو حل کرنے کے ایک ذریعہ کے طور پر ثالثی اور ثالثی جیسے متبادل تنازعات کے حل کے طریقہ کار کو فروغ دے رہی ہے۔ اس سے عدالتوں پر بوجھ کم کرنے میں مدد ملتی ہے اور تنازعات کے حل کے تیز اور کم خرچ ذرائع فراہم ہوتے ہیں۔

4- قانونی امداد

ہندوستانی حکومت ان لوگوں کو قانونی امداد فراہم کر رہی ہے جو وکیل کی خدمات حاصل کرنے کے متحمل نہیں ہیں۔ اس سے اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے کہ ہر کسی کی مالی حیثیت سے قطع نظر انصاف تک رسائی ہے۔

5- خصوصی فاسٹ ٹریک عدالتیں

حکومت نے خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم کے ساتھ ساتھ دیگر مقدمات کو جلد نمٹانے کے لیے فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کی ہیں۔

6- فوجداری نظام انصاف میں اصلاحات

حکومت فوجداری نظام انصاف میں مختلف اصلاحات نافذ کر رہی ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ بے گناہوں کو غلط طور پر سزا نہ ملے، اور مجرموں کو رہا نہ کیا جائے۔ اس میں فارنسک صلاحیتوں کو بہتر بنانا، بروقت تفتیش اور ملزمان کے حقوق کا تحفظ شامل ہے۔

15.4 عدالتی تقرریاں (Judicial Appointments)

ہندوستان میں، عدالتی تقرری کے دو اہم طریقے ہیں:

1. کالجیم نظام (Collegium System)

2. قومی عدالتی تقرری کمیشن (National Judicial Appointment Commission-NJAC)

1- کالجیم نظام (Collegium System)

دستور ہند بالترتیب دفعہ 124 اور دفعہ 217 میں سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ میں ججوں کی تقرری کے طریقہ کار کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کالجیم نظام اعلیٰ عدلیہ میں ججوں کی تقرری کا ایک نظام ہے جس میں سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس شامل ہیں۔ یہ ایک ایسا نظام ہے جہاں چیف جسٹس آف انڈیا اور سپریم کورٹ کے سینئر ترین ججوں کا ایک گروپ صدر جمہوریہ کو تقرری کے لیے ججوں کے ناموں کی سفارش کرتا ہے۔

یہ نظام 1990 کی دہائی میں سپریم کورٹ کے فیصلوں کی ایک سیریز کے ذریعے متعارف کرایا گیا تھا اور تب سے یہ رائج کر رہا ہے۔ یہ نظام تھری ججز کیس سے اخذ کیا گیا تھا۔ تھری ججز کیس سے مراد سپریم کورٹ کے 28 اکتوبر 1998 کو دیے گئے ایک تاریخی فیصلے کی طرف اشارہ ہے، جس میں عدالت نے کہا تھا کہ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) کو اعلیٰ عہدوں پر ججوں کی تقرری میں "برتری" حاصل ہے۔

2- قومی عدالتی تقرری کمیشن (National Judicial Appointment Commission-NJAC)

قومی عدالتی تقرری کمیشن (NJAC) ہندوستان میں ایک مجوزہ آئینی ادارہ تھا۔ اس کا مقصد اعلیٰ عدلیہ میں ججوں کی تقرری اور تبادلے کے عمل میں اصلاحات لانا تھا۔ NJAC کا مقصد موجودہ کالجیم نظام کو تبدیل کرنا تھا۔ کالجیم نظام نے عدالتی تقرریوں کا اختیار صرف اور صرف ججوں کے ہاتھ میں محفوظ رکھا ہے۔

2014 میں، ہندوستان کی پارلیمنٹ نے ہندوستانی آئین کی 99 ویں ترمیم کے تحت قومی عدالتی تقرری کمیشن ایکٹ منظور کیا، جس میں کالجیم نظام کو عدالتی تقرری کمیشن سے تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی۔

قومی عدالتی تقرری ایک ایسا ادارہ تھا جس میں درج ذیل افراد شامل تھے:

- ہندوستان کے چیف جسٹس
- سپریم کورٹ کے دو سینئر ترین ججز
- قانون و انصاف کے مرکزی وزیر
- وزیر اعظم، ہندوستان کے چیف جسٹس اور لوک سبھا میں اپوزیشن کے رہنما پر مشتمل ایک کمیٹی کے ذریعہ نامزد کیے گئے دو ممبران

تاہم، سپریم کورٹ نے 2015 میں اس ایکٹ کو غیر دستوری قرار دیتے ہوئے اسے رد کر دیا۔

15.5 قومی عدالتی تقرری کمیشن بل (National Judicial Appointment Commission Bill)

قومی عدالتی تقرری کمیشن بل سے متعلق نکات درج ذیل ہیں:

- قانون و انصاف کے وزیر و وزیر شوگر پر سادے لوک سبھا میں قومی عدالتی تقرری کمیشن بل 2014 متعارف کرایا تھا۔

- قومی عدالتی تقرری کمیشن بل 2014 میں آئینی (121 ویں ترمیم) بل 2014 کے ساتھ پیش کیا گیا تھا۔ اس بل نے قومی عدالتی تقرری کمیشن کی تشکیل کی تھی۔
- ترمیم بل کے ذریعہ دستور میں ایک نئی دفعہ 124A کو شامل کیا جانا تھا جو قومی عدالتی تقرری کمیشن کی ساخت کو طے کرنے والی تھی۔
- آئین کے دفعہ 124(2) اور 217 بالترتیب سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس میں ججوں کی تقرری سے متعلق ہیں۔
- صدر جمہوریہ نامزدگیاں کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے اور وہ "سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے ایسے ججوں" سے مشاورت کا پابند ہے جیسا کہ وہ ضروری سمجھے۔ تاہم، آئین ان افراد کی تقرری کے لیے کوئی طریقہ کار متعین نہیں کرتا ہے۔
- اس بل میں ان اقدامات کا خاکہ پیش کیا گیا تھا جو قومی عدالتی تقرری کمیشن کو چیف جسٹس آف انڈیا اور دیگر سپریم کورٹ ججوں کے ساتھ ساتھ چیف جسٹس اور ہائی کورٹ کے دیگر ججوں کے عہدوں کے لیے امیدواروں کی تجویز کرتے ہوئے اٹھانے چاہئیں۔

15.6 قومی عدالتی تقرری کمیشن کی ساخت

(Composition of National Judicial Appointment Commission-NJAC)

قومی عدالتی تقرری کمیشن کی ساخت عدالتی تقرریوں کے لیے ایک وسیع تر اور زیادہ شراکتی عمل فراہم کرنے کے لیے بنائی گئی تھی۔ قومی عدالتی تقرری کمیشن کا تصور چھ رکنی ادارہ کے طور پر کیا گیا تھا۔ یہ مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہے:

- چیف جسٹس آف انڈیا (CJ)۔
- وہ ہندوستانی عدلیہ کے سربراہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ اسے NJAC کا غیر منصبی چیئر پرسن (Ex-Officio Chairperson) بنانے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔
- سپریم کورٹ کے دو سینئر ججز
- NJAC میں سپریم کورٹ کے دو سینئر ججوں کو شامل کرنا تھا۔ ججوں کے کالجیم کو ان کا انتخاب کرنا تھا۔ یہ جج ایک مخصوص مدت کے لیے کمیشن کے ممبر کے طور پر کام کرتے۔
- مرکزی وزیر قانون و انصاف
- قومی عدالتی تقرری کمیشن میں مرکزی وزیر قانون و انصاف کو کمیشن کے رکن کے طور پر شامل کیا گیا تھا۔ یہ عہدہ حکومت ہند کے قانونی امور کے ذمہ دار حاضر سروس وزیر کے پاس ہوتا ہے۔
- دو نامور شخصیات
- قومی عدالتی تقرری کمیشن کا مقصد دو نامور افراد کو شامل کرنا تھا جو کمیشن میں متنوع نقطہ نظر اور مہارت لائیں گے۔ ان دو ارکان کو ہندوستان کے وزیر اعظم، چیف جسٹس، اور لوک سبھا میں اپوزیشن رہنما پر مشتمل ایک کمیٹی کے ذریعہ نامزد کیا جانا تھا۔

15.7 قومی عدالتی تقرری کمیشن کے فرائض (Functions of the NJAC)

قومی عدالتی تقرری کمیشن درج ذیل فرائض کے لیے ذمہ دار ہوتا:

- چیف جسٹس آف انڈیا، سپریم کورٹ کے ججز، ہائی کورٹس کے چیف جسٹس، اور ہائی کورٹس کے دیگر ججوں کے عہدوں کے لیے موزوں امیدواروں کی سفارش کرنا۔
- ضرورت کے مطابق ہائی کورٹس کے چیف جسٹس اور دیگر ججوں کو ایک ہائی کورٹ سے دوسری ہائی کورٹ میں منتقل کرنے میں سہولت فراہم کرنا۔
- اس بات کو یقینی بنانا کہ عدالتی تقرریوں کے لیے تجویز کردہ افراد مطلوبہ معیار پر پورا اترتے ہوں۔ اس میں قابلیت، میرٹ، اور دیگر قابلیتیں شامل ہیں جن کا ایکٹ سے منسلک ضابطوں میں ذکر کیا گیا ہے۔

15.8 کالجیم نظام پر تنقید (Criticism of Collegium System)

کالجیم نظام کی تنقید درج ذیل ہے:

1- شفافیت کا فقدان

ججوں کی تقرری یا تبادلے کے لیے استعمال کیے جانے والے معیار کے بارے میں بغیر کسی عوامی انکشاف کے ساتھ کالجیم کا نظام بڑی حد تک رازداری کے ساتھ کام کرتا ہے۔ شفافیت کا یہ فقدان جانبداری اور اقرار پاروری کے الزامات کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ ہندوستانی آئین کے دفعہ 74 کی بھی خلاف ورزی ہے جس کی مناسب جانچ اور جوابدہی کی ضرورت ہے۔

2- احتساب کا فقدان

چونکہ ججوں کی تقرری مکمل طور پر کالجیم کے ہاتھ میں ہے، اس لیے کوئی بیرونی نگرانی یا جوابدہی نہیں ہے۔ یہ ایسی صورت حال کا باعث بن سکتا ہے جہاں ججوں کی تقرری ذاتی تعصب یا سیاسی وابستگی کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

3- انتظامی طاقت کی کمزوری

ججوں کی تقرری میں حکومت کی عاملہ شاخ کی طاقت کو کمزور کرنے کے لیے کالجیم نظام پر تنقید کی جاتی رہی ہے۔ اس سے ایسی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے جہاں عدلیہ حکومت کی دوسری شاخوں پر حاوی ہو جائے۔

دوسرے ججز کیس اور تیسرے ججز کیس سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلے ہیں جنہوں نے ججوں کی تقرری میں عدلیہ کی آزادی اور خود مختاری کو مضبوط کیا۔

تیسرے ججز کیس میں قائم کا لجمیم نظام نے سینئر ججوں کو تقرری کے عمل پر زیادہ کنٹرول دیا ہے۔

جہاں ان فیصلوں کو عدلیہ کی آزادی کے لیے اہم قرار دیا گیا، وہیں انہوں نے عدلیہ میں طاقت کے ارتکاز اور تقرری کے عمل میں شفافیت کے فقدان پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ مجموعی طور پر، ان مقدمات نے ہندوستان میں اختیارات کی علیحدگی کے نظریے پر نمایاں اثر ڈالا۔

4- محدود تنوع

اعلیٰ عدلیہ میں خواتین، دلت اور اقلیتوں سمیت پسماندہ طبقات کی مناسب نمائندگی کو یقینی نہ بنانے کے لیے کالجیم نظام پر تنقید کی گئی ہے۔

5- انکل ججز سنڈروم

Uncle Judges Syndrome کا مطلب ہے کہ سینئر جج دوسرے ججوں کی تقرری کے لیے سفارشات کرتے ہیں۔ اس سے مراد ججوں کی تقرریوں کے لیے اپنے ہی حامیوں یا رشتہ داروں کی حمایت کرنے کا مہینہ رجحان ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اس سے میرٹ کی بنیاد پر تقرریوں کے اصول کو نقصان پہنچتا ہے اور اقربا پروری اور جانبداری کا کلچر پیدا ہوتا ہے۔

15.9 عدالتی احتساب (Judicial Accountability)

عدالتی احتساب سے مراد یہ تصور ہے کہ ججوں کو ان کے فیصلوں اور کارکردگی کے لیے منصفانہ، شفاف اور غیر جانبدارانہ انداز میں جوابدہ ہونا چاہیے۔

ہندوستان میں، آئین عدلیہ کی آزادی اور عدالتی جوابدہی کا اصول فراہم کرتا ہے۔ تاہم، حالیہ برسوں میں، خاص طور پر اعلیٰ عدلیہ میں ججوں کے احتساب کے فقدان کے بارے میں کچھ مسائل سامنے آئے ہیں۔

15.10 تنازعات کے علاقے (Areas of Conflict)

1- اختیارات کی علیحدگی

دستور ہند عدلیہ اور حکومت کی دیگر شاخوں کے درمیان اختیارات کی واضح علیحدگی کا انتظام کرتا ہے۔ جبکہ عدلیہ کو جوابدہ ہونا چاہیے لیکن اسے سیاسی مداخلت یا اثر و رسوخ کا نشانہ نہیں بنانا چاہیے۔ تاہم، اگر عاملہ یا مقننہ عدالتی تقرریوں یا تادیبی کارروائیوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کریں تو تنازعات پیدا ہو سکتے ہیں۔

2- عدالتی آزادی

عدالتی عمل کی سالمیت اور غیر جانبداری کو برقرار رکھنے کے لیے عدلیہ کی آزادی بہت ضروری ہے۔ تاہم، مکمل آزادی بعض اوقات احتساب کی کمی کا باعث بن سکتی ہے۔ اس لیے عدالتی آزادی اور احتساب کے درمیان توازن قائم کرنا بہت ضروری ہے۔

3- شفافیت

احتساب کو یقینی بنانے کے لیے شفافیت ضروری ہے۔ عدلیہ انتہائی حساس اور پیچیدہ ماحول میں کام کرتی ہے، اور مکمل شفافیت بعض اوقات عدالتی عمل کی رازداری اور سلامتی سے سمجھوتہ کر سکتی ہے۔ لہذا، رازداری کی ضرورت کے ساتھ شفافیت کی ضرورت کو متوازن کرنا ایک نازک کام ہے۔

4- رازداری کا حق

ججوں کو، دوسرے شہریوں کی طرح، رازداری کا حق حاصل ہے، اور ان کی ذاتی زندگی کو غیر ضروری جانچ پڑتال کا نشانہ نہیں بنایا جانا چاہیے۔ تاہم، عدالتی بدانتظامی کے معاملات میں، حقائق کو قائم کرنے کے لئے ان کی ذاتی زندگی کی تحقیقات کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ تفتیش کی ضرورت کے ساتھ رازداری کے حق کو متوازن کرنا ایک مشکل کام ہو سکتا ہے۔

5- عدالتی درجہ بندی

عدلیہ ایک درجہ بندی کے ڈھانچے میں کام کرتی ہے، جس میں سینئر ججوں کو جو نیئر ججوں سے زیادہ طاقت اور اختیار حاصل ہوتا ہے۔ یہ بعض اوقات احتساب کی کمی کا باعث بن سکتا ہے، سینئر ججوں کے پاس تقرریوں اور تادیبی کارروائیوں پر اثر انداز ہونے کا اختیار ہوتا ہے۔ ایسے ڈھانچے میں جو اب بھی کو یقینی بنانے کے لیے چیک اینڈ بیلنس کے ایک مضبوط نظام کی ضرورت ہوتی ہے۔

15.11 اہم اصلاحات (Major Reforms)

1- عدالتی معیارات اور احتساب بل

عدالتی معیارات اور احتساب بل، 2010 ججوں کے طرز عمل کو منظم کرنے اور ان کے خلاف بدانتظامی کی شکایات کی تحقیقات کے لیے ایک طریقہ کار قائم کرنے کے لیے لوک سبھا میں پیش کیا گیا تھا۔ اس بل میں بدانتظامی کی شکایات کی تحقیقات اور غلطی کرنے والے ججوں کے خلاف کارروائی کی سفارش کرنے کے لیے ایک قومی عدالتی نگرانی کمیٹی کے قیام کا بندوبست کیا گیا ہے۔

2- تادیبی کارروائی

سپریم کورٹ نے ایس پی گپتا بمقابلہ یونین آف انڈیا (SP Gupta vs Union of India) کے معاملے میں ججوں کے خلاف تادیبی کارروائی شروع کرنے کا طریقہ کار طے کیا ہے۔ اس طریقہ کار میں بدانتظامی کی شکایات کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی کی تقرری اور غلطی کرنے والے جج کے خلاف کارروائی کی سفارش کی گئی ہے۔ سپریم کورٹ کسی جج کے خلاف بدتمیزی پر از خود (suo moto) کارروائی بھی شروع کر سکتی ہے۔

3- عوامی جانچ

عدالتی فیصلوں اور اقدامات کی عوامی جانچ عدلیہ پر ایک تحدید کے طور پر کام کر سکتی ہے۔ میڈیا اور سول سوسائٹی عدالتی بدانتظامی کے مقدمات کی رپورٹنگ اور عدلیہ میں بدعنوانی یا تعصب کی مثالوں کو اجاگر کر کے ججوں کو جوابدہ بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ کی کارروائیوں کی لائیو سٹریمنگ عوامی جانچ اور شفافیت کا ایک ذریعہ ہے، جس سے شہریوں کو عدالتی کارروائیوں اور فیصلوں کا حقیقی وقت میں مشاہدہ کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ اس سے عدلیہ پر عوام کا اعتماد بڑھ سکتا ہے اور احتساب کو فروغ مل سکتا ہے۔

4- عدالتی تعلیم

ججوں کو اخلاقیات اور عدالتی طرز عمل کے اصولوں کی تربیت دینے کی ضرورت ہے۔ باقاعدہ تربیت اور تعلیم کے پروگرام اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ جج اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہیں اور انہیں منصفانہ اور غیر جانبداری سے نبھانے کے لیے لیس ہیں۔

15.12 تکمیل طلب معاملات (Pending Cases)

تکمیل طلب معاملات سے مراد عدالتوں میں زیر التوا مقدمات کا بیک لاگ ہے۔ ہندوستان میں، زیر سماعت مقدمات کا ایک اہم مسئلہ ہے جو عدالتی نظام کی کارکردگی اور تاثیر کو متاثر کرتا ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں جن میں درج ذیل شامل ہیں:

1- عدالتی انفراسٹرکچر کا فقدان

عدالتی تاخیر کی ایک بڑی وجہ عدالتی انفراسٹرکچر کی کمی ہے جس میں عدالتیں، ججز اور معاون عملہ شامل ہے۔ ججوں اور کمرہ عدالتوں کی خاصی کمی ہے جس کی وجہ سے مقدمات کے نمٹانے میں تاخیر ہوتی ہے۔

2- ججوں کی تقرری میں تاخیر

اکثر ججوں کی تقرری میں تاخیر ہوتی ہے جس سے عدالتی تاخیر کا مسئلہ مزید بڑھ جاتا ہے۔ تقرری میں تاخیر کی وجہ بیورو کریٹک سرخ فیتہ شامی، سیاسی تعاون کی کمی اور تقرری کے عمل پر عاملہ اور عدلیہ کے درمیان تنازعات شامل ہیں۔

3- طریقہ کار میں تاخیر

طریقہ کار میں تاخیر، جیسے کہ تکمیل طلب معاملات کا طویل وقت تک جاری رہنا، اور مقدمات کی منتقلی، بھی عدالتی تاخیر میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ تاخیر اکثر گواہوں، وکیلوں، یا ججوں کی غیر موجودگی کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں مقدمات برسوں تک چلتے رہتے ہیں۔

4- ٹیکنالوجی کی کمی

ہندوستانی عدلیہ میں ٹیکنالوجی کی کمی، جیسے ریکارڈ کی ڈیجیٹل کاری اور مقدمات کی آن لائن فائلنگ بھی عدالتی تاخیر میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کے نتیجے میں ریکارڈ تک رسائی اور مقدمات کی کارروائی میں تاخیر ہو سکتی ہے۔

5- حکومت سب سے بڑا مدعی ہے

حکومت ایک فریق کے طور پر ایک بڑی تعداد میں ملوث ہوتی ہے۔ اس لیے حکومت کو عدالتی نظام کو جدید اور اپ گریڈ کرنے میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے تاکہ تاخیر اور بیک لاگ کو کم کیا جاسکے۔

15.13 عدالتی اصلاحات کا مستقبل (Future of Judicial Reforms)

1- ججوں کی تعداد میں اضافہ

ججوں کی کمی عدالتی تاخیر کی ایک اہم وجہ ہے۔ لہذا عدالتوں میں ججوں کی تعداد میں اضافے سے مقدمات کے بیک لاگ کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ عدالتوں میں خالی نشستوں کو پُر کیا جائے اور زیر سماعت مقدمات کی تعداد کے تناسب سے ججوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔

2- ٹیکنالوجی کا استعمال

ٹیکنالوجی کا استعمال عدالتی طریقہ کار کو ہموار کرنے، کاغذی کارروائی کو کم کرنے اور عدالتی نظام کی کارکردگی کو بڑھانے میں مددگار ہوگا۔ عدالتی ریکارڈ کی ڈیجیٹل کاری، مقدمات کی آن لائن فائلنگ، اور ورجنل سماعتوں سے تاخیر کو کم کرنے اور مقدمات کو تیز کرنے میں مدد ملے گی۔

3- تنازعات کے حل کے متبادل طریقہ کار

تنازعات کے حل کے متبادل طریقہ کار، جیسے ثالثی، عدالتوں پر بوجھ کو کم کرنے اور مقدمات کو تیزی سے نمٹانے میں مدد کر سکتے ہیں۔ فریقین کو عدالت سے باہر تنازعات کو حل کرنے کی ترغیب دینے سے مقدمات کے بیک لاگ کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

4- مقدمات کا انتظام

مقدمات کا موثر انتظام مقدمات کے نمٹانے میں تاخیر کو کم کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ عدالتوں کو ایک مضبوط کیس مینجمنٹ سسٹم تیار کرنا چاہیے جو مقدمات کی پیشرفت پر نظر رکھے، ایسے مقدمات کی نشاندہی کرے جن پر ترجیحی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے، اور مقدمات کو نمٹانے کے لیے حقیقت پسندانہ آخری تاریخ مقرر کی جائے۔

5۔ عدالتوں کی تعداد میں اضافہ

عدالتوں کی تعداد میں اضافہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیا جانا چاہیے کہ عدالتی نظام مقدمات کی تعداد کو سنبھال سکے۔ اضافی عدالتوں کے قیام سے مقدمات کے بیک لاگ کو کم کرنے اور عدالتی نظام کی کارکردگی میں اضافہ کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

6۔ مقدمات کا وقت پر نمٹانا

مقدمات کا وقت پر نمٹنا مقدمات کے بیک لاگ کو کم کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ مقدمات کو نمٹانے کے لیے حقیقت پسندانہ ٹائم لائن طے کی جانی چاہئے اور اس بات کو یقینی بنایا جانا چاہئے کہ عدالتیں ان کی پابندی کریں۔

15.14 قومی مشن برائے انصاف کی فراہمی اور قانونی اصلاحات

(National Mission for Justice Delivery & Legal Reforms)

عدالتی اصلاحات باہمی تعاون پر مبنی ایک مسلسل عمل ہے۔ حکومت ہند نے اگست 2011 میں انصاف کی فراہمی اور قانونی اصلاحات کے لیے قومی مشن قائم کیا تھا جس کے دو مقاصد کے ساتھ نظام میں تاخیر اور بقایا جات کو کم کر کے اور ساختی تبدیلیوں کے ذریعے جو ابد ہی کو بڑھانا اور کارکردگی کے معیارات اور صلاحیتوں کو ترتیب دے کر رسائی میں اضافہ کرنا ہے۔ مشن عدالتی انتظامیہ میں بقایا جات کو مرحلہ وار ختم کرنے کے لیے ایک مربوط نقطہ نظر پر عمل پیرا ہے، جس میں عدالتوں کے لیے بہتر بنیادی ڈھانچہ شامل ہے، جس میں کمپیوٹرائزیشن، ماتحت عدلیہ کی طاقت میں اضافہ، متاثرہ علاقوں میں پالیسی اور قانون سازی کے اقدامات شامل ہیں۔ حد سے زیادہ قانونی چارہ جوئی، مقدمات کے فوری نمٹانے کے لیے عدالتی طریقہ کار کی نظر ثانی کی جانی چاہئے۔

قومی مشن برائے عدالتی اصلاحات (NMJR) کے بنیادی طور پر درج ذیل عناصر ہیں:

- مقدمات کے بقایا جات میں کمی
- عدالتی سرگرمیوں میں بہتری لانا
- ضلعی اور ماتحت عدالتوں کے لیے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی ترقی کے لیے مرکزی اسپانسر شدہ اسکیموں کو نافذ کرنا۔

15.15 قومی مشن کے مقاصد (Objectives of the National Mission)

قومی مشن برائے عدالتی اصلاحات نظام میں تاخیر اور بقایا جات کو کم کر کے رسائی میں اضافہ کرنے کے لیے ٹچگیل کیا گیا تھا۔ ساختی تبدیلیوں کے ذریعے جو ابد ہی کو بڑھانا اور کارکردگی کے معیارات اور صلاحیتوں کو ترتیب دینا اس کا بنیادی مقصد ہے۔ ذیل میں اس مشن کے وژن اور مقاصد پر بحث کی گئی ہے جو شہریوں کو فوری اور معیاری انصاف فراہم کر کے ان کے حقوق پر ان کے اعتماد کو تقویت دے کر عدالتی نظام کو بہتر بنانے کے لیے متعارف کرائے گئے ہیں:

- قومی مشن کے لیے مشاورتی کونسل کا قیام کرنا
- قومی بقایا جات گرڈ کی تشکیل کرنا
- عدالتی امور میں آنے والی رکاوٹوں کی شناخت کرنا
- ترجیحی بنیادوں پر کام کرنا جیسے بزرگ شہریوں، شدید بیمار افراد کے مقدمے کی سماعت میں ترجیح دینا۔
- فاسٹ ٹریک ٹرائل کے لیے ریٹائرڈ ججز اور نامور وکلاء کو ایڈہاک جج مقرر کرنا۔
- عدالتی انفراسٹرکچر میں ترقی کے لیے اضافی عمارتیں اور دیگر بنیادی ڈھانچہ فراہم کرنا۔
- تیز رفتار تصرف کے لیے اختراعی اقدامات کو اپنانا۔
- عدالتی افسران کو لیپ ٹاپ فراہم کرنا جن میں متعلقہ سافٹ ویئر انسٹال ہو اور ٹریفک کی خلاف ورزی اور قابل ضمانت جرائم سے متعلق کیسز ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے نمٹانا۔
- عدالتی نظام اور موجودہ انفراسٹرکچر کا موثر استعمال۔
- ابتدائی قدم موجودہ سہولیات اور انفراسٹرکچر کو دانشمندی سے استعمال کرنا ہوگا۔
- ججوں کے درمیان شفٹوں کی تقسیم اور کام کے اوقات میں معقولیت کو فروغ دینا۔

15.16 عدالتی ترقی کے لیے مرکزی اسپانسر شدہ اسکیمیں

(Centrally Sponsored Schemes for Judicial Development)

عدالتی اسکیموں کے لیے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی ترقی کے لیے مرکزی اسپانسر شدہ اسکیمیں اب مشن موڈ میں چلائی جا رہی ہیں، اس لیے وزارت قانون کا مقصد ترقیاتی عمل کو بڑھانا ہے۔ اس پانچ سالہ منصوبے کے دوران حاصل کیے جانے والے اہداف درج ذیل ہیں:

- ضلعی اور ماتحت عدالتوں کے عدالتی افسران کے لیے 4000 رہائشی اکائیوں کی تعمیر
- دیگر تعمیرات:
- 3800 کورٹ ہال
- 1450 وکلاء ہال
- 1450 بیت الخلاء کمپلیکس
- 3800 ڈیجیٹل کمپیوٹر روم
- دیہی عدالتوں کی مدد کے لیے 5 سال کی مدت کے لیے اعادی اور غیر اعادی گرانٹس فراہم کرنا۔
- 50 کروڑ روپے کی لاگت سے نافذ ریاستوں میں دیہی عدالتوں یعنی گرام نیالیوں کو فعال کرنا۔
- ایک آن لائن مانیٹرنگ سسٹم تیار کرنا جس میں سہولیات اور انفراسٹرکچر کی تعمیر پر پیش رفت کا انتظام کیا جائے۔

- Nyaya Vikas-2.0 ویب پورٹل اور مالیاتی اور موادی پیش رفت کی نگرانی کے لیے موبائل ایپ تیار کرنا۔
- ریاست وار پیش رفت کو رجسٹر کرنے کے لیے گرام نیا یا لیبیہ پورٹل تیار کرنا۔

15.17 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبہ، اس اکائی میں آپ نے،

- عدالتی اصلاحات کے مفہوم اور اس کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کیا۔
- عدالتی تقرری پر کالجیئم نظام اور قومی عدالتی تقرری کمیشن کا مطالعہ کیا۔
- عدالتی احتساب اور عدالتی ترقی کے مفہوم کو سمجھا۔
- عدالتی اصلاحات کے مستقبل پر غور کیا۔
- قومی مشن برائے انصاف کی فراہمی اور قانونی اصلاحات کو سمجھا۔
- عدالتی ترقی کے لیے مرکزی اسپانسر شدہ اسکیموں کا مطالعہ کیا۔

15.18 کلیدی الفاظ (Keywords)

مرکزی اسپانسر شدہ اسکیمیں (Centrally Sponsored Schemes)

مرکزی اسپانسر شدہ اسکیمیں وہ اسکیمیں ہیں جو ریاستی حکومت کے ذریعہ نافذ کی جاتی ہیں لیکن مرکزی حکومت کی طرف سے ایک متعین شیئر ہولڈنگ کے ساتھ سپانسر کی جاتی ہے۔ ان اسکیموں کا مقصد ریاستی حکومت کی طرف سے شروع کی گئی کوششوں میں اضافہ کرنا ہے کیونکہ مرکزی حکومت کے پاس زیادہ وسائل ہیں۔ یہ اسکیمیں قومی یا علاقائی ہو سکتی ہیں۔ مرکزی حکومت کی طرف سے فنڈنگ ایک شروعات کے طور پر کام کرتی ہے، اس مقصد کے لیے ریاستوں سے آنے والے مزید اخراجات کے ساتھ یہ اسکیمیں نافذ کی جاتی ہیں۔

15.19 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

15.19.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- مرکزی اسپانسر شدہ اسکیمیں وہ اسکیمیں ہیں جو----- کے ذریعہ نافذ کی جاتی ہیں۔

(a) مرکزی حکومت

(b) ریاستی حکومت

(c) مقامی حکومت

(d) بین الاقوام حکومت

NJAC-2 کیا ہے؟

(a) National Joint Appointment Committee

(b) National Judicial Appointment Committee

(c) National Judicial Appointment Commission

(d) National Joint Appointment Commission

3- ہندوستان میں عدالتی تقرری کس نظام کے ذریعہ ہوتی ہیں؟

(a) کالجیئم نظام

(b) قومی عدالتی تقرری کمیشن

(c) یہ دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

4- ہندوستان میں کالجیئم نظام کی حمایت میں کس مقدمے کے تحت فیصلہ سنایا گیا تھا؟

(a) میزکا گاندھی مقدمہ

(b) کیشو نند بھارتی مقدمہ

(c) تیسرا ججز مقدمہ

(d) گولک ناتھ مقدمہ

5- دستور ہند کی کون سی دفعہ سپریم کورٹ کے ججوں کی تقرری اور تعداد سے تعلق رکھتی ہے۔

(a) دفعہ 122

(b) دفعہ 123

(c) دفعہ 124

(d) دفعہ 217

6- دستور ہند کی کون سی دفعہ ہائی کورٹ کے ججوں کی تقرری اور تعداد سے تعلق رکھتی ہے۔

(a) دفعہ 215

(b) دفعہ 216

(c) دفعہ 217

(d) دفعہ 124

7- قومی عدالتی تقرری کمیشن بل دستور ہند کی کس ترمیم کے تحت لایا گیا تھا؟

(a) 99

(b) 121

(c) 124

(d) 217

8- قومی عدالتی تقرری کمیشن کتنے ممبران پر مشتمل تھا؟

(a) 4

(b) 5

(c) 6

(d) 7

9- قومی عدالتی تقرری کمیشن میں نامور شخصیات کی تعداد کتنی تھی؟

(a) 2

(b) 3

(c) 4

(d) 5

10۔ عدالتی اصلاحات کا کیا مقصد ہے؟

(a) عوام کو فورے انصاف فراہم کرنا

(b) مقدمات کے بقایا جات میں کمی لانا

(c) عدالتی انفراسٹرکچر میں تبدیلیاں لانا

(d) یہ سبھی

15.19.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. عدالتی اصلاحات کی ضرورت پر ایک نوٹ لکھیے۔

2. قومی عدالتی تقرری کمیشن کیا ہے؟

3. کالجیئم نظام کیا ہے؟

4. کالجیئم نظام کی تنقید پر ایک نوٹ لکھیے۔

5. عدالتی احتساب کیا ہے؟

15.19.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. ہندوستان میں عدالتی تقرری کے نظام کی وضاحت کیجیے۔

2. اہم عدالتی اصلاحات کو بیان کیجیے۔ ہندوستان میں عدالتی اصلاحات کے مسئول پر ایک نوٹ لکھیے۔

3. قومی عدالتی تقرری کمیشن کی ساخت اور فرائض لکھیے۔

15.20 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Bhaskar Rao, N. (2013). *Good Governance: Delivering Corruption-free Public Services*. Sage Publication, New Delhi.
2. Bidyut Chakrabarty. (2007). *Reinventing Public Administration: The Indian Experience*. Orient Longman.
3. Brian Smith. (2007). *Good Governance and Development*. Red Globe Press.
4. Henk Addink. (2019). *Good Governance: Concept and Context*. Oxford University Press, UK.
5. Henry, N. (1999). *Public Administration and Public Affairs*. Prentice Hall, New Jersey.
6. Jean Dreze and Amartya Sen. (1995). *India, Economic Development and Social Opportunity*. Oxford University Press.

اکائی 16—انتخابی اصلاحات (Electoral Reforms)

اکائی کے اجزا:

تمہید	16.0
مقاصد	16.1
انتخابی اصلاحات کے معنی	16.2
انتخابی عمل: عام انتخابات ایک نظر میں	16.3
ہندوستان کا انتخابی کمیشن	16.4
ہندوستان میں انتخابی اصلاحات	16.5
اصلاحات کے لیے تجاویز	16.6
ہندوستان میں انتخابی سیاست کے مسائل	16.7
نافذ کی گئی انتخابی اصلاحات	16.8
اكتسابی نتائج	16.9
کلیدی الفاظ	16.10
نمونہ امتحانی سوالات	16.11
معروضی جوابات کے حامل سوالات	16.11.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	16.11.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	16.11.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	16.12

16.0 تمہید (Introduction)

انتخابات جمہوری نظام اور جمہوری سرگرمیوں کا لازمی حصہ ہوتے ہیں۔ کسی جمہوری ملک کے عوام انتخابات کے ذریعے ہی اس ملک کے عوامی معاملات میں حصہ لیتے ہیں اور اپنی مرضی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ انتخابات کے ذریعے ہی جمہوریت میں اقتدار کی کمان ایک سیاسی جماعت کے ہاتھ سے دوسری سیاسی جماعت کے ہاتھ میں پُر امن اور منظم طریقے سے جاتی ہے اور حکومت کے اختیارات کو قانونی حیثیت مل جاتی ہے۔ اس طرح انتخابات نہ صرف جمہوریت کو برقرار رکھتے ہیں بلکہ اسے زندہ بھی کرتے ہیں۔

اس لیے آزاد اور منصفانہ انتخابات (Free and Fair Elections) کا انعقاد جمہوریت کا لازمی جزو ہے۔ عام طور پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ آزادی کے بعد پہلے تین عام انتخابات آزادانہ اور منصفانہ طریقے سے ہوئے تھے، اور انتخابات کے معیار میں گراؤٹ 1967 کے چوتھے عام انتخابات کے دوران شروع ہوئی۔ بہت سے لوگ ملک میں انتخابی نظام کو سیاسی بدعنوانی کی بنیاد سمجھتے ہیں۔ اس اکائی میں ہم اس سلسلے میں درپیش چیلنجز، اور انتخابی اصلاحات کی کچھ کوششوں اور ضرورت کے بارے میں پڑھیں گے۔

16.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبہ، اس اکائی میں آپ،

- انتخابی اصلاحات کے معنی کو سمجھیں گے۔
- انتخابی عمل کے بارے میں جانیں گے۔
- ہندوستان کے انتخابی کمیشن کا مختصر مطالعہ کریں گے۔
- ہندوستان میں انتخابی اصلاحات کے بارے میں جانیں گے۔
- اصلاحات کے لیے تجاویز کا مطالعہ کریں گے۔
- ہندوستان میں انتخابی سیاست کے مسائل کو سمجھیں گے۔
- نافذ کی گئی انتخابی اصلاحات کا مطالعہ کریں گے۔

16.2 انتخابی اصلاحات کے معنی (Meaning of Electoral Reforms)

ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ آبادی والی جمہوریت ہے۔ اس کے علاوہ، دنیا کی زیادہ تر ترقی یافتہ جمہوریتوں کے مقابلے میں، ہندوستان میں صحت، غربت وغیرہ کے مسائل اب بھی جاری ہیں جیسا کہ زیادہ تر ترقی پذیر ممالک کا معاملہ ہے۔ ہندوستان کی آبادی میں رائے دہندگان کی تعداد نہ صرف وسیع ہے بلکہ کافی متنوع بھی ہے جو ان کے سماج، ذات، مذہب، علاقہ، زبان وغیرہ کی تکثیریت کی عکاسی کرتی

ہے۔ اتنے بڑے پیمانے انتخابات منعقد کرنا اور عوام کو جمہوریت کے سب سے بنیادی عمل میں شرکت کرنے کی ترغیب دینا ایک عظیم کام ہے۔

اس سلسلے میں ہندوستان کے ریکارڈ کو دیکھا جائے تو اقتدار کی ہموار اور آسان منتقلی کے ذریعہ وقتاً فوقتاً انتخابات منعقد کرنا گزشتہ ستر سالوں میں ہندوستان کی جمہوریت کی ایک باقاعدہ اور کامیاب خصوصیت رہی ہے۔ انتخابات پر ہندوستانی عوام نے مسلسل اعتماد کا اظہار کیا ہے جو حکومت کی تمام کوتاہیوں اور کمیشنوں کے خلاف غیر متشدد اور پرامن احتجاج کا سب سے طاقتور ذریعہ ہے۔ اس طرح انتخابات ہندوستان کی جمہوریت کے لیے لازم و ملزوم ہو گئے ہیں جیسا کہ دنیا بھر میں دیگر کامیاب لبرل جمہوریتوں میں ہوتا ہے۔

گزشتہ برسوں کے دوران انتخابی نظام اور انتخابی مشینری میں کچھ خرابیاں سامنے آئی ہیں۔ ایسے پریشان کن عوامل سے نمٹنے کی ضرورت نے ملک میں انتخابی اصلاحات کی بحث کو جنم دیا ہے۔ انتخابی کمیشن جو ہندوستانی دستور کے تحت قائم شدہ ایک دستوری ادارہ ہے جو ملک میں انتخابات کی نگرانی اور کنٹرول کرتا ہے۔ ملک میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کا ذمہ اسی ادارے پر ہے۔ انتخابی کمیشن وقتاً فوقتاً انتخابات کے انعقاد میں درپیش مختلف مشکلات کی بنیاد پر انتخابی اصلاحات کے لیے متعدد تجاویز پیش کرتا رہا ہے۔ سیاست دانوں نے بھی اپنی سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کے پلیٹ فارم سے اس مقصد کے لیے تشکیل دی گئی مختلف کمیٹیوں سمیت دیگر پلیٹ فارموں سے اصلاحات کی اپنی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ حکومتوں نے مختلف کمیٹیوں کی سفارشات کی بنیاد پر کچھ اصلاحاتی اقدامات بھی کیے ہیں۔ اس طرح انتخابی اصلاحات کا عمل اور اس حوالے سے بحث اب تقریباً ایک مسلسل مشق بن گئی ہے۔ انتخابی اصلاحات کی ضرورت بہتر حکمرانی اور ای حکمرانی کے اس دور میں مزید بڑھ گئی ہے۔

16.3 انتخابی عمل: عام انتخابات ایک نظر میں (Electoral Process: General Elections at a Glance)

نوآبادیاتی نظام سے آزاد ہونے والے تمام ممالک میں، اکیلے ہندوستان نے نہ صرف دنیا کی سب سے طویل عرصے تک کام کرنے والی موثر جمہوریت ہونے کا واحد اعزاز حاصل کیا ہے بلکہ پارلیمنٹ کے سترہ آزاد اور منصفانہ عام انتخابات کروا کر ایک مثال قائم کی ہے۔ اس کے علاوہ ریاستی اسمبلیوں کے 350 سے زیادہ انتخابات بھی منعقد کیے ہیں۔ ایک کے بعد ایک انتخابات نے جمہوریت کے تین عوام کے عزم کو بڑھایا ہے اور جمہوری شراکت داری میں ان کی دلچسپی میں بھی اضافہ کیا ہے۔ لوک سبھا کا انتخاب براہ راست ہونے کی وجہ سے ہندوستان کے مکمل ارضی علاقے کو انتخابی حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ فی الحال، لوک سبھا میں نشستوں کی تقسیم 1971 کی مردم شماری پر مبنی ہے اور یہ 2026 تک جاری رہے گی۔ لوک سبھا کی میعاد اس کی پہلی میٹنگ کے لیے مقرر کردہ تاریخ سے پانچ سال ہوتی ہے۔

لوک سبھا میں اس وقت کل نشستوں کی تعداد 545 ہے۔ 28 ریاستیں 530 ممبران پارلیمنٹ کا انتخاب کرتی ہیں جبکہ بقیہ 13 کو مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے شامل کیا جاتا ہے اور دو کو صدر جمہوریہ کے ذریعہ دستور کے دفعہ 331 کے مطابق اینگلو انڈین کمیونٹی سے نامزد کیا جاتا ہے جسے 2019 میں ختم کر دیا گیا تھا۔ دستور میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے مخصوص نشستوں کے لیے بھی

توضیحات موجود ہے۔ 1989 سے لوک سبھا میں نشستوں کی تعداد 544 سے بڑھ کر 545 ہو گئی۔ ایک اضافی سیٹ گوا کے ریاست بننے کے بعد شامل کی گئی تھی۔

16.4 ہندوستان کا انتخابی کمیشن (Election Commission of India)

دستور کی دفعہ 324 کے تحت ہندوستان کی انتخابی کمیشن کو انتخابات کے لیے پورے طریقہ کار اور مشینری کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کرنے اور کچھ دیگر ذیلی امور کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ انتخابی کمیشن کے پاس پارلیمنٹ اور ریاستی مقننہ اور صدر اور نائب صدر کے دفاتر کے تمام انتخابات کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کا اختیار ہے۔ انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں کی کل تعداد میں واضح اضافہ ہوا ہے۔ 1952 میں 1864 امیدواروں نے 489 انتخابی نشستوں کے لیے انتخابات میں حصہ لیا تھا، 2019 میں 543 نشستوں کے لیے 8026 امیدوار میدان میں تھے۔

فرسٹ پاسٹ دی پوسٹ نظام یا سادہ اکثریت کا نظام

(First Past the Post System or Simple Majority System)

فرسٹ پاسٹ دی پوسٹ نظام کو سادہ اکثریت کا نظام بھی کہا جاسکتا ہے۔ لوک سبھا میں انتخاب پر مبنی کل نشستوں کی تعداد 543 ہے۔ لہذا، جب کوئی سیاسی جماعت 272 نشستوں پر کامیابی حاصل کر لیتی ہے تو صدر جمہوریہ اس جماعت کے رہنما کو حکومت سازی کی دعوت دیتے ہیں۔ اس نظام کو فرسٹ پاسٹ دی پوسٹ نظام کہا جاتا ہے۔ یہ نظام ہندوستان میں مرکزی، ریاستی اور مقامی انتخابات میں رائج ہے۔

جہاں تک ہندوستان میں انتخابی اصلاحات کے مسئلے کا تعلق ہے، مجموعی طور پر اس نظام پر توجہ مرکوز کی گئی ہے جو پارلیمنٹ کے مقبول ایوان کے ساتھ ساتھ ملک کی مختلف ریاستی قانون ساز اسمبلیوں میں نمائندگی کو کنٹرول کرتا ہے۔ انفرادی سطح پر جب کوئی امیدوار مقابلہ کرنے والے تمام امیدواروں میں سے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرتا ہے، منتخب تسلیم کیا جاتا ہے۔

عام بالغ حق رائے دہی (Universal Adult Franchise)

ہندوستان میں انتخابی نظام کی مرکزی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ یہ دفعہ 326 میں بیان کردہ عام بالغ حق رائے دہی پر مبنی ہے۔ جب کہ دفعہ 326 کے تحت دستور اسے انتخابی نظام کی بنیادی خصوصیات میں سے ایک تسلیم کرتا ہے۔ عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 سیکشن 23 کے ذریعے اسے نافذ کرتا ہے۔ اس حق کے تحت پارلیمنٹ کے ایوان لوک سبھا یا ریاستی مقننہ کے انتخابات کے لیے ہر علاقائی حلقے کے لیے ایک انتخابی فہرست ہوتی اور کسی بھی شخص کو اس کے مذہب، نسل، ذات، جنس یا ان میں سے کسی کی بنیاد پر اس فہرست سے خارج نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ہندوستان میں رائے دہی کا حق ہر خاص و عام کو حاصل ہے، بشرط یہ کہ اس کی عمر 18 سال یا اس سے زیادہ ہو۔

کثیر جماعتی نظام (Multi Party System)

ہندوستان میں سیاسی جماعتوں کی ایک کثیر تعداد موجود ہے۔ یہ سیاسی جماعتیں قومی سطح کے ساتھ ساتھ ریاستی سطح پر موجود ہیں۔ یہ جماعتیں ہندوستان کو ایک کثیر جماعتی نظام کی شکل فراہم کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتوں کی اس کثرت کے ساتھ ساتھ آزاد امیدواروں کی تعداد میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ ان تمام عوامل کی بنا پر مرکزی سطح پر موجود حکومت کمزور ہو جاتی ہے، سیاسی رہنماؤں کا ایک جماعت سے دوسری جماعت میں جانے کا چلن عام ہو جاتا ہے۔ لیکن کثیر جماعتی نظام کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس نظام کے ذریعہ عوام کے مختلف گروہوں کو اپنے مطالبات سیاسی جماعتوں کے سامنے رکھنے کا موقع ملتا ہے۔

ان کے علاوہ گزشتہ برسوں سے بڑھتے ہوئے انتخابی اخراجات تشویش کا باعث ہیں۔ نتیجتاً ایسا لگتا ہے کہ انتخابات تیزی سے امیروں کا معاملہ بن گئے ہیں۔ اس کے نتیجے میں، سیاسی بد عنوانی میں اضافہ بھی ہوا ہے۔ ان کے علاوہ، انتخابی بد عنوانیاں جیسے بوتھ پر قبضہ یا ووٹوں کی دھاندلی، تشدد اور انتخابات میں حصہ لینے کے بارے میں عوام کی بے حسی کچھ ایسے مسائل ہیں جن کو بھی آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے مفاد میں حل کرنے کی ضرورت ہے۔

16.5 ہندوستان میں انتخابی اصلاحات (Electoral Reforms in India)

ہندوستان میں 1960 کی دہائی کے آخر میں انتخابی اصلاحات کی ضرورت تیزی سے محسوس کی جانے لگی۔ اس وقت تک انتخابی نظام کافی تسلی بخش طریقے سے کام کر رہا تھا سوائے چند خرابیوں کے جس میں دھاندلی یا تشدد جیسی خرابیاں شامل تھیں جو کہ تعداد میں بہت کم تھیں۔ مرکز اور بیشتر ریاستوں میں ایک پارٹی کی حکومت تھی۔ لیکن یہ منظر نامہ 1967 میں ہونے والے چوتھے عام انتخابات کے بعد تبدیل ہونا شروع ہوا۔ ریاستوں میں علاقائی پارٹیاں اور جماعتوں کے اتحاد کے ذریعے حکومت بننا شروع ہوئی۔ ریاست میں متبادل پارٹی حکومتوں (Alternative Party Government) کے ظہور نے سیاسی نظام میں کچھ منفی خصائص اور بگاڑ کا اظہار کیا جو انتخابی سیاست میں اپنے آپ کو بڑے پیمانے پر ظاہر کرتے ہیں۔

1970 میں پہلی بار ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس نے تمام زاویوں سے انتخابی قانون میں ترامیم تجویز کی تھیں۔ لیکن دسمبر 1970 میں لوک سبھا کی تحلیل کے ساتھ ہی یہ کمیٹی بھی ختم ہو گئی۔ 1971 میں نئی لوک سبھا کے وجود میں آنے کے بعد، پارلیمنٹ نے جگناتھ راؤ کی سربراہی میں انتخابی قانون میں ترمیم پر ایک مشترکہ پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی۔

اس کے بعد متعدد کمیٹیوں جیسے تارکنڈے کمیٹی (1974)، دینیش گو سوامی کمیٹی (1990)، وی کے کرشنا ائیر کمیٹی (1994) اور اندراجیت گپتا کمیٹی (1998) کو انتخابی اصلاحات سے متعلق امور کی جانچ کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ انتخابی کمیشن نے بھی وقتاً فوقتاً اصلاحات کی تجاویز پیش کی۔ انتخابی کمیشن نے 1970، 1977، 1982، 1990، 1992 اور 2004 میں انتخابی اصلاحات کے حوالے سے اپنی سفارشات پیش کیں۔ اس کے علاوہ سیاسی جماعتوں نے آل پارٹیز میٹنگز کے پلیٹ فارم سے انتخابی اصلاحات کی تجاویز بھی دیں۔ عوامی

نمائندگی ایکٹ 1951 کے مکمل مطالعہ کے لیے 15 واں لاء کمیشن بھی نومبر 1977 میں تشکیل دیا گیا تھا تاکہ انتخابی اصلاحات کی سمت میں ضروری اقدامات کا پتہ لگایا جاسکے۔ لاء کمیشن نے انتخابی نظام میں اصلاحات کے حوالے سے اپنی 170 ویں رپورٹ جمع کی۔ اس کے علاوہ، حکومت نے وقتاً فوقتاً انتخابی اصلاحات کے اقدامات بھی شروع کیے۔

16.6 اصلاحات کے لیے تجاویز (Proposals for Reforms)

انتخابی اصلاحات سے متعلق لاء کمیشن کی سفارشات درج ذیل ہیں:

2011 میں ہندوستان کے سپریم کورٹ نے *Public Interest Foundation vs. Union of India* معاملے میں لاء کمیشن کو ہدایت دی کہ وہ درج ذیل مسائل پر اپنی تجاویز پیش کریں:

- سیاست کے مجرمانہ پن کو روکنا اور قانون میں مطلوبہ اصلاحات
- امیدواروں کے ذریعہ جھوٹے حلف نامے داخل کرنے کے اثرات و نتائج اور اس طرح کے عمل کو روکنے کے لیے قانون میں مطلوبہ اصلاحات

اس فیصلے کی روشنی میں کمیشن نے خاص طور پر ان دو شعبوں پر کام کیا اور سلسلہ وار بات چیت کے بعد یکم فروری 2014 کو ہونے والی قومی مشاورت کے بعد، 24 فروری 2014 کو اپنی 244 ویں رپورٹ 'انتخابی نااہلی' کے عنوان سے حکومت کو پیش کی۔

ہندوستان کے لاء کمیشن نے 'انتخابی اصلاحات' پر اپنی رپورٹ نمبر 255 مرکزی وزارت قانون و انصاف کو پیش کی۔ لاء کمیشن آف انڈیا کے صدر جسٹس اے پی شاہ نے 201 صفحہ کی رپورٹ کو رجسٹرڈ قومی اور ریاستی جماعتوں سمیت متعلقہ فریقوں کے ساتھ غور و خوض اور کمیشن کے ذریعہ مختلف مسائل کے وسیع اور گہرائی سے تجزیہ کے بعد پیش کیا۔ رپورٹ میں زیر بحث مختلف امور پر رپورٹ کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1- انتخابی مالیات (Election Finance)

لاء کمیشن نے امیدواروں کی طرف سے کیے جانے والے اخراجات جیسے کہ امیدواروں کے لیے اخراجات کی انفرادی حدود، انفرادی امیدواروں اور سیاسی جماعتوں کے انکشاف کی ذمہ داریاں؛ اور سیاسی جماعتوں پر عائد جرمانے؛ اس کے ساتھ ساتھ انتخابات کے لیے ریاستی فنڈنگ کے معاملے کا جائزہ لینے کے معاملے پر وسیع پیمانے پر اصلاحات کی تجویز پیش کی۔

2018 میں متعارف کرائی گئی انتخابی بانڈ اسکیم (Electoral Bond Scheme) سیاسی فنڈنگ کا طریقہ ہے۔ اس کا مقصد کالے دھن کے بڑھتے ہوئے اثر کو شکست دینے اور سیاسی جماعتوں کو ملنے والی فنڈنگ اور عطیات میں شفافیت کو فروغ دینے کے لیے احتساب کو یقینی بنانا تھا۔ کوئی بھی سیاسی جماعت جو عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کے تحت رجسٹرڈ ہو اور جس نے لوک سبھا کے پچھلے انتخابات میں پولنگ ووٹوں کا

ایک فیصد سے زیادہ حاصل کیا ہو وہ بانڈ حاصل کرنے کی اہل قرار دی جاسکتی تھی۔ کمیشن ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر انتخابات کی مکمل ریاستی فنڈنگ یا مماشل گرانٹس کے نظام کو قابل عمل نہیں سمجھتا۔ 2024 میں لوک سبھا انتخابات سے پہلے ہندوستان کے سپریم کورٹ نے اس اسکیم کو غیر دستوری قرار دیا اور اس اسکیم پر روک لگادی گئی۔

2- سیاسی جماعتوں میں اندرونی جمہوریت (Internal Democracy in Political Parties)

جمہوری نظریہ کے مفکرین نے جمہوریت کی دو اقسام واضح کی ہیں:

- عملی جمہوریت (Procedural Democracy)
- حقیقی جمہوریت (Substantive Democracy)

عملی جمہوریت یا طریقہ کار جمہوریت کو عالمی بالغ حق رائے دہی، وقتاً فوقتاً انتخابات، خفیہ رائے شماری کے عمل کے ذریعہ یقینی بنایا جاتا ہے، جبکہ حقیقی جمہوریت کو سیاسی جماعتوں کے اندرونی جمہوری کام کاج کے طریقے سے طے کیا جاسکتا ہے۔ یہ سیاسی جماعتیں عوام کی حقیقی نمائندگی کرتی ہیں۔ اس لیے پہلے یہ لازمی ہیں کہ ان جماعتوں کی اندرونی سرگرمیوں میں جمہوری اقدار موجود ہوں، خواتین، اقلیت اور دیگر کمزور طبقات کی بہتر نمائندگی ہو، جماعتوں کے اندرونی انتخابات جمہوری اقدار پر مبنی ہوں، بدعنوانی سے بچا جائے۔

3- متناسب نمائندگی (Proportional Representation)

دنیا کے مختلف جمہوری ممالک میں عوامی نمائندگی کے تعلق سے دو نظام رائج ہیں:

- فرسٹ پاسٹ دی پوسٹ نظام (First Past the Post System)
- متناسب نمائندگی کا نظام (Proportional Representation System)

یہ واضح ہے کہ دونوں انتخابی نظاموں میں اپنی اپنی خوبیاں اور خامیاں موجود ہیں۔ متناسب نمائندگی نظریاتی طور پر زیادہ بہتر نمائندگی کو یقینی بناتی ہے جبکہ سادہ اکثریتی نظام زیادہ مستحکم تسلیم کیا جاتا ہے۔ دوسرے ممالک کے تجربے سے یہ بھی واضح ہے کہ ہندوستان کے انتخابی نظام میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کے لیے براہ راست اور بالواسطہ دونوں طرح کے انتخابات کے عناصر کو ملا کر کسی ایک مربوط نظام کی تشکیل کرنی ہوگی۔ اس کے نتیجے میں لوک سبھا میں نشستوں کی تعداد میں اضافہ ضروری ہو جائے گا، جس سے اس کے موثر کام کاج کے حوالے سے دوسرے مسائل پیدا ہوں گے۔

4- ہندوستان میں انحراف مخالف قانون (Anti-Defection Law in India)

لاء کمیشن دستور ہند کے دسویں فہرست بند میں ایک مناسب ترمیم کی سفارش کرتا ہے۔ اس ترمیم کے مطابق کسی لوک سبھا یا ریاستی اسمبلی میں اپنی سیاسی جماعت سے انحراف کرنے پر کسی رکن کو نااہل قرار دینے کی ذمہ داری صدر جمہوریہ یا ریاست کے گورنر کی ہونی چاہئے۔ صدر

جمہوریہ اور ریاست کے گورنر انتخابی کمیشن سے مشورہ کرنے کے بعد اس رکن کی نااہلی پر فیصلہ لیں گے۔ یہ ترمیم ایوان کے اسپیکر کو اس ذمہ داری سے آزاد کرے گا اور اس کے کردار میں شفافیت کو ترغیب دے گا۔

سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ سنایا جس کے قانون ساز اسمبلیوں کے لیے دور رس نتائج ہو سکتے ہیں۔ عدالت نے دو اہم اعلانات کئے۔ سب سے پہلے، ریاستی اسمبلیوں اور پارلیمنٹ دونوں کے اسپیکروں کو تین ماہ کے اندر ارکان کی نااہلی کی درخواستوں پر فیصلہ کرنا ہوگا سوائے کسی غیر معمولی صورت حال کے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اگر کارروائی میں تاخیر ہوتی ہے تو عدالتوں کو مداخلت کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ دوسرا، عدالت نے پارلیمنٹ کو سفارش کی کہ وہ اسپیکر کی نااہلی کے اختیارات کو ختم کرنے اور ان درخواستوں کو سننے کے لیے ایک آزاد ٹریبونل بنانے پر سختی سے غور کرے۔ اس تجویز کی دلیل یہ ہے کہ مقررین ہمیشہ حکمران جماعتوں سے آتے ہیں اور متعصبانہ انداز میں کام کرتے ہیں۔

5- انتخابی کمیشن ہند کو مضبوط بنانا (Strengthening the Election Commission of India)

انتخابی کمیشن ہند کو درج ذیل طریقوں سے مضبوط بنایا جا سکتا ہے:

- انتخابی کمیشن کے تمام ممبران کو ان کے عہدوں سے ہٹانے میں یکساں دستوری تحفظ فراہم کرنا۔
- انتخابی کمیشن کے تمام ممبران کی تقرری کے عمل کو مشاورتی بنانا۔
- انتخابی کمیشن کے لیے ایک مستقل، خود مختار سیکرٹریٹ بنانا۔

6- پیڈ نیوز اور سیاسی اشتہارات (Paid News and Political Advertisements)

عوامی نمائندگی قانون 1951 میں ترمیم کے ذریعہ یہ واضح کیا گیا کہ کسی بھی امیدوار کے انتخاب کے امکانات میں اضافہ کرنے کے لیے یا کسی بھی امیدوار کے انتخاب کے امکان کو متعصبانہ طور پر متاثر کرنے کے لیے "پیڈ نیوز" کی اشاعت اور اس کی کثرت کو باب III کے تحت انتخابی جرم قرار دیا جائے گا۔ اس میں عوامی نمائندگی قانون 1951 کے حصہ VII کے تحت کم از کم دو سال قید کی سزا ہے۔ مشکوک طور پر سیاسی اشتہارات کے رواج کو روکنے کے لیے ہر قسم کے میڈیا کے لیے انکشافات کی دفعات کو لازمی قرار دیا جانا چاہیے۔

7- اوپینین پولز (Opinion Polls)

عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951 کے سیکشن 126 کے تحت انتخابات سے 48 گھنٹے پہلے سے انتخابات کو متاثر کرنے کے لیے عوام کو کسی بھی انتخابی معاملے کو سنیما ٹو گرانی، ٹیلی ویژن یا اسی طرح کے دیگر آلات سے دکھانا غیر قانونی قرار دیا جائے گا۔ مندرجہ بالا ممانعت کی خلاف ورزی ایک تعزیری جرم ہے جس کی سزا 2 سال تک قید یا جرمانہ یا دونوں ہو سکتی ہے۔

8- لازمی رائے دہی (Compulsory Voting)

لاکیشن ہندوستان میں لازمی رائے دہی کو متعارف کرانے کی سفارش نہیں کرتا ہے اور درحقیقت اس کا خیال ہے کہ یہ جمہوری اقدار پر مبنی متعدد وجوہات کی بناء پر انتہائی ناپسندیدہ ہے۔ لاکیشن کا ماننا ہے کہ لازمی رائے دہی غیر جمہوری، ناجائز، مہنگی، اور غیر معیاری ہے۔

9- انتخابی پٹیشنز یا انتخابی درخواست (Election Petitions)

انتخابی کمیشن کی جانب سے "انتخابات سے متعلق تنازعات" سے نمٹنے کے لیے وسیع پیمانے پر اصلاحات کی تجویز دی گئی ہے۔

10- NOTA اور مسترد کرنے کا حق

لاکیشن فی الحال NOTA کے اصول کی توسیع کو مسترد کرتا ہے تاکہ امیدوار کو مسترد کرنے کا حق متعارف کرایا جاسکے اور ایسے معاملات میں جہاں زیادہ تر ووٹ NOTA کے آپشن کے حق میں پول ہوئے ہوں الیکشن کو منسوخ قرار دیا جائے۔

11- انتخاب منسوخ کرنے کا حق (Right to Recall)

لاکیشن کسی بھی شکل میں کسی نمائندے کے انتخاب کو منسوخ کرنے کے عوامی حق کو متعارف کرانے کے خلاف ہے۔ اس کی درج ذیل وجوہات ہیں:

- اس سے جمہوریت کی زیادتی ہو سکتی ہے۔
- اس سے منتخب امیدواروں کی آزادی مجروح ہو سکتی ہے۔
- اس سے اقلیتی مفادات کو نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔
- اس سے عدم استحکام اور انتشار بڑھ سکتا ہے۔
- اس سے غلط استعمال اور زیادتی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔
- اس کو عملی طور پر لاگو کرنا مشکل اور مہنگا ہے، خاص طور پر یہ دیکھتے ہوئے کہ ہندوستان سادہ اکثریتی نظام کی پیروی کرتا ہے۔

12- ووٹوں کی گنتی کے لیے ٹوٹلائزر (Totaliser for Counting of Votes)

کمیشن الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں میں ریکارڈ شدہ ووٹوں کی گنتی کے لیے ایک ٹوٹلائزر متعارف کرانے کے لیے ECI کی تجویز کی تائید کرتا ہے تاکہ ان علاقوں میں ووٹروں کو ہر اسام کرنے سے بچایا جاسکے جہاں ہر پولنگ اسٹیشن میں ووٹنگ کے رجحانات کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ ای وی ایم متعارف کرانے سے پہلے انتخابی قواعد کے قاعدہ A-59 کے تحت بیلٹ پیپر کو ملایا جاسکتا تھا، حالانکہ ای وی ایم کے لیے اس کی اجازت نہیں ہوتی ہے۔ ٹوٹلائزر کا استعمال گنتی کے دوران ووٹوں کی رازداری میں اضافہ کرے گا، اس طرح ووٹنگ کے نمونوں کو واضح ہونے سے روکے گا اور رائے دہندگان کو ہر اس ہونے سے بچائے گا۔

13- حکومت کے زیر اہتمام اشتہارات پر پابندی (Restriction on Government Advertisements)

کمیشن انتخابات کے تقدس کو برقرار رکھنے کے لیے لوک سبھیا یا اسمبلی کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ قبل حکومت کے زیر اہتمام اشتہارات کو ریگولیٹ اور محدود کرنے کی سفارش کرتا ہے۔ اس کا مقصد حکومت کی کامیابیوں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ، پارٹی کے مفادات کے لیے عوامی پیسے کے استعمال کو روکنا تھا؛ اور اس بات کو یقینی بنانا تھا کہ حکمران جماعت یا امیدوار آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کی روح میں کسی دوسرے پر ناجائز فائدہ حاصل نہ کرے۔

14- متعدد نشستوں پر امیدواری کی پابندی (Restriction on Contesting from Multiple Seats)

لاء کمیشن عوامی نمائندگی قانون کے سیکشن 33(7) میں ترمیم کی سفارش کرتا ہے، جو ایک امیدوار کو دو حلقوں سے کسی بھی انتخاب (پارلیمانی، اسمبلی، دو سالہ کونسل، یا ضمنی انتخابات) میں حصہ لینے کی اجازت دیتا ہے۔ کمیشن عوامی نمائندگی قانون کے سیکشن 33(7) میں ترمیم کی وکالت کرتا ہے تاکہ امیدواروں کو صرف ایک حلقے سے کھڑے ہونے کی اجازت دی جائے۔

15- آزاد امیدوار (Independent Candidates)

لاء کمیشن سفارش کرتا ہے کہ آزاد امیدواروں کو الیکشن لڑنے سے روک دیا جائے کیوں کہ یہ زیادہ تر غیر سنجیدہ امیدوار ہوتے ہیں۔ ایسے امیدوار صرف ووٹروں کی الجھن کو بڑھانے کے لیے میدان میں آتے ہیں۔ اس طرح، نمائندگی قانون کے سیکشن 4 اور 5 میں ترمیم کی جانی چاہئے تاکہ صرف سیکشن 4(11) کے تحت انتخابی کمیشن میں اندراج کی گئی سیاسی جماعتوں کو لوک سبھیا و دھان سبھاکے انتخابات لڑنے کی اجازت دی جائے۔

16- مشترکہ انتخابی فہرستوں کی تیاری اور استعمال

لاء کمیشن نے پارلیمانی، اسمبلی اور بلدیاتی انتخابات کے لیے مشترکہ انتخابی فہرستوں کو متعارف کرانے سے متعلق انتخابی کمیشن کی تجاویز کی توثیق کی۔

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ ملک میں انتخابی عمل میں گزشتہ برسوں میں کچھ خامیاں پیدا ہوئی ہیں جن کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ وسیع بحث و مباحثہ اور بتدریج اور تسلسل کے ساتھ ہونا چاہیے۔ مرکز میں یکے بعد دیگرے آنے والی حکومتوں نے انتخابی اصلاحات سے متعلق مسائل کی اہمیت کو محسوس کیا ہے۔ انتخابی اصلاحات پر الیکشن کمیشن یا مختلف کمیٹیوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً دی جانے والی تجاویز پر باقاعدگی سے غور کیا جاتا رہا ہے اور ان کو نافذ بھی کیا جاتا رہا ہے جبکہ انتخابی عمل میں اصلاحات کی تجاویز پر غور کرتے ہوئے سیاسی جماعتوں کے اتفاق رائے پر بھی زور دیا گیا ہے۔ حکومت نے تسلیم کیا کہ انتخابی اصلاحات ایک مسلسل عمل ہے اور یہ تمام اسٹیک ہولڈرز بشمول حکومت، انتخابی کمیشن، لاء کمیشن وغیرہ کی کوشش ہوگی کہ انتخابی اصلاحات پر ایسی تجاویز کو نافذ کریں جن پر وقتاً فوقتاً اتفاق رائے پیدا ہو۔

16.7 ہندوستان میں انتخابی سیاست کے مسائل (Issues in Electoral Politics in India)

ہندوستان میں انتخابی عمل کو متاثر کرنے والے متعدد مسائل ہیں۔ ان میں سے چند نمایاں ترین کا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے:

1- مالی رسوخ (Money Power)

ہر حلقے میں امیدواروں کو انتخابی مہم، تشہیر وغیرہ کے لیے کروڑوں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں، زیادہ تر امیدوار اخراجات کی قابل اجازت حد سے کہیں زیادہ خرچ کر دیتے ہیں۔ اس سے انتخاب کا آزاد اور منصفانہ تصور پامال ہو جاتا ہے۔

2- طاقت کا استعمال

ملک کے کچھ حصوں میں پولنگ کے دوران غیر قانونی اور ناخوشگوار واقعات جیسے تشدد کا استعمال، دھمکیاں، بوتھ پر قبضہ وغیرہ کی بڑے پیمانے پر اطلاعات ملتی ہیں۔

3- سیاست کی مجرمانہ کاری (Criminalisation of Politics)

مجرم سیاست میں داخل ہوتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ پیسے اور طاقت کے زور پر وہ انتخابات جیتیں، تاکہ ان کے خلاف مقدمات آگے نہ بڑھیں۔ سیاسی جماعتیں بھی اس وقت تک خوش ہوتی ہیں جب تک ان کے پاس جیتنے کے قابل امیدوار ہوں۔ سیاسی جماعتیں فنڈز کے لیے جرائم پیشہ افراد کو انتخابات میں کھڑا کرتی ہیں اور بدلے میں انہیں سیاسی سرپرستی اور تحفظ فراہم کرتی ہیں۔

4- سرکاری مشینری کا غلط استعمال (Misuse of Government Machinery)

ایک عام رائے ہے کہ اقتدار میں آنے والی سیاسی جماعت حکومتی مشینری کا استعمال کرتی ہے جیسے کہ سرکاری گاڑیوں کو انتخابی مہم کے لیے استعمال کرنا، سرکاری خزانے کی قیمت پر اشتہارات، وزراء کے اختیار میں صوابدیدی فنڈز کی تقسیم اور اس طرح کے دیگر ذرائع جیت کے امکانات کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

5- غیر سنجیدہ آزاد امیدوار (Non-serious Independent Candidates)

سنجیدہ امیدوار غیر سنجیدہ امیدواروں کو انتخابات میں اتارتے ہیں تاکہ ایسے ووٹوں کا ایک اچھا حصہ کم ہو جو دیگر حریف امیدواروں کو جاتا ہے۔

6- فرقہ واریت (Communalism)

فرقہ وارانہ تعصب ہندوستانی سیاسی اخلاقیات، تکثیریت، سیکولرزم اور وفاقیات کے لیے سنگین خطرہ ہے۔

7- سیاست میں اخلاقی اقدار کا فقدان (Lack of Moral Values in Politics)

ہندوستان میں سیاسی بد عنوانی نے سیاست کو کاروبار بنا دیا ہے۔ لوگ پیسہ کمانے اور اپنا سوخ اور طاقت برقرار رکھنے کے لیے سیاسی میدان میں اترتے ہیں۔ بہت کم ایسے لیڈر ہیں جو عوام کی زندگیوں میں تبدیلی لانے کے لیے سیاست میں آتے ہیں۔

16.8 نافذ کی گئی انتخابی اصلاحات (Electoral Reforms Undertaken)

انتخابی اصلاحات کو بڑے پیمانے پر دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: 2000 سے پہلے اور 2000 کے بعد۔ ان دونوں پر ذیل میں بحث کی گئی ہے۔

1-2000 سے پہلے انتخابی اصلاحات (Electoral Reforms before 2000)

- ووٹنگ کی عمر میں کمی
- دستور میں 61 ویں ترمیم کے قانون نے ووٹ ڈالنے کی کم از کم عمر 21 سے کم کر کے 18 سال کر دی۔
- انتخابی کمیشن میں ڈپوٹیشن
- انتخابات کے لیے انتخابی فہرستوں کی تیاری، نظر ثانی اور درستگی میں کام کرنے والے تمام اہلکاروں کو ایسی ملازمت کی مدت کے لیے انتخابی کمیشن میں ڈپوٹیشن پر سمجھا جائے گا، اور وہ انتخابی کمیشن کے زیر نگرانی ہوں گے۔
- تجویز کنندگان کی تعداد اور سیکورٹی ڈپازٹ میں اضافہ
- راجیہ سبھا اور ریاستی قانون ساز کونسلوں کے انتخابات کے لیے تجویز کنندگان کے کاغذات نامزدگی میں بطور تجویز کنندہ دستخط کرنے کے لیے ضروری ووٹروں کی تعداد کو حلقہ کے ووٹرز کے دس فیصد کر دیا گیا ہے۔ غیر سنجیدہ امیدواروں کو روکنے کے لیے سیکورٹی ڈپازٹ میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔
- الیکٹرانک ووٹنگ مشین
- مدھیہ پردیش اور راجستھان کے ریاستی انتخابات کے دوران متعارف کرائی گئی، EVM اب بڑے پیمانے پر استعمال کی جاتی ہیں کیونکہ یہ فول پروف، موثر اور ماحول کے لحاظ سے ایک بہتر آپشن ہیں۔
- نیشنل آنرز ایکٹ 1971 کی خلاف ورزی کرنے پر سزا پر نااہلی
- اس سے کسی شخص کو 6 سال کے لیے پارلیمنٹ اور ریاستی مقننہ میں حصہ لینے سے نااہل قرار دیا جائے گا۔
- دو سے زیادہ حلقوں سے انتخاب لڑنے پر پابندی
- ایک امیدوار دو سے زیادہ حلقوں سے انتخاب نہیں لڑ سکتا۔
- مقابلہ کرنے والے امیدوار کی موت

پہلے انتخاب لڑنے والے امیدوار کی موت پر انتخاب رد کر دیا جاتا تھا۔ اب انتخاب لڑنے والے امیدوار کی موت پر انتخاب منسوخ نہیں کیا جائے گا۔ اگر متوفی امیدوار کسی تسلیم شدہ قومی یا ریاستی پارٹی کی طرف سے قائم کیا گیا تھا، تو متعلقہ پارٹی کو انتخابی کمیشن کی طرف سے متعلقہ پارٹی کو نوٹس جاری ہونے کے 7 دنوں کے اندر دوسرے امیدوار کو نامزد کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔

- پولنگ بوتھ پر اسلحہ لے کر جانا
- پولنگ بوتھ پر اسلحہ لے کر جانا یا اس کے قریب جانا قانون کی طرف سے ممنوع ہے۔ اس کی سزا 2 سال تک قید ہے۔
- ملازمین کو تنخواہ پر چھٹی
- انتخابات کے دنوں میں تنظیموں کے ملازمین کو تنخواہ پر چھٹی ملتی ہے اور اس کی خلاف ورزی پر جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔
- شراب کی فروخت پر پابندی
- پولنگ علاقے کے اندر پولنگ شروع ہونے کے 48 گھنٹے پہلے سے کسی بھی دکان، کھانے کی جگہ، یا کسی اور جگہ، خواہ وہ نجی ہو یا عوامی، کوئی شراب یا دیگر نشہ آور اشیاء فروخت یا تقسیم نہیں کی جائیں گی۔
- ضمنی انتخابات کے لیے وقت کی حد
- پارلیمنٹ کے کسی بھی ایوان یا ریاستی مقننہ کے ضمنی انتخابات اب اس ایوان میں خالی ہونے کے چھ ماہ کے اندر کرائے جائیں گے۔

2-2000 کے بعد انتخابی اصلاحات (Electoral Reforms after 2000)

انتخابی اصلاحات کا مقصد ملک میں انتخابی عمل کو بہتر بنانا ہے۔ ایسی انتخابی اصلاحات کی فہرست ذیل میں دی گئی ہے۔

- انتخابی اخراجات کی حد متعین کرنا
- ایگزٹ پولز پر پابندی
- پوسٹل بیلٹ کے ذریعے ووٹنگ
- انتخابات کے لیے عوامی بیداری پیدا کرنا
- امیدواروں کی طرف سے سابقہ زندگی میں مجرمانہ مقدمات، اثاثوں وغیرہ کا اعلان کرنا۔

16.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبہ، اس اکائی میں آپ نے،

- انتخابی اصلاحات کے معنی کو سمجھا۔
- انتخابی عمل کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔
- ہندوستان کے انتخابی کمیشن کا مختصر مطالعہ کیا۔

- ہندوستان میں انتخابی اصلاحات کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔
- اصلاحات کے لیے تجاویز کا مطالعہ کیا۔
- ہندوستان میں انتخابی سیاست کے مسائل کو سمجھا۔
- نافذ کی گئی انتخابی اصلاحات کا مطالعہ کیا۔

16.10 کلیدی الفاظ (Keywords)

لاء کمیشن آف انڈیا (Law Commission of India)

لاء کمیشن آف انڈیا ایک غیر قانونی ادارہ ہے اور اس کی تشکیل حکومت ہند کی وزارت قانون و انصاف، قانونی امور کے محکمے کے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے کی گئی ہے۔

16.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

16.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- لوک سبھا میں نشستوں کی تقسیم کس سال کی مردم شماری کی بنیاد پر کی جاتی ہے؟

(a) 1971

(b) 1981

(c) 1991

(d) 2001

2- لوک سبھا میں اس وقت کتنی نشستیں ہیں؟

(a) 530

(b) 543

(c) 545

(d) ان میں سے کوئی نہیں

3- الیکٹورل بانڈ کی اسکیم کب شروع کی گئی تھی؟

(a) 2018

(b) 2019

(c) 2022

(d) 2024

4- الیکٹورل بانڈ کی اسکیم کب منسوخ کی گئی؟

(a) 2021

(b) 2022

(c) 2023

(d) 2024

5- الیکٹورل بانڈ کی اسکیم کو کس ادارے نے دستور مخالف قرار دیا؟

(a) لاء کمیشن آف انڈیا

(b) سپریم کورٹ

(c) دہلی ہائی کورٹ

(d) پارلیمنٹ

6- 1989 میں لوک سبھا میں کل نشستوں کی تعداد 545 ہو گئی۔ یہ کس ریاست کی تشکیل کی وجہ سے ہوا؟

(a) سکم

(b) گووا

(c) منی پور

(d) جھارکھنڈ

7۔ لوک سبھا میں اینگوانڈین کمیونٹی کے ممبران کو نامزد کس دفعہ کے تحت کیا جاتا ہے؟

(a) 330

(b) 331

(c) 332

(d) 333

8۔ دستور کی کس دفعہ میں انتخابی کمیشن کا تصور موجود ہے؟

(a) 322

(b) 323

(c) 324

(d) 325

9۔ 2019 میں لوک سبھا کے لیے کتنے امیدوار میدان میں تھے؟

(a) 1864

(b) 1977

(c) 5039

(d) 8026

10۔ ہندوستان میں کس نظام کے تحت لوک سبھا کے انتخابات کرائے جاتے ہیں؟

(a) فرسٹ پاسٹ دی پوسٹ نظام

(b) متناسب نمائندگی

(c) یہ دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

16.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. انتخابی اصلاحات کے معنی بیان کیجیے۔
2. انتخابی عمل سے کیا مراد ہے؟
3. ہندوستان کے انتخابی کمیشن پر ایک نوٹ لکھیے۔
4. ہندوستان میں انتخابی اصلاحات کو بیان کیجیے۔
5. لا کمیشن پر ایک نوٹ لکھیے۔

16.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. انتخابی اصلاحات کے لیے لا کمیشن کی تجاویز پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔
2. ہندوستان میں انتخابی سیاست کے مسائل کو بیان کیجیے۔
3. نافذ کی گئی انتخابی اصلاحات پر ایک نوٹ لکھیے۔

16.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Bhaskar Rao, N. (2013). *Good Governance: Delivering Corruption-free Public Services*. Sage Publication, New Delhi.
2. Bidyut Chakrabarty. (2007). *Reinventing Public Administration: The Indian Experience*. Orient Longman.
3. Brian Smith. (2007). *Good Governance and Development*. Red Globe Press.
4. Henk Addink. (2019). *Good Governance: Concept and Context*. Oxford University Press, UK.
5. Henry, N. (1999). *Public Administration and Public Affairs*. Prentice Hall, New Jersey.
6. Jean Dreze and Amartya Sen. (1995). *India, Economic Development and Social Opportunity*. Oxford University Press.
7. R. B. Denhardt and J. V. Denhardt. (2009). *Public Administration*. Brooks / Cole.
8. Satyajit Singh and Pradeep K. Sharma. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). Oxford University Press, New Delhi.
9. Bo Rothstein. (2012). *Good Governance*. Oxford University Press.
10. Singh, S. and Sharma, P. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). New Delhi: Kitab Mahal.

اکائی 17- مرکزی و ریاستی اطلاعات کمیشن

(Central and State Information Commissions)

اکائی کے اجزا:

تمہید	17.0
مقاصد	17.1
مرکزی اطلاعات کمیشن	17.2
مرکزی اطلاعات کمیشن کے دفتر کی مدت اور خدمت کے شرائط	17.3
مرکزی اطلاعات کمیشن: اختیارات اور کام	17.4
حق اطلاعات قانون (ترمیمی) بل، 2019 میں حکومت کے جواز کی جانچ	17.5
ریاستی اطلاعات کمیشن	17.6
ریاستی اطلاعات کمیشن: ایک تنقیدی جائزہ	17.7
اکتسابی نتائج	17.8
کلیدی الفاظ	17.9
نمونہ امتحانی سوالات	17.10
معروضی جوابات کے حامل سوالات	17.10.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	17.10.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	17.10.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	17.11

17.0 تمہید (Introduction)

نئی صدی کی صبح ایک ایسے دور کے آغاز کا وعدہ رکھتی ہے جس کی خاصیت بہتر حکمرانی ہے، جس میں معاشرے کے تمام شعبوں، خاص طور پر حکومت اور اس کے آلات کے اندر شفافیت اور جوابدہی کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس تبدیلی کی رفتار کو اطلاعات ٹکنالوجی میں ہونے والی پیشرفت، تیز ہوتی ہوئی عالمگیریت اور قومی معیشتوں کے باہمی ربط سے تقویت ملتی ہے۔ معلومات کی آزادی کا اہم کردار واضح ہو جاتا ہے، جو بے شمار فوائد کی پیشکش کرتا ہے۔ متعلقہ معلومات تک رسائی فراہم کر کے، یہ افراد کو عوامی امور میں فعال طور پر حصہ لینے کا اختیار دیتا ہے، ایک باخبر معاشرے کو فروغ دیتا ہے جو انصاف پسندانہ انتخاب کرنے اور جمہوری حقوق کا استعمال کرنے کے قابل ہو۔ معلومات کا حق (آرٹی آئی) نہ صرف منتخب نمائندوں کو ان کے حلقوں کی ضروریات کو سمجھ کر فیصلہ سازی کی بہتر صلاحیتوں سے آراستہ کرتا ہے بلکہ ان کی سادگی کو بھی تقویت دیتا ہے۔

حق اطلاعات قانون ایک شفافیت اور جوابدہی کو فروغ دینے کے ارادے کے ساتھ نافذ کیا گیا، یہ ایک معلومات فراہم کرنے والوں اور معلومات حاصل کرنے والوں کے درمیان ایک پل کا کام کرتا ہے، عوامی حکام کی کارکردگی کو بڑھانے، بدعنوانی پر قابو پانے اور بہتر حکمرانی کو فروغ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ اپنے وسیع سماجی اثرات سے ہٹ کر، حق اطلاعات قانون ایکٹ ان لوگوں کے لیے بھی ذریعہ معاش کے طور پر کام کرتا ہے جو غربت یا بے اختیاری کا شکار ہیں۔

حق اطلاعات قانون ایکٹ کی شق *object and reasons clause* اس مقصد کو واضح کرتی ہے کہ ایک ایسا عملی نظام قائم ہو جو شہریوں کو ان معلومات تک رسائی فراہم کرے جو سرکاری حکام کے کنٹرول میں ہیں۔ اس کا مقصد تمام عوامی اداروں میں شفافیت اور جوابدہی کو فروغ دینا ہے۔ اس یونٹ میں ہم مرکزی اطلاعات کمیشن اور ریاستی اطلاعات کمیشن کے متعلق تفصیل کے ساتھ پڑھیں گے۔

17.1 مقاصد (Objectives)

- اس اکائی کو پڑھنے کے بعد، طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ
- مرکزی اطلاعات کمیشن کے تصور کی وضاحت کر سکیں گے۔
 - مرکزی اطلاعات کمیشن کے دفتر کی مدت اور خدمت کے شرائط کو سمجھ سکیں گے۔
 - مرکزی اطلاعات کمیشن کے اختیارات اور اسکے کاموں کو جان سکیں گے۔
 - حق اطلاعات قانون (ترمیمی) بل، 2019 میں حکومت کے جواز کا تجزیہ کر سکیں گے۔
 - ریاستی اطلاعات کمیشن کو سمجھ سکیں گے۔
 - ریاستی اطلاعات کمیشن کا تنقیدی جائزہ کر سکیں گے۔

17.2 مرکزی اطلاعات کمیشن (The Central Information Commission)

مرکزی اطلاعات کمیشن (CIC) اکتوبر 2005 میں تشکیل دیا گیا تھا جیسا کہ حق اطلاعات قانون ایکٹ، 2005 کے سیکشن 12 میں بیان کیا گیا ہے۔ چیف اطلاعات کمشنر اور اطلاعات کمشنرز کی سروس کی شرائط و ضوابط سیکشن 13 اور 14 میں بیان کیے گئے ہیں۔ CIC کے اختیارات اور افعال جیسا کہ ایپلوں کو نمٹانا اور جرمانے عائد کرنا، کی تفصیل سیکشن 18-20 میں دی گئی ہے۔ مزید برآں، کمیشن پبلک اتھارٹیز کی نگرانی کرتا ہے، ایکٹ کے نفاذ کے بارے میں پارلیمنٹ کو رپورٹ پیش کرتا ہے، اور اس کے موثر کام کے لیے سفارشات فراہم کرتا ہے۔

مرکزی اطلاعات کمیشن کی تشکیل (Constitution of the Central Information Commission)

حق اطلاعات قانون ایکٹ، 2005 کی دفعہ 12(1) کے مطابق، مرکزی حکومت ایک سرکاری اعلان کے ذریعے مرکزی اطلاعات کمیشن کے قیام کی ذمہ دار ہے۔ اس کمیشن کو اختیارات کا استعمال کرنے اور ایکٹ میں بیان کردہ افعال کو پورا کرنے کا پابند بنایا گیا ہے۔ سیکشن 12(2) بتاتا ہے کہ مرکزی اطلاعات کمیشن چیف اطلاعات کمشنر اور زیادہ سے زیادہ دس مرکزی اطلاعات کمشنروں پر مشتمل ہوتا ہے۔

چیف اطلاعات کمشنر اور دیگر ممبران کی تقرری (Appointment of CIC and other members)

سیکشن 12(3) میں کہا گیا ہے کہ چیف اطلاعات کمشنر اور اطلاعات کمشنرز کا تقرر صدر ایک کمیٹی کی سفارش پر کریں گے۔ تقرری کمیٹی تین افراد پر مشتمل ہوگی۔

- وزیر اعظم، جو کمیٹی کا سربراہ ہوگا۔
- لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور
- ایک مرکزی کابینہ وزیر، جسے وزیر اعظم نامزد کرے گا۔

اگر عوامی ایوان میں قائد حزب اختلاف کو سرکاری طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا ہے تو ایوان میں سب سے بڑے اپوزیشن گروپ کے رہنما کو قائد حزب اختلاف سمجھا جاتا ہے، جیسا کہ سیکشن 12(3) میں واضح کیا گیا ہے۔

سی آئی سی: سپرنٹنڈنس، ڈائریکشن اور مینجمنٹ

(Central Information Commission: Superintendence, Direction and Management)

سیکشن 12(4) میں بتایا گیا ہے کہ مرکزی اطلاعات کمیشن کے معاملات کی مجموعی نگرانی، ہدایات اور انتظامیہ چیف اطلاعات کمشنر کے اختیار میں ہے۔ چیف اطلاعات کمشنر، دوسرے اطلاعات کمشنروں کے تعاون سے، اس ایکٹ کے مطابق کسی دوسرے اتھارٹی کی ہدایات کے تابع ہوئے بغیر، تمام اختیارات استعمال کرنے اور آزادانہ طور پر کارروائیاں کرنے کی خود مختاری رکھتا ہے۔

سی آئی سی اور دیگر اراکین کی تقرری کے لیے اہلیت

(Qualifications for Appointment of Central Information Commissioner and other Members)

سیکشن 12 کا ذیلی سیکشن 5 چیف اطلاعات کمشنر اور دیگر ممبران کی تقرری کے لیے اہلیت کا تعین کرتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ CIC کے تمام ممبران بشمول چیف اطلاعات کمشنر عوامی زندگی میں نامور افراد ہوں گے جن میں قانون، سائنس اور ٹیکنالوجی، سماجی خدمت، نظم و نسق، صحافت، ذرائع ابلاغ یا انتظامیہ اور حکمرانی میں وسیع علم اور تجربہ ہوگا۔

ذیلی دفعہ (6) یہ لازمی بناتا ہے کہ چیف اطلاعات کمشنر یا ایک اطلاعات کمشنر کسی بھی ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے کے ممبر پارلیمنٹ یا لیجسلیچر کا ممبر نہیں ہوگا، اور نہ ہی وہ کسی دوسرے منافع کے عہدے پر فائز ہوں گے۔ مزید یہ ضروری ہے کہ کمیشن کے ممبران کسی سیاسی جماعت سے منسلک نہیں ہوں گے یا کوئی کاروبار نہیں کریں گے یا کوئی پیشہ اختیار نہیں کریں گے۔

سی آئی سی کا صدر دفتر (CIC Headquarter)

سیکشن 12(7) کے مطابق، مرکزی اطلاعات کمیشن کا ہیڈ کوارٹر دہلی میں ہوگا۔ مرکزی اطلاعات کمیشن، مرکزی حکومت کی پیشگی منظوری کے ساتھ، ہندوستان میں دیگر مقامات پر بھی دفاتر قائم کر سکتا ہے۔

17.3 دفتر کی مدت اور خدمت کے شرائط (Term of Office and Conditions of Services)

حق اطلاعات قانون (ترمیمی) ایکٹ، 2019 سے پہلے (Before the RTI (Amendment) Act, 2019) حق اطلاعات قانون (ترمیمی) ایکٹ، 2019 سے پہلے، چیف اطلاعات کمشنر (سی آئی سی) اور اطلاعات کمشنر (آئی سی) کے عہدے کی مدت اور سروس کی شرائط حق اطلاعات قانون، 2005 کے تحت چلتی تھیں۔ اصل ایکٹ میں کہا گیا تھا کہ سی آئی سی اور ICs پانچ سال کی مدت کے لیے یا 65 سال کی عمر تک پہنچنے تک، جو بھی پہلے ہو۔ ان کی تنخواہیں اور الاؤنسز بالترتیب چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمشنر کے برابر تھے۔ 2019 کی ترمیم میں تبدیلیاں لائی گئیں، بشمول ان کی مدت، تنخواہوں اور سروس کی شرائط میں رد و بدل کے۔

حق اطلاعات قانون (ترمیمی) ایکٹ، 2019 کے بعد (After the RTI (Amendment) Act, 2019)

آرٹی آئی ترمیمی ایکٹ، 2019 نے اس کے، 2005 کے سیکشن 13 میں ترمیم کر کے مرکز اور ریاستوں میں چیف اطلاعات کمشنر (سی آئی سی) اور اطلاعات کمشنر (آئی سی) کی سروس کی شرائط و ضوابط کو تبدیل کر دیا اس ترمیم نے مرکزی حکومت کو ان کی میعاد، تنخواہ اور دیگر شرائط کا تعین کرنے کی اجازت دی، مقررہ پانچ سال کی مدت کو ہٹا دیا۔ اس تبدیلی نے اطلاعات کمیشن کی حکومتی اثر و رسوخ سے آزادی پر بحث چھیڑ دی۔

ذیل میں جدول 1.1 اور 2019 کے ایکٹ کی تقابلی دفعات کو ظاہر کرتا ہے۔

RTI (Amendment) Act, 2019	RTI Act, 2005	Provision
ایکٹ اس پروویژن کو ہٹاتا ہے اور بتاتا ہے کہ مرکزی حکومت CIC اور ICs کے دفتر کی شرائط کو مطلع کرے گی۔	مرکزی سطح پر چیف اطلاعات کمشنر (CIC) اور اطلاعات کمشنر (Is) پانچ سال یا 65 سال کی عمر تک، جو بھی پہلے ہو، عہدہ سنبھالیں گے۔	Term
ایکٹ ان دفعات کو ہٹاتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ مرکزی اور ریاستی CIC اور ICs کی تنخواہوں، الاؤنسز، اور سروس کی دیگر شرائط و ضوابط کا تعین مرکزی حکومت کرے گی۔	CIC اور ICs کی تنخواہ بالترتیب چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمشنرز کے تنخواہ کے برابر ہوگی	Quantum of Salary
ایکٹ نے ان دفعات کو ہٹا دیا	ایکٹ کہتا ہے کہ CIC اور ICs کی تقرری کے وقت اگر وہ پچھلی سرکاری سروس کے لیے پنشن یا ریٹائرمنٹ کے دیگر فوائد حاصل کر رہے ہیں، تو ان کی تنخواہوں میں پنشن کے برابر رقم سے کمی کی جائے گی (i) مرکزی حکومت، (ii) ریاستی حکومتیں کے قانون کے تحت۔	Deduction in Salary

مرکزی اطلاعات کمیشن کے ممبران کی برطرفی اور معطلی

(Removal and suspension of the members of Central Information Commission)

مرکزی اطلاعات کمیشن (سی آئی سی) کے ممبران کو ہٹانے اور معطل کرنے سے متعلق دفعات معلومات کے حق (ترمیمی) ایکٹ 2019 میں بیان کی گئی ہیں۔ اہم نکات میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

- شرائط و ضوابط: یہ ایکٹ چیف اطلاعات کمشنر (CIC) اور اطلاعات کمشنروں کے لیے سروس کی شرائط و ضوابط بیان کرتا ہے، بشمول ان کی تنخواہیں، الاؤنسز اور دیگر مراعات۔
- دفتر کی مدت: CIC اور اطلاعات کمشنر پانچ سال کی مدت کے لیے یا 65 سال کی عمر تک پہنچنے تک، جو بھی پہلے ہو، خدمات انجام دیتے ہیں۔

- صدر کی طرف سے ہٹانا: صدر ہند کے پاس چیف اطلاعات کمشنر یا کسی بھی اطلاعات کمشنر کو ہٹانے کا اختیار ہے اگر وہ بد سلوکی یا نااہلی کے مرتکب پائے جائیں۔ تاہم، یہ صدر کی طرف سے کئے گئے ایک ریفرنس پر سپریم کورٹ کی طرف سے کی جانے والی تحقیقات کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے۔
- مخصوص حالات میں معطلی: ایکٹ چیف اطلاعات کمشنر یا کسی بھی اطلاعات کمشنر کی معطلی کی اجازت دیتا ہے اگر بد سلوکی یا نااہلی کے معاملے کی تحقیقات کی جا رہی ہوں۔ انکوائری کی اس مدت کے دوران متعلقہ رکن کو معطل کیا جاسکتا ہے۔
- یہ نوٹ کرنا اہم ہے کہ ان دفعات کا مقصد مرکزی اطلاعات کمیشن کے ممبران کے احتساب اور دیانتداری کو یقینی بنانا ہے جبکہ بدانتظامی یا نااہلی کی صورت میں ان کی برطرفی یا معطلی کے لیے ایک منصفانہ اور قانونی عمل فراہم کرنا ہے۔

17.4 مرکزی اطلاعات کمیشن: اختیارات اور فرائض

(Central Information Commission: Powers and Functions)

- مرکزی اطلاعات کمیشن (CIC) کے بنیادی اختیارات اور افعال کے کلیدی پہلو مندرجہ ذیل ہیں:
- ایپلوں اور شکایات کا فیصلہ: CIC حق معلومات کے قانون کے تحت دائر کی گئی ایپلوں اور شکایات کا فیصلہ کرنا جاری رکھے ہوئے ہے، لوگوں کو عوامی حکام سے معلومات حاصل کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔
 - فیصلوں کا جائزہ: اسے اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کرنے کا اختیار حاصل ہے۔
 - عمل درآمد کی نگرانی: CIC حق اطلاعات قانون ایکٹ کے نفاذ کی نگرانی کرتا ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ سرکاری حکام انکشاف کے تقاضوں کی تعمیل کریں۔
 - نفاذ کا طریقہ کار: یہ عوامی عہدیداروں پر عدم تعمیل یا گمراہ کن معلومات فراہم کرنے پر جرمانے عائد کر سکتا ہے۔
 - پالیسی کی سفارشات: CIC شفافیت کو فروغ دینے اور معلومات کے حق کو آسان بنانے کے لیے پالیسی میں تبدیلیوں کی سفارش کر سکتا ہے۔

17.5 حق اطلاعات قانون (ترمیمی) بل، 2019 میں حکومت کے جواز کی جانچ

(Examining the Government's Justification in the RTI (Amendment) Bill, 2019)

- حق اطلاعات قانون (ترمیمی) بل 2019 کے مقاصد اور وجوہات کے بیان نے مجوزہ تبدیلیوں کے لیے کئی جواز فراہم کیے ہیں۔ مرکزی اور ریاستی سطح پر اطلاعات کمشنروں کی تنخواہوں، الاؤنسز اور میعاد سمیت سروس کی شرائط و ضوابط سے متعلق مسائل کو حل کرنا ایک اہم دلیل تھی۔ حکومت نے دلیل دی کہ ان پہلوؤں میں یکسانیت اطلاعات کمیشنوں کی آزادی کو مضبوط کرے گی۔

اس ترمیم کا مقصد مرکزی اطلاعات کمیشن (CIC) اور ریاستی اطلاعات کمیشن (SICs) کے درمیان ان کی سروس کی شرائط سے متعلق برابری لانا ہے۔ حکومت نے دعویٰ کیا کہ ان شرائط کو ہم آہنگ کرنے سے حکمرانی کی مختلف سطحوں پر کمیشنوں کے معیاری اور موثر کام کو یقینی بنایا جائے گا۔

مزید برآں، جواز میں ادارہ جاتی سالمیت کی ضرورت اور اطلاعات کمیشنوں کی حیثیت اور وقار کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ حکومت نے زور دے کر کہا کہ اس ترمیم سے ان اداروں کو مضبوط بنانے، شفافیت کو فروغ دینے اور فیصلہ سازی کے عمل کو آسان بنانے میں مدد ملے گی۔

تاہم، ناقدین نے خدشات کا اظہار کیا کہ یہ تبدیلیاں اطلاعات کمیشنوں کی خود مختاری پر سمجھوتہ کر سکتی ہیں اور ممکنہ طور پر ان کی آزادانہ طور پر کام کرنے کی صلاحیت کو متاثر کر سکتی ہیں۔ حق اطلاعات قانون (ترمیمی) بل، 2019 کے ارد گرد ہونے والی بحث، اس طرح حکمرانی میں شفافیت اور جوابدہی کو برقرار رکھنے میں یکسانیت کو یقینی بنانے اور ان اہم اداروں کی خود مختاری کے تحفظ کے درمیان توازن قائم کرنے پر مرکوز تھی۔

17.6 ریاستی اطلاعات کمیشن (State Information Commission)

"ریاستی اطلاعات کمیشن" حق اطلاعات قانون ایکٹ، 2005 کے سیکشن 15 کے ذیلی سیکشن (1) کے تحت تشکیل دیا گیا ہے۔ ایکٹ کے سیکشن 15 تا 17 ریاستی چیف اطلاعات کمشنر (SCIC) اور ریاستی اطلاعات کمشنروں (ایس سی آئی سی) کی آئین، شرائط و ضوابط اور برطرفی کے لیے فراہم کرتے ہیں۔ (SICs) بالترتیب۔ SIC کے اختیارات اور افعال بشمول اپیلیں وصول کرنے اور جرمانہ عائد کرنے کا اختیار ایکٹ کے سیکشن 18-20 کے تحت زیر بحث آیا ہے۔ اس کے علاوہ، کمیشن کو سرکاری حکام کے کاموں کی نگرانی کرنے اور قانون کی دفعات کے نفاذ کے بارے میں ریاستی مقننہ کو رپورٹ بھیجنے کی ذمہ داری بھی سونپی گئی ہے۔ یہ ایکٹ کے موثر کام کے بارے میں سفارشات بھی پیش کر سکتا ہے۔

دفتر کی مدت اور سروس کی شرائط: *Term of Office and Conditions of Service*

- ریاستی اطلاعات کمیشن (SIC) کے چیف اطلاعات کمشنر اور اطلاعات کمشنر پانچ سال کی مدت کے لیے یا 65 سال کی عمر تک پہنچنے تک، جو بھی پہلے ہو، عہدہ رکھتے ہیں۔
- ان کی سروس کی شرائط و ضوابط کا تعین ریاست کے گورنر کرتے ہیں، اپنے فرائض کی انجام دہی میں آزادی اور غیر جانبداری کو یقینی بناتے ہیں۔

اختیارات اور فرائض (Powers and Functions)

- فیصلہ (Adjudication): ایس آئی سی ایک نیم عدالتی ادارے کے طور پر کام کرتا ہے، جو ریاست کے اندر معلومات کے حق (آرٹی آئی) ایکٹ سے متعلق ایپلوں اور شکایات پر فیصلہ کرتا ہے۔
- فیصلوں کا جائزہ (Review of Decisions) اس کو اختیار ہے کہ وہ اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کرے تاکہ کسی غلطی یا نگرانی کو درست کیا جاسکے۔

عمل درآمد کی نگرانی (Monitoring Implementation)

کمیشن شفافیت کی دفعات کے ساتھ تعمیل کو یقینی بناتے ہوئے، ریاستی سرکاری حکام میں حق اطلاعات قانون ایکٹ کے نفاذ کی نگرانی کرتا ہے۔ انفورسمنٹ (Enforcement): اس کے پاس RTI قانون کی عدم تعمیل یا گمراہ کن معلومات فراہم کرنے پر سرکاری اہلکاروں پر جرمانے عائد کرنے کا اختیار ہے۔

پالیسی کی سفارشات (Policy Recommendations)

اپنے مرکزی ہم منصب کی طرح، SIC شفافیت اور جوابدہی کو بڑھانے کے لیے پالیسی سفارشات دے سکتا ہے۔

شکایت وصول کرنے اور انکو آڑی کرنے کا اختیار (Power to Receive and Inquire into Complaint)

ایس آئی سی کو حق اطلاعات قانون ایکٹ کی عدم تعمیل کے خلاف شکایات موصول کرنے کا اختیار ہے، اور یہ حقائق کا پتہ لگانے اور مناسب کارروائی کرنے کے لیے انکو آڑی کر سکتا ہے۔

کمیشن کا اپیلی دائرہ اختیار (Appellate Jurisdiction of the Commission)

حق اطلاعات ایکٹ سے متعلق ریاستی سرکاری حکام کے فیصلوں یا اقدامات سے غیر مطمئن افراد SIC میں اپیل دائر کر سکتے ہیں۔ SIC کے فیصلے پابند ہیں اور سول عدالت کی طاقت رکھتے ہیں۔

جرمانہ عائد کرنے کا اختیار (Power to Impose Penalty)

ایس آئی سی کو سرکاری اہلکاروں پر جرمانے عائد کرنے کا اختیار ہے جو حق اطلاعات قانون ایکٹ کی دفعات کی تعمیل کرنے میں ناکام رہتے ہیں یا غلط معلومات فراہم کرتے ہیں۔

مانیٹرنگ اور رپورٹنگ کی طاقت (Power of Monitoring and Reporting)

ایس آئی سی کو ریاست کے اندر حق اطلاعات قانون ایکٹ کے مجموعی نفاذ کی سرگرمی سے نگرانی کرنے کا کام سونپا گیا ہے۔ یہ بہتری کے شعبوں کو اجاگر کرنے اور شفافیت کو بڑھانے کے لیے اقدامات تجویز کرنے والی رپورٹس جاری کر سکتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ ریاستی اطلاعات کمیشن اپنے اختیارات اور افعال کے ذریعے ریاستی سطح پر معلومات کے حق کو برقرار رکھنے، جو ابد ہی کو یقینی بنانے اور نظم و نسق میں شفافیت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

17.7 ریاستی اطلاعات کمیشن: ایک تنقیدی جائزہ

(State Information Commission: A Critical Analysis)

مرکز کی طرح ان کمیشنوں پر بھی بیک لاگ کیسز کا بوجھ ہے۔ عملہ کی کمی اور آسامیاں پُر نہ ہونے کی وجہ سے بیک لاگ کیسز بڑھ رہے ہیں۔ اکتوبر 2014 میں سب سے زیادہ ایپیلیں اور شکایات اترپردیش میں زیر التوا تھیں۔ لیکن، میزورم، سکم اور تریپورہ جیسی مثالیں بھی ہیں جن کا کوئی بیک لاگ نہیں ہے۔ کمیشن کے اختیارات صرف معلومات دینے اور کوئی کارروائی نہ کرنے تک محدود ہیں، خواہ بے ضابطگی ہو۔ تاہم، ریاستی اطلاعاتی کمیشن عوامی زندگی میں شفافیت کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس طرح یہ بدعنوانی، اقربا پروری، جبر اور اختیارات کے ناجائز استعمال سے نمٹنے میں مدد کر رہے ہیں۔

17.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- ریاستی اور مرکزی اطلاعات کمیشن حق اطلاعات قانون ایکٹ، 2005 کے سیکشن 12 کے تحت بنائے گئے ہیں۔
- مرکزی حکومت، ایک سرکاری گزٹ نوٹیفیکیشن کے ذریعے، مرکزی اطلاعات کمیشن قائم کرتی ہے، جب کہ ریاستی حکومتیں ریاستی اطلاعات کمیشن کے لیے بھی ایسا ہی کرتی ہیں۔
- مرکزی اطلاعات کمیشن چیف اطلاعات کمشنر اور زیادہ سے زیادہ دس مرکزی اطلاعات کمشنروں پر مشتمل ہوتا ہے۔
- چیف اطلاعات کمشنر اور اطلاعات کمشنر کا تقرر حق اطلاعات قانون ایکٹ کی دفعہ 12(3) کے تحت کیا جاتا ہے۔
- سیکشن 12(4) کے مطابق، چیف اطلاعات کمشنر مرکزی اطلاعات کمیشن کی جزل سپرنٹنڈنس، ڈائریکشن، اور مینجمنٹ رکھتا ہے۔
- چیف اطلاعات کمشنر ایکٹ (سیکشن 12(4)) کے تحت کسی دوسرے اتھارٹی کی ہدایات کے تابع ہوئے بغیر آزادانہ طور پر اختیارات کا استعمال کر سکتا ہے۔
- ایکٹ کے سیکشن 13 اور 14 چیف اطلاعات کمشنر اور اطلاعات کمشنر کے لیے سروس کی شرائط و ضوابط سے متعلق تفصیلات فراہم کرتے ہیں۔
- سیکشن 18-20 مرکزی اطلاعات کمیشن کے اختیارات اور افعال کا خاکہ پیش کرتے ہیں، بشمول ایپیلیں وصول کرنے اور جرمانے عائد کرنے کا اختیار۔

- کمیشن کو سرکاری حکام کے کاموں کی نگرانی اور ایکٹ کے نفاذ کے بارے میں پارلیمنٹ کو رپورٹیں پیش کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔
- کمیشن حق اطلاعات قانون ایکٹ کے موثر کام کو بڑھانے کے لیے سفارشات فراہم کر سکتا ہے۔
- ریاستی اطلاعات کمیشن ایپلوں کو ہینڈل کرتا ہے، معلومات کے حق کے مناسب نفاذ کو یقینی بناتا ہے۔
- چیف اطلاعات کمیشنز خود مختاری سے اختیارات کا استعمال کر سکتا ہے، بیرونی ہدایات سے آزاد، فیصلہ سازی میں غیر جانبداری کو یقینی بناتا ہے (سیکشن 12(4))۔

17.9 کلیدی الفاظ (Keywords)

اپیل کا دائرہ اختیار (Appellate Jurisdiction)

اس سے مراد بھارت میں ٹرائل کورٹ یا چلی عدالتوں کے فیصلوں کا جائزہ لینے، ترمیم کرنے اور ان پر نظر ثانی کرنے کی اپیل کورٹ (اعلیٰ عدالت) کی طاقت ہے

17.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

17.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- ریاستی اطلاعات کمیشن میں چیف اطلاعات کمیشنز اور اطلاعات کمیشنزوں کے لیے دفتر کی مدت کیا ہے؟

(a) 3 سال

(b) 5 سال

(c) 7 سال

(d) 10 سال

2- ریاستی اطلاعات کمیشن میں چیف اطلاعات کمیشنز اور اطلاعات کمیشنزوں کے لیے سروس کی شرائط و ضوابط کا تعین کون کرتا ہے؟

(a) صدر جمہوریہ

(b) وزیر اعظم

(c) وزیر اعلیٰ

(d) گورنر

3- رائٹ ٹو اطلاعات (آر ٹی آئی) ایکٹ سے متعلق ریاستی اطلاعات کمیشن کا بنیادی کردار کیا ہے؟

(a) قانون سازی کا مسودہ

(b) عدالتی تشریح

(c) نیم عدالتی فیصلہ

(d) ایگزیکٹو نفاذ

4- حق اطلاعات قانون سے متعلق ریاستی عوامی حکام کے فیصلوں یا اقدامات سے عدم اطمینان کی صورت میں، افراد کہاں اپیلیں دائر کر سکتے ہیں؟

(a) سپریم کورٹ

(b) ہائی کورٹ

(c) ریاستی اطلاعات کمیشن

(d) مرکزی اطلاعات کمیشن

5- رائٹ ٹو اطلاعات کمیشن کو حق اطلاعات قانون ایکٹ کی تعمیل کو نافذ کرنے کا کیا اختیار ہے؟

(a) گرفتاری کا اختیار

(b) ٹیکس لگانے کا اختیار

(c) جرمانے عائد کرنے کا اختیار

(d) وارنٹ جاری کرنے کا اختیار

6- اسٹیٹ اطلاعات کمیشن کے فیصلوں پر نظر ثانی کرنے کا اختیار کس کے پاس ہے؟

(a) ہندوستان کے صدر

(b) ریاست کا گورنر

(c) چیف اطلاعات کمشنر

(d) ہائی کورٹ

7- حق اطلاعات قانون ایکٹ، 2005 کے مطابق مرکزی اطلاعات کمیشن (سی آئی سی) کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(a) فوجداری قوانین کا نفاذ

(b) شفافیت اور احتساب کو فروغ دینا

(c) سول تنازعات کو نمٹانا

(d) انتخابات کا انعقاد

8- مرکزی اطلاعات کمیشن میں چیف اطلاعات کمشنر کی تقرری کیسے کی جاتی ہے

(a) ہندوستان کے صدر کی طرف سے

(b) وزیر اعظم کی طرف سے

(c) مرکزی حکومت کی طرف سے ایک سرکاری گزٹ نوٹیفکیشن کے ذریعے۔

(d) عوامی انتخابات کے ذریعے

9- حق اطلاعات قانون ایکٹ کا کون سا سیکشن چیف اطلاعات کمشنر کو بیرونی ہدایات کے بغیر آزادانہ طور پر اختیارات استعمال کرنے کی خود

مختاری دیتا ہے؟

(a) 10

(b) 12(3)

(c) 12(4)

(d) 18

10- آرٹی آئی ایکٹ میں ترمیم کب ہوئی؟

(a) 2009

(b) 2010

(c) 2019

17.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. مرکزی اطلاعاتی کمیشن کی اہم ذمہ داریوں کو قلم بند کیجیے۔
2. چیف اطلاعات کمشنر اور اطلاعات کمشنرز کے لیے سروس کی شرائط و ضوابط تحریر کیجئے۔
3. ریاستی اطلاعات کمیشن کے اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کی اختیار اور اس کی اہمیت واضح کیجئے۔
4. مرکزی اطلاعات کمیشن کی طرف سے قائم کردہ اپیلی مشینری کا کیا مقصد ہے؟ لکھیے۔
5. آرٹی آئی ایکٹ کا سیشن 12(4) کس چیز کی وضاحت کرتا ہے؟ تحریر کیجئے۔

17.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. مرکزی اطلاعات کمیشن پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔
2. مرکزی اطلاعات کمیشن 2009 کے بل میں ترمیم پر حکومت کے جواز (justification) کا تجزیہ پیش کیجئے۔
3. مرکزی اطلاعات کمیشن 2009 اور ترمیم شدہ 2019 کا تقابلی جائزہ کیجئے۔

17.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Awasthi, S. K. (2008). *The Right to Information Act, 2005*. Allahabad, India: Dwivedi Law Agency.
2. Barowalia, J.N. (2006). *Commentary on the Right to Information Act, 2005*. Delhi, India: Universal Law Publishing.
3. Chandranshu Mehta v. CPIO & ALA Ministry of Law & Justice & Anr. CIC/MCULT/A/2019/112562/DOLAF-BJ.
4. Das, P.K. (2005). *The Right to Information Act, 2005*. Delhi, India: Universal Law Publishing Co. Pvt. Ltd.
5. Gandhi, S. & Kachare, P. (2016). *RTI Act, Authentic Interpretation of the Statute*. Mumbai, India: Vakils, Feffer, and Simons Pvt Ltd.
6. Goel, S.L. (2007). *Right to Information and Good Governance*. New Delhi, India: Deep & Deep Publications Pvt. Limited.

اکائی 18— لوک پال اور لوک آئیکت

(Lokpal and Lokayukta)

اکائی کے اجزا:

تمہید	18.0
مقاصد	18.1
رشوت ستانی کی وجوہات	18.2
ہندوستان میں رشوت ستانی	18.3
رشوت ستانی کی مختلف اقسام	18.4
بدعنوانی کے اثرات	18.5
رشوت سے نمٹنے کے اقدامات	18.6
لوک پال	18.7
لوک پال کی تاریخ	18.7.1
لوک پال کی ساخت	18.7.2
لوک پال کے اختیارات	18.7.3
لوک پال کے فرائض	18.7.4
لوک پال کا دائرہ اختیارات	18.7.5
لوک آئیکت	18.8
لوک آئیکت کی ساخت	18.8.1
لوک آئیکت کی اہلیت	18.8.2
لوک آئیکت سلیکشن کمیٹی	18.8.3
لوک آئیکت کے اختیارات	18.8.4
لوک آئیکت کے فرائض	18.8.5

لوک آئیکت کی میعاد	18.8.6
اکتسابی نتائج	18.9
کلیدی الفاظ	18.10
نمونہ امتحانی سوالات	18.11
معروضی جوابات کے حامل سوالات	18.11.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	18.11.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	18.11.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	18.12

18.0 تمہید (Introduction)

اس اکائی میں طلباء لوک پال اور لوک آئیکت سے متعلق معلومات کو حاصل کریں گے۔ لوک پال اور لوک آئیکت مرکز اور ریاست میں وزیروں اور اعلیٰ افسروں کی بد عنوانی سے متعلق شکایات کی جانچ کرنے کا اہم ہتھیار ہے۔ لوک پال اور لوک آئیکت رشوت ستانی کی جانچ کرتا ہے۔ لوک پال اور لوک آئیکت کا مطالعہ کرنے سے پہلے ہمیں رشوت ستانی کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ رشوت ستانی کے لفظی معنی وہ رویہ جو کسی طرح سے غیر اخلاقی اور نامناسب ہو جب کوئی انسان عدالتی نظام کے جائز اصولوں کے مخالف جا کر اپنے ذاتی مفاد کو حاصل کرنے کے لیے غلط رویہ اختیار کرنے لگتا ہے تو وہ انسان بد عنوان انسان کہلاتا ہے۔ ہندوستان سونے کی چڑیا کہلانے والے ملک میں رشوت ستانی اپنی جڑیں مضبوط کر رہا ہے۔ ہندوستان میں بہت سے انسان موجود ہیں جو رشوت ستانی میں ملوث ہیں۔ آج پوری دنیا میں ہندوستان رشوت ستانی کے معاملے میں 94 ویں مقام پر ہے۔ رشوت ستانی کے مختلف رنگ اور شکلیں موجود ہیں۔ رشوت، کالا بازاری، جان بوجھ کر دام میں اضافہ کرنا، سستا سامان لاکر مہنگے دام میں فروخت کرنا وغیرہ بد عنوانی ایک عالمی رجحان ہے اور یہ ہر جگہ موجود ہے اس مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ہمارے معاشرے میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ جیسے جیسے ملک ترقی کرتا ہے بد عنوانی بھی حکومت اور عوام کو دھوکہ دینے کے نئے طریقے ایجاد کرتے ہیں۔

18.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ،

- ہندوستان میں رشوت ستانی کی تاریخ، وجوہات اور اقسام کا مطالعہ کریں گے۔
- رشوت ستانی کے اثرات اور اس کی تردید کے اقدامات کے بارے میں جانیں گے۔
- لوک پال کی تاریخ، ساخت، اختیارات اور فرائض کا مطالعہ کریں گے۔

- لوک آئیکت کی تاریخ، ساخت، اختیارات اور فرائض کا مطالعہ کریں گے۔

18.2 رشوت ستانی کی وجوہات (Causes of Corruption)

رشوت ستانی ایک بیماری کے مانند ہے۔ آج دنیا میں رشوت بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس کی جڑیں تیزی سے مضبوط ہو رہی ہے اگر وقت رہتے اسے ختم نہیں کیا گیا تو یہ پورے ملک کو اپنے چپیٹ میں لے لے گا۔ بد عنوانی کا اثر بہت وسیع ہے۔ یہ ایک سماجی مسئلہ ہے جو مختلف ڈگریوں اور شکلوں میں موجود ہوتا ہے۔

آج بد عنوانی ایک عالمی مدا ہو گیا ہے۔ یہ تمام ممالک، ترقی یافتہ اور ترقی پذیر، سرکاری اور خانگی اداروں کے ساتھ ساتھ غیر منافع بخش اور خیراتی اداروں میں موجود ہے۔ بد عنوانی معاشی ترقی اور ملک کو جدید بنانے کے عمل میں ایک بڑی رکاوٹ سمجھا جاسکتا ہے۔ بد عنوانی سماجی یا معاشرے پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ بد عنوانی اعتماد کو ختم کرتی ہے۔ جمہوریت کو کمزور کرتی ہے، معاشی ترقی کو روکتی ہے وار عدم مساوات، غربت، سماجی تقسیم اور ماحولیاتی بحران کو مزید بڑھاتی ہے۔ بد عنوانی ان پالیسیوں اور پروگرام کو کمزور کرتی ہے جن کا مقصد غربت کو کم کرنا ہے۔ رشوت ستانی کے مختلف وجوہات ہیں:

- رشوت لینا
- چناؤ میں دھاندلی
- بلیک میل کرنا
- ٹیکس چوری
- جھوٹی گواہی
- جھوٹا مقدمہ
- امتحان میں نقل کرنا
- طالب علمو کا غلط تہنیش کرنا
- ہفتہ وصولی
- جبرن چندہ وصولنا
- عدالت کے ذریعہ غلط فیصلہ کرنا
- پیسہ لے کر ووٹ دینا
- ووٹ کے لیے پیسہ اور شراب وغیرہ تقسیم کرنا
- پیسہ لے کر رپورٹ شائع کرنا
- اپنے کاموں کو کروانے کے لیے نقد رقم دینا وغیرہ

رشوت ستانی یا بد عنوانی کسی بھی میدان میں موجود ہو سکتی ہے چاہے وہ تجارت ہو، حکومت، عدالت، میڈیا، سول سوسائٹی، محکمہ صحت، تعلیم اور کھیل وغیرہ میں بھی موجود ہو سکتی ہے۔ رشوت ستانی میں سیاستداں، سرکاری عملہ، دفتر شاہی، تجارتی لوگ اور پارلیمنٹ اراکین وغیرہ تمام ملوس ہوتے ہیں۔

18.3 ہندوستان میں رشوت ستانی یا بد عنوانی (Corruption in India)

ہندوستان میں کوئی بھی میدان ایسا نہیں ہے جو رشوت ستانی یا بد عنوانی سے بچا ہو۔ ہندوستان میں اس کی جڑیں بہت مضبوط ہیں۔ آج ہندوستان میں بد عنوانی ہر میدان میں بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ کالا بازاری یعنی جان بوجھ کر چیزوں کے داموں میں اضافہ کرنا، صحت کے میدان میں جان بوجھ کر غلط آپریشن کر کے پیسے وصولنا، ہر کام پیسہ لے کر کرنا، کسی بھی ایشیا کو سستالا کر مہنگے داموں میں فروخت کرنا، چناؤ میں دھاندلی کرنا، ٹیکس چوری کرنا، امتحان میں نقل، طالب علموں کا امتحان میں غلط تشخیص کرنا، ہفتہ وصولی کرنا۔

ہندوستان میں بڑے پیمانہ پر بد عنوانی کے گھوٹالے:

ہندوستان میں بد عنوانی ایک ایسا مسئلہ ہے جو مرکزی ریاست اور مقامی حکومت کی معیشت کو گھوٹالے متاثر کرتا ہے۔ بد عنوانی سماج میں ایک بہت بڑی برائی ہے۔ آج دنیا کی سب سے بڑا مسئلہ بد عنوانی ہے۔ کسی بھی ملک کی معاشی نظام میں بد عنوانی دیمک کی طرح ہوتی ہے جو اسے کھوکھلا کر دیتی ہے۔

1- بوفورس گھوٹالہ	64 کروڑ روپیہ
2- یوریا گھوٹالہ	133 کروڑ روپیہ
3- چار اگھوٹالہ	950 کروڑ روپیہ
4- شیر بازار گھوٹالہ	4000 کروڑ روپیہ
5- ستیم گھوٹالہ	7000 کروڑ روپیہ
6- اسٹیم پیپر گھوٹالہ	43 ہزار کروڑ روپیہ
7- کامن ویلتھ گیمس گھوٹالہ	70 ہزار کروڑ روپیہ
8- ٹوجی اسپکٹرم گھوٹالہ	1 لاکھ کروڑ روپیہ
9- اناج گھوٹالہ	2 لاکھ کروڑ روپیہ
10- کونڈہ گھوٹالہ	12 لاکھ کروڑ روپیہ

- 11- آدرش ہاؤسنگ اسکیم 18978 کروڑ روپیہ
- 12- ہوالا اسکیم 8000 کروڑ روپیہ
- 13- اسٹاک مارکیٹ اسکیم 3500 کروڑ روپیہ
- 14- مدھو کوڑا اسکیم 4000 کروڑ روپیہ

18.4 رشوت ستانی یا بد عنوانی کی مختلف قسمیں (Different types of Corruption)

آج دنیا میں کوئی بھی ایسا میدان نہیں ہے جو رشوت ستانی یا بد عنوانی سے اچھوتا ہو۔ اس لیے رشوت ستانی یا بد عنوانی کو تقسیم کرنا آسان نہیں ہے پھر بھی رشوت ستانی یا بد عنوانی کی 4 قسمیں بیان کی جا رہی ہیں۔

1. سیاسی بد عنوانی یا رشوت ستانی
2. انتظامی بد عنوانی یا رشوت ستانی
3. تجارتی بد عنوانی یا رشوت ستانی
4. تعلیمی بد عنوانی یا رشوت ستانی

1- سیاسی بد عنوانی یا سیاسی رشوت ستانی (Political Corruption)

سیاسی بد عنوانی سب سے اہم قسم ہے جس کی سرپرستی میں بد عنوانی کے تمام قسمیں پھلتی پھولتی ہیں۔ اس کے تحت پارلیمنٹ اور اسمبلی کے انتخاب جیتنے کے لیے استعمال کیا گیا بد عنوانی آتی ہے۔ دنیا میں ایسا کوئی بھی کام اور ہتھکنڈا نہیں جو ہندوستان میں انتخاب میں فتح حاصل کرنے کے لیے استعمال نہ کیا جاتا ہو۔ اس وجہ سے انتخاب میں فتح حاصل کرنے والی جماعت حکومت تشکیل کرتی ہے جس سے مرکز اور ریاستوں کی تمام حکمرانی اسی کے ہاتھ میں آجاتی ہے۔

2- انتظامی بد عنوانی یا انتظامی رشوت ستانی (Administrative Corruption)

انتظامی بد عنوانی بھی بد عنوانی کی ایک اہم قسم ہے۔ جس کے تحت سرکاری، نیم سرکاری، غیر سرکاری اداروں، ادارہ جاتوں یا خدمات میں موجود وہ تمام عہدہ دار شامل ہوتے ہیں جو ذات پرستی، اقربا پروری، کسی طرح کے دباؤ یا لالچ اور کسی اور وجہ سے نااہل لوگوں کی تقرری کرتے ہیں انہیں ترقی دیتے ہیں اپنی دمد دای کو نظر انداز کرتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے ماتحت ملازمین کی سرپرستی یا پناہ دیتے ہیں یا اپنے کسی عمل یا طرز عمل سے ملک کو کسی بھی محاذ پر کمزور کرتے ہیں۔ اس طرح کے عہدہ دار اپنی اور اپنے تنظیم کی امیز خراب کرتے ہیں۔ یہ عہدہ دار چاہے غلط کوٹہ پر مٹ دینے والا عہدہ دار ہو یا فوج کے راز فاس بیرونی ممالک کو بیچنے والا فوجی عہدہ دار ہو یا ٹھیکیداروں سے رشوت لے کر پبل، سرکاری

عمار تیں وغیرہ بنانے والا انجینئر ہو یا غیر منصفانہ فیلے کرنے والا عدالت کا منصف ہو یا مجرموں کی سرپرستی کرنے والا پولیس عہدہ دار بھی اس قسم کے رشوت ستانی کے زد میں شامل ہوتے ہیں۔

3- تجارتی بد عنوانی یا رشوت ستانی (Business Corruption)

تجارتی بد عنوانی یا رشوت ستانی بھی بد عنوانی کی ایک اہم قسم ہے۔ جس کے تحت مختلف اشیاء میں ملاوٹ، ناقص اشیاء تیار کر کے اچھے داموں میں فروخت کرنا، مقررہ نرخ سے زائد قیمت وصول کرنا، کسی خاص اشیاء کی قلت پیدا کر کے عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنا، ٹیکس بناتے بھی چوری اور دیگر کرپٹ طریقہ کو اپنانا والے ملوث ہیں جو ملک اور معاشرے کو کمزور کر رہے ہیں۔

4- تعلیمی بد عنوانی یا رشوت ستانی (Educational Corruption)

تعلیمی بد عنوانی بھی بد عنوانی کی ایک اہم قسم ہے۔ تعلیم جیسا مقدس شعبہ میں بد عنوانی کے انکشن سے اچھوتا نہیں رہا ہے۔ آج ڈگری سے زیادہ شفا رش، قابلیت سے زیادہ چاہلوسی، محنت سے زیادہ پیسے کی طاقت ہونے کی وجہ سے تعلیم کا مسلسل زوال ہو رہا ہے۔

18.5 بد عنوانی کے اثرات (Consequences of Corruption)

بد عنوانی انتہائی اخلاقی ہے جتنا ترقی کا مسئلہ۔ یہ سرمایہ کاری کے منصوبہ اور دیگر تجارتی لین دین اور معاشرے کے انتہائی سماجی اور سیاسی تانے بانے پر فیصلہ سازی کے پورے عمل کو مسخ کر سکتا ہے۔ ہندوستان میں بد عنوانی معاشرے کے لیے ایک کینسر کی طرح ہے۔ یہ ہندوستانی اقتصادیات، جموری اور سیاسی نظام کو تباہ اور برباد کر رہا ہے۔ بد عنوانی کی وجہ سے عوامی آمدنی میں کمی ہوتی ہے اور عوامی اخراجات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح یہ بڑے مملکتی خزانہ کے خسارہ میں مدد کرتا ہے۔ جس سے حکومت کے لیے ایک مضبوط مالیاتی پالیسی چلانا مشکل ہو جاتا ہے۔ بد عنوانی سے آمدنی میں عدم مساوات کے امکان زیادہ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ بہتر طرح سے تعینات افراد کو باقی آبادی کی قیمت پر حکومتی سرگرمیوں سے فائدہ اٹھانے کے اجازت دیتا ہے۔ بد عنوانی بازار یا منڈیوں اور وسائل کی تقسیم کو برباد کر دیتی ہے کیونکہ یہ سرکار کو ضروری ریگولٹریز کنٹرولز اور معائنہ چھان بین کو درست کرنے کی صلاحیت کو کم کر دیتی ہے۔ یہ ایک من مانے طور پر کام کرتا ہے اور حکومت کے بنیادی کردار کو کم کرتا ہے۔ بازار کی معیشت کی قانونی حیثیت کو کم کرتی ہے اور غریبی میں اضافہ کرتا ہے۔

ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے۔ جمہوریت کے بنیادی اصول کے مطابق ہندوستانی آئین یہ فراہم کرتا ہے کہ مقننہ کی اجازت کے بغیر کوئی ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ ٹیکس سے حاصل ہونے والی رقم عوام کی قیمت دولت ہوتی ہے۔ لیکن کالا دھن بد عنوانی کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے۔ کالا دھن بد عنوانی کے لیے آکسین کی طرح ہوتا ہے۔ ایک بین الاقوامی رپورٹ کے مطابق اور بھی بہت کچھ غیر ملکی بینکوں میں جمع کالے دھن کی رقم ہے۔ اگر یہ تمام کالا دھن ہندوستان میں واپس لایا جائے تو ہندوستان کا بجٹ اگلے 30 سال تک بغیر کسی ٹیکس کے بنایا جاسکتا ہے۔ یہ کالا دھن ہمارے جمہوری نظام کو تباہ کر رہا ہے۔ سیاسی بد عنوانی نا انصافی اور قانون کی حکمرانی کو نظر انداز کرتی ہے۔ بنیادی انسانی حقوق اور آزادی خطرہ میں ہے کیونکہ اہم عدالتی فیصلہ متعلقہ فریقین کی بے گناہی یا جرم کے بجائے عدالتی اہلکاروں کو دی گئی بد عنوانی رشوت کی

حد پر مبنی ہوتے ہیں۔ پولیس کی تحقیقات اور گرفتاریاں ٹھوس قانونی بنیادوں کے بجائے سیاسی انتقام یا ذاتی انتقام پر مبنی ہو سکتی ہے۔ بد عنوانی کے سماجی و سیاسی نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے ہندوستان کی سپریم کورٹ نے کہا کہ مہذب معاشرے میں بد عنوانی کینسر جیسی بیماری ہے۔

18.6 رشوت ستانی سے نمٹنے کے اقدامات (Measures to Combat Corruption)

بد عنوانی یا رشوت ستانی کو روکنے کے لیے حکومت کے ذریعہ بد عنوانی مخالف قانون تشکیل کرنا اور حکومت اور عوام کو عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ صرف حکومت اور حکومت کی نوکری کرنے والے لوگ زیادہ بد عنوانی میں ملوث ہوتے ہیں۔ حقیقت میں عوام اور خانگی اداروں میں نوکری کرنے والے بھی بد عنوانی میں ملوث ہوتے ہیں، بد عنوانی کو روکنے کے طریقے مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں:

- پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں کے ذریعہ سخت قانون کو تشکیل کیا جائے۔
- عدلیہ کے ذریعہ یہ حکم جاری کیا جائے کہ بد عنوانی میں ملوث لوگوں اور اداروں پر فوراً کارروائی کی جائے۔
- پولیس انتظامیہ اور دیگر مخالف بد عنوانی ٹیم کی اصلاح کی جائے۔
- انٹرنیٹ کے ذریعہ کئے جا رہے بد عنوانی پر فوراً روک لگائی جائے۔
- ان تمام لوگوں پر سخت کارروائی کی جائے جو ملک اور بیرونی ملکوں سے مدد حاصل کرتے ہیں۔
- تمام عہدے داروں کا وقتاً فوقتاً جانچ پڑتال کی جائے۔
- لوگوں کو اخلاقیات کی تعلیم دی جائے۔
- عدالت میں معاملات جلد از جلد ختم کیا جائے۔
- انتظامی معاملات میں شفافیت قائم کریں اور عوام کی شراکت رپ موردینا چاہیے۔
- تمام دفاتر میں CCTV کیمرے کا انتظام کیا جائے۔
- 2013 بد عنوانی ختم کرنے کا قانون کو نافذ کیا جائے جس میں واضح طرح سے ذکر ہے کہ بد عنوانی میں ملوث لوگوں کو سخت سزا دینی چاہیے۔
- بد عنوانی کرنے والے کی حمایت نہیں کرنی چاہیے۔ ہمیشہ بد عنوانی کی مخالفت کرنے سے بد عنوانی کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔
- بد عنوانی کو ختم کرنے کے لیے شفافیت کو اپنانا ہوگا۔

18.7 لوک پال (Lokpal)

لوک پال اور لوک ایکٹ قانون 2013ء کے تحت مرکز کے لیے لوک پال اور ریاستوں کے لیے لوک ایکٹ ادارے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ یہ ادارے بغیر کسی آئینی حیثیت والی قانونی ادارے ہیں یہ Ombudsman کا کام کرتی ہیں اور کچھ طے شدہ درجہ کے سرکاری عہدہ داروں کے خلاف جو رشوت ستانی میں ملوث ہوں ان کی جانچ کرتے ہیں۔ یہ ہندوستان اور بیرون ملک میں اعلیٰ عہدہ داروں پر لاگو ہوگا۔

رشوت ستانی کے خلاف جانچ کرنے کے لیے ہندوستان میں کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے جو آزاد طور پر سرکاری عہدہ داروں کی جانچ کرے جیسے کہ CBI وزارت داخلہ کے زیر نگرانی، انکن ٹیکس وزارت مالیات کے زیر نگرانی میں اور IB وزیر اعظم کے دفتر کی نگرانی میں کام کرتا ہے۔ اس طرح ہندوستان میں جتنی بھی ایجنسی ہیں کسی نہ کسی وزارت کے تحت کام کرتی ہیں ایسے میں کوئی بھی ایجنسی اپنے محکمہ کی جانچ نہیں کر سکتی ہیں اس لیے ہمیشہ ایک ایسی ایجنسی تشکیل کرنے کی مانگ کی جاتی تھی جو حکومت اور وزارت دونوں سے بھی اوپر ہو اور اسے ہی لوک پال اور لوک آئیکت بل کہا گیا۔

18.7.1- لوک پال کی تاریخ (History of Lokpal)

لوک پال یعنی Ombudsman کا ادارے کی سرکاری شروعات سال 1809ء میں سویڈن میں ہوئی۔ بیسویں صدی میں Ombudsman کا ارتقاء ہوا اور یہ دوسری عالمی جنگ کے بعد تیزی سے آگے بڑھا۔ 1962ء میں نیوزیلینڈ اور ناروے میں یہ نظام تسلیم کیا گیا۔ 1967ء میں انگلینڈ نے اس ادارے کو تسلیم کیا۔ گویا نہ پہلا ترقی یافتہ ملک تھا جس نے 1966ء اس ادارہ کو قبول کیا۔ اس کے بعد ماریشش، سنگاپور، ملیشیا کے ساتھ ہندوستان نے بھی اسے تسلیم کیا۔ ہندوستان میں آئینی Ombudsman کا تصور سب سے پہلے 1960ء کی شروعات میں وزیر قانون اشوک کمار سین نے پارلیمنٹ میں پیش کیا تھا۔ ہندوستان میں لوک پال اور لو آئیکت لفظ مشہور وکیل کشمن سنگھوی نے 1963ء میں پیش کیا تھا۔ 1966ء میں پہلی انتظامی اصلاحات کمیشن نے سرکاری عہدہ داروں کے خلاف شکایتوں کی جانچ کے لیے مرکزی سطح پر اور ریاستی سطح پر دو آزاد اداروں کو قائم کرنے کی سفارش کی تھی اس کے بعد 1968ء میں اس بل کو لوک سبھا میں پیش کیا گیا تھا۔ لیکن لوک سبھا میں بھی یہ قانون نہیں بن سکا۔ 2011ء تک قانون پیش کرنے کی 8 مرتبہ کوشش کی گئی لیکن تمام مرتبہ ناکامی حاصل ہوئی۔ 2002ء میں ایم۔ این وینکٹ چلیا کی صدارت میں آئین کی طریقہ کار کی تجزیہ کے لیے تشکیل کمیشن لوک پال اور لوک آئیکت کے تقرر کے لیے سفارش کرتے ہوئے وزیر اعظم کو اس کے دائرہ سے باہر رکھنے کی بات کی۔ 2005ء میں وید پامولی کی صدارت میں دوسرے انتظامی اصلاحات کمیشن نے سفارش کی کہ لوک پال کا عہدہ جلد سے جلد قائم کیا جائے۔ 2011ء میں حکومت پر نیو مکھرجی کی صدارت میں وزیروں کے ایک گروہ پر لگام لگانے کے لیے مشورہ دینے اور لوک پال قانون کے تجویز کی جانچ کرنے کے لیے تشکیل دیا۔ 2013ء میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوان میں لوک پال اور لوک آئیکت قانون پیش کیا گیا۔ 1/ جنوری 2014 کو صدر جمہوریہ نے اسے اپنی رضامندی ظاہر کر دی اور 16/ جنوری 2014 کو یہ نافذ ہو گیا۔

18.7.2- لوک پال کی ساخت (Structure of Lokpal)

لوک پال ایک کثیر رکنی ادارہ ہے۔ لوک پال کے دفتر کا ایک صدر اور اس کے 8 رکن ہوتے ہیں۔ لوک پال ادارہ کا صدر ہندوستان کا سابق چیف جسٹس ہونا چاہیے یا سپریم کورٹ کا سابق جج ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کو بھی لوک پال ادارہ کا صدر مقرر کیا جاسکتا ہے جو ایک معصوم، ایماندار اور بہترین صلاحیت کا حامل شخص ہو اس کے علاوہ اس کو کچھ خاص زمروں میں کم از کم 25 سال کا خصوصی علم اور مہارت بھی

حاصل ہونی چاہیے۔ وہ شخص لوک پال کے صدر بننے کے اہل ہوں گے جن کو مخصوص زمروں جیسے انسداد، بدعنوانی، پالیسی، نظم و نسق عامہ، ویکھیلنس، مالیات، قانون، بہا اور بیکننگ اور انتظامیہ میں کم سے کم 25 سالوں کا مخصوص علم اور تجربہ حاصل ہو۔

لوک پال کے رکن کو دو زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں 50 فیصد قانونی اور 50 فیصد رکن درجہ فہرست ذاتوں اور درجہ فہرست قبائلوں، پسماندہ ذاتوں، اقلیتوں اور خواتین میں سے ہوں گے۔ لوک پال کے قانونی رکن وہ سپریم کورٹ کے سابق جج یا ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ جو دیگر رکن ان کے وہیں اہلیت کے معیار ہیں جو لوک پال کے لیے ہیں۔ لوک پال کی عمر 70 سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ اس سے زیادہ کی عمر کے لوگوں کو لوک پال کے طور پر مقرر نہیں کیا جاسکتا ہے۔

لوک پال کے صدر اور اراکین کی میعاد 5 سال ہوگی۔ اراکین تقرر سلیکشن کمیٹی کی سفارش پر صدر جمہوریہ کے ذریعہ انجام دیا جاتا ہے۔

لوک پال کا انتخاب سلیکشن کمیٹی کے ذریعہ کیا جاتا ہے اس کمیٹی میں کل 5 لوگ ہوتے ہیں اور ملک کے وزیر اعظم اس کمیٹی کے سربراہ ہوتے ہیں۔ لوک پال کی سلیکشن کمیٹی میں جن 5 لوگوں کو شامل کیا گیا ہے ان میں پہلا ملک کا وزیر اعظم، دوسرا لوک سبھا کا اسپیکر، تیسرا چیف جسٹس، چوتھا اپوزیشن کا چیرمین اور آخری مشہور قانون دان جسے صدر جمہوریہ نے منتخب کیا ہے لوک پال کا انتخاب اس کمیٹی کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

18.7.3- لوک پال کے اختیارات (Powers of Lokpal)

لوک پال لوگوں کی حفاظت کرنے والا ہوتا ہے اس کا اہم مقصد ہندوستانی سیاست میں تمام تنظیموں پر بدعنوانی کو ختم کرنا ہوتا ہے اور بدعنوانوں سے عوام کی حفاظت کرنا ہوتا ہے۔

- لوک پال کسی بھی عوامی عہدہ دار کے اثاثوں، آمدنیوں، رسیدوں اور فوائد کو ضبط کرنے کا اختیار جو بدعنوان طریقوں سے حاصل کیے گئے ہیں۔
- لوک پال کو بدعنوانی کے الزامات میں ملوث سرکاری ملازمین کے تبادلے اور معطلی کی سفارش کرنے کا اختیار فراہم کیا گیا ہے۔
- لوک پال کو ابتدائی تفتیش کے دوران ریکارڈ کی تباہی کو روکنے کے لیے ہدایات دینے کا اختیار ہے۔
- اس کو عدالت کے جج کا اختیار فراہم کیے گئے ہیں اور سی بی آئی کو ہدایات دینا ہے۔
- لوک پال کے انکوائری ونگ کو کچھ معاملات میں سول کورٹ کے اختیارات فراہم کیے گئے ہیں۔
- لوک پال کو حکومت یا قابل اتھارٹی کے مقام پر اعلیٰ عہدہ داروں کے خلاف مقدمہ چلانے کی منظوری دینے کا اختیار ہے۔
- لوک پال کو سی بی آئی کو صحیح سمت دینے کا اختیار ہے۔
- لوک پال کو کسی بھی معاملے سے متعلق شکایات کی انکوائری کرنے کا اختیار ہے۔

18.7.4- لوک پال کے فرائض (Functions of Lokpal)

لوک پال کے اہم فرائض مندرجہ ذیل ہیں:

- لوک پال کے اہم فرائض عوام کی شکایت کو سماعت فرمانا اور غیر ضروری طور پر ان کا ازالہ کرنا ہوتا ہے۔
- کسی بھی سرکاری ملازم کی طرف سے بد تمیزی کے خلاف سخت کارروائی کرتا ہے۔
- لوک پال ملازمین کے خلاف شکایت درج کرتا ہے۔
- لوک پال بد عنوانی کے خلاف جانچ کرتا ہے۔
- لوک پال کسی عام عہدہ دار کے ذریعہ بھی سرکاری ملازمین کے خلاف موصول ہونے والی شکایت کی تحقیقات اور انکوائری کرتا ہے۔
- اگر کسی بھی جانچ کے ذریعہ عہدہ دار قصور وار پایا جاتا ہے تو وہ اس کے خلاف ضابطہ اخلاق کے تحت سزا کو یقینی بناتا ہے۔
- جرم ثابت ہونے پر لوک پال عہدہ دار کا لائسنس، سرکاری دستاویزات وغیرہ منسوخ کر سکتا ہے۔
- لوک پال تمام سرکاری عہدہ داروں پر نظر رکھتا ہے اور اگر وہ قانون کے مطابق اپنے فرائض انجام نہیں دیتے ہیں تو ان کے خلاف مناسب کارروائی کر سکتا ہے۔

18.7.5- لوک پال کا دائرہ اختیار (Jurisdiction of Lokpal)

اس کے دائرہ میں مندرجہ ذیل آتے ہیں:

- وزیر اعظم
- وزیر
- پارلیمنٹ کے اراکین
- مرکزی حکومت کے گروپ A, B, C, D کے عہدہ دار اور ملازم آتے ہیں۔

لوک پال کون نہیں ہو سکتا ہے:

- پارلیمنٹ کے اراکین یا کسی ریاست کے اسمبلی کارکن۔
- وہ شخص جو کسی بھی قسم کی اخلاقی بد عنوانی کا مجرم پایا گیا ہو۔
- وہ شخص جس کی عمر چیر پرسن یا ممبر کے عہدہ پر آنے کے وقت تک 45 سال کی نہ ہو۔
- پنچایت یا کارپوریشن کا ممبر۔
- وہ شخص جسے ریاست یا مرکزی حکومت کی ملازمت سے برخواست یا ہٹا دیا گیا ہو۔
- لوک پال اپنے عہدہ سبکدوس ہونے کے بعد صدر اور اراکین پر کچھ کام کرنے پر پابندی عائد کر دی جاتی ہے۔

- لوک پال کو دوبارہ صدر اور ممبر نہیں بنایا جاسکتا ہے۔
- انہیں کوئی سفارتی ذمہ داری نہیں دی جاسکتی اور انہیں UTI کا انتظامیہ مقرر کیا جاسکتا ہے۔
- وہ عہدہ سے سبکدوس ہونے کے بعد 5 سال تک صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایوان کارکن، کسی بھی ریاستی قانون ساز اسمبلی یا کارپوریشن یا پنچایت کا الیکشن نہیں لڑ سکتا ہے۔

18.8 لوک آئیکت (Lokayukta)

ہندوستان کی ریاستوں کے ذریعہ تشکیل کی گئی انسداد بدعنوانی ادارہ ہے۔ مورارجی دیسائی کی صدارت میں تشکیل پہلا انتظامی اصلاحات کمیشن کی سفارشوں پر شہریوں کے مسائل بدانتظامی اور بدعنوانی کو حل کرنے کے لیے کی گئیں۔ سب سے پہلے لوک آئیکت کو مہاراشٹر میں قائم کیا گیا تھا۔ لیکن سب سے ہندوستان میں 1970ء میں اڑیسہ نے لوک آئیکت ادارہ کو قائم کرنے کے لیے قانون پیش کیا تھا۔

18.8.1 لوک آئیکت کی ساخت (Structure of Lokayukta)

لوک آئیکت کا ایک صدر ہو گا جو ریاست کی ہائی کورٹ کا چیف جسٹس یا ہائی کورٹ کا ریٹائرڈ جج یا کوئی بھی اہم شخص ہو سکتا ہے۔ لوک آئیکت کے اراکین کی کل تعداد زیادہ سے زیادہ 8 ہوگی۔ ان میں سے آدھے کا تعلق عدالتی میدان سے ہونا چاہیے۔ ان میں نصف ممبران درجہ فہرست ذاتوں، درجہ فہرست قبائل، پسماندہ ذاتوں، اقلیتوں اور خواتین سے بھرے جانے چاہیے۔

18.8.2 لوک آئیکت کی اہلیت (Qualifications of Lokayukta)

لوک آئیکت کی اہلیتیں درجہ ذیل ہیں۔

- وہ شخص کا ہندوستان کا شہری ہونا چاہیے۔
- وہ شخص عادل ہونا چاہیے اور ایسا شخص ہونا چاہیے جو عدل کر سکے۔

18.8.3 لوک آئیکت تقرری کمیٹی (Lokayukta Selection Committee)

لوک آئیکت کا سلیکشن کمیٹی کے ذریعہ گورنر کرتا ہے۔ اس کی سلیکشن کمیٹی مندرجہ ذیل پر مشتمل ہے۔

- وزیر اعلیٰ۔ چیرمین
- اسمبلی کا اسپیکر۔ ممبر
- قانون ساز اسمبلی میں قائد حزب اختلاف۔ ممبر
- ہائی کورٹ کا چیف جسٹس یا اس کا منتخب شخص۔ ممبر
- کوئی بھی نامور شخص جس کا تعین گورنر کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے۔ ممبر

لوک آئیٹ نہیں ہو سکتا ہے:

- پارلیمنٹ کارکن یا کسی ریاست کی اسمبلی کارکن
- ایسا شخص جو کسی قسم کے اخلاقی بد عنوانی میں ملوث رہا ہو۔
- ایسا شخص جس کی عمر 45 سال مکمل نہیں ہوئی ہو۔
- کسی پنچایت یا کارپوریشن کارکن۔
- ایسا شخص جسے مرکزی یا ریاستی حکومت کی ملازمت سے برخواست کیا گیا ہو۔
- کسی سیاسی جماعت سے تعلق ہو۔

18.8.4- لوک آئیٹ کے اختیارات (Powers of Lokayukta)

لوک آئیٹ کے اختیارات درج ذیل ہیں:

- لوک آئیٹ کے دائرہ اختیار میں وزیر، وزراء، مملکت، نائب وزیر آتے ہیں، اس میں وزیر اعلیٰ کو نہیں رکھا جاتا ہے۔
- لوک آئیٹ ایک اعلیٰ عہدہ دار ہوتا ہے جس کسی خاص عہدہ پر فائز ہوتا ہے۔
- لوک آئیٹ عہدہ دار کے کنٹرول میں ریاستی حکومت کی طرف سے قائم کردہ قانون آتے ہیں۔
- اگر کوئی وزیر بد عنوانی یا غلط کام انجام دے رہا ہے تو لوک آئیٹ کو تحقیقات اور سزا دینے کا اختیار ہے۔
- لوک آئیٹ کو ریاست کے کسی بھی ادارے میں بد عنوانی کو روکنے کا اختیار حاصل ہے۔
- لوک آئیٹ کی جانچ کے بعد اگر کسی اعلیٰ عہدہ دار کے خلاف الزام ثابت ہو جاتا ہے تو اسے لوک آئیٹ سزا نہیں دے سکتا ہے اس کا فیصلہ گورنر کرتا ہے۔
- ایسے سبھی ریاستی حکومت کے ملازموں کی تحقیقات کرنے کا اختیار حاصل ہے جن اداروں کو پارلیمنٹ یا ریاستی حکومت کے ذریعہ قائم کیا گیا ہو یا ریاستی حکومت کے ذریعہ جزوی یا مکمل طور پر کنٹرول یا مالی اعانت حاصل ہو۔

18.8.5- لوک آئیٹ کے فرائض (Functions of Lokayukta)

لوک آئیٹ کے فرائض درج ذیل ہیں:

- لوک آئیٹ اپنی ریاست سے موضوع ہونے والی کسی بھی شکایت پر غیر جانبداری سے تحقیقات کرتا ہے۔
- لوک آئیٹ اپنی طرف سے تمام بد عنوانی کی تحقیقات کر سکتا ہے۔
- لوک آئیٹ ریاستی حکومت اور وزراء کے محکموں کے ملازمین کے خلاف موصول ہونے والی شکایات کا اندراج کرتا ہے۔
- اگر کوئی شخص کسی کے خلاف ورزی کے جذبے سے شکایت کرے تو وہ اس ملازم یا شکایت کنندہ کو سزا بھی دے سکتا ہے۔

- لوک آئیٹ سکریٹریٹ کے کاموں اور مالیاتی انتظامیہ کو کنٹرول کرنے کا کام کرتا ہے۔
- ریاست میں جہاں کہیں بھی کسی قسم کی بد عنوانی ہو رہی ہے اس معاملے میں لوک آئیٹ اس کے خلاف سخت کارروائی کرتا ہے اور وہ کسی قابل افسر کو بھی تعینات کر سکتے ہیں۔
- یہ ایک آزاد اور منصفانہ کارروائی کرتا ہے۔
- لوک آئیٹ اپنی سالانہ رپورٹ گورنر کو پیش کرتا ہے۔

18.8.6- لوک آئیٹ کی میعاد (Tenure of Lokayukta)

لوک آئیٹ کی میعاد 5 سال ہوتی ہے لیکن آئین کے دفعہ 311 کے مطابق لوک آئیٹ کو اس کی عملی رویہ کے بنیاد پر گورنر اس کے عہدہ سے برطرف کر سکتا ہے۔ لوک آئیٹ ایک ایماندار شخص ہونا چاہیے اگر وہ ایماندار اور انصاف پسند شخص نہیں ہے تو اسے اس کے عہدہ سے برطرف کیا جاسکتا ہے اور اس کے خلاف کسی بھی طرح کی شکایت پر گورنر اسے برطرف کر سکتا ہے۔

18.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلباء، اس اکائی کے گزشتہ صفحات پر آپ نے:

- ہندوستان میں رشوت ستانی کی تاریخ، وجوہات اور اقسام کا مطالعہ کیا۔
- رشوت ستانی کے اثرات اور اس کی تردید کے اقدامات کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔
- لوک پال کی تاریخ، ساخت، اختیارات اور فرائض کا مطالعہ کیا۔
- لوک آئیٹ کی تاریخ، ساخت، اختیارات اور فرائض کا مطالعہ کیا۔

18.10 کلیدی الفاظ (Keywords)

مختب (Ombudsman)

مختب ایک ایسا اہلکار ہوتا ہے جس کا تقرر عام طور پر حکومت یا پارلیمنٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے لیکن اسے ایک خاص حد تک آزادی حاصل ہوتی ہے۔ کچھ ممالک میں، ایک انسپکٹر جنرل، سٹیژن ایڈووکیٹ یا دوسرے اہلکار کے پاس قومی مختب کی طرح کے فرائض ہو سکتے ہیں اور ان کا تقرر مقننہ کے ذریعے بھی کیا جاسکتا ہے۔ قومی سطح کے نیچے، ایک مختب کا تقرر ریاست، مقامی یا میونسپل حکومت کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔ غیر سرکاری مختب کا تقرر کسی کارپوریشن کے ذریعے کیا جاسکتا ہے، یا اس کے لیے کام بھی کیا جاسکتا ہے جیسے کہ یوٹیلیٹی سپلائر، اخبار، این جی او، یا پیشہ ورانہ ریگولیٹری باڈی۔

بونفورس اسکینڈل (Bofors Scandal)

بونفورس اسکینڈل ہتھیاروں کے معاہدے کا ایک بڑا سیاسی اسکینڈل تھا جو 1980 اور 1990 کی دہائیوں کے دوران ہندوستان اور سویڈن کے درمیان پیش آیا تھا، جس کا آغاز انڈین نیشنل کانگریس کے سیاست دانوں نے کیا تھا اور اس میں ہندوستانی وزیر اعظم راجیو گاندھی اور ہندوستانی اور سویڈش حکومتوں کے کئی دیگر ارکان شامل تھے۔ ان پر اسلحہ بنانے والی کمپنی بونفورس اے بی سے کک بیکس وصول کرنے کا الزام تھا۔

18.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

18.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ رشوت ستانی کی کیا وجہ ہے؟

(a) جھوٹی گواہی

(b) بلیک میل کرنا

(c) ہفتہ وصولی

(d) یہ سبھی۔

2۔ ہندوستان میں رشوت ستانی کی کتنی اقسام ہیں؟

(a) دو

(b) چار

(c) چھ

(d) آٹھ

3۔ مختلف اشیاء میں ملاوت کرنا کس طرح کی بد عنوانی ہے؟

(a) تجارتی

(b) سیاسی

(c) تعلیمی

(d) انتظامی

4۔ بد عنوانی کو کیسے روکا جاسکتا ہے؟

(a) اخلاقیات کی تعلیم سے

(b) سی سی ٹی وی کیمروں سے

(c) سخت قانون سے

(d) یہ سبھی۔

5۔ Ombudsman کے ادارے کی شروعات کب ہوئی؟

(a) 1803

(b) 1805

(c) 1807

(d) 1809

6۔ Ombudsman کے ادارے کی شروعات سب سے پہلے کہاں ہوئی؟

(a) بھارت

(b) امریکا

(c) لندن

(d) سویڈن

7۔ ہندوستان میں قومی سطح پر Ombudsman کا مساوی ادارہ کیا ہے؟

(a) سپریم کورٹ

(b) ہائی کورٹ

(c) لوک پال

(d) لوک آئیکت

8۔ ہندوستان میں ریاستی سطح پر Ombudsman کا مساوی ادارہ کیا ہے؟

(a) سپریم کورٹ

(b) ہائی کورٹ

(c) لوک پال

(d) لوک آئیکت

9۔ لوک پال کے دائرہ اختیار میں کون آتا ہے؟

(a) وزیر اعلیٰ کونسل

(b) وزیر اعظم

(c) پارلیمانی اراکین

(d) یہ سبھی

10۔ ہندوستان میں سب سے پہلے لوک آئیکت کا قانون کہاں پیش کیا گیا؟

(a) آندھر پردیش

(b) اتر پردیش

(c) اڑیسہ

(d) بنگال

18.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. ہندوستان میں رشوت ستانی کی مختصر تاریخ بیان کیجیے۔

2. رشوت ستانی کی اقسام پر ایک نوٹ لکھیے۔

3. رشوت ستانی سے نمٹنے کے کیا اقدامات ہیں؟

4. لوک پال کو کیا اختیارات حاصل ہیں؟

5. لوک آئیکت کے فرائض بیان کیجیے۔

18.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. ہندوستان میں لوک پال کی تاریخ، ساخت، اختیارات اور فرائض بیان کیجیے۔
2. رشوت ستانی پر ایک تفصیلی مضمون لکھیے۔
3. ریاستی سطح پر لوک آئیکت کی ساخت، اختیارات اور فرائض بیان کیجیے۔

18.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Arora R. K. and Goyal R. (2013). *Indian Public Administration: Institutions and Issues*, New Age International Publishers, New Delhi.
2. Chakraborty B. (2007). *Reinventing Public Administration: The Indian Experience*, Orient Longman, New Delhi.
3. Chaturvedi, T. N. (Ed.) (1978). *Secrecy in Government*, New Delhi.
4. Gupta S. C. (1995). *Ombudsman: An Indian Perspective*.
5. Laxmikanth M. (2020). *Indian Polity*, Chennai, India, McGraw Hill Education (India) Private, Limited.
6. Rao, N. B. (2013). *Good Governance: Delivering Corruption Free Public Services*, Sage Publications.
7. Sarkar S. (2010). *Public Administration in India*, PHI, Learning, New Delhi.
8. Singh H. & Singh P. (2011). *Indian Administration*, New Delhi.

اکائی 19- کنزیومر فورم یا صارف فورم

(Consumer Forum)

اکائی کے اجزا:

تمہید	19.0
مقاصد	19.1
صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن (NCDRC)	19.2
صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن: اختیارات اور فرائض	19.3
صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن کی اہمیت	19.4
کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 2019	19.5
کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986	19.6
INGRAM پورٹل	19.7
صارفین کے حقوق	19.8
صارفین کی ذمہ داریاں	19.9
ای داخل پورٹل	19.10
قومی یوم صارف	19.11
نیشنل کنزیومر ہیلمپ لائن	19.12
نیشنل کنزیومر ہیلمپ لائن کے فرائض	19.13
اقتصادی نتائج	19.14
کلیدی الفاظ	19.15
نمونہ امتحانی سوالات	19.16
معروضی جوابات کے حامل سوالات	19.16.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	19.16.2

19.16.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد

19.17

19.0 تمہید (Introduction)

کنزیومر فورمز رضا کارانہ تنظیمیں ہوتی ہیں۔ کنزیومر فورمز صارفین کو کنزیومر کورٹس میں مقدمات دائر کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ کنزیومر فورمز ایسی مختلف تنظیمیں ہیں جو ہندوستان میں صارفین کی تحریک کے نتیجے میں تشکیل دی گئی تھیں۔ صارفین کے حقوق کے بارے میں صارفین میں بیداری پیدا کرنے کے لیے حکومتیں صارفین کے فورمز کو مالی امداد دیتی ہیں۔ کنزیومر فورمز بھی صارفین کی عدالتوں میں انفرادی صارفین کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کنزیومر فورمز کو کنزیومر پروٹیکشن کونسلز (Consumer Protection Councils) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

19.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ،

- صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن (NCDRC) کے بارے میں پڑھیں گے۔
- صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن کی اہمیت اور اس کے اختیارات اور فرائض کا مطالعہ کریں گے۔
- کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 2019 کا مطالعہ کریں گے۔
- کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986 کا مطالعہ کریں گے۔
- INGRAM پورٹل کے بارے میں جانیں گے۔
- صارفین کے حقوق اور ذمہ داریوں کو جانیں گے۔
- ای داخل پورٹل اور قومی یوم صارف کے بارے میں جانکاری حاصل کریں گے۔
- نیشنل کنزیومر ہیल्प لائن اور اس کے فرائض کو سمجھیں گے۔

19.2 صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن

(National Consumer Disputes Redressal Commission-NCDRC)

صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن یا این سی ڈی آر سی (NCDRC) ایک نیم عدالتی کمیشن ہے جو کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986 کی دفعات کے مطابق قائم کیا گیا ہے۔ یہ 1988 میں قائم کیا گیا تھا۔ اس کا ہیڈ کوارٹرنی دہلی میں ہے۔ NCDRC کی سربراہی سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ یا موجودہ جج کرتے ہیں۔ صارف تنازعات کے ازالے کے قومی کمیشن کے ساتھ ساتھ متعلقہ ریاستی کمیشن اور ضلعی فورم کا مقصد

صارفین کی شکایات یا تنازعات کا تیز رفتار سے اور اقتصادی حل فراہم کرنا ہے۔ کمیشن کے سربراہ کے علاوہ اس میں سات دیگر ممبران شامل ہوتے ہیں۔ صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن اہرام میں سب سے اوپر ہے جبکہ اس کے تحت 35 ریاستی کمیشن اور 629 ضلعی فورم کام کرتے ہیں۔

صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن کا دائرہ اختیار

کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986 کے سیکشن 21 کے مطابق NCDRC صارفین کی ایسی شکایات پر غور کر سکتا ہے جن کی قیمت ایک کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔ کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986 کی جگہ 2019 میں کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 2019 نے لی۔ اس ایکٹ کے مطابق، صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن دس کروڑ روپے سے زیادہ کی شکایات والے معاملات کا ازالہ کرے گا۔ کمیشن کے پاس اپیل پر مبنی معاملات کے ساتھ ساتھ ریاستی صارفین کے تنازعات کے ازالے کے کمیشن اور ضلعی فورم کے احکامات سے نظر ثانی کے دائرہ اختیار ہیں۔ ایکٹ یہ بھی فراہم کرتا ہے کہ کوئی بھی شخص جو صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن کے حکم سے ناراض ہے وہ 30 دن کے اندر اندر ملک کی سپریم کورٹ میں اس حکم کے خلاف اپیل کر سکتا ہے۔ اس ایکٹ کے مطابق ریاستی کمیشن 1 کروڑ اور روپے 10 کروڑ روپے کے درمیان مقدمات کی سماعت کریں گے۔ ضلعی فورم ایک کروڑ روپے تک کے مقدمات کو دیکھیں گے۔ 2019 کے ایکٹ میں کی گئی ایک اور تبدیلی یہ ہے کہ شکایت کنندہ شکایت اس جگہ کر سکتا ہے جہاں وہ کام کرتا ہے یا رہتا ہے بجائے اس کے کہ مخالف فریق جہاں رہتا ہو یا کاروبار کرتا ہو، اس طرح صارفین پر بوجھ کم ہوتا ہے۔

19.3 صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن کے اختیارات اور فرائض

(Powers and Functions of NCDRC)

صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن کے اختیارات اور فرائض درج ذیل ہیں:

1- صارفین کی شکایات کا خیال رکھنا

کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986 کے مطابق، صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن صارفین کی ایسی شکایات پر غور کر سکتا ہے جن کی قیمت ایک کروڑ روپے سے زیادہ ہو۔ 1986 کے ایکٹ میں ترمیم کے بعد، صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن 10 کروڑ روپے سے زیادہ کی شکایات پر غور کر سکتا ہے۔

2- اپیل کے دائرہ اختیار پر عمل کرنا

صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن ریاستی صارفین کے تنازعات کے ازالے کے کمیشن اور ضلعی فورم کے احکامات سے اپیل کے ساتھ ساتھ نظر ثانی کے دائرہ اختیار کا استعمال کر سکتا ہے۔

صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن کے حکم سے غیر مطمئن افراد 30 دنوں کے اندر سپریم کورٹ میں اس حکم کے خلاف اپیل دائر کر سکتے ہیں۔

3- ریاستی کمیشنوں کا آڈٹ کرنا

قومی صارف تنازعات کے ازالے کے کمیشن کے پاس اختیارات ہیں کہ وہ ریاستی کمیشنوں کو یہ احکامات جاری کر سکتا ہے کہ وہ تکمیل طلب مقدمات اور تکمیل شدہ مقدمات کی جانکاری فراہم کریں۔

4- ہدایات جاری کرنا

صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن معاملات کی سماعت میں یکساں طریقہ کار کو اپنانے سے متعلق ہدایات جاری کر سکتا ہے۔

5- قواعد کی خلاف ورزی کی تحقیقات کرنا

کمیشن کا تفتیشی و نگ قواعد کی خلاف ورزی کے معاملے میں انکوائری یا تحقیقات کر سکتا ہے۔

19.4 صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن کی اہمیت (Significance of NCDRC)

صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن کی اہمیت درج ذیل نکات میں بیان کی جاسکتی ہے:

1- گاہک کے مفادات کو برقرار رکھیں

صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن صارفین کے حقوق کی خلاف ورزیوں کی نشاندہی کر کے ان کی تحقیقات کرتا ہے، اور مناسب کارروائی کر کے صارفین کے حقوق کو برقرار رکھتا ہے۔

2- صارفین کے لیے معاوضہ کا انتظام کرنا

صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ بازار سے خراب سامان کو واپس کمپنی میں بھیجنے کی ہدایات جاری کر سکتا ہے یا کمپنی کو خطرناک خدمات واپس لینے کے احکامات جاری کر سکتا ہے، اور ادا کی گئی قیمت کو واپس کرنے کے احکامات جاری کر سکتا ہے۔

3- گمراہ کن اشتہار کو روکنا

صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن متعلقہ تاجر، صنعت کار، توثیق کنندہ، مشہور، یا پبلشر کو جھوٹے یا گمراہ کن اشتہار کو بند کرنے کی ہدایت کر سکتا ہے۔

4۔ توثیق کرنے والوں کو سزا دینا

صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن کے پاس جھوٹے یا گمراہ کن اشتہار کے لیے کسی مینوفیکچرر یا توثیق کرنے والے کو 10 لاکھ روپے تک کا جرمانہ اور دو سال تک قید کی سزا دینے کا اختیار ہے۔

19.5 کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 2019 (Consumer Protection Act, 2019)

کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 2019 ایک ایسا قانون ہے جو صارفین کے حقوق کو برقرار رکھتا ہے اور صارفین کے حقوق کو فروغ دینے اور تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اس ایکٹ نے عام صارفین کو اس قابل بنایا ہے کہ وہ اکثر اپنی شکایات کا فوری ازالہ کر سکیں اور یہ سہولیات ان کو مناسب قیمتوں پر فراہم کی جاسکیں۔

ایکٹ کے تحت صارفین کے حقوق درج ذیل ہیں:

- خطرناک اشیاء اور خدمات کی مارکیٹنگ کے خلاف تحفظ حاصل کرنے کا حق
- مسابقتی قیمتوں پر مختلف اشیاء یا خدمات کے درمیان انتخاب کا حق
- خدمات کے معیار، مقدار، طاقت، پاکیزگی، اور قیمت کے بارے میں مطلع کرنے کا حق
- شکایات کی سماعت کا حق
- صارفین کی آگاہی اور ان کو اپنے حقوق کی واقفیت حاصل کرنے کا حق
- غیر منصفانہ تجارتی طریقوں کے خلاف ازالہ تلاش کرنے کا حق

اس قانون کے تحت، صارفین کی بیداری کو فروغ دینے کے مقصد سے، مرکز کے ساتھ ساتھ ہر ریاست اور ضلع میں صارفین کے تحفظ کی کونسلیں تشکیل دی جاتی ہیں۔ مرکزی حکومت میں صارفین کے امور کے محکمے کا وزیر مرکزی کونسل کی سربراہی کرتا ہے جبکہ ریاستوں میں صارفین کے امور کا وزیر ریاستی کونسل کا سربراہ ہوتا ہے۔

یہ قانون سامان کے ساتھ ساتھ خدمات دونوں کا احاطہ کرتا ہے۔ اس کے ذریعہ سامان تیار کیا جاتا ہے اور تھوک فروشوں اور خوردہ فروشوں کے ذریعے صارفین کو فروخت کیا جاتا ہے۔

قانون کے تحت خدمات میں ٹرانسپورٹ، ٹیلی فون، بجلی، ہاؤسنگ، بینکنگ، انشورنس، طبی علاج وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ تاہم، کسی بھی ایسی خدمت میں مبینہ کوتاہی کی شکایت درج نہیں کی جاسکتی ہے جو مفت یا ذاتی خدمت کے معاہدے کے تحت فراہم کی جاتی ہے۔

19.6 کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986 (Consumer Protection Act, 1986)

کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986 صارفین کو اشیا اور خدمات میں کمی اور خامیوں کے خلاف آواز اٹھانے کی ترغیب دینے میں کامیاب رہا ہے۔ ریاستی اور مرکزی سطحوں پر نیم عدالتی مشینری کے قیام کو یقینی بنانا ہے۔

یہ قانون تمام سرکاری، نجی، یا کوآپریٹو شعبوں کے سامان اور خدمات کا احاطہ کرتا ہے، سوائے مرکزی حکومت کے مستثنیٰ سامان اور خدمات کے۔ اس قانون کو صارفین کے تحفظ کے میدان میں غیر منصفانہ تجارتی طریقوں، سامان کے خراب معیار اور خدمات میں کمی کی جانچ کے لیے امیگن کارٹا سمجھا جاتا ہے۔ اس قانون نے درج ذیل نکات کو ممکن بنایا ہے:

1- کنزیومر فورمز کا قیام

اس قانون نے پورے ہندوستان میں کنزیومر فورمز اور اپیل عدالتوں کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہے۔

2- صارفین کو باختیار بنانا

اس قانون نے اس بات کو ممکن بنایا ہے کہ کاروبار کس طرح صارفین تک پہنچتے ہیں اور صارفین کو کافی حد تک باختیار بناتے ہیں۔

3- سماجی ذمہ داری

یہ قانون سامان بنانے والی کمپنیوں اور تاجروں پر زور دیتا ہے کہ وہ صارفین کے مفاد میں مناسب قیمتوں پر اشیاء کی صحیح معیار اور مقدار فراہم کریں تاکہ سماج کے ہر طبقے کو ان کی خدمات آسانی سے حاصل ہو سکیں۔

4- کاروبار کی ترقی

ایک کاروبار ترقی کرتا ہے جب صارفین کے حقوق کو اعلیٰ ترجیح دی جاتی ہے۔ بدعنوانی میں ملوث کاروباری تنظیموں کو جاری رکھنا مشکل ہوگا۔

19.7 INGRAM پورٹل (INGRAM Portal)

INGRAM کا مطلب ہے Integrated Grievance Redressal Mechanism۔ اس کے معنی ہوئے مربوط شکایات کے ازالے کا طریقہ کار۔ یہ ویب سائٹ صارفین کے امور کے محکمے کی جانب سے صارفین کی شکایات میں آگاہی پیدا کرنے، مشورہ دینے اور ان کی شکایات کا ازالہ کرنے اور صارفین کی شکایات درج کرنے کے لیے مرکزی رجسٹری کے طور پر کام کرنے کے لیے شروع کی گئی ہے۔ اگرچہ ان شکایات کو دور کرنے کے لیے تمام کوششیں کی جاتی ہیں، لیکن تمام شکایات کا مکمل یا تسلی بخش حل نہیں ہو سکتا۔ پورٹل کا URL ہے <https://consumerhelpline.gov.in>

صارفین کے امور کے محکمے نے تمام اسٹیک ہولڈرز جیسے صارفین، مرکزی اور ریاستی حکومت کی ایجنسیوں، نجی کمپنیوں، ریگولیٹرز، محتسب اور کال سینٹرز وغیرہ کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کے لیے اس پورٹل کو ایک مربوط شکایات کے ازالے کے طریقہ کار (INGRAM) کے طور پر شروع کیا ہے۔ پورٹل صارفین میں ان کے حقوق کے تحفظ اور انہیں ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے کے لیے بیداری پیدا کرنے میں بھی مدد کرتا ہے۔ صارفین اس پورٹل کے ذریعے اپنی شکایات آن لائن درج کر سکتے ہیں۔

صارفین کے لیے دیگر اقدامات اور ضوابط درج ذیل ہیں:

- *The Consumer Protection Rules under the Consumer Protection Act, 2019*
- *Consumer Protection (E-Commerce) (Amendment) Rules, 2021*
- *The Consumer Protection (Consumer Disputes Redressal Commissions) (Amendment) Rules, 2023*
- *CCPA Regulations*
- *Establishment of CCPA*
- *E-Commerce Rules*
- *The Consumer Protection (Qualification for appointment, method of recruitment, procedure of appointment, term of office, resignation and removal of the President and members of the State Commission and District Commission) Rules, 2020*
- *The Consumer Protection (Salary, allowances and conditions of service of President and Members of the State Commission and District Commission) Model Rules, 2020*
- *The Consumer Protection (Mediation) Rules, 2020*
- *The Consumer Protection (Consumer Disputes Redressal Commissions) Rules, 2020*
- *The Consumer Protection (Central Consumer Protection Council) Rules, 2020*

19.8 صارفین کے حقوق (Rights of Consumers)

صارفین مندرجہ ذیل حقوق فراہم کیے گئے ہیں:

1- حفاظت کا حق

اس کا مطلب ہے کہ جان و مال کے لیے خطرناک اشیاء اور خدمات کی مارکیٹنگ کے خلاف تحفظ کا حق۔ خریدی گئی اشیاء اور خدمات کو نہ صرف ان کی فوری ضروریات کو پورا کرنا چاہیے بلکہ طویل مدتی مفادات کو بھی پورا کرنا چاہیے۔ خریداری سے پہلے، صارفین کو مصنوعات کے معیار کے ساتھ ساتھ مصنوعات اور خدمات کی ضمانت پر بھی اصرار کرنا چاہیے۔ انہیں ترجیحی طور پر معیاری نشان زدہ مصنوعات خریدنی چاہئیں جیسے کہ AGMARK، ISI وغیرہ۔

2- انتخاب کرنے کا حق

صارفین کو حق ہے کہ جہاں بھی ممکن ہو مسابقتی قیمت پر مختلف قسم کے سامان اور خدمات کی جانکاری حاصل کریں۔ اجارہ داروں کی صورت میں، اس کا مطلب یہ ہے کہ مناسب قیمت پر اطمینان بخش معیار اور سروس کی یقین دہانی کرائی جائے۔ اس میں بنیادی اشیاء اور خدمات کا حق بھی شامل ہے۔ اس حق کی عدم موجودگی میں یہ ممکن نہیں ہوگا کہ صارفین کو مسابقتی بازار میں سامان اور خدمات حاصل کرنے کی آزادی ہو۔ اس حق کو مسابقتی بازار میں بہتر طریقے سے استعمال کیا جاسکتا ہے جہاں مسابقتی قیمتوں پر مختلف قسم کے سامان دستیاب ہوں۔

3- مطلع ہونے کا حق

صارفین کو یہ حق حاصل ہے کہ ان کو سامان کے معیار، مقدار، پاکیزگی اور قیمت کے بارے میں آگاہ کیا جائے تاکہ صارف کو غیر منصفانہ تجارتی طریقوں سے بچایا جاسکے۔ صارفین کو انتخاب یا فیصلہ کرنے سے پہلے اشیاء یا خدمات کے بارے میں تمام معلومات حاصل کرنے پر اصرار کرنا چاہیے۔ یہ اسے دانشمندی اور ذمہ داری سے کام کرنے کے قابل بنائے گا اور اسے فروخت کرنے کی غلط تکنیکوں کا شکار ہونے سے باز رہنے کے قابل بنائے گا۔

4- صارفین کو دریافت کا حق

صارفین کی لاعلمی، خاص طور پر دیہی صارفین کی لاعلمی، بنیادی طور پر ان کے استحصال کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ انہیں اپنے حقوق کا علم ہونا چاہیے اور ان کا استعمال کرنا چاہیے۔ تب ہی حقیقی صارف تحفظ کامیابی کے ساتھ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ زندگی بھر باخبر صارف رہنے کے لیے علم اور ہنر حاصل کرنے کا حق ہے۔

5- سماعت کا حق

اس کا مطلب یہ ہے کہ مناسب فورمز پر صارفین کے مفادات پر غور کیا جائے گا۔ اس میں صارفین کی فلاح و بہبود پر غور کرنے کے لیے بنائے گئے مختلف فورمز میں نمائندگی کا حق بھی شامل ہے۔ صارفین کو چاہیے کہ وہ غیر سیاسی اور غیر تجارتی صارف تنظیمیں بنائیں جنہیں حکومت اور دیگر اداروں کی طرف سے صارفین سے متعلق معاملات میں بنائی گئی مختلف کمیٹیوں میں نمائندگی دی جاسکے۔

6- شکایات کے ازالہ کا حق

صارفین کو غیر منصفانہ تجارتی طریقوں یا استحصال کے دیگر طریقوں کے خلاف ازالہ تلاش کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس میں صارفین کی حقیقی شکایات کے منصفانہ حل کا حق بھی شامل ہے۔ صارفین کو اپنی حقیقی شکایات کے لیے اطلاع ضرور دینی چاہیے۔ کئی بار ان کی شکایت چھوٹی قیمت کی ہو سکتی ہے لیکن مجموعی طور پر معاشرے پر اس کا اثر بہت زیادہ ہو سکتا ہے۔ وہ اپنی شکایات کے ازالے کے لیے صارفین کی تنظیموں کی مدد بھی لے سکتے ہیں۔

جیسے جیسے بازار عالمگیریت کی طرف بڑھ رہے ہیں، مینوفیکچر اور حتمی صارف کے درمیان براہ راست تعلق دور ہو رہا ہے، خریداری کے بعد کی شکایات کو ایک مضبوط ازالے کے نظام کے ذریعے سنا جانا چاہیے۔ اس کے لیے، صارفین کے تنازعات کے ازالے کی ایجنسیاں (جسے کنزیومر فورمز یا کنزیومر کورٹس کے نام سے جانا جاتا ہے) ایکٹ کے تحت ضلع، ریاستی اور قومی سطح پر قائم کیے گئے ہیں تاکہ صارفین کی شکایات کا آسان اور سستا، فوری ازالہ کیا جاسکے۔

ضلعی کمیشن کے پاس ایسی شکایات کا ازالہ کرنے کا دائرہ اختیار ہوگا جہاں پر ادا کی جانے والی اشیاء یا خدمات کی قیمت 50 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو۔

ریاستی کمیشنوں کے پاس ایسی شکایات کا ازالہ کرنے کا دائرہ اختیار ہوگا جہاں زیر غور سامان یا خدمات کی قیمت 50 لاکھ روپے سے زیادہ ہے لیکن 2 کروڑ روپے سے زیادہ نہیں ہے۔

قومی کمیشن کے پاس ایسی شکایات کا ازالہ کرنے کا دائرہ اختیار ہوگا جہاں زیر غور سامان یا خدمات کی قیمت 2 کروڑ روپے سے زیادہ ہو۔
کنزیومر فورم کمپنی کو درج ذیل حکم دے سکتا ہے:

- مصنوعات میں خامیوں کو درست کرنا جس کا وہ دعویٰ کرتے ہیں۔
- خرابی کو بلا معاوضہ ٹھیک کرنا۔
- خرابی آنے پر اشیاء کو ملتے جلتے یا اعلیٰ پروڈکٹ سے تبدیل کرنا۔
- قیمت کی مکمل واپسی کرنا۔
- نقصانات / اخراجات / تکلیفوں کے لئے معاوضہ ادا کرنا۔
- مصنوعات کی فروخت کو مکمل طور پر واپس لے لینا۔
- کسی غیر منصفانہ تجارتی مشق یا پابندی والی تجارتی مشق کو بند کرنا یا اس کو نہ دہرانا۔
- غلط بیانی کے لیے اصلاحی اشتہار جاری کرنا۔

19.9 صارفین کی ذمہ داریاں (Responsibilities of Consumers)

ذمہ داری کا عمل خود احتسابی کا عمل ہے۔ صارفین کی ذمہ داریوں میں شامل ہے کہ وہ اپنے آپ سے پوچھیں کہ:

- کیا ان کو بطور صارف کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہے؟
- کیا انہوں نے پریشانی کا سامنا ہونے پر کبھی شکایت کی ہے یا نہیں؟
- کیا وہ جانتے ہیں کہ وہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے صارف گروپ کی مدد لے سکتے ہیں؟

صارفین کی دیگر ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

1- تنقیدی طور پر آگاہ رہنا

صارفین کی ذمہ داری ہے کہ وہ زیادہ چوکس رہیں اور قیمتوں کے بارے میں، خریدی گئی اشیاء کی مقدار اور معیار اور استعمال کی جانے والی خدمات کے بارے میں مزید سوال کرنے کی ذمہ داری نبھائیں۔

2- مطلع اور ملوث ہونا

صارفین کی ذمہ داری ہے کہ وہ ثابت قدم رہیں اور اس بات کا تعین کریں کہ آپ کو بطور صارف ایک منصفانہ سودا ملے۔ اگر صارفین سست اور غیر فعال ہوں، تو ان کا استحصال ہونے کے امکان بہت زیادہ ہیں۔

3- خود کو منظم کرنا

صارفین کی ذمہ داری ہے کہ وہ تنظیموں کی شکل میں خود کو منظم کریں اور صارفین کے طور پر آواز اٹھانے کی ذمہ داری نبھائیں۔ ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اجتماعی طور پر اپنے حقوق کے لیے لڑیں اور صارفین کے مفادات کو فروغ دینے اور تحفظ فراہم کرنے کے لیے طاقت اور اثر و رسوخ پیدا کریں۔

4- اشیاء اور خدمات کا پائیدار استعمال کرنا

صارفین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ دوسرے شہریوں، خاص طور پر پسماندہ یا بے اختیار گروہوں پر ان کے استعمال کے کیا اثرات ہو رہے ہیں۔ صارفین کی ذمہ داری ہے کہ ضروریات کی بنیاد پر اشیاء کا استعمال کریں، اور خواہشات پر مبنی استعمال سے دور رہیں۔

5- ماحولیات کا تحفظ کرنا

صارفین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اشیاء کے استعمال کے ماحولیاتی نتائج سے آگاہی اور سمجھ حاصل کریں۔ انہیں قدرتی وسائل کے تحفظ اور آنے والی نسلوں کے لیے ماحولیات کی حفاظت کے لیے اپنی انفرادی اور سماجی ذمہ داری کو پہچاننا چاہیے۔

19.10 ای داخل پورٹل (E-Daakhil Portal)

صارفین کی شکایات کے آن لائن ازالے کے لیے 7 ستمبر 2020 کو نیشنل کنزیومر ڈسپوٹ ریڈر ایسل کمیشن (NCDRC) کے ذریعے ای-داخیل پورٹل کا آغاز کیا گیا۔

صارفین تحفظ قانون 2019 جو لائی 2020 سے لاگو ہوا ہے، اس میں صارفین کی شکایات کو کنزیومر کمیشن میں ای فائل کرنے اور شکایت درج کروانے کے لیے فیس کی آن لائن ادائیگی کا انتظام ہے۔

صارفین کی شکایات کی ای فائلنگ کے لیے "edaakhil.nic.in" کے نام سے ایک ویب ایپلیکیشن تیار کی گئی ہے۔

صارفین کی شکایات درج کرنے کے لیے اس ڈیجیٹل سافٹ ویئر میں ای نوٹس، کیس دستاویز کا ڈاؤن لوڈ لنک اور وی سی ہیئرنگ لنک، فریق مخالف کی طرف سے تحریری جواب داخل کرنا، شکایت کنندہ کی طرف سے جواب دینا اور ایس ایم ایس / ای میل کے ذریعے الرٹس جیسی بہت سی خصوصیات ہیں۔

ای۔ داخیل پورٹل صارفین اور ان کے وکیلوں کو ان کی شکایات کے ازالے کے لیے کہیں سے بھی آن لائن مطلوبہ فیس کی ادائیگی کے ساتھ صارفین کی شکایات درج کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ یہ صارفین کے کمیشنوں کو آن لائن شکایات کی جانچ پڑتال کرنے میں بھی سہولت فراہم کرتا ہے تاکہ مزید کارروائی کے لیے شکایت کو قبول، مسترد یا متعلقہ کمیشن کو بھیج سکے۔

دیہی صارفین کو ای فائلنگ کے لیے سہولت فراہم کرنے کے لیے کامن سروس سینٹرز (سی ایس سی) کو ای۔ داخیل پورٹل کے ساتھ مربوط کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ چونکہ گرام پمپنچائیت کی سطح پر بہت سے صارفین کو یا تو مواصلات کے الیکٹرانک طریقوں تک رسائی نہیں ہو سکتی ہے یا وہ ان آلات کا استعمال کرنے سے قاصر ہیں، وہ صارف کمیشن میں اپنی شکایات درج کرانے کے لیے CSCs کی خدمات حاصل کر سکتے ہیں۔

19.11 قومی یوم صارف (National Consumer Day)

ہر سال 24 دسمبر کو ہندوستان میں ایک مخصوص تہیم کے ساتھ قومی یوم صارف کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس دن کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986 کو صدر جمہوریہ کی منظوری ملی تھی۔ اس ایکٹ کے نفاذ کو ملک میں صارفین کی تحریک میں ایک تاریخی سنگ میل سمجھا جاتا ہے۔ یہ دن افراد کو صارفین کی تحریک کی اہمیت اور ہر صارف کو اپنے حقوق اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے کی ضرورت کو اجاگر کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 2019 صارفین کو بااختیار بنانا ہے اور اس کے مختلف مطلع شدہ قواعد و ضوابط کے ذریعے ان کے حقوق کے تحفظ میں ان کی مدد کرتا ہے جیسے کنزیومر پروٹیکشن کونسلز، کنزیومر ڈسپیوٹ ریڈرسل کمیشن (NCDRC)، ثالثی، پروڈکٹ کی ذمہ داری اور ملاوٹ والی / جعلی اشیاء پر مشتمل مصنوعات کی تیاری یا فروخت کے لیے سزا۔

اس ایکٹ میں صارفین کے حقوق کو فروغ دینے، تحفظ دینے اور نافذ کرنے کے لیے سینٹرل کنزیومر پروٹیکشن اتھارٹی (CCPA) کا قیام شامل ہے۔ CCPA کو صارفین کے حقوق کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کرنے اور انسٹی ٹیوٹ کی شکایات / قانونی چارہ جوئی، غیر محفوظ اشیاء اور خدمات کی واپسی کا حکم، غیر منصفانہ تجارتی طریقوں اور گمراہ کن اشتہارات کو روکنے کا حکم دینے، گمراہ کن اشتہارات کے مینوفیکچررز / توثیق کرنے والوں / پبلشرز پر جرمانے عائد کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔

اس ایکٹ کے تحت ہر ای کامرس ادارے کو ریٹرن (return)، ریفرنڈ (refund)، ایکسچینج (exchange)، وارنٹی (warranty) اور گارنٹی (guarantee)، ڈیلیوری (delivery) اور شپمنٹ (shipment)، ادائیگی کے طریقوں (payment mode)، شکایات کے

ازالے کا طریقہ کار، ادائیگی کے طریقوں کی سیکورٹی، چارج بیک آپشنز، سے متعلق معلومات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ نیز، ای کامرس پلیٹ فارمز کو ایڈتالیس گھنٹوں کے اندر کسی بھی صارف کی شکایت کی وصولی کو تسلیم کرنا ہوگا اور اس ایکٹ کے تحت وصولی کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر شکایت کا ازالہ کرنا ہوگا۔

یہ ایکٹ صارف کمیشنوں میں صارفین کے تنازعات کے فیصلے کے عمل کو آسان بنانے کے لیے زور دیتا ہے، جس میں، دوسروں کے علاوہ، ریاستی اور ضلعی کمیشنوں کو اپنے احکامات پر نظر ثانی کرنے کے لیے باختیار بنانا، صارفین کو الیکٹرانک طریقے سے شکایات درج کرنے اور صارفین کے کمیشنوں میں شکایات درج کرنے کے قابل بنانا جن کا دائرہ اختیار ہے۔ ان کی رہائش گاہ پر، سماعت کے لیے ویڈیو کانفرنسنگ اور اگر 21 دنوں کی مخصوص مدت کے اندر قابل قبول فیصلہ نہیں کیا جاتا ہے تو شکایات کی قابل قبولیت سمجھی جاتی ہے۔

نئے ایکٹ میں ثالثی کے ذریعہ متبادل تنازعات کے حل کا طریقہ کار فراہم کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ سازی کے عمل کو آسان بناتا ہے۔ صارف کمیشن کی طرف سے ثالثی کے لیے شکایت ایسی جگہ بھیجی جاتی ہے، جہاں بھی جلد از جلد حل کی گنجائش موجود ہو اور فریقین اس پر متفق ہوں۔ ثالثی کا انعقاد ثالثی سیلوں میں کیا جائے گا جو کنزیومر کمیشن کے زیر اہتمام قائم کیے جائیں گے۔

CCPA جھوٹے یا گمراہ کن اشتہار پر مینوفیکچرر یا توثیق کرنے والے پر 10 لاکھ روپے تک کا جرمانہ اور دو سال تک قید کی سزا دے سکتا ہے۔ اس کے بعد ہونے والے جرم کی صورت میں جرمانہ 50 لاکھ روپے اور پانچ سال تک قید ہو سکتی ہے۔

19.12 نیشنل کنزیومر ہیلپ لائن (National Consumer Helpline-NCH)

نیشنل کنزیومر ہیلپ لائن مرکزی وزارت برائے امور صارفین، خوراک اور عوامی تقسیم کی ایک پہل ہے۔ یہ ہندوستانی صارفین کو باختیار بنانے کے لیے ٹیلی فون پر مبنی مشورے، معلومات اور رہنمائی فراہم کرنے کے مشن کے ساتھ کام کرتا ہے اور کاروباری اداروں کو عالمی معیار کو اپناتے ہوئے صارفین کے مسائل اور شکایات کو دور کرنے کے لیے اپنی پالیسی اور انتظامی نظام کو دوبارہ ترتیب دینے کے قابل بناتا ہے۔ NCH انڈین انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ایڈمنسٹریشن (IIPA) میں سینٹر فار کنزیومر اسٹڈیز (Centre for Consumer Studies) کے تحت کام کرتا ہے۔

NCH صارفین کی ٹیلی فون ہیلپ لائن کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے تاکہ کاروبار اور خدمات فراہم کرنے والوں کے ساتھ ان کے روزمرہ کے معاملات میں پیدا ہونے والے بہت سے مسائل سے نمٹا جاسکے۔ یہ ایک قومی ٹول فری نمبر 1800-11-4000 یا 1915 فراہم کرتا ہے۔ ہیلپ لائن صبح 9:30 بجے سے شام 5:30 بجے تک قومی تعطیلات کے علاوہ تمام دنوں پر دستیاب رہتی ہے۔ صارفین اپنے سوالات اور شکایات کے لیے معلومات، مشورہ یا رہنمائی حاصل کرنے کے لیے اس نمبر پر کال کر سکتے ہیں۔

صارفین کی مدد کرنے میں NCH کا نقطہ نظر

NCH صارفین کو خراب مصنوعات، خدمات میں کمی اور غیر منصفانہ تجارتی طریقوں سے متعلق مسائل سے نمٹنے کے لیے مشورہ دیتا ہے۔ ہیلپ لائن تین درجے کے نقطہ نظر کی پیروی کرتی ہے۔ سب سے پہلے صارف کو کسی خاص صارف کے مسئلے میں اس کے حقوق سے آگاہ کیا جاتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ اسے متعلقہ کمپنی یا تنظیم میں کس سے رجوع کرنا چاہیے۔ اگر مسئلہ حل نہیں ہوتا ہے تو اسے صنعتی سطح کے اداروں یا چیمبر آف کامرس، یا حکومت کے ساتھ معاملہ اٹھانے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

آخر میں صارفین کو مشورہ دیا جائے گا کہ وہ اپنا کیس کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ کے تحت صارف عدالتوں میں لے جائیں۔ یہ ہیلپ لائن صارفین کے تنازعات کے عدالت سے باہر سمجھوتے کے راستوں کو فروغ دینے کے لیے بنائی گئی ہے اور اس کے نتیجے میں صارفین کی عدالتوں پر بوجھ کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

شکایات کے ازالے کا ماڈل

نیشنل کنزیومر ہیلپ لائن شکایات کے ازالے کے لیے کنورجنس ماڈل (Convergence Model) کا استعمال کرتا ہے۔ یہ ماڈل عدالت سے باہر تنازعات کے ازالے کا طریقہ کار ہے۔ NCH ان کمپنیوں کے ساتھ شراکت دار ہے جو صارفین کی شکایت کے موثر حل کے لیے ایک فعال نقطہ نظر رکھتی ہیں۔ یہ ان کے ساتھ شکایت کنندگان کا ڈیٹا اور ان کی کمپنی سے متعلق NCH پر موصول ہونے والی شکایات کے ساتھ شیئر کرتا ہے، تاکہ شراکتی تعاون کے ذریعے مفت، منصفانہ اور تیزی سے ازالے کی سہولت فراہم کی جاسکے۔

کمپنیوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ بیمار کس کالم میں "قرارداد کا خلاصہ" بتا کر شکایات کو حل / بند کریں گے جو صارفین اور NCH دونوں کے لیے قابل رسائی ہے۔ ویب سائٹ کی شکایات وہ ہوتی ہیں جو صارفین کی طرف سے اس کمپنی کو براہ راست تفویض کی جاتی ہیں اور CRM شکایات وہ ہوتی ہیں جو ٹول فری ہیلپ لائن پر موصول ہوتی ہیں اور NCH کے ذریعے پہلے سے طے شدہ فریکوئنسی میں اپ لوڈ کی جاتی ہیں۔

اس طرح، NCH مخصوص کمپنی کے اندر صارفین کی شکایات کی رازداری کو برقرار رکھتے ہوئے صارفین اور سروس فراہم کرنے والوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے میں ایک پل کا کام کرتا ہے۔

19.13 قومی صارف ہیلپ لائن کے فرائض (Functions of National Consumer Helpline-NCH)

قومی صارف ہیلپ لائن ہیلپ لائن صارفین کی مدد کرتی ہے۔ اس کے درج ذیل فرائض ہیں:

- مصنوعات اور خدمات سے متعلق مسائل کے حل تلاش کرنے میں صارفین کی رہنمائی کرنا۔
- کمپنیوں اور ریگولیٹری اتھارٹیز سے متعلق معلومات فراہم کرنا۔
- شکایات درج کرانے میں صارفین کو سہولت فراہم کرنا۔

- صارفین کو دستیاب صارفین کی شکایات کے ازالے کے طریقہ کار کو استعمال کرنے کے لیے بااختیار بنانا۔
- صارفین میں ان کے حقوق اور ذمہ داریوں کے بارے میں بیداری پیدا کرنا۔
- زیادہ سے زیادہ تنازعات کا حل نکالنا۔
- شکایات کا جلد از جلد حل فراہم کرنا۔
- دیہی صارفین تک پہنچ حاصل کرنا۔
- کمپنیاں اور خدمات فراہم کرنے والے صارفین کے تنازعات کو حل کرنے کے لیے زیادہ متحرک بنانا۔
- انگریزی زبان کے علاوہ علاقائی زبان میں بھی خدمات فراہم کرنا۔

19.14 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ نے،

- صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن (NCDRC) کے بارے میں پڑھا۔
- NCDRC کی اہمیت اور اس کے اختیارات اور فرائض کا مطالعہ کیا۔
- کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 2019 کا مطالعہ کیا۔
- کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986 کا مطالعہ کیا۔
- INGRAM پورٹل کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔
- صارفین کے حقوق اور ذمہ داریوں کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔
- ای داخل پورٹل اور قومی یوم صارف کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔
- نیشنل کنزیومر ہیلپ لائن اور اس کے فرائض کو سمجھا۔

19.15 کلیدی الفاظ (Keywords)

عالمگیریت (Globalisation)

عالمگیریت بنیادی طور پر باہمی روابط (Interaction) اور انضمام (Integration) کا ایک معاشی عمل ہے جو معاشرتی (Social) اور ثقافتی (Cultural) پہلوؤں سے وابستہ ہے۔ عالمگیریت دنیا بھر میں لوگوں، کمپنیوں اور حکومتوں کے مابین تعامل (Interaction) اور انضمام (Integration) کا عمل ہے۔ ایک پیچیدہ مظاہر کی حیثیت سے، عالمگیریت کو سرمایہ دارانہ توسیع (Capitalist Expansion) کی ایک شکل کے طور پر سمجھا جاتا ہے جس میں مقامی اور قومی معیشتوں کو ایک عالمی معیشت میں ضم کرنا ہوتا ہے اور ان معیشتوں میں اقتصادی امور کافی حد تک حکومتوں کے کنٹرول سے باہر ہوتے ہیں۔

19.16 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

19.16.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1-NCDRC کو کس قانون کے تحت قائم کیا گیا؟

(a) کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986

(b) کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 2019

(c) یہ دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

2-NCDRC کو کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986 کے کس سیکشن کے تحت قائم کیا گیا؟

(a) سیکشن 19

(b) سیکشن 20

(c) سیکشن 21

(d) سیکشن 22

3- کنزیومر فورمز کو سب سے پہلے کس قانون کے تحت قائم کیا گیا؟

(a) کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986

(b) کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 2019

(c) یہ دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

4-INGRAM سے کیا مراد ہے؟

(a) Integrated Grievance Redressal Mechanism

(b) Internal Grievance Redressal Mechanism

Important Grievance Redressal Mechanism (c)

In-built Grievance Redressal Mechanism (d)

5- درج ذیل میں صارفین کا کیا حق ہے؟

(a) حفاظت کا حق

(b) انتخاب کا حق

(c) مطلع ہونے کا حق

(d) یہ سبھی

6- درج ذیل میں صارفین کا کیا ذمہ داری ہے؟

(a) خود کو منظم کرنا

(b) اشیاء اور خدمات کا پائے دار استعمال کرنا

(c) ماحولیات کا تحفظ کرنا

(d) یہ سبھی

7- ای داخل پورٹل کب قائم کیا گیا؟

(a) 2019

(b) 2020

(c) 2021

(d) 2022

8- قومی یوم صارف کب منایا جاتا ہے؟

(a) 24 دسمبر

(b) 25 دسمبر

(c) 26 دسمبر

(d) 27 دسمبر

9۔ نیشنل کنزیومر ہیلپ لائن کا فرض ہے:

(a) مصنوعات اور خدمات کو استعمال کرنے میں صارفین کی رہنمائی کرنا

(b) شکایات درج کرانے میں صارفین کو سہولت فراہم کرنا

(c) تنازعات کا جلدی حل نکالنا

(d) یہ سبھی

10۔ کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ سب سے پہلے کب وجود میں آیا؟

(a) 1947

(b) 1950

(c) 1986

(d) 2019

19.16.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. صارف تنازعات کے ازالے کا قومی کمیشن (NCDRC) پر ایک نوٹ لکھیے۔

2. کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 2019 کو بیان کیجیے۔

3. کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986 کو بیان کیجیے۔

4. INGRAM پورٹل پر ایک نوٹ لکھیے۔

5. ای داخل پورٹل اور قومی یوم صارف کو بیان کیجیے۔

19.16.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. نیشنل کنزیومر ہیلپ لائن کیا ہے؟ اس کے فرائض لکھیے۔

2. NCDRC کی اہمیت اور اس کے اختیارات اور فرائض لکھیے۔

3. صارفین کے حقوق اور ذمہ داریوں پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔

19.17 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Bhaskar Rao, N. (2013). *Good Governance: Delivering Corruption-free Public Services*. Sage Publication, New Delhi.
2. Bidyut Chakrabarty. (2007). *Reinventing Public Administration: The Indian Experience*. Orient Longman.
3. Brian Smith. (2007). *Good Governance and Development*. Red Globe Press.
4. Henk Addink. (2019). *Good Governance: Concept and Context*. Oxford University Press, UK.
5. Henry, N. (1999). *Public Administration and Public Affairs*. Prentice Hall, New Jersey.
6. Jean Dreze and Amartya Sen. (1995). *India, Economic Development and Social Opportunity*. Oxford University Press.
7. R. B. Denhardt and J. V. Denhardt. (2009). *Public Administration*. Brooks / Cole.
8. Satyajit Singh and Pradeep K. Shurma. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). Oxford University Press, New Delhi.
9. Bo Rothstein. (2012). *Good Governance*. Oxford University Press.
10. Singh, S. and Sharma, P. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). New Delhi: Kitab Mahal.
11. SL Goel. (2010). *Good Governance: An integral Approach*. Deep and Deep Publications, New Delhi.
12. Vasu Deva. (2005). *E-Governance in India: A Reality*. Commonwealth Publishers, Delhi.
13. Vijaya Kumar. (2012). *Right to Education Act, 2009: Its Implementation as to Social Development In India*. Delhi: Akansha Publishers
14. Vayunandan Etakula. (2003). *Good Governance: Initiatives in India*. Prentice Hall India, New Delhi.
15. Basu Rumki. (2015). *Public Administration in Indian Mandates, Performance and Future perspectives*. Sterling Publishers, New Delhi.
16. IGNOU Good Governance Module.

اکائی 20 – قومی انسانی حقوق کمیشن اور ریاستی انسانی حقوق کمیشن

(National Human Rights Commission and State Human Rights Commission)

اکائی کے اجزاء:

تمہید	20.0
مقاصد	20.1
قومی انسانی حقوق کمیشن کا قیام	20.2
قومی انسانی حقوق کمیشن کی ساخت	20.3
قومی انسانی حقوق کمیشن کے فرائض	20.4
قومی انسانی حقوق کمیشن کا طریق کار	20.5
قومی انسانی حقوق کمیشن کا کردار	20.6
قومی انسانی حقوق کمیشن کی کارکردگی	20.7
تحفظ انسانی حقوق ایکٹ، 2006	20.8
ریاستی انسانی حقوق کمیشن کی ساخت	20.9
ریاستی انسانی حقوق کمیشن کے فرائض	20.10
ریاستی انسانی حقوق کمیشن کا طریق کار	20.11
اکتسابی نتائج	20.12
کلیدی الفاظ	20.13
نمونہ امتحانی سوالات	20.14
معروضی جوابات کے حامل سوالات	20.14.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	20.14.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	20.14.3
تجویز کردہ اکتسابی مواد	20.15

20.0 تمہید (Introduction)

عزیز طلباء، قومی انسانی حقوق کمیشن ایک قانونی ادارہ ہے۔ یہ دستوری ادارہ نہیں ہے۔ یہ 1993 میں پارلیمنٹ کے ذریعہ نافذ کردہ ایک قانون، یعنی انسانی حقوق کا تحفظ ایکٹ، 1993 کے تحت قائم کیا گیا تھا۔ اس ایکٹ میں 2006 میں ترمیم کی گئی تھی۔ کمیشن ملک میں انسانی حقوق کا نگرہا ہے، یعنی زندگی، آزادی، مساوات اور وقار سے متعلق ایسے حقوق جو دستور کے ذریعے فراہم کیے گئے ہیں یا بین الاقوامی معاہدوں میں موجود ہیں اور ہندوستان میں عدالتوں کے ذریعے قابل نفاذ ہیں۔ انسانی حقوق کا تحفظ ایکٹ نہ صرف قومی انسانی حقوق کمیشن بلکہ ریاستی سطح پر ایک ریاستی انسانی حقوق کمیشن کے قیام کو بھی لازمی بناتا ہے۔ اس کے مطابق، پچیس ریاستوں نے سرکاری گزٹ نوٹیفیکیشن کے ذریعے ریاستی انسانی حقوق کمیشن تشکیل دیے ہیں۔ ریاستی انسانی حقوق کمیشن صرف دستور کے ساتویں شیڈول کی ریاستی فہرست (فہرست-II) اور کنکرنٹ لسٹ (لسٹ-III) میں مذکور مضامین کے سلسلے میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی انکوائری کر سکتا ہے۔ تاہم، اگر اس طرح کے کسی معاملے کی پہلے ہی قومی انسانی حقوق کمیشن یا کوئی اور قانونی کمیشن انکوائری کر رہا ہے، تو ریاستی انسانی حقوق کمیشن اس معاملے کی انکوائری نہیں کرتا ہے۔

20.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ،

- قومی دریاستی انسانی حقوق کمیشن کے قیام کی جانکاری حاصل کریں گے۔
- قومی دریاستی انسانی حقوق کمیشن کی ساخت کا مطالعہ کریں گے۔
- قومی دریاستی انسانی حقوق کمیشن کے فرائض کو سمجھیں گے۔
- قومی دریاستی انسانی حقوق کمیشن کا طریق کار کو سمجھیں گے۔
- قومی دریاستی انسانی حقوق کمیشن کا کردار کا مطالعہ کریں گے۔
- قومی دریاستی انسانی حقوق کمیشن کی کارکردگی کو جانیں گے۔

20.2 قومی انسانی حقوق کمیشن کا قیام

(Establishment of National Human Rights Commission- NHRC)

عزیز طلباء، آپ جان چکے ہیں کہ قومی انسانی حقوق کمیشن ایک قانونی ادارہ ہے۔ یہ دستوری ادارہ نہیں ہے۔ یہ 1993 میں پارلیمنٹ کے ذریعہ نافذ کردہ ایک قانون، یعنی انسانی حقوق کا تحفظ ایکٹ، 1993 کے تحت قائم کیا گیا تھا۔ اس ایکٹ میں 2006 میں ترمیم کی گئی تھی۔ کمیشن

ملک میں انسانی حقوق کا نگران ہے، یعنی زندگی، آزادی، مساوات اور وقار سے متعلق ایسے حقوق جو دستور کے ذریعے فراہم کیے گئے ہیں یا بین الاقوامی معاہدوں میں موجود ہیں اور ہندوستان میں عدالتوں کے ذریعے قابل نفاذ ہیں۔



کمیشن کے قیام کے مخصوص مقاصد درج ذیل ہیں:

- ادارہ جاتی انتظامات کو مضبوط بنانا جس کے ذریعے انسانی حقوق کے مسائل کو پوری طرح سے زیادہ توجہ کے ساتھ حل کیا جاسکے۔
- حکومت کی طرف سے آزادانہ طور پر زیادتیوں کے الزامات کو اس انداز میں دیکھنا کہ جو انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے حکومت کے عزم کو واضح کرے۔
- اس سمت میں پہلے سے کی جانے والی کوششوں کی تکمیل کرنا اور ان کو مضبوطی فراہم کرنا۔

20.3 قومی انسانی حقوق کمیشن کی تشکیل

(Composition of National Human Rights Commission)

قومی انسانی حقوق کمیشن ایک کثیر رکنی ادارہ ہے جس میں ایک چیئر مین اور چار ارکان ہوتے ہیں۔ چیئر مین ہندوستان کا ریٹائرڈ چیف جسٹس ہونا چاہئے، اور ممبران سپریم کورٹ کے حاضر سروس یا ریٹائرڈ جج، ہائی کورٹ کے حاضر سروس یا ریٹائرڈ چیف جسٹس اور انسانی حقوق کے حوالے سے علم یا عملی تجربہ رکھنے والے دو افراد ہونے چاہئے۔ یہ اراکین کمیشن میں کل وقتی فرائض انجام دیتے ہیں۔ ان کل وقتی اراکین کے علاوہ، کمیشن میں چار دیگر ممبران بھی ہوتے ہیں جو درج ذیل کمیشنوں کے صدر ہوتے ہیں:

- قومی کمیشن برائے اقلیتی

- قومی کمیشن برائے ایس سی
- قومی کمیشن برائے ایس ٹی
- قومی کمیشن برائے خواتین

چیئر مین اور ممبران کا تقرر صدر جمہوریہ چھ رکنی کمیٹی کی سفارشات پر کرتا ہے جس میں درج ذیل شامل ہوتے ہیں:

1. وزیر اعظم (بطور کمیٹی کے سربراہ)
2. لوک کے اسپیکر
3. راجیہ سبھا کے نائب چیئر مین
4. لوک سبھا میں اپوزیشن کے رہنما
5. راجیہ سبھا میں اپوزیشن کے رہنما
6. مرکزی وزیر داخلہ

مزید برآں، سپریم کورٹ کے موجودہ جج یا ہائی کورٹ کے موجودہ چیف جسٹس کا تقرر چیف جسٹس آف انڈیا سے مشاورت کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے۔

چیئر مین اور ممبران پانچ سال کی مدت کے لیے یا 70 سال کی عمر تک، جو بھی پہلے ہو، عہدے پر فائز رہتے ہیں۔ اس میعاد کے بعد، چیئر مین اور اراکین مرکزی یا ریاستی حکومت کے تحت مزید ملازمت کے اہل نہیں ہوتے ہیں۔

صدر جمہوریہ مندرجہ ذیل حالات میں چیئر مین یا کسی رکن کو عہدے سے ہٹا سکتا ہے۔

- اگر اسے دیوالیہ قرار دیا جائے؛
- اگر وہ اپنی مدت ملازمت کے دوران، اپنے دفتر کے فرائض سے باہر کسی با معاوضہ ملازمت میں مشغول ہوتا ہے۔
- اگر وہ دماغ یا جسم کی کمزوری کی وجہ سے عہدے پر برقرار رہنے کے قابل نہیں ہے؛
- اگر وہ ناقص دماغ کا ہے اور کسی مجاز عدالت کے ذریعہ اس کا اعلان کیا گیا ہے؛ یا اگر اسے کسی جرم کے لیے سزا سنائی گئی ہو اور اسے قید کی سزا سنائی گئی ہو۔

ان کے علاوہ صدر جمہوریہ چیئر مین یا کسی بھی رکن کو غلط رویہ یا نااہلی ثابت ہونے پر ہٹا سکتے ہیں۔ تاہم، ان معاملات میں، صدر کو مشاورت کے لیے سپریم کورٹ سے رجوع کرنا پڑتا ہے۔ اگر سپریم کورٹ، انکو آئری کے بعد، ہٹانے کی وجہ کو برقرار رکھتی ہے اور ایسا مشورہ دیتی ہے، تو صدر چیئر مین یا کسی رکن کو ہٹا سکتے ہیں۔ چیئر مین یا ممبر کی تنخواہ، الاؤنسز اور سروس کی دیگر شرائط کا تعین مرکزی حکومت کرتی ہے۔ لیکن، ان کی

تقرری کے بعد اس کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ مندرجہ بالا تمام توضیحات کا مقصد کمیشن کے کام کاج میں خود مختاری، آزادی اور غیر جانبداری کو یقینی بنانا ہے اور ایسا مشورہ دیتے ہیں تو صدر چیپرمین یا کسی رکن کو ہٹا سکتے ہیں۔

20.4 قومی انسانی حقوق کمیشن کے فرائض

(Functions of the National Human Rights Commission)

قومی انسانی حقوق کمیشن کے فرائض درج ذیل ہیں:

- کسی سرکاری ملازم کی طرف سے انسانی حقوق کی کسی خلاف ورزی یا اس طرح کی خلاف ورزی کی روک تھام میں غفلت کے بارے میں انکو اتری کرنا، یا تو ازخو (suo-moto) یا اس کے سامنے پیش کی گئی درخواست پر یا عدالت کے حکم پر معاملے کی تحقیق کرنا۔
- عدالت کے سامنے زیر سنوائی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے کسی بھی معاملے کی کارروائی میں مداخلت کرنا۔
- قیدیوں کے حالات زندگی کا مطالعہ کرنے اور اس پر سفارش کرنے کے لیے جیلوں اور حراستی مقامات کا دورہ کرنا۔
- انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے دستوری اور دیگر قانونی تحفظات کا جائزہ لینا اور ان کے موثر نفاذ کے لیے اقدامات کی سفارش کرنا۔
- ان عوامل کا جائزہ لینا جن میں دہشت گردی کی کارروائیاں شامل ہیں جو انسانی حقوق سے لطف اندوز ہونے کو روکتی ہیں۔
- انسانی حقوق سے متعلق معاہدوں اور دیگر بین الاقوامی آلات کا مطالعہ کرنا اور ان کے موثر نفاذ کے لیے سفارشات پیش کرنا۔
- انسانی حقوق کے شعبے میں تحقیق کو فروغ دینا۔
- لوگوں میں انسانی حقوق کی معلومات اور اہمیت عام کرنا اور ان حقوق کے تحفظ کے لیے دستیاب حفاظتی تدابیر کے بارے میں آگاہی کو فروغ دینا۔
- انسانی حقوق کے میدان میں کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیموں (این جی او) کی کوششوں کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- انسانی حقوق کے فروغ کے لیے ضروری سمجھے جانے والے دیگر فرائض کو انجام دینا۔

20.5 قومی انسانی حقوق کمیشن کا طریق کار

(Working of the National Human Rights Commission)

کمیشن کا ہیڈ کوارٹر دہلی میں موجود ہے اور یہ ہندوستان میں دیگر مقامات پر بھی دفاتر قائم کر سکتا ہے۔ اسے اپنے طریقہ کار کو منظم کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اس کے پاس سول عدالت کے تمام اختیارات ہوتے ہیں اور اس کی کارروائی کا ایک عدالتی کردار ہے۔ قومی انسانی حقوق کمیشن مرکزی اور ریاستی حکومتوں یا اس کے ماتحت کسی دوسرے اتھارٹی سے معلومات یا رپورٹ طلب کر سکتا ہے۔

کمیشن کے پاس انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی شکایات کی تحقیقات کے لیے تفتیشی عملے کا اپنا مرکز ہے۔ اس کے علاوہ، اس مقصد کے لیے مرکزی حکومت یا کسی بھی ریاستی حکومت کے کسی افسر یا تفتیشی ایجنسی کی خدمات کو استعمال کرنے کا اختیار قومی انسانی حقوق کمیشن کو حاصل ہے۔ قومی انسانی حقوق کمیشن نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں بنیادی معلومات کے ساتھ این جی اوز کے ساتھ موثر تعاون بھی قائم کیا ہے۔

کمیشن کو اس تاریخ سے ایک سال گزرنے کے بعد کسی معاملے کی انکوائری کرنے کا اختیار نہیں ہے جس پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا ہو۔ دوسرے لفظوں میں، قومی انسانی حقوق کمیشن کسی معاملے کو اپنی موجودگی کے ایک سال کے اندر اندر دیکھ سکتا ہے۔

قومی انسانی حقوق کمیشن انکوائری کے دوران یا مکمل ہونے پر درج ذیل میں سے کوئی بھی اقدام کر سکتا ہے:

- وہ متعلقہ حکومت یا تھارٹی کو سفارش کر سکتا ہے کہ وہ متاثر شخص کو معاوضہ یا ہرجا کی ادائیگی کرے۔
- یہ متعلقہ حکومت یا تھارٹی کو قصور وار سرکاری ملازم کے خلاف قانونی چارہ جوئی یا کسی اور کارروائی کے آغاز کی سفارش کر سکتا ہے۔
- وہ متعلقہ حکومت یا تھارٹی کو متاثر شخص کو فوری عبوری ریلیف دینے کی سفارش کر سکتا ہے۔
- یہ ضروری ہدایات، احکامات یا رٹ کے لیے سپریم کورٹ یا متعلقہ ہائی کورٹ سے رجوع کر سکتا ہے۔

20.6 قومی انسانی حقوق کمیشن کا کردار

(Role of the National Human Rights Commission)

مندرجہ بالا نکات سے یہ واضح ہے کہ قومی انسانی حقوق کمیشن بنیادی طور پر سفارشی فرائض انجام دیتی ہے۔ اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دینے کا اختیار نہیں ہے اور نہ ہی متاثر افراد کو مالی امداد سمیت کوئی امداد دینے کا اختیار حاصل ہے۔

خاص طور پر، اس کی سفارشات متعلقہ حکومت یا تھارٹی پر پابند نہیں ہوتی ہیں۔ لیکن، ایک ماہ کے اندر اس کی سفارشات پر کی گئی کارروائی کے بارے میں آگاہ کیا جانا ضروری ہوتا ہے۔ اس تناظر میں، کمیشن کے ایک سابق رکن نے مشاہدہ کیا کہ حکومت کمیشن کی طرف سے کی گئی سفارشات کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ کمیشن کا کردار سفارشی، مشاورتی ہو سکتا ہے، پھر بھی حکومت اس کے ذریعے بھیجے گئی سفارشات پر غور کرتی ہے۔ اس لیے کمیشن کو بے اختیار کہنا غلط ہے۔ اسے زبردست مادی اختیار حاصل ہیں اور کوئی بھی حکومت اس کی سفارش کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔"

مزید برآں، مسلح افواج کے ارکان کی جانب سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے حوالے سے کمیشن کا کردار، اختیارات اور دائرہ اختیار محدود ہے۔ اس سلسلے میں کمیشن مرکزی حکومت سے رپورٹ طلب کر سکتا ہے اور اپنی سفارشات پیش کر سکتا ہے۔ مرکزی حکومت کمیشن کو سفارشات پر کی گئی کارروائی کے بارے میں تین ماہ کے اندر مطلع کرتی ہے۔

کمیشن اپنی سالانہ یا خصوصی رپورٹ میں مرکزی حکومت اور متعلقہ ریاستی حکومت کو پیش کرتا ہے۔ یہ رپورٹیں متعلقہ مقننہ کے سامنے رکھی جاتی ہیں، اس کے ساتھ کمیشن کی سفارشات پر کی گئی کارروائی اور ایسی کسی بھی سفارش کو قبول نہ کرنے کی وجوہات بھی شامل ہوتی ہیں۔

20.7 قومی انسانی حقوق کمیشن کی کارکردگی

(Performance of the National Human Rights Commission)

قومی انسانی حقوق کمیشن کی طرف سے اٹھائے گئے مختلف انسانی حقوق کے مسائل درج ذیل ہیں:

- جاہلانہ مزدوری کا خاتمہ
- رانچی، آگرہ اور گوالیار میں دماغی ہسپتالوں کا معاملہ
- گورنمنٹ پروٹیکٹو ہوم (خواتین)، آگرہ کا معاملہ
- خوراک کے حق سے متعلق مسائل
- چائلڈ میرج ریٹریمنٹ ایکٹ، 1929 کا جائزہ
- بچوں کے حقوق کے کنونشن کا معاہدہ
- سرکاری ملازمین کی طرف سے بچوں کی ملازمت کو روکنا
- چائلڈ لیبر کا خاتمہ
- بچوں کے خلاف جنسی تشدد پر میڈیا کے لیے گائیڈ بک جاری کرنا
- حساسیت کے لیے عدلیہ کو ہدایت نامہ
- سیکس ٹورازم اور اسمگلنگ کی روک تھام پر پروگرام
- زچگی میں خون کی کمی اور انسانی حقوق
- ورنڈاون میں بے سہارا خواتین کی بحالی
- کام کی جگہ پر خواتین کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کا معاملہ
- ٹرینوں میں خواتین مسافروں کو ہراساں کرنے کا معاملہ
- دستی صفائی کا خاتمہ
- دلتوں کے مسائل بشمول ان پر ہونے والے مظالم
- خانہ بدوش قبائل کو درپیش مسائل
- معذور افراد کے حقوق

- صحت کے حق سے متعلق مسائل
- HIV/AIDS سے متاثرہ افراد کے حقوق
- 1999 اڑیسہ کے طوفان کے متاثرین کے لیے امدادی کام
- گجرات کے زلزلے (2001) کے بعد اٹھائے گئے امدادی اقدامات کی نگرانی
- ڈسٹرکٹ شکایات اتھارٹی کا معاملہ
- آبادی کی پالیسی - ترقی اور انسانی حقوق
- قوانین کا جائزہ، بشمول دہشت گردی اور خلل انگیز سرگرمیاں ایکٹ، اور دہشت گردی کی روک تھام بل، 2000
- دہشت گردی کے علاقوں میں انسانی حقوق کا تحفظ
- پولیس کی طرف سے گرفتاری کی طاقت کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے رہنما خطوط
- ریاست / سٹی پولیس ہیڈ کوارٹر میں انسانی حقوق کے سیل کا قیام
- حراستی اموات، عصمت دری اور تشدد کی جانچ کے لیے اقدامات
- تشدد کے خلاف کنونشن میں شمولیت
- ملک کے لیے پناہ گزینوں کے قانون کو اپنانے پر بحث
- پولیس، جیلوں اور حراست کے دیگر مراکز کی نظامی اصلاحات
- قوانین کا جائزہ، معاہدوں کا نفاذ، اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی آلات
- تعلیمی نظام میں انسانی حقوق کی خواندگی اور بیداری کا فروغ
- مسلح افواج اور پولیس، عوامی حکام اور سول سوسائٹی کے لیے انسانی حقوق کی تربیت

20.8 تحفظ انسانی حقوق ایکٹ، 2006 (Protection of Human Rights Act, 2006)

پارلیمنٹ نے پروٹیکشن آف ہیومن رائٹس (تریمی) ایکٹ، 2006 میں پاس کیا تھا۔ انسانی حقوق کے تحفظ کے ایکٹ، 1993 میں کی گئی اہم ترامیم درج ذیل امور سے متعلق ہیں:

- ریاستی انسانی حقوق کمیشن (SHRCs) کے اراکین کی تعداد کو پانچ سے کم کر کے تین کرنا
- ریاستی انسانی حقوق کمیشن کے ممبر کی تقرری کے لیے اہلیت کی شرط کو تبدیل کرنا
- انسانی حقوق کمیشن کے پاس دستیاب تفتیشی مشینری کو مضبوط بنانا
- کمیشنوں کو انکوائری کے دوران بھی معاوضے وغیرہ کی سفارش کرنے کا اختیار دینا

- ریاستی حکومتوں کو اطلاع دیے بغیر بھی NHRC کو جیلوں کے دورے کرنے کا اختیار دینا
- گواہوں کے ثبوت ریکارڈ کرنے کے طریقہ کار کو مضبوط بنانا
- واضح کرنا کہ NHRC اور SHRCs کے سربراہ متعلقہ کمیشن کے اراکین سے الگ ہیں۔
- NHRC کو اس قابل بنانا کہ وہ اس کی طرف سے موصول ہونے والی شکایات کو متعلقہ SHRC کو منتقل کرے۔
- NHRC کے سربراہ اور ممبران کو اس قابل بنانا کہ وہ اپنے استعفیے صدر اور سربراہ اور SHRCs کے ممبران کو متعلقہ ریاست کے گورنر کو تحریری طور پر بھیجیں۔
- واضح کرنا کہ NHRC یا SHRCs کے چیئر پرسن اور ممبر کے انتخاب کے لیے سلیکشن کمیٹی میں کسی بھی رکن کی غیر موجودگی ایسی کمیٹیوں کے فیصلوں کو متاثر نہیں کرے گی۔
- بشرطیکہ قومی کمیشن برائے درج فہرست ذات کے چیئر پرسن اور درج فہرست قبائل کے قومی کمیشن کے چیئر پرسن کو NHRC کا رکن سمجھا جائے گا۔
- مرکزی حکومت کو مستقبل کے بین الاقوامی معاہدوں اور کنونشنوں کو مطلع کرنے کے قابل بنانا جن پر یہ ایکٹ لاگو ہوگا۔

20.9 ریاستی انسانی حقوق کمیشن کی تشکیل

(Composition of the State Human Rights Commission)

1993 کا انسانی حقوق کا تحفظ ایکٹ نہ صرف قومی انسانی حقوق کمیشن بلکہ ریاستی سطح پر ایک ریاستی انسانی حقوق کمیشن کے قیام کو بھی لازمی قرار دیتا ہے۔ اس کے مطابق، پچیس ریاستوں نے سرکاری گزٹ نوٹیفیکیشن کے ذریعے ریاستی انسانی حقوق کمیشن تشکیل دیے ہیں۔ ریاستی انسانی حقوق کمیشن صرف دستور کے ساتویں شیڈول کی ریاستی فہرست (فہرست-II) اور کنکرنٹ لسٹ (لسٹ-III) میں مذکور مضامین کے سلسلے میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی انکوائری کر سکتا ہے۔ تاہم، اگر اس طرح کے کسی معاملے کی پہلے ہی قومی انسانی حقوق کمیشن یا کوئی اور قانونی کمیشن انکوائری کر رہا ہے، تو ریاستی انسانی حقوق کمیشن اس معاملے کی انکوائری نہیں کرتا ہے۔

ریاستی انسانی حقوق کمیشن ایک کثیر رکنی ادارہ ہے جس میں ایک چیئر پرسن اور دو اراکان ہوتے ہیں۔ چیئر پرسن ہائی کورٹ کا ریٹائرڈ چیف جسٹس ہونا چاہیے اور ممبران ہائی کورٹ کا حاضر سروس یا ریٹائرڈ جج ہونے چاہیے یا ریاست میں ڈسٹرکٹ جج کا کم از کم سات سال کا تجربہ ڈسٹرکٹ جج اور انسانی حقوق کے حوالے سے علم یا عملی تجربہ رکھنے والا شخص ہونا چاہیے۔

چیئر پرسن اور اراکین کا تقرر گورنر ایک کمیٹی کی سفارشات پر کرتا ہے جس میں درج ذیل افراد شامل ہوتے ہیں:

- وزیر اعلیٰ (اس کے سربراہ کے طور پر)
- قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر
- ریاستی وزیر داخلہ
- قانون ساز اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر

نوٹ: قانون ساز کونسل والی ریاست کی صورت میں کونسل کے چیئرمین اور کونسل میں اپوزیشن لیڈر بھی کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔ مزید یہ کہ ہائی کورٹ کے موجودہ جج یا موجودہ ڈسٹرکٹ جج کا تقرر متعلقہ ریاست کے ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے مشاورت کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے۔ چیئر پرسن اور ممبران پانچ سال کی مدت کے لیے یا 70 سال کی عمر تک پہنچنے تک، جو بھی پہلے ہو، عہدے پر فائز رہ سکتے ہیں۔ ان کی میعاد کے بعد چیئر پرسن اور ممبران ریاستی حکومت یا مرکزی حکومت کے تحت مزید ملازمت کے اہل نہیں ہیں۔ اگرچہ ریاستی انسانی حقوق کمیشن کے چیئر پرسن اور ممبران کا تقرر گورنر کرتا ہے، لیکن انہیں صرف صدر ہی ہٹا سکتے ہیں (اور گورنر نہیں)۔ صدر انہیں اسی بنیادوں پر ہٹا سکتے ہیں اور اسی طریقے سے جس طرح وہ قومی انسانی حقوق کمیشن کے چیئر پرسن یا رکن کو ہٹا سکتے ہیں۔ اس طرح وہ مندرجہ ذیل حالات میں چیئر پرسن یا ممبر کو ہٹا سکتا ہے۔

- اگر اسے دیوالیہ قرار دیا جائے؛
- اگر وہ اپنی مدت ملازمت کے دوران، باہر کسی با معاوضہ ملازمت میں مشغول ہوتا ہے۔
- اگر وہ دماغ یا جسم کی کمزوری کی وجہ سے عہدے پر برقرار رہنے کے قابل نہیں ہے؛
- اگر وہ ناقص دماغ کا ہے اور کسی مجاز عدالت کے ذریعہ اس کا اعلان کیا گیا ہے؛
- اگر اسے کسی جرم کے لیے سزا سنائی گئی ہو اور اسے قید کی سزا سنائی گئی ہو۔

ان کے علاوہ صدر غلط رویے یا نااہلی ثابت ہونے کی بنیاد پر چیئر پرسن یا رکن کو بھی ہٹا سکتے ہیں۔ تاہم، ان معاملات میں، صدر کو معاملہ انکوائری کے لیے سپریم کورٹ سے رجوع کرنا پڑتا ہے۔ اگر سپریم کورٹ، انکوائری کے بعد، ہٹانے کی وجہ کو برقرار رکھتی ہے اور ایسا مشورہ دیتی ہے، تو صدر چیئر پرسن یا کسی رکن کو ہٹا سکتے ہیں۔ چیئر مین یا ممبر کی تنخواہ، الاؤنسز اور سروس کی دیگر شرائط کا تعین ریاستی حکومت کرتی ہے۔ لیکن، ان کی تقرری کے بعد ان کو اس کے نقصان میں تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ مذکورہ بالا تمام دفعات کا مقصد کمیشن کے کام کاج میں خود مختاری، آزادی اور غیر جانبداری کو محفوظ بنانا ہے۔

20.10 ریاستی انسانی حقوق کمیشن کے فرائض

(Functions of the SHRC)

ریاستی انسانی حقوق کمیشن کے فرائض درج ذیل ہیں:

- کسی سرکاری ملازم کی طرف سے انسانی حقوق کی کسی خلاف ورزی یا اس طرح کی خلاف ورزی کی روک تھام میں غفلت کے بارے میں انکو آڑی کرنا، یا تو از خود موٹو یا اس کے سامنے پیش کی گئی درخواست پر یا عدالت کے حکم پر۔
- عدالت کے سامنے زیر التوا انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا الزام شامل کسی بھی کارروائی میں مداخلت کرنا۔
- قیدیوں کے حالات زندگی کا مطالعہ کرنے اور اس پر سفارش کرنے کے لیے جیلوں اور حراستی مقامات کا دورہ کرنا۔
- انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے دستوری اور دیگر قانونی تحفظات کا جائزہ لینا اور ان کے موثر نفاذ کے لیے اقدامات کی سفارش کرنا۔
- ان عوامل کا جائزہ لینا جن میں دہشت گردی کی کارروائیاں شامل ہیں جو انسانی حقوق سے لطف اندوز ہونے کو روکتی ہیں اور تدارک کے اقدامات کی سفارش کرتی ہیں۔
- انسانی حقوق کے شعبے میں تحقیق کا آغاز کرنا اور اسے فروغ دینا۔
- لوگوں میں انسانی حقوق کی اہمیت کو پھیلانا اور ان حقوق کے تحفظ کے لیے دستیاب تحفظات کے بارے میں آگاہی کو فروغ دینا۔
- انسانی حقوق کے شعبے میں کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) کی کوششوں کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- انسانی حقوق کے فروغ کے لیے ضروری سمجھے جانے والے دیگر کاموں کو انجام دینا۔

20.11 ریاستی انسانی حقوق کمیشن کا طریق کار (Working of the SHRC)

ریاستی انسانی حقوق کمیشن کو اپنے طریقہ کار کو منظم کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اس کے پاس سول عدالت کے تمام اختیارات ہیں اور اس کی کارروائی کا ایک عدالتی کردار ہے۔ یہ ریاستی حکومت یا اس کے ماتحت کسی دوسرے اتھارٹی سے معلومات یا رپورٹ طلب کر سکتا ہے۔ کمیشن کو اس تاریخ سے ایک سال گزرنے کے بعد کسی بھی معاملے کی انکو آڑی کرنے کا اختیار نہیں ہے جس پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا ہو۔ دوسرے لفظوں میں، یہ کسی معاملے کو اپنی موجودگی کے ایک سال کے اندر دیکھ سکتا ہے۔

کمیشن انکو آڑی کی تکمیل کے دوران یا اس پر درج ذیل میں سے کوئی بھی قدم اٹھا سکتا ہے:

- یہ ریاستی حکومت یا اتھارٹی سے سفارش کر سکتا ہے کہ وہ متاثرہ کو معاوضہ یا ہرجا کی ادائیگی کرے۔
- یہ ریاستی حکومت یا اتھارٹی کو قصور وار سرکاری ملازم کے خلاف قانونی چارہ جوئی یا کسی اور کارروائی کے آغاز کی سفارش کر سکتا ہے۔
- وہ ریاستی حکومت یا اتھارٹی سے متاثرہ کو فوری عبوری ریلیف دینے کی سفارش کر سکتا ہے۔
- یہ ضروری ہدایات، احکامات یا رٹ کے لیے سپریم کورٹ یا ریاستی ہائی کورٹ سے رجوع کر سکتا ہے۔

مندرجہ بالا سے، یہ واضح ہے کہ کمیشن کے کام بنیادی طور پر فطرت میں سفارشی ہیں۔ اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دینے کا اختیار نہیں ہے اور نہ ہی متاثرہ کو مالی امداد سمیت کوئی امداد دینے کا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس کی سفارشات ریاستی حکومت یا تھارٹی پر پابند نہیں ہیں۔ لیکن، ایک ماہ کے اندر اس کی سفارشات پر کی گئی کارروائی کے بارے میں آگاہ کیا جائے۔

کمیشن اپنی سالانہ یا خصوصی رپورٹیں ریاستی حکومت کو پیش کرتا ہے۔ یہ رپورٹیں ریاستی مقننہ کے سامنے رکھی جاتی ہیں، اس کے ساتھ کمیشن کی سفارشات پر کی گئی کارروائی کی یادداشت اور ایسی کسی بھی سفارش کو قبول نہ کرنے کی وجوہات بتائی جاتی ہیں۔

پروفیشن آف ہیومن رائٹس ایکٹ (1993) انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے مقدمے کی جلد سماعت کے لیے ہر ضلع میں انسانی حقوق کی عدالت کے قیام کا بھی انتظام کرتا ہے۔ یہ عدالتیں ریاستی حکومت صرف اس ریاست کے ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی رضامندی سے قائم کر سکتی ہے۔ انسانی حقوق کی ہر عدالت کے لیے، ریاستی حکومت ایک پبلک پراسیکیوٹر کو متعین کرتی ہے یا ایک وکیل (جس نے سات سال تک پریکٹس کی ہو) کو بطور سپیشل پبلک پراسیکیوٹر مقرر کیا جاتا ہے۔

20.12 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ نے:

- قومی و ریاستی انسانی حقوق کمیشن کے قیام کی جانکاری حاصل کی۔
- قومی و ریاستی انسانی حقوق کمیشن کی ساخت کا مطالعہ کیا۔
- قومی و ریاستی انسانی حقوق کمیشن کے فرائض کو سمجھا۔
- قومی و ریاستی انسانی حقوق کمیشن کا طریق کار کو سمجھا
- قومی و ریاستی انسانی حقوق کمیشن کا کردار کا مطالعہ کیا۔
- قومی و ریاستی انسانی حقوق کمیشن کی کارکردگی کو جاننا۔
- تحفظ انسانی حقوق ایکٹ، 2006 کا مطالعہ کیا۔

20.13 کلیدی الفاظ (Keywords)

فیصلہ سازی

فیصلہ سازی سے مراد ہے اپنے ذہن میں کسی خیال یا کام کے طریق کار کو طے کرنے سے ہے۔ یہ ایک خاص حالات میں کئے گئے متبادلات میں سے کسی ایک متبادل کا انتخاب کر لینے سے ہے۔ فیصلہ سازی کے میدان میں سائنس کو ایک اہم مفکر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کا قول ہے کہ فیصلہ

سازى انتظامىہ کا دل ہے۔ اسی طرح کے خیال جارح ٹیری کے ہیں۔ اس کے مطابق انتظامیہ کے اہم فرائض فیصلہ سازی کرنا ہے۔ لہذا یہ واضح ہے کہ فیصلہ سازی انتظامیہ کا ایک اہم جز ہے۔ جب تک تبدیل حالات میں مداخلت کر کے فیصلہ کیا جائے گا یا فیصلہ مستقل نہیں ہوگا۔ ان کو مختلف حالات میں بھی عمل در عمل کرنا پڑے گا۔ لہذا فیصلہ کرنے کا حقیقت میں مراد ہے کہ ایک کام کو دوسرے کے مقابلے میں زیادہ پسند کرنا اور بدلتی دنیا کے ذریعے پیش کئے گئے جدید مسائل کو بہتر طریقے سے حل کرنا ہی فیصلہ سازی کا نام ہے۔ فیصلہ سازی کسی بھی انسان کی روز مرہ کی سرگرمی ہے۔ فیصلہ سازی ایک عمل اور ایک عادت ہے۔ بہتر اور موثر فیصلہ تنظیم کو منافع اور ناکام فیصلہ تنظیم کو نقصان پہنچاتا ہے۔ فیصلہ سازی کسی بھی انتظامیہ کا اٹوٹ حصہ ہے۔ فیصلہ سازی انتظامیہ ایک اہم سرگرمی ہے۔ سائنس کے مطابق نظم و نسق کا روح فیصلہ سازی کے ارد گرد گردش کرتا ہے۔ اس لئے فیصلہ سازی انتظامیہ کا دل ہے۔

20.14 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

20.14.1- معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- انسانی حقوق کے تحفظ کا ایکٹ کب آیا؟

(a) 1991

(b) 1992

(c) 1993

(d) 1994

2- ریاستی انسانی حقوق کمیشن کے اختیار کا دائرہ کار 7 ویں فہرست بند کی کس فہرست میں ہے؟

(a) فہرست اول

(b) فہرست دوم

(c) فہرست سوم

(d) فہرست دوم اور سوم

3- انسانی حقوق کے تحفظ کے ایکٹ میں ترمیم کب کی گئی؟

(a) 1993

(b) 2005

(c) 2006

(d) 2014

4- قومی انسانی حقوق کمیشن کب قائم کیا گیا؟

(a) 1993

(b) 2005

(c) 2006

(d) 2014

5- قومی انسانی حقوق کمیشن ایک _____ ادارہ ہے۔

(a) قانونی

(b) دستوری

(c) یہ دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

6- قومی انسانی حقوق کمیشن کے ممبران کی تقرری کی کمیٹی میں کون شامل ہوتا ہے؟

(a) وزیراعظم

(b) لوک سبھا اسپیکر

(c) راجہ سبھا کے ڈپٹی چیرمین

(d) یہ سبھی

7- قومی انسانی حقوق کمیشن کے ممبران کے عہدے کی میعاد کس عمر تک ہوتی ہے؟

(a) 65 سال

(b) 70 سال

(c) 75 سال

(d) 80 سال

8- قومی انسانی حقوق کمیشن کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے؟

(a) دہلی

(b) پنجاب

(c) تلنگانہ

(d) ممبئی

9- قومی انسانی حقوق کمیشن کے سربراہ اور ممبران کا تقرر کون کرتا ہے؟

(a) صدر جمہوریہ

(b) گورنر

(c) وزیر اعظم

(d) وزیر اعلیٰ

10۔ ریاستی انسانی حقوق کمیشن کے سربراہ اور ممبران کا تقرر کون کرتا ہے؟

(a) صدر جمہوریہ

(b) گورنر

(c) وزیر اعظم

(d) وزیر اعلیٰ

20.14.2۔ مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. قومی انسانی حقوق کمیشن کے قیام اور ساخت پر ایک نوٹ لکھیے۔

2. قومی انسانی حقوق کمیشن کے فرائض بیان کیجیے۔

3. ریاستی انسانی حقوق کمیشن کی ساخت بیان کیجیے۔

4. ریاستی انسانی حقوق کمیشن کے فرائض کی وضاحت کیجیے۔

5. قومی انسانی حقوق کمیشن کا طریق کار کیا ہے؟

20.14.3۔ طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. قومی انسانی حقوق کمیشن کا کردار اور کارکردگی کو تفصیل سے بیان کیجیے۔

2. تحفظ انسانی حقوق ایکٹ، 2006 پر ایک نوٹ لکھیے۔

3. ریاستی انسانی حقوق کمیشن کا طریق کار کو بیان کیجیے۔

20.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Readings)

1. *Principals & Practices of Public Administration* by Avasthi & Maheshwari
2. *Principals of Public Administration* by A R Tyagi
3. *Public Administration* by Rumki Basu
4. *Public Administration* by Mohit Bhattacharya
5. *An Integrated Concept of Material Management* by N M Shah
6. *Public Administration* by Laxmi Narayana Publishers

اکائی 21- می سیوا: آندھرا پردیش اور تلنگانہ

(Mee Seva: Andhra Pradesh and Telangana)

اکائی کے اجزا:

تمہید	21.0
مقاصد	21.1
می سیوا کی مختصر تاریخ	21.2
می سیوا کا مفہوم	21.3
حکومت سے شہری تک خدمات	21.4
حکومت سے کاروبار تک خدمات	21.5
تلنگانہ کی می سیوا	21.6
آندھرا پردیش کی می سیوا	21.7
می سیوا کے فوائد	21.8
اقتصادی نتائج	21.9
کلیدی الفاظ	21.10
نمونہ امتحانی سوالات	21.11
معروضی جوابات کے حامل سوالات	21.11.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	21.11.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	21.11.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اقتصادی مواد	21.12

21.0 تمہید (Introduction)

می سیوا (Mee Seva) بہتر حکمرانی کی ایک پہل ہے جس میں نیشنل ای گورننس پلان "Public Services Closer to Home" کے وژن کو شامل کیا گیا ہے۔ می سیوا "حکومت سے شہریوں تک" (Government to Citizens-G2C) اور "حکومت سے تجارت تک" (Government to Business-G2B) کی تمام خدمات کا احاطہ کرتی ہے۔ می سیوا میں ان تمام خدمات کے لیے سنگل انٹری پورٹل (Single Entry Portal) کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ سنگل انٹری کا مطلب یہ ہے کہ سبھی صارفین کو تمام خدمات ایک ہی پورٹل سے فراہم کی جاتی ہیں۔ ٹیکنالوجی میں "می سیوا" کا مطلب ہے، آپ کی خدمت میں، یعنی شہریوں کی خدمت میں۔

MeeSeva کا مقصد ٹیکنالوجی کے ذریعے اسارٹ، شہریوں پر مبنی، اخلاقی، موثر اور بہتر حکمرانی فراہم کرنا ہے۔ می سیوا کے ذریعے تمام طبقوں کے شہریوں اور تاجروں کو تمام سرکاری خدمات ہمہ گیر اور غیر امتیازی طور پر فراہم کی جاتی ہے۔ می سیوا حکومتی امور میں بہتر کارکردگی، شفافیت اور جوابدہی کو فروغ دیتی ہے۔ اس پہل سے نظم و نسق کی تمام سطحوں پر حکومت شہری انٹرفیس (Government-Citizen Interface) میں موثر تبدیلیاں حاصل ہوئی ہیں اور اس طرح ایک مشترکہ طرز حکمرانی کے ماڈل (Shared-Governance Model) کو فروغ ملا ہے۔

21.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ،

- می سیوا کی مختصر تاریخ کا مطالعہ کریں گے۔
- می سیوا کا مفہوم سمجھیں گے۔
- حکومت سے شہری تک خدمات کے مفہوم کو سمجھیں گے۔
- حکومت سے کاروبار تک خدمات کے مفہوم کو سمجھیں گے۔
- تلنگانہ کی می سیوا کے بارے میں جانیں گے۔
- آندھرا پردیش کی می سیوا کے بارے میں جانیں گے۔
- می سیوا کے فوائد کا مطالعہ کریں گے۔

21.2 می سیوا کی مختصر تاریخ (Brief History of Mee Seva)

می سیوا آندھرا پردیش کے چتور (Chittoor) ضلع میں 2011 میں شروع کی گئی تھی۔ اس سے پہلے یہ ای سیوا کے نام سے مشہور تھی، جو 1999 میں حیدرآباد میں شہریوں کے لیے ایک سروس سینٹر کے ساتھ شروع ہوئی تھی۔ ای۔سیوا ہندوستان میں بہتر حکمرانی کے پہلے

اقدامات کی بہترین مثال ہے اور ای گورننس کے فوائد شہریوں تک پہنچانے کی ابتدائی کوششوں میں سے ایک ہے۔ ای سیوا کو TWINS پر وجیکٹ کے طور پر شروع کیا گیا تھا تاکہ ایک چھتری کے نیچے حکومت کے متعدد شہریوں کو درپیش خدمات فراہم کی جاسکیں۔ اس طرح، شہریوں کو ایک محکمے سے دوسرے محکمے میں جانے کی بجائے ایک ونڈو کے تحت متعدد سرکاری خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ 2001 میں ای سیوا کی شروعات محض چھ سروس سینٹروں سے کی گئی تھی۔ اس وقت ہر ماہ تقریباً ایک ہزار ٹرانزیکشن درج کیے گئے تھے۔ کچھ دنوں میں ہی ای سیوا کے تحت 200 سروس سینٹر کام کرنے لگے جن میں تقریباً 160 شہری خدمات فراہم کی جانے لگیں اور فی ماہ کی شرح پر 500 کروڑ روپے کے تین کروڑ ٹرانزیکشن درج کیے گئے۔



21.3 می سیوا کا مفہوم (Concept of Mee Seva)

می سیوا کے تحت تمام سرکاری ریکارڈوں کو ڈیجیٹل شکل میں جمع کیا جاتا ہے جس کو پولنگ (Pooling) کہا جاتا ہے۔ ان ریکارڈوں میں آراضی ریکارڈ، رجسٹری ریکارڈ، سماجی سروس کے تمام ریکارڈ، معاشی سروس کے سبھی ریکارڈ وغیرہ شامل کیے جاتے ہیں۔ ان سبھی ریکارڈوں پر متعلقہ افسروں کے ڈیجیٹل دستخط کیے جاتے ہیں اور پھر اس کے بعد ویب پورٹل کے ذریعہ عوامی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ سبھی دستاویز بہتر سکیورٹی کے ساتھ ویب پورٹل پر موجود رہتے ہیں جن کا غلط استعمال کرنا ممکن ہوتا ہے۔

عوامی خدمات کی فراہمی میں سب سے زیادہ اہم بات یہ ہوتی ہے کہ صارفین کو کم وقت میں خدمات فراہم کی جائیں۔ یہ اصول مختلف ممالک میں شہری منشور کا حصہ ہوتا ہے۔ می سیوا اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ سنگل ونڈو سے خدمات کی فراہمی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہو کہ عوام کو تمام خدمات وقت سے پہلے فراہم کی جاسکیں۔ اس کے لیے سبھی خدمات پر ایک ساتھ کام کیا جاتا ہے اور جاری کیے جانے والے سبھی دستاویزوں پر ایک مشتمل دستخط کیے جاتے ہیں۔

می سیوا کی خدمات فراہم کرنے والے مرکز کیاسک (Kiosk) کہلاتے ہیں۔ آندھرا اور تلنگانہ کے دور دراز کے علاقوں میں یہ کیاسک ایسے نوجوان چلاتے ہیں جو ان علاقوں میں اپنا کوئی چھوٹا کاروبار کرتے ہیں۔ اپنے کاروبار سے روزی روٹی کمانے کے علاوہ یہ نوجوان می سیوا میں اپنی خدمات کے ذریعہ مقامی حکومت میں تعاون کرتے ہیں۔ عزیز طلبہ، آپ کو معلوم ہے کہ مقامی حکومت ہندوستان میں نظم و نسق عامہ اور جمہوری نظام کی ریڑھ ہے۔ اس طرح می سیوا میں ان نوجوانوں کا کردار بہت اہمیت کا حامل ہے۔

می سیوانے دستخط کے اس روایتی نظام کو بھی ختم کیا ہے جس کے تحت سرکاری دستاویزوں پر قلم سے دستخط کیے جاتے تھے۔ افسران کی غیر موجودگی میں ان دستخط میں بہت زیادہ وقت برباد ہوتا تھا۔ تحصیلداروں اور پولیس ایس ایچ او سے لے کر میونسپل کمشنر تک کے زیادہ تر کارکن می سیوا کی درخواستوں کو نمٹانے کے لیے ڈیجیٹل دستخطوں کا استعمال کر رہے ہیں، جس سے یہ ملک کا سب سے بڑا نظام ہے۔ می سیوا کے ساتھ صف بندی کا عمل ریاست میں حکمرانی کا ایک رہنما فلسفہ بن گیا ہے جو ایک خاموش لہر کے طور پر سامنے آیا ہے اور جس نے فلاحی جمہوریت کو ایک نئی شکل بخشی ہے۔ اس کی تاثیر کا اندازہ شہریوں کی مطمئن نظروں سے لگایا جاسکتا ہے جو ہمارے ملک کی جمہوری بنیادوں کو مضبوط کر رہے ہیں اور فلاحی مملکت میں شہریوں کی مرکزیت اور اہمیت کو سامنے لارہے ہیں۔ می سیوا خدمات کے حق کے قانون کو حقیقی روح میں لاگو کرنے اور اس کی نگرانی کرنے میں اہم کردار نبھاتی ہے۔ عزیز طلبہ، آپ کو معلوم ہے کہ می سیوا ”حکومت سے شہریوں تک“ (Government to Citizens-G2C) اور ”حکومت سے تجارت تک“ (Government to Business-G2B) کی تمام خدمات کا احاطہ کرتی ہے۔ لہذا، ہم اب ان خدمات کے بارے میں مختصر معلومات حاصل کریں گے۔

21.4 حکومت سے شہری تک خدمات (Government to Citizen- G2C Services)

حکومت سے شہری تک خدمات (G2C) حکومت اور اس کے شہریوں کے درمیان مواصلات ہے، جو شہریوں کو عوامی خدمات کی موثر فراہمی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔ G2C تعاملات شہریوں کو حکومتی پالیسیوں، خدمات، ضوابط اور قوانین کے بارے میں مزید باخبر ہونے میں مدد کرتے۔ G2C خدمات شہریوں کو معلومات اور وسائل کی ایک وسیع رینج سے واقف کراتی ہیں جن میں درج ذیل شامل ہیں:

1. حکومتی فارم اور خدمات
2. عوامی پالیسی کی معلومات
3. روزگار اور کاروبار کے مواقع
4. ووٹنگ کی معلومات
5. ٹیکس فائلنگ
6. لائسنس کی رجسٹریشن یا تجدید
7. جرمانے کی ادائیگی

8. سرکاری افسران کو تبصرے جمع کروانا

9. ذات، آمدنی، ولادت اور موت کے سرٹیفکیٹ

G2C تعلقات شہریوں کو حکومتی قوانین، ضوابط، پالیسیوں اور خدمات کے بارے میں مزید آگاہ کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ شہریوں کے لیے ای گورنمنٹ معلومات اور خدمات کی ایک بڑی رینج پیش کرتے ہیں جس میں سرکاری فارم اور خدمات، عوامی پالیسی کی معلومات، روزگار اور کاروبار کے مواقع، ووٹنگ کی معلومات، ٹیکس جمع کروانا، لائسنس کی رجسٹریشن یا تجدید، جرمانے کی ادائیگی، اور جمع کرنا شامل ہے۔ ان تعلقات کے ذریعہ سرکاری افسران کے لیے یہ آسان ہو جاتا ہے کہ وہ مختلف حکومتی خدمات پر اپنا تبصرہ کس طرح کریں۔

G2C Services



G2C تعلقات کا مقصد شہریوں کو موثر اور اقتصادی انداز میں مختلف قسم کی ICT خدمات پیش کرنا اور ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے حکومت اور شہریوں کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنانا ہے۔

G2C تعلقات کے کئی طریقے ہیں۔ دو طرفہ مواصلات شہریوں کو اس قابل بناتے ہیں کہ وہ عوامی منتظمین کو براہ راست فوری پیغام بھیج سکیں اور کسی معاملے میں ریہوٹ الیکٹرانک ووٹ اور فوری رائے شماری بھی کر سکیں۔ یہ ای-شرکت (e-participation) کی مثالیں ہیں۔ دیگر مثالوں میں ٹیکس اور خدمات کی ادائیگی شامل ہے جو آن لائن یا فون پر مکمل کی جاسکتی ہیں۔ G2C تعلقات کے ذریعہ غیر معمولی خدمات جیسے نام یا پتہ کی تبدیلی، خدمات یا گرانٹس کے لیے درخواست دینا، یا موجودہ خدمات کو منتقل کرنا زیادہ آسان ہے اور اب اسے آمنے سامنے مکمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

G2C تعلقات پوری دنیا میں غیر متوازن ہے کیونکہ ہر کسی کے پاس انٹرنیٹ تک رسائی اور کمپیوٹنگ کی مہارت نہیں ہوتی ہے، لیکن امریکہ اور یورپی یونین اس شعبے میں سرفہرست ہیں۔ امریکہ کی وفاقی حکومت کے پاس سرکاری معلومات اور خدمات تک شہریوں کی رسائی کو بڑھانے کے لیے G2C ٹیکنالوجی کا ایک وسیع فریم ورک ہے۔ www.benefits.gov امریکی حکومت کی ایک سرکاری ویب سائٹ ہے جو شہریوں کو ان فوائد کے بارے میں مطلع کرتی ہے جن کے وہ اہل ہیں۔ یہ ویب سائٹ شہریوں کی مدد کے لیے درخواست دینے کے طریقہ کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہے۔ امریکی ریاستی حکومتیں محکمہ ٹرانسپورٹیشن (Department of Transport)، ڈیپارٹمنٹ آف

پبلک سیفٹی (Department of Public Safety)، یونائیٹڈ اسٹیٹس ڈیپارٹمنٹ آف ہیلتھ اینڈ ہیومن سروسز (US Department of Health and Human Services)، یونائیٹڈ اسٹیٹس ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن (US Department of Education) اور دیگر کے ذریعے G2C بات چیت میں بھی مشغول ہیں۔ جیسا کہ عالمی سطح پر ای۔گورننس کے ساتھ، G2C خدمات ایک ریاست سے دوسری ریاست میں مختلف ہوتی ہیں، ڈیجیٹل اسٹیٹس سروسے ریاستوں کو سماجی اقدامات، ڈیجیٹل جمہوریت، ای کامرس، ٹیکسیشن، اور محصول پر درجہ بندی کرتا ہے۔ 2012 کی رپورٹ میں مشی گن (Michigan) اور یوناہ (Utah) کو برتری اور فلوریڈا کو سب سے کم اسکور کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ امریکہ میں میونسپل حکومتیں بھی لین دین کو مکمل کرنے اور عوام کو مطلع کرنے کے لیے حکومت کی کسٹمر ٹیکنالوجی کا استعمال کرتی ہیں۔ ریاستوں کی طرح شہروں کو بھی اختراعی ٹیکنالوجی کے لیے انعامات سے نوازا جاتا ہے۔

G2C تعلقات کے معاملے میں یورپی ممالک تمام جغرافیائی خطوں میں دوسرے نمبر پر ہیں۔ یورپ کے شہریوں کے لیے سنگل پوائنٹ آف ایکسیس یورپ کے اندر سفر کے لیے بہت مددگار ثابت ہوا ہے اور 1999 سے ہی یورپ آن لائن حکومت کی حمایت کرتا ہے۔ عوامی معلومات فراہم کرنا، صارفین کو بنیادی عوامی خدمات تک رسائی فراہم کرنا، آن لائن طریقہ کار کو آسان بنانا، اور الیکٹرانک دستخطوں کو فروغ دینا ہے اس کی بنیادی توجہ ہے۔ غور طلب ہے کہ ایسٹونیا (Estonia) الیکٹرانک رہائش یعنی ای۔ریزیڈنسی (e-Residency) والا دنیا کا پہلا اور واحد ملک ہے جو ایسٹونیا سے باہر دنیا میں کسی کو بھی اسٹونین آن لائن خدمات تک رسائی کے قابل بناتا ہے۔ اس طرح ایسٹونیا کی آبادی میں دو طرح کے لوگ شمار کیے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو جسمانی طور پر ایسٹونیا میں رہتے ہیں۔ دوسرے وہ جو جسمانی طور پر کسی دوسرے ملک کے باشندے ہیں لیکن الیکٹرانک طور پر ایسٹونیا کے باشندے ہیں۔

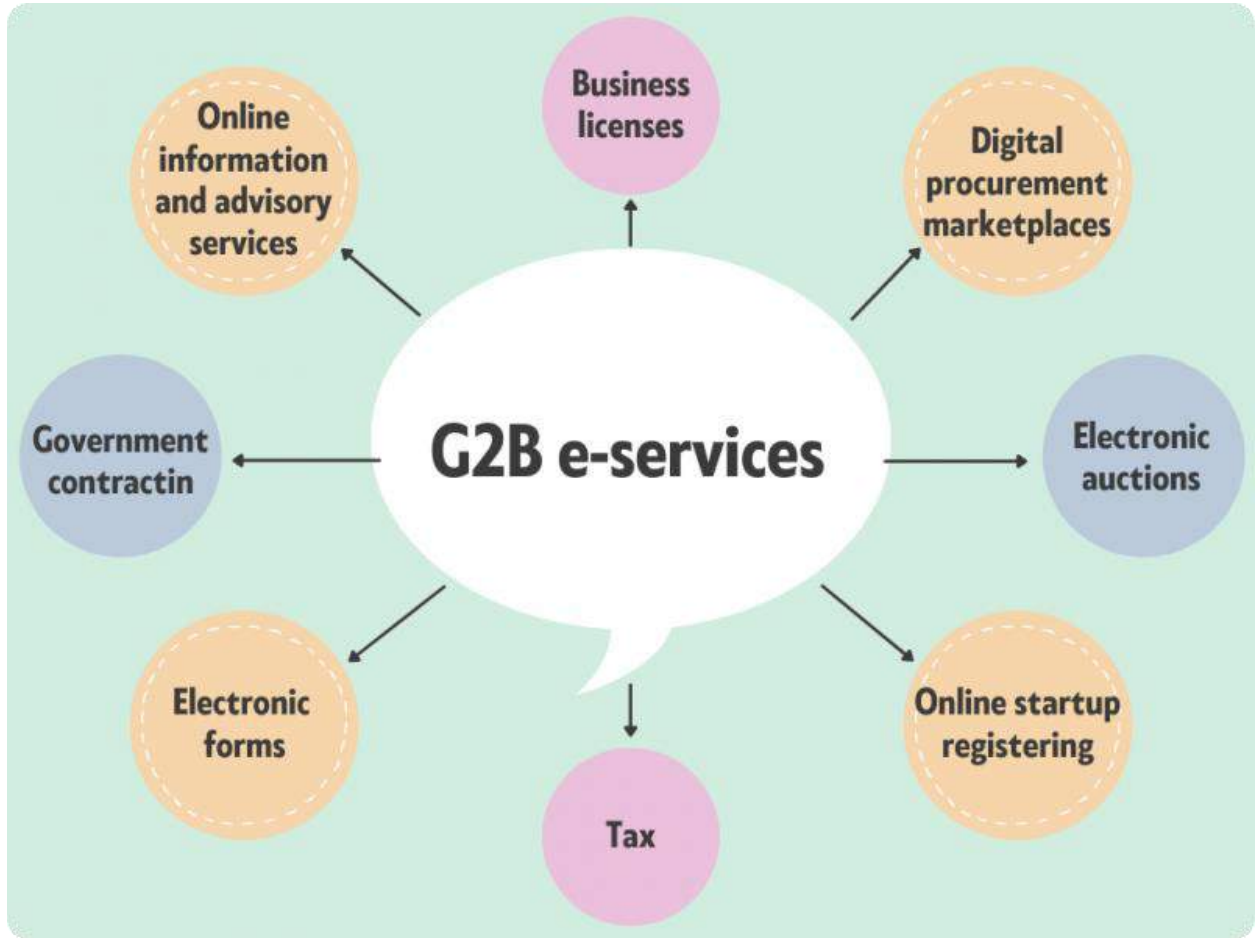
ایسٹونیا کے الیکٹرانک رہائش یعنی ای۔ریزیڈنسی (e-Residency) پروگرام کی ایک کمی یہ ہے کہ یہ ای۔ریزیڈنسی کو ملک میں جسمانی حقوق نہیں دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک ای۔ریزیڈنٹ زمین نہیں خریدتا وہ ملک کی جمہوری سرگرمیوں میں حصہ نہیں لے سکتا۔ ای۔باشندوں کے لیے ایک فائدہ یہ ہے کہ ان کو ڈیجیٹل یورپی یونین مارکیٹ میں کاروبار کو ترقی دینے کا موقع ملتا ہے۔ ایسٹونیا کے پڑوسی ملک لتھوانیا (Lithuania) نے بھی اسی طرح کا ای۔ریزیڈنسی پروگرام شروع کیا ہے۔

G2C تعلقات کے معاملے میں ایشیا تیسرے نمبر پر ہے اور ایشیا کے مختلف ممالک کے درمیان متعدد G2C پروگرام چلائے جاتے ہیں۔ سنگاپور حکومت کا شہری پورٹل (Citizen Portal) سرکاری معلومات اور خدمات تک رسائی کا ایک منظم مقام ہے۔ جنوبی کوریا کی ہوم ٹیکس سروس (Home Tax Service-HTS) شہریوں کو مسلسل آن لائن خدمات فراہم کرتی ہے جیسے کہ ٹیکس کا اعلان۔ تائیوان کے پاس اعلیٰ درجہ کی G2C ٹیکنالوجی ہے جس میں آن لائن موٹر ویکل سروس سسٹم (Online Motor Vehicle Services System) بھی شامل ہے، جو شہریوں کو 21 لپ پر مبنی اور رقم ادائیگی کی خدمات فراہم کرتا ہے۔ ہندوستان کے ای۔گورننس پروگراموں کو علاقائی سطح پر بہت میں کامیابی ملی ہے۔ اس کا امکان ان کے حلقوں میں زبان اور خواندگی کے فرق کو پورا کرنے کی صلاحیت کی وجہ سے ہے۔

G2C خدمات حکومت اور نجی افراد یا رہائشیوں کے درمیان مواصلاتی رابطہ ہیں۔ اس طرح کے G2C مواصلات سے اکثر مراد وہ ہوتے ہیں ایسے تعلقات جو انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز (ICTs) کے ذریعے ممکن ہوں۔ ان تعلقات میں براہ راست میل اور میڈیا مہم کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ G2C وفاقی، ریاستی اور مقامی سطحوں پر نافذ کیا جاسکتا ہے۔

21.5 حکومت سے کاروبار تک خدمات (Government to Business- G2B Services)

حکومت سے کاروبار (G2B) خدمات سرکاری ایجنسیوں اور کاروباروں کے درمیان تعلق ہے۔ G2B کا مقصد کاروباری کارروائیوں کو مزید شفاف اور ہموار بنانا ہے۔



G2B خدمات میں شامل ہیں:

- گورنمنٹ کاٹریکٹ پروگرام: یہ پروگرام سرکاری معاہدوں کو دیکھنے اور درخواست دینے سے وابستہ کاموں کو اکٹھا کرتا ہے۔
- آن لائن معلومات اور مشاورتی خدمات
- ڈیجیٹل خریداری کے بازار
- کاروباری لائسنس کی فراہمی

G2B کے مقاصد درج ذیل ہیں:

- ریڈ ٹیپزم (Red-Tapism) یعنی دفتری تاخیر کو کم کرنا۔
- وقت کو بچانے کے لیے الیکٹرانک خدمات کا استعمال کرنا۔
- آپریشنل اخراجات کو کم کرنا۔
- حکومت کے ساتھ معاملات کرتے وقت زیادہ شفاف کاروباری ماحول بنانا۔
- کاروبار پر بوجھ کم کرنا۔
- معلومات کے لیے ون اسٹاپ رسائی (One Stop Access) فراہم کرنا۔
- ای بزنس کی زبان (XML) کا استعمال کرتے ہوئے ڈیجیٹل مواصلات کو فعال کرنا۔

G2B خدمات کاروبار اور حکومت کے درمیان ایک ایسا تعلق ہے جہاں مختلف سطحوں کی سرکاری ایجنسیاں سرکاری پورٹلز کے ذریعے یا دیگر IT خدمات کی مدد سے کاروباری ادارے کو خدمات یا معلومات فراہم کرتی ہیں۔ حکومتی اداروں کی جانب سے اس طرح کی امداد کا مقصد تیز اور ہموار کاروباری کارروائیوں کے ساتھ ساتھ کاروبار کرنے کے لیے منصفانہ اور شفاف ماحول فراہم کرنا ہے۔

G2B خدمات کا دائرہ وسیع ہے۔ اس کے دائرہ میں درج ذیل شامل ہیں:

- آن لائن معلومات اور مشاورتی خدمات۔
- حکومتی معاہدہ۔
- ڈیجیٹل خریداری کے بازار۔
- کاروباری لائسنس، اجازت نامے، اور ضابطے کی تازہ کاری۔
- الیکٹرانک نیلامی۔
- ٹیکس، سوشل انشورنس کی ادائیگیاں، اور رپورٹنگ۔
- مختلف خدمات کے الیکٹرانک فارم۔
- آن لائن درخواست جمع کرانے کی خصوصیات۔
- کاروباری تنازعات کا آن لائن حل۔
- آن لائن اسٹارٹ اپ رجسٹریشن۔
- ای گورنمنٹ کے استعمال کے لیے ڈیٹا سینٹرز۔

G2B ماڈل میں پہل ایک سرکاری ایجنسی کی طرف سے آتی ہے جس کا مقصد مختلف کاروباروں کو حکومت کی طرف مدعو کرنا ہوتا ہے۔ درحقیقت، کاروباری کامرس ماڈل میں صارفین کا کردار ادا کرتے ہیں، اور سرکاری ایجنسیاں علامتی طور پر کسٹمر سپورٹ سروس کا فرض نبھاتی ہیں۔

عالمگیریت کی دنیا میں، جو حکومتیں اپنی خدمات کو ڈیجیٹل کرنے اور کاروبار کے لیے انتہائی آرام دہ حالات اور زیادہ منصفانہ مارکیٹ پیدا کرنے میں کامیاب ہوئی ہیں، انہیں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

21.6 تلنگانہ کی می سیوا (Mee Seva of Telangana)

می سیوا ایک حکومت سے شہری (G2C) اور شہری سے حکومت (C2G) خدمات کا مجموعہ ہے جو حکومت تلنگانہ کے ذریعہ فراہم کی جاتی ہیں۔ می سیوا تقریباً 150 سے زیادہ سرکاری خدمات فراہم کرتی ہے جس میں رقم کی ادائیگیاں آن لائن، سروس سینٹر زپر، یا ایپ کے ذریعے کی جاتی ہیں۔ می سیوا کے تحت الیکٹرانک خدمات کی فراہمی (Electronic Service Delivery-ESD) 40 سرکاری محکموں کی خدمات اور 600 نجی متعلقہ خدمات فراہم کرتی ہے۔ می سیوا نے فروری 2018 میں 10 کروڑ ٹرانزیکشن مکمل کر لیے تھے۔ 2014 میں ریاست کی تشکیل کے بعد 3 سال 4 ماہ میں 7.5 کروڑ ٹرانزیکشنز اور 10-12 کروڑ یومیہ ریکارڈ کیے گئے تھے۔ ڈیجیٹل لین دین کی فہرست میں تلنگانہ ہندوستان میں سرفہرست ہے۔ می سیوا کا سافٹ ویئر تلنگانہ اسٹیٹ ٹکنالوجی سروس (TSTS) کے ذریعہ تیار اور تعاون یافتہ ہے۔

ریاست کے 33 اضلاع میں 4758 فرینچائز مراکز پر می سیوا کی خدمات پیش کی جاتی ہیں۔ یوزر لاگت / منافع 9:1 کے تناسب میں شیئر کیے جاتے ہیں۔ 10 فیصد منافع حکومت اور 90 فیصد لائسنس یافتہ فرینچائز کو جاتا ہے۔ می سیوا کے تحت فروری 2018 تک روزانہ تقریباً 1.5 لاکھ روپے کا لین دین درج کیا گیا تھا۔

تلنگانہ کے کچھ علاقوں میں می سیوا خدمات کا استعمال پاسپورٹ کے اجراء کو تیز کرنے میں بھی کیا جا رہا ہے تاکہ صارفین کو کم وقت میں پاسپورٹ دستیاب ہو سکے۔ ایک بار کامیاب ہونے کے بعد اسے ریاست بھر میں شروع کر دیا جائے گا۔ 12 اپریل 2018 کو می سیوا کے ذریعہ آدھار سیڈنگ کا کام بھی تلنگانہ میں شروع کیا گیا تھا۔ اس کے ذریعہ eKYC طریقہ استعمال کر کے آدھار کاؤنٹ کے لیے بائیومیٹرکس کو اپ ڈیٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔ تلنگانہ می سیوا نے ایک شہری لاگ ان خدمت کی شروعات کی ہے، جو کہ ایک بہت مفید خصوصیت ہے۔ اب تلنگانہ کے باشندے شہری مرکز کا دورہ کیے بغیر می سیوا خدمات حاصل یا استعمال کر سکتے ہیں۔ سٹیزن لاگ ان پورٹل (Citizen Login Portal) تلنگانہ کے تمام شہریوں کو می سیوا خدمات تک رسائی فراہم کرتا ہے۔

می سیوا کو ایک مربوط ایپ Mee Seva 2.0 کے ذریعہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس ایپ میں تقریباً 180 خدمات فراہم کی جاتی ہیں جن میں RTA سروسز، فیس کی ادائیگی، بل کی ادائیگی کی خدمات وغیرہ سب ایک ہی بندل میں شامل ہیں۔ اس کا آغاز 28 فروری 2018 کو تلنگانہ کے سابق آئی ٹی وزیر کے ٹی راما راؤ نے کیا تھا۔ ٹی ایپ فو لیو حکومت ہند کے UMANG سے ملتا جلتا ہے۔

21.7 آندھرا پردیش کی می سیوا (Mee Seva of Andhra Pradesh)

می سیوا آندھرا پردیش کے چتور (Chittoor) ضلع میں 2011 میں شروع کی گئی تھی۔ اس سے پہلے یہ ای سیوا کے نام سے مشہور تھی، جو 1999 میں حیدرآباد میں شہریوں کے لیے ایک سروس سینٹر کے ساتھ شروع ہوئی تھی۔ ای۔سیوا ہندوستان میں بہتر حکمرانی کے پہلے اقدامات کی بہترین مثال ہے اور ای گورننس کے فوائد شہریوں تک پہنچانے کی ابتدائی کوششوں میں سے ایک ہے۔ ای سیوا کو TWINS پروجیکٹ کے طور پر شروع کیا گیا تھا تاکہ ایک چھتری کے نیچے حکومت کے متعدد شہریوں کو درپیش خدمات فراہم کی جاسکیں۔ اس طرح، شہریوں کو ایک محکمے سے دوسرے محکمے میں جانے کی بجائے ایک ونڈو کے تحت متعدد سرکاری خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ 2001 میں ای سیوا کی شروعات محض چھ سروس سینٹروں سے کی گئی تھی۔ اس وقت ہر ماہ تقریباً ایک ہزار ٹرانزیکشن درج کیے گئے تھے۔ کچھ دنوں میں ہی ای سیوا کے تحت 200 سروس سینٹر کام کرنے لگے جن میں تقریباً 160 شہری خدمات فراہم کی جانے لگیں اور فی ماہ کی شرح پر 500 کروڑ روپے کے تین کروڑ ٹرانزیکشن درج کیے گئے۔

21.8 می سیوا کے فوائد (Benefits of Mee Seva)



می سیوا کے فوائد درج ذیل ہیں:

- می سیوا کا مرکز شہری ہیں۔ می سیوا شہریوں پر مبنی خدمات کا مجموعہ ہے۔
- می سیوا شفافیت کو فروغ دیتی ہے۔

- می سیوا صارفین تک تمام خدمات آسانی سے پہنچاتی ہے۔
- می سیوا ایک محفوظ اور قابل اعتماد پلیٹ فارم ہے۔
- می سیوا عوامی خدمات کی فراہمی میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتی ہے۔
- می سیوا سے تمام خدمات تیز رفتار سے مکمل کی جاتی ہیں۔ یہ دفتری تاخیر سے پاک ہے۔
- می سیوا میں صارفین کو بہتر سپورٹ فراہم کی جاتی ہے۔

21.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ نے،

- می سیوا کی مختصر تاریخ کا مطالعہ کیا۔
- می سیوا کا مفہوم سمجھا۔
- حکومت سے شہری تک خدمات کے مفہوم کو سمجھا۔
- حکومت سے کاروبار تک خدمات کے مفہوم کو سمجھا۔
- تلنگانہ کی می سیوا کے بارے میں جانا۔
- آندھرا پردیش کی می سیوا کے بارے میں جانا۔
- می سیوا کے فوائد کا مطالعہ کیا۔

21.10 کلیدی الفاظ (Keywords)

Red Tapism

ریڈ ٹیپزم سے مراد ضرورت سے زیادہ ضابطے یا رسمی قواعد کی سخت مطابقت ہے جو بے کار اور بیوروکریٹک سمجھے جاتے ہیں اور کارروائی یا فیصلہ سازی میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں، یہ بوجھل اصول ہیں، کوئی اضافی قیمت فراہم نہیں کرتے۔

21.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

21.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- می سیوا کس ریاست کی ای گورننس خدمت ہے؟

(a) تلنگانہ

(b) آندھرا پردیش

(c) یہ دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

2- می سیوا کی شروعات کب ہوئی؟

(a) 1991

(b) 2001

(c) 2011

(d) 2021

3- می سیوا کی شروعات کہاں ہوئی؟

(a) ضلع چتور

(b) ضلع حیدرآباد

(c) ضلع ورنگل

(d) ضلع نظام آباد

4- حکومت سے شہری تک فراہم کی جانے والی خدمات کو کیا کہتے ہیں؟

(a) G2S

(b) G2B

(c) G2C

(d) G2O

5- درج ذیل میں می سیوا کا کیا فائدہ ہے؟

(a) دفتری تاخیر سے نجات

(b) آپریشنل اخراجات میں کمی

(c) صارفین کو بہتر سپورٹ

(d) یہ سبھی

6۔ ای ریزیڈینسی کس ملک میں موجود ہے؟

(a) امریکہ

(b) ایسٹونیا

(c) برطانیہ

(d) فرانس

7۔ می سیوا کے تحت جاری کردہ جدید موبائل ایپ کا کیا نام ہے؟

(a) Mee Seva Neo

(b) Mee Seva 1

(c) Mee Seva 2.0

(d) Mee Seva Kranti

8۔ می سیوا کا کیا مقصد ہے؟

(a) کاروبار پر بوجھ کم کرنا

(b) معلومات کے لیے ون اسٹاپ ایکسس فراہم کرنا

(c) آپریشنل اخراجات کو کم کرنا

(d) ان میں سے کوئی نہیں

9۔ حکومت سے کاروبار تک فراہم کی جانے والی خدمات کو کیا کہتے ہیں؟

(a) G2S

(b) G2B

(c) G2C

G2O (d)

10- متحدہ آئڈھر اپرڈیش میں ای سیوا کہاں شروع کی گئی تھی؟

(a) ضلع چتور

(b) ضلع حیدر آباد

(c) ضلع ورنگل

(d) ضلع نظام آباد

21.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. می سیوا کی مختصر تاریخ بیان کیجیے۔

2. می سیوا کے فوائد لکھیے۔

3. G2C خدمات پر ایک نوٹ لکھیے۔

4. می سیوا کے مقاصد لکھیے۔

5. می سیوا پر ایک نوٹ لکھیے۔

21.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. می سیوا پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔

2. G2C اور G2B خدمات کیا ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

3. می سیوا کے مقاصد اور فوائد بیان کیجیے۔

21.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Bhaskar Rao, N. (2013). *Good Governance: Delivering Corruption-free Public Services*. Sage Publication, New Delhi.
2. Bidyut Chakrabarty. (2007). *Reinventing Public Administration: The Indian Experience*. Orient Longman.
3. Brian Smith. (2007). *Good Governance and Development*. Red Globe Press.
4. Henk Addink. (2019). *Good Governance: Concept and Context*. Oxford University Press, UK.
5. IGNOU Good Governance Module.

اکائی 22- فرینڈز

(FRIENDS)

اکائی کے اجزا:

تمہید	22.0
مقاصد	22.1
فرینڈز	22.2
فرینڈز کے مقاصد	22.3
فرینڈز کے تحت خدمات	22.4
کیرالہ کی دیگر ای حکمرانی خدمات	22.5
انفارمیشن کیرالہ مشن	22.5.1
ای ادائیگی کی سہولت	22.5.2
سٹیزن کال سینٹر	22.5.3
نالچ آرکائیو سسٹم	22.5.4
اکشے	22.5.5
آرٹی او- فاسٹ	22.5.6
اکنٹسابی نتائج	22.6
کلیدی الفاظ	22.7
نمونہ امتحانی سوالات	22.8
معروضی جوابات کے حامل سوالات	22.8.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	22.8.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	22.8.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکنٹسابی مواد	22.9

22.0 تمہید (Introduction)

دنیا کے اکثر ممالک اب ای حکمرانی کی طرف توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں ای حکمرانی کی تاریخ زیادہ پرانی نہیں ہے۔ تقریباً تیس برس پہلے ہندوستان نے اس طرف توجہ مرکوز کی تھی۔ ای حکمرانی موجودہ جدید دور میں شہریوں کی امیدوں کی تکمیل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اسی مقصد سے ہندوستان میں مرکزی اور ریاستی سطح پر متعدد اقدامات کیے گئے ہیں۔ کیرالیہ کافرینڈز نیٹورک انہیں اقدامات کا ایک تسلسل ہے۔

22.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ،

- فرینڈز کی تعریف اور مقاصد کا مطالعہ کریں گے۔
- فرینڈز کے تحت خدمات کا مطالعہ کریں گے۔
- کیرالیہ کی دیگر ای حکمرانی خدمات کا مطالعہ کریں گے۔

22.2 فرینڈز (FRIENDS)

مخفف FRIENDS کا مطلب ہے:

Fast	F
Reliable	R
Instant	I
Efficient	E
Network for the	N
Disbursement of	D
Services	S

یعنی فرینڈز عوامی خدمات کی تقسیم کے لیے تیز، قابل اعتماد، فوری، موثر نیٹ ورک ہے۔ یہ ایک سنگل ونڈو سہولت ہے جو شہریوں کو ریاستی حکومت کو ٹیکس اور دیگر مالی واجبات کی ادائیگی کے ذرائع فراہم کرتی ہے۔ فرینڈز کو جون 2000 میں ترواننت پورم (Thiruvananthapuram) میں شروع کیا گیا تھا اور 2001-02 کے دوران دیگر ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں اس کی تعداد میں اضافہ کیا

گیا تھا۔ فرینڈز ہندوستانی ریاست کیرالہ کی ایک نیٹ ورک اسکیم ہے جس کے تحت عوامی خدمات کو 'جن سیوا' مراکز کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے۔ ان مراکز کو 'فرینڈز جن سیوا کیندر' کہا جاتا ہے۔ یہ مراکز عام طور پر ضلعی ہیڈ کوارٹر میں واقع ہوتے ہیں۔ یہ پروجیکٹ مختلف سرکاری محکموں میں باطنی کمپیوٹر کاری کی تکمیل کا انتظار کیے بغیر شہریوں کو ظاہری کمپیوٹر کاری کے ذریعہ عوام کو مختلف خدمات فراہم کرنے کا کام کرتا ہے۔

22.3 فرینڈز کے مقاصد (Aims of FRIENDS)

فرینڈز کے مقاصد درج ذیل ہیں:

- ایک مربوط الیکٹرانک انٹرفیس فراہم کرنا، جہاں شہری سرکاری خدمات تک رسائی حاصل کر سکیں، مختلف ٹیکس ادا کر سکیں اور حکومت سے معلومات حاصل کر سکیں۔
- بغیر کسی اضافی انفراسٹرکچر کے ہر دو سے تین کلومیٹر کے فاصلے پر حکومت کے لیے کلیکشن سینٹر فراہم کرنا۔
- شہری کے ساتھ ایک قیمتی گاہک کی طرح برتاؤ کرنا اور اپ گریڈ سروسز کو برقرار رکھنا۔
- حکومت میں بہتر خدمات کی فراہمی کے فلسفے کو شامل کرنا۔

اس طرح یہ پروجیکٹ حصہ لینے والے محکموں میں کاروباری عمل کی تشکیل نو میں شامل پیچیدہ مسائل سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

درحقیقت، FRIENDS کاؤنٹرز حصہ لینے والے محکموں اور اداروں کے ساتھ نیٹ ورک میں بھی شامل نہیں ہوتے ہیں۔ کاؤنٹرز کے ذریعے کی جانے والی ادائیگیوں کے پرنٹ آؤٹ بعد میں حصہ لینے والے اداروں کو پروسیڈنگ کے لیے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ پروسیڈنگ کے وقت رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے، FRIENDS کاؤنٹرز سے موصول ہونے والی رسید کو متعلقہ سرکاری ادارے کی رسید کے مساوی ماننے کے لیے ایک سرکاری حکم جاری کیا گیا تھا۔ اس کے لیے FREES ایپ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ FREES کا مطلب ہوتا ہے:

FRIENDS Re-engineered and Enterprises Enabled Software

FREES ایپ دراصل Any Centre Any Payment Mode کو ترغیب دیتا ہے۔ اس میں ایک ایسا مرکزی ڈیٹا بیس موجود ہے جس کے ذریعے ایک ہی انٹرفیس کا استعمال کر کے مختلف فرینڈز نیٹ ورک پر رقم کی ادائیگی کی جاسکتی ہے۔ یہ ادائیگی مکمل کیرالہ ریاست میں آسانی سے کی جاسکتی ہے۔ اس سسٹم کے ذریعے سافٹ ویئر کو تبدیل کیے بغیر نئی خدمات یا ایجنسی شامل کی جاسکتی ہے۔ اس میں گاڑیوں کے ٹیکس، پانی کے بل اور پراپرٹی ٹیکس کے لیے محکمہ سروسز سے آن لائن ڈیٹا حاصل کرنا اور اپ ڈیٹ کرنا ممکن ہے۔ یہ ایک ایسا نظام ہے جو ویب سائٹ پر مبنی ہے اور یہ فرینڈز (FRIENDS) اور اکشے (AKSHAYA) سینٹرز کو وہی سپیکیشن استعمال کرنے کے قابل بنائے گا جس کی میزبانی اسٹیٹ ڈیٹا سینٹر میں کی گئی ہے۔

22.4 فرینڈز کے تحت خدمات (Services under FRIENDS)

FRIENDS کا مطلب ہے *Fast Reliable Instant Efficient Network for Disbursement Services*۔ یہ ایک "سنگل ونڈو سسٹم" ہے جہاں شہریوں کو حکومت کو تمام ٹیکس اور دیگر مالی واجبات ادا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ فرینڈز انفرادی محکموں کی مکمل کمپیوٹر کاری کے فوائد شہریوں تک پہنچاتا ہے۔ پروجیکٹ کی نمایاں خصوصیت شہریوں کی خدمات کے لیے آئی ٹی اور لاجسٹکس کا موثر انضمام ہے۔ حکومت کیرالہ اور حکومت ہند کے تحت کیرالہ اسٹیٹ الیکٹریٹی بورڈ (KSEB)، کیرالہ واٹر اتھارٹی (KWA)، مختلف مقامی اداروں، سول سپلائی ڈیپارٹمنٹ، ریونیو ڈیپارٹمنٹ، موٹر وہیکل ڈیپارٹمنٹ، یونیورسٹیز، ٹیلی کام ڈیپارٹمنٹ وغیرہ محکموں اور تنظیموں کو ادائیگیاں فرینڈز سینٹرز کے ذریعے کی جاسکتی ہیں۔ FRIENDS پروجیکٹ کا آغاز جون 2000 میں ترواننت پورم میں کیا گیا تھا۔ اس وقت یہ کیرالہ ریاست کے 14 ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز میں کام کر رہا ہے۔

فرینڈز مراکز فی الحال "جمع کریں اور بھیجیں (Collect and Remit)" کے اصول کے مطابق کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور 'وصول کریں اور آگے بھیجیں (Receive and Forward)' کے طریقے درج ذیل خدمات پیش کرتے ہیں:

- بجلی کے اخراجات
- پانی کے اخراجات
- بی ایس این ایل کو ادائیگی
- الیکٹریکل انسپیکٹوریٹ کو ادائیگی
- محکمہ ریونیو کو ادائیگیاں
- سول سپلائی ڈیپارٹمنٹ کو ادائیگیاں
- بلدیاتی اداروں کو ادائیگیاں
- موٹر گاڑیوں کے محکموں کو ادائیگیاں
- یونیورسٹیوں کو ادائیگی
- کلچرل ویلفیئر بورڈ کے اخراجات
- لیبر ویلفیئر بورڈ کے اخراجات
- پولیس کے اخراجات

22.5 کیرالہ کی دیگر ای حکمرانی اقدامات (Other e-Governance Services of Kerala)

فرینڈز ایک ای حکمرانی پروجیکٹ ہے۔ ای حکمرانی کا مطلب صرف الیکٹرانک حکمرانی ہے۔ یہ انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز (ICTs) کا اطلاق ہے تاکہ حکومت کے حوالے سے، حکومت اور سرکاری اداروں کے درمیان، حکومت اور شہریوں کے درمیان کارکردگی، تاثیر، شفافیت اور جوابدہی کو تبدیل کیا جاسکے۔ اس کا مقصد معلومات تک رسائی اور استعمال کے ذریعے شہریوں کو بااختیار بنانا ہے۔ اس کا مقصد بدعنوانی کو کم کرنا اور احتساب کو بڑھانا ہے۔ یہ شہریوں پر مبنی نظم و نسق کی تشکیل کرتا ہے جہاں شہریوں کی شراکت داری کو یقینی بنایا جاسکے۔ کیرالہ نے ای گورننس میں آئی سی ٹی کے اقدامات کے سلسلے میں بہت ترقی کی ہے۔ ریاست کے چند بڑے ای۔گورننس اقدامات ذیل میں دیئے گئے ہیں:

22.5.1 انفارمیشن کیرالہ مشن (IKM)

یہ ریاست کا ایک اور انقلابی اقدام ہے۔ یہ 1999 میں شروع کیا گیا تھا۔ یہ ریاستی منصوبہ بندی بورڈ، ڈائریکٹوریٹ آف پنچائیت، ڈائریکٹوریٹ آف اربن فیئرز اور تمام مقامی اداروں کو کمپیوٹرائز کرنے اور ریاست بھر میں نیٹ ورک قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کا مقصد پلان کو نافذ کرنا اور بلدیاتی اداروں کے حاصل کردہ اہداف کی باقاعدہ نگرانی کے لیے ایک طریقہ کار تیار کرنا ہے۔ یہ پروجیکٹ مقامی اداروں کے لیے کمپیوٹرائزیشن کا واحد سب سے بڑا پروگرام ہے جس میں پورے ملک میں ہندوستانی زبان میں تیار کردہ سافٹ ویئر کی تعیناتی شامل ہے۔ مشن نے تمام مقامی اداروں میں کامیابی سے 'جن سیوا مراکز' کو قائم کیا ہے۔ اس نے ملک کی پہلی کمپیوٹرائزڈ پنچائیتیں (Computerised Panchayats) بنا کر دو پنچائیتوں (جیسے ویلاناڈ Vellanad اور تلک کولم Talikkulam) میں پنچائیت کمپیوٹرائزیشن پروجیکٹوں کو بھی متاثر کیا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ 'ہسپتال کیوسک' کے نام سے ایک اور پراجیکٹ کو نافذ کر رہا ہے جو ریاست کے پانچ شہروں کے تمام ہسپتالوں کو پیدائش اور اموات کے آن لائن رجسٹریشن کے لیے جوڑ رہا ہے۔

22.5.2 ای۔ادائیگی کی سہولت (ای۔پے) (E-Pay)

• ریاستی حکومت نے 2004 میں اپنے اکتے ای۔مراکز کے ذریعے 'ای۔پے' (E-Pay) کے نام سے آن لائن بل کی ادائیگی کی سہولت متعارف کرائی تھی۔ یہ ضلع ملاپورم میں فرینڈز پروجیکٹ کی توسیع ہے۔ فی الحال، بجلی (KSEB) کے بل اور ٹیلی فون (BSNL)، موبائل اور لینڈ لائن دونوں بل بھیجنے کی سہولت مذکورہ ای۔پے سسٹم کے تحت دستیاب ہے۔ اسٹیٹ بینک آف انڈیا کی انٹرنیٹ بینکنگ کی سہولت کا استعمال رقوم کی منتقلی کے لیے کیا جا رہا ہے۔ اس وقت ملاپورم ضلع میں ہی 162 ای۔ادائیگی مراکز کام کر رہے ہیں۔ اکتے کے نفاذ کے دوسرے مرحلے میں اس سہولت کو دوسرے اکتے مراکز تک بڑھانے کی تجویز ہے۔

22.5.3 سٹیزن کال سینٹر (Citizen Call Centre)

یہ ایک اور بڑا ای گورننس پروجیکٹ ہے۔ اسٹیزن کال سینٹر اپورے ملک میں اپنی نوعیت کا پہلا مرکز ہے اور یہ ٹروانٹ پورم میں قائم کیا گیا ہے۔ یہ مختلف سرکاری محکموں سے متعلق لین دین کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے جو عام شہریوں کو درکار ہیں۔ معلومات ٹیلی فون پر فراہم کی جاتی ہیں۔ جو معلومات اکٹھی کی جاسکتی ہیں ان میں مختلف سرکاری اسکیموں، پروگراموں، حقداروں، فلاحی اسکیموں وغیرہ کی تفصیلات شامل ہیں۔

22.5.4 نالج آرکائیو سسٹم برائے سیکریٹریٹ (K-BASE) Knowledge Archive System for Secretariat

نالج آرکائیو سسٹم (K-BASE) کا مقصد گورنمنٹ سیکریٹریٹ میں معلومات کے انتظام کا ایک مؤثر حل فراہم کرنا ہے۔ K-BASE کے بنیادی مقاصد معلومات کے ذخیرے کی تشکیل، رفتار، شفافیت، معروضیت اور فیصلہ سازی میں مستقل مزاجی کو بہتر بنانا ہے۔ اس کا مقصد ریاستی حکومت کے اہم ایکٹ، رولز اور آرڈرز تک عوام کو رسائی فراہم کرنا بھی ہے۔

22.5.5 اکشے (AKSHAYA)

یہ کیرالہ آئی ٹی مشن کا انقلابی منصوبہ ہے۔ 'اکشے' ایک انقلابی، لوگوں پر مبنی، نچلی سطح کا پروجیکٹ ہے۔ یہ FRIENDS پروجیکٹ سے ملتا جلتا ہے جس کے بارے میں آپ گزشتہ صفحات پر پڑھ چکے ہیں۔ یہ نومبر 2002 میں شروع کیا گیا تھا۔ یہ اصل میں کیرالہ میں ڈیجیٹل تقسیم کو ختم کرنے کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ اس منصوبے کا مقصد ریاست کی سماجی و اقتصادی ترقی کے لیے ایک جدید طاقت کے طور پر کام کرنا ہے۔ اس پروجیکٹ نے کیرالہ میں متعدد کثیر مقصدی کمیونٹی ٹیکنالوجی مراکز قائم کیے ہیں۔ اس پروجیکٹ کا تصور کیرالہ کی ترقی کے ماڈل کے فلسفہ پر عمل کرتے ہوئے مقامی سماجی و اقتصادی ترقی کو فروغ دینا ہے۔

منصوبے کے مطابق ہسپتال، اسکول اور عوامی تقسیم کا مرکز 2 کلومیٹر کے اندر واقع ہونا چاہئے۔ نجی کاروباری لوگ جو گاؤں کی کمیونٹی میں جانے جاتے ہیں اور ان کا احترام کیا جاتا ہے وہ مراکز کے مالک ہوتے ہیں۔ اکشے کے پہلے مرحلے میں مراکز نے گاؤں والوں میں آئی ٹی خواندگی کو فروغ دینے کے لیے مراکز کے طور پر کام کیا۔ اس پروگرام کو گرام پانچایت نے فنڈ فراہم کیا تھا۔ اکشے کے دوسرے مرحلے میں، تمام مراکز کے لیے تیز رفتار انٹرنیٹ کی رسائی 2004 کے اوائل میں قائم کی گئی تھی۔ اس نے اکاؤنٹنگ اور بولی جانے والی انگریزی زبان سمیت دیگر شعبوں میں کمپیوٹر کی خصوصی تربیت اور تربیت پر توجہ مرکوز کی تھی۔ ہر اکشے سنٹر نے IT مشن ٹیم کے ذریعہ شناخت کردہ دس آمدنی اور روزگار پیدا کرنے والی ای کامرس سرگرمیوں میں سے کسی ایک میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ ان سرگرمیوں میں حکومت اور کاروباریوں کو ڈیٹا مینجمنٹ کی خدمات فراہم کرنا، انشورنس اور مالیاتی خدمات فراہم کرنا، ڈیٹا انٹری یا مارکیٹنگ کی خدمات وغیرہ شامل ہیں۔ اکشے مراکز کو ای-ٹرانزیکشن سینٹر (E-Transaction Centres) یا ڈسٹرکٹ فرینڈز آفس سے منسلک مقامی ادائیگی مراکز کے طور پر کام کرنے کا تصور کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ ان مراکز کا مقصد شہریوں

کو فراہم کی جانے والی حکومت سے متعلق مختلف درخواستیں بھی پیش کرنا ہے۔ مثال کے طور پر، مقامی پانچیتوں نے ڈیجیٹل کاری کے لیے اکٹھے مراکز کو پیدائش اور موت کا ڈیٹا فراہم کرنے پر کام شروع کر دیا ہے۔

22.5.6 RTO - FAST (محکمہ ٹرانسپورٹ کی مکمل خود کار خدمات)

آر ٹی او- فاسٹ کے تحت عوام کو زیادہ موثر اور تیز تر خدمات فراہم کرنے کے لیے، محکمہ کے تمام دفاتر کو مکمل طور پر کمپیوٹرائز کر دیا گیا ہے۔ مکمل کمپیوٹرائزیشن (BOMT) Build, Operate, Maintain and Transfer کی بنیاد پر حاصل کی گئی ہے۔ SMART MOVE سافٹ ویئر کو نیشنل انفارمیٹکس سینٹر (NIC)، کیرالہ نے تیار کیا ہے۔ تمام شہری خدمات کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے۔ نیز محکمہ کی ویب سائٹ کے ذریعے آن لائن درخواستیں دینے کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔ آئی سی ٹی کے مختلف اقدامات کو اپنانے اور نافذ کرنے میں ریاست کی مجموعی کامیابیاں قابل ستائش ہیں۔

22.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ نے،

- فرینڈز کی تعریف اور مقاصد کا مطالعہ کیا۔
- فرینڈز کے تحت خدمات کا مطالعہ کیا۔
- کیرالہ کی دیگر ای حکمرانی خدمات کا مطالعہ کیا۔

22.7 کلیدی الفاظ (Keywords)

ای حکمرانی (E-Governance)

ای حکمرانی یعنی الیکٹرانک حکمرانی معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی- (Information and Communication Technology) ICT کو حکومت اور عوامی شعبے کی مختلف سطحوں پر اور اس سے آگے بڑھانے کے مقصد کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کا استعمال مختلف آلات کے ذریعہ کیا جاتا ہے جس میں کمپیوٹر، موبائل، انٹرنیٹ، وائڈ ایریہ نیٹ ورک، لوکل ایریہ نیٹ ورک وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ ای حکمرانی میں معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کا استعمال معلومات کے تبادلے اور لین دین کی کارکردگی، تاثیر، شفافیت اور جوابدہی کو تبدیل کرنے کے لیے درج ذیل کے درمیان کیا جاتا ہے:

- حکومتوں کے درمیان،
- سرکاری اداروں کے درمیان،
- حکومت اور شہریوں کے درمیان

- حکومت اور کاروباری اداروں کے درمیان
- کاروباری اداروں اور شہریوں کے درمیان

22.8 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

22.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1-FRIENDS کس ریاست کی جدید خدمت ہے؟

(a) کیرالہ

(b) راجستھان

(c) تلنگانہ

(d) دہلی

2- فرینڈز کی شروعات کب ہوئی؟

(a) 1998

(b) 1999

(c) 2000

(d) 2001

3- فرینڈز کی شروعات کہاں ہوئی؟

(a) دہلی

(b) حیدرآباد

(c) تروانت پورم

(d) مدراس

4- درج ذیل میں کس خدمت کا تعلق کیرالہ سے ہے؟

(a) بھومی

(b) می سیوا

(c) فرینڈز

(d) گیان دوت

5- انفارمیشن کیرالہ مشن کب شروع ہوا؟

(a) 1997

(b) 1998

(c) 1999

(d) 2000

6- کیرالہ میں E-Pay کی شروعات کب ہوئی؟

(a) 2004

(b) 2008

(c) 2014

(d) 2019

7- سٹیزن کال سینٹر کس ریاست کی ای خدمت ہے؟

(a) مدھیہ پردیش

(b) کیرالہ

(c) کرناٹک

(d) سکم

8-K-BASE کیا ہے؟

- (a) ریاضی کا نظریہ
- (b) کیرالہ کی ای خدمت
- (c) فوج کا ایک آلہ
- (d) دہلی کی طبی خدمت

9- کیرالہ میں AKSHAYA کی شروعات کب ہوئی؟

- (a) 2001
- (b) 2002
- (c) 2003
- (d) 2004

10- اکتے مراکز کو _____ بھی کہا جاتا ہے۔

- (a) ای ٹرانزیکشن مراکز
- (b) علمی مراکز
- (c) یہ دونوں
- (d) ان میں سے کوئی نہیں

22.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. کیرالہ کی فرینڈز خدمت پر ایک نوٹ لکھیے۔
2. فرینڈز کے مقاصد کو بیان کیجیے۔
3. فرینڈز کے تحت خدمات پر نوٹ لکھیے۔
4. سٹیزن کال سینٹر کیا ہے؟
5. کیرالہ کی اکتے اسکیم کو بیان کیجیے۔

22.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. کیرالہ کی مختلف ای حکمرانی خدمات کی وضاحت کیجیے۔
2. فرینڈز کیا ہے؟ اس کے مقاصد اور خدمات کی وضاحت کیجیے۔
3. انفارمیشن کیرالہ مشن پر ایک نوٹ لکھیے۔

22.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Bhaskar Rao, N. (2013). *Good Governance: Delivering Corruption-free Public Services*. Sage Publication, New Delhi.
2. Bidyut Chakrabarty. (2007). *Reinventing Public Administration: The Indian Experience*. Orient Longman.
3. Brian Smith. (2007). *Good Governance and Development*. Red Globe Press.
4. Henk Addink. (2019). *Good Governance: Concept and Context*. Oxford University Press, UK.
5. Henry, N. (1999). *Public Administration and Public Affairs*. Prentice Hall, New Jersey.
6. Jean Dreze and Amartya Sen. (1995). *India, Economic Development and Social Opportunity*. Oxford University Press.
7. R. B. Denhardt and J. V. Denhardt. (2009). *Public Administration*. Brooks / Cole.
8. Satyajit Singh and Pradeep K. Shurma. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). Oxford University Press, New Delhi.
9. Bo Rothstein. (2012). *Good Governance*. Oxford University Press.
10. Singh, S. and Sharma, P. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). New Delhi: Kitab Mahal.
11. SL Goel. (2010). *Good Governance: An integral Approach*. Deep and Deep Publications, New Delhi.
12. Vasu Deva. (2005). *E-Governance in India: A Reality*. Commonwealth Publishers, Delhi.
13. Vijaya Kumar. (2012). *Right to Education Act, 2009: Its Implementation as to Social Development In India*. Delhi: Akansha Publishers
14. Vayunandan Etakula. (2003). *Good Governance: Initiatives in India*. Prentice Hall India, New Delhi.
15. Basu Rumki. (2015). *Public Administration in Indian Mandates, Performance and Future perspectives*. Sterling Publishers, New Delhi.

اکائی 23- بھومی

(BHOOMI)

اکائی کے اجزا:

تمہید	23.0
مقاصد	23.1
بھومی: ایک تعارف	23.2
بھومی کی خصوصیات	23.3
کسانوں کے لیے اہم فوائد	23.4
انتظامی عملے کے لیے کلیدی فوائد	23.5
دیگر ایجنسیوں کے لیے اہم فوائد	23.6
بھومی پورٹل پر فراہم کردہ خدمات	23.7
بھومی پورٹل کی اہمیت	23.8
اقتصادی نتائج	23.9
کلیدی الفاظ	23.10
نمونہ امتحانی سوالات	23.11
معروضی جوابات کے حامل سوالات	23.11.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	23.11.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	23.11.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	23.12

23.0 تمہید (Introduction)

مہاتما گاندھی ہندوستان کو ایک دیہی مملکت کے طور پر تسلیم کرتے تھے۔ ان کا ماننا تھا کہ ہندوستان کی ترقی اور اس کے عوام کی فلاح دیہی ترقی سے ہی ممکن ہے۔ دور جدید میں اطلاعاتی مواصلاتی تکنیک (ICT) کے استعمال سے گاندھی جی کے خوابوں کی تعبیر کو ممکن بنانا مزید آسان ہو گیا ہے۔ دیہی علاقوں میں رہنے والے عوام آج بھی متعدد مسائل سے دوچار ہو رہے ہیں۔ یہ مسائل ان کی زندگیوں کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

- صحت اور تندرستی کے مسائل
- دیہی تعلیم کے مسائل
- ذاتی مسائل
- خاندانی مسائل
- سماجی مسائل
- مویشی سے متعلق مسائل
- دیہی پیداوار کے مسائل
- آراضی کے مسائل

ان مسائل سے نمٹنے کے لیے ہماری حکومتیں متعدد اقدامات کر رہی ہیں۔ روایتی اقدامات کو اب ای حکمرانی کے اقدامات کی طرف مرکوز کیا جا رہا ہے۔ کرنٹک حکومت کا بھومی پروجیکٹ اسی طرح کا ایک اہم پروجیکٹ ہے۔

23.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ،

- بھومی پروجیکٹ کا تعارف حاصل کریں گے۔
- بھومی کی خصوصیات کا مطالعہ کریں گے۔
- کسانوں کے لیے اہم فوائد کو جانیں گے۔
- انتظامی عملے کے لیے بھومی کے کلیدی فوائد کی جانکاری حاصل کریں گے۔
- دیگر ایجنسیوں کے لیے بھومی کے اہم فوائد کو سمجھیں گے۔
- بھومی پورٹل پر فراہم کردہ خدمات کا مطالعہ کریں گے۔
- بھومی پورٹل کی اہمیت کو سمجھیں گے۔

23.2 بھومی: ایک تعارف (BHOOMI: An Introduction)

بھومی اپرو جیکٹ کرناٹک کی ریاستی حکومت نے شروع کیا تھا۔ بھومی پرو جیکٹ کی تشکیل کرناٹک میں آراضی کے تمام ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ حکومت ہند کی دیہی ترقی کی وزارت نے کرناٹک کی ریاستی حکومت کے ساتھ مل کر اس پرو جیکٹ کو مالی تعاون فراہم کیا تھا۔ بھومی آراضی کے انتظام کا ایک جامع نظام ہے۔ یہ کرناٹک ریاستی حکومت کا ایک فلیگ شپ پرو جیکٹ اور ایک لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ سسٹم (Land Record Management System) ہے۔ اس منصوبے کا افتتاح سال 2000 میں کیا گیا تھا۔ اس منصوبے کے تحت ڈیٹا اندراج (Data Entry) کے وقت موجود تمام دستی RTCs کو ڈیجیٹائز کیا گیا اور کیوسک مراکز کے ذریعے شہریوں کو دستیاب کرایا گیا۔ آر ٹی سی میں تمام ملکیت یادگیر تبدیلیاں کے ایل آر ایکٹ (KLR Act) کے مطابق لینڈ ریکارڈ ڈیٹا بیس (Land Record Database) کا استعمال کرتے ہوئے میوٹیشن کے ذریعے کی جاتی ہیں۔ ریاست کے 176 تعلقہ، 1 اضافی تعلقہ اور 26 خصوصی تعلقہ میں بھومی دفتر قائم کیے گئے ہیں۔ ان مراکز میں سے ہر ایک میں LR Kiosk اور Application Kiosk بھی ترتیب دیے گئے ہیں۔



بھومی ایک ایسا پرو جیکٹ ہے جسے حکومت ہند اور حکومت کرناٹک کے ذریعہ مشترکہ طور پر فنڈز فراہم کیا گیا ہے تاکہ کاغذی زمین کے ریکارڈ کو ڈیجیٹائز کیا جاسکے اور کرناٹک میں آراضی اندراج (Land Registry) میں ہونے والی تبدیلیوں کو کنٹرول کرنے کے لیے ایک سافٹ ویئر میکانزم بنایا گیا ہے۔ اس پرو جیکٹ کو منتشر اور ناقص نگرانی اور آڈٹ شدہ بلاک سطح کے دفاتر میں زمین کے ریکارڈ کی دیکھ بھال میں نااہلی اور بدعنوانی کے دیرینہ مسئلے کو ختم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا جو جنوبی ہندوستان میں "تعلقہ" دفاتر اور شمالی ہندوستان میں "تحصیلدار" دفاتر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس منصوبے کی تشکیل اور اس کا نفاذ نیشنل انفارمیٹکس سنٹر (National Informatics Centre) نے کیا

تھا۔ اس پروجیکٹ میں کمپیوٹرائزیشن کے بہت سے تجربات بد عنوانی اور دیگر عوامل کی وجہ سے ناکام ہو چکے ہیں۔ ہندوستان میں آراضی ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن (Land Record Computerisation) کا نفاذ مشکل رہا ہے۔ کرنٹک کے بھومی پروجیکٹ کو بے حد کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

23.3 بھومی کی خصوصیات (Features of BHOOMI)

بھومی کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

- اس پروجیکٹ کے تحت آراضی کے ریکارڈ کو کسی بھی وقت پرنٹ کرنے کا سافٹ ویئر بنایا گیا، یعنی جب بھی ریکارڈ پرنٹ کرنے کی ضرورت ہو، اس کو پرنٹ کیا جاسکتا ہے۔
- کسانوں کے لیے ریکارڈ سرٹیفکیٹ کی آن لائن اپ ڈیٹ سہولت فراہم کرنا۔
- بائیو لاگ ان میٹرکس سسٹم کو نافذ کرنا تاکہ انگلیوں کے نشانوں کے ذریعے صارفین کی تصدیق کو یقینی بنایا جاسکے اور ڈیٹا بیس سسٹم کو ہیک کرنے سے بچایا جاسکے۔
- سوفٹ ویئر کا استعمال مٹی کی جانچ، آراضی کے سائز، اگائی جانے والی فصلوں کی اقسام اور دیگر رپورٹوں کو تیار کرنا تاکہ کسانوں کو زیادہ پیداوار سے مالی فائدہ فراہم کیا جاسکے۔

23.4 کسانوں کے لیے اہم فوائد (Benefits for Farmers)

کرنٹک کے کسان بھومی سے درج ذیل فوائد حاصل کر سکتے ہیں:

- کسان اپنے آراضی ریکارڈ کو بھومی کیسک سے جلدی حاصل کر سکتے ہیں۔ ریکارڈ زمینی جائیداد یا لیز کے ثبوت کا کام کرتا ہے اور کسانوں کو استحصال یا کسی قسم کی ہراسانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہے۔
- اس سے کسانوں کی فارم کریڈٹ تک آسان رسائی ممکن ہے۔
- بھومی سے کسانوں کو قانونی معاملات میں آسانی ہوتی ہے۔

23.5 انتظامی عملے کے لیے کلیدی فوائد (Benefits for Administrative Staff)

انتظامی عملے کے لیے بھومی کے کلیدی فوائد درج ذیل ہیں:

- بھومی پروجیکٹ آراضی ریکارڈ کی دیکھ بھال اور اپ ڈیٹ میں آسانی فراہم کرتا ہے۔ اس سے انتظامی عملے کی راہ آسان ہو جاتی ہے۔
- بھومی کی مدد سے عملے کو تجزیہ کے لیے دستاویزوں تک فوری اور آسان رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔
- سرکاری زمینوں کی نگرانی میں آسانی ہو جاتی ہے۔

- بھومی سے انتظامی عمل میں تاخیر سے بچا جاسکتا ہے۔

23.6 دیگر ایجنسیوں کے لیے اہم فوائد (Benefits for other Agencies)

دیگر ایجنسیوں کے لیے بھومی کے اہم فوائد درج ذیل ہیں:

- بھومی پروجیکٹ غیر سرکاری مالیاتی اداروں کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔
- یہ ادارے کسانوں کو فارم کریڈٹ فراہم کرنے کے لیے بھومی کے ڈیٹا کا استعمال کر سکتے ہیں اور کسانوں کو کریڈٹ فراہم کر سکتے ہیں۔
- وہ ہر کسان کی مالی حیثیت کے ساتھ ساتھ ان کی زمین کے بارے میں عمومی معلومات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔
- بھومی پروجیکٹ نجی شعبوں کے لیے دستیاب معلومات کا بہتر تحفظ کرتا ہے۔

23.7 بھومی پورٹل پر فراہم کردہ خدمات (Services Offered at BHOOMI Portal)

بھومی پورٹل پر کرناٹک میں درج ذیل خدمات فراہم کی جا چکی ہیں:

- کوڈاگو (Kodagu) تباہی کے دوران شہریوں کو مدد فراہم کرنا۔ کوڈاگو کرناٹک کا ایک ضلع ہے۔ 2018 میں یہاں بہت نقصان ہوا تھا۔
- حقوق، کرایہ داری، اور فصلوں کا i-ریکارڈ (i-RTC) تیار کرنا۔
- میوٹیشن رجسٹر تیار کرنا۔
- آرٹھی سی معلومات فراہم کرنا۔
- آمدنی کا حساب رکھنا۔
- میوٹیشن یعنی تبدیلی پر نظر رکھنا۔
- میوٹیشن یعنی تبدیلی کے نمونے حاصل کرنا۔
- شہریوں کا اندراج کرنا۔
- شہری لاگ ان کی سہولت فراہم کرنا۔
- RTC کی XML تصدیق کرنا۔
- تنازعات کے مقدمات کا اندراج کرنا۔
- نئے تالقوں کی فہرست تیار کرنا۔

23.8 بھومی پورٹل کے اہمیت (Significance of BHOOMI Portal)

بھومی پورٹل کے اہمیت درج ذیل نکات میں بیان کی جاسکتی ہے:

- آراضی سے متعلق دستاویزوں اور ریکارڈ حاصل کرنے کے لیے بھومی پورٹل کسانوں کے لیے ایک آسان طریقہ ثابت ہوا ہے۔
- پورٹل کسانوں کو اہم دستاویزات حاصل کرنے کے لیے خدمات فراہم کرتا ہے۔
- یہ کسانوں کو آراضی کے ریکارڈ کی کاپی فراہم کرتا ہے جسے کسان بعد میں قرضوں یا کسی اور مقاصد کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔
- اس کے ذریعہ آرٹی سی کی ایک کاپی پلاٹ نمبر یا زمین کے مالک کا نام فراہم کر کے آسانی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔
- آراضی کی منتقلی یا اس کی فروخت کے معاملے میں اس کے میوٹیشن یعنی استعمال کی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ میوٹیشن درخواست کے ذریعہ کسان زمین کی فروخت یا وراثت کی صورت میں بھومی پورٹل کے ریکارڈ کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔
- بھومی پورٹل i-RTC کی شکل میں فصل کاڈیٹا فراہم کرتا ہے جسے بعد میں فصلوں کی بیمہ کرنے یا بیمہ کا دعویٰ کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- بھومی پورٹل کسانوں کو میوٹیشن کی درخواستوں کی جانچ کرنے کے لیے بھی رسائی فراہم کرتا ہے۔
- اگر کسی کسان کو زمین سے متعلق تنازعات کے حوالے سے عدالتوں میں دستاویز جمع کرانے کی ضرورت ہو تو وہ بھومی پورٹل سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔
- اگر ریونیو افسر 50 دنوں میں میوٹیشن کی درخواست کو منظور کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو ایک کسان تحصیل کی سطح پر کسی دوسرے انسپٹر سے درخواست مکمل کرنے کی درخواست کر سکتا ہے۔

23.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے،

- بھومی پروجیکٹ کا تعارف حاصل کیا۔
- بھومی کی خصوصیات کا مطالعہ کریں کیا۔
- کسانوں کے لیے اہم فوائد کی جانکاری حاصل کی۔
- انتظامی عملے کے لیے بھومی کے کلیدی فوائد کی جانکاری حاصل کی۔
- دیگر ایجنسیوں کے لیے بھومی کے اہم فوائد کو سمجھا۔
- بھومی پورٹل پر فراہم کردہ خدمات کا مطالعہ کیا۔
- بھومی پورٹل کی اہمیت کو سمجھا۔

23.10 کلیدی الفاظ (Keywords)

ای حکمرانی یا برقی حکمرانی (E-Governance)

ای حکمرانی یعنی الیکٹرانک حکمرانی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی (Information and Communication Technology) کو حکومت اور عوامی شعبے کی مختلف سطحوں پر اور اس سے آگے بڑھانے کے مقصد کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کا استعمال مختلف آلات کے ذریعہ کیا جاتا ہے جس میں کمپیوٹر، موبائل، انٹرنیٹ، وائڈ ایریہ نیٹورک، لوکل ایریہ نیٹ ورک وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ ای حکمرانی میں معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کا استعمال معلومات کے تبادلے اور لین دین کی کارکردگی، تاثیر، شفافیت اور جوابدہی کو تبدیل کرنے کے لیے درج ذیل کے درمیان کیا جاتا ہے:

- حکومتوں کے درمیان،
- سرکاری اداروں کے درمیان،
- حکومت اور شہریوں کے درمیان
- حکومت اور کاروباری اداروں کے درمیان
- کاروباری اداروں اور شہریوں کے درمیان

23.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

23.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- کرنٹک میں بھومی پروجیکٹ کا افتتاح کب ہوا؟

(a) 2000

(b) 2001

(c) 2003

(d) 2004

2- بھومی کیا ہے؟

(a) ایک طبی نظام

(b) آراضی کا ایک نظام

(c) کسانوں کی آمدنی کا نظام

(d) صحت کا نظام

3- بھومی کا تعلق کس ریاست سے ہے؟

(a) کیرالہ

(b) کرناٹک

(c) بہار

(d) یوپی

4- آراضی میں تبدیلی اور منتقلی کو کیا کہا جاتا ہے؟

(a) Transfer

(b) Transport

(c) Mutation

(d) Compromise

5- RTC میں کیا شامل ہے؟

(a) Rights

(b) Tenancy

(c) Crops

(d) یہ سبھی۔

6- بھومی پروجیکٹ میں درج ذیل میں کیا شامل نہیں ہے؟

(a) اسکول کی فیس کی ادائیگی

(b) ہسپتال میں مفت علاج

(c) ریل کا سفر

(d) یہ سبھی بھومی میں شامل نہیں ہیں۔

7۔ بھومی کا فائدہ کس کو ملتا ہے؟

(a) کسانوں کو

(b) انتظامی عملے کو

(c) دیگر ایجنسیوں کو

(d) ان سبھی کو

8۔ بھومی میں مالیاتی اخراجات کون مکمل کرتا ہے؟

(a) ریاستی حکومت

(b) مرکزی حکومت

(c) یہ دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

9۔ بھومی کا سوفٹ ویئر کس نے تیار کیا ہے؟

(a) NIC نے

(b) NIT نے

(c) IIT نے

(d) IIIT نے

10۔ درج ذیل میں آراضی سے متعلق نظام ہے:

(a) FRIENDS

(b) BHOOMI

(c) MEE SEVA

(d) GYANDOOT

23.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. بھومی پروجیکٹ کا تعارف لکھیے۔
2. کرناٹک کے بھومی پروجیکٹ کی خصوصیات لکھیے۔
3. انتظامی عملے کے لیے بھومی کے کلیدی فوائد لکھیے۔
4. دیگر ایجنسیوں کے لیے بھومی کے اہم فوائد لکھیے۔
5. کسانوں کے لیے بھومی کے اہم فوائد لکھیے۔

23.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. بھومی کی تعریف اور اہمیت بیان کیجیے۔
2. بھومی کے تحت فراہم کی جانے والی خدمات کو بیان کیجیے۔
3. بھومی کے فوائد پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔

23.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Bhaskar Rao, N. (2013). *Good Governance: Delivering Corruption-free Public Services*. Sage Publication, New Delhi.
2. Bidyut Chakrabarty. (2007). *Reinventing Public Administration: The Indian Experience*. Orient Longman.
3. Brian Smith. (2007). *Good Governance and Development*. Red Globe Press.
4. Henk Addink. (2019). *Good Governance: Concept and Context*. Oxford University Press, UK.
5. Henry, N. (1999). *Public Administration and Public Affairs*. Prentice Hall, New Jersey.
6. Jean Dreze and Amartya Sen. (1995). *India, Economic Development and Social Opportunity*. Oxford University Press.
7. R. B. Denhardt and J. V. Denhardt. (2009). *Public Administration*. Brooks / Cole.
8. Satyajit Singh and Pradeep K. Shurma. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). Oxford University Press, New Delhi.
9. Bo Rothstein. (2012). *Good Governance*. Oxford University Press.
10. Singh, S. and Sharma, P. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). New Delhi: Kitab Mahal.
11. IGNOU Good Governance Module.

اکائی 24-گیان دوت

(GYANDOOT)

اکائی کے اجزا:

تمہید	24.0
مقاصد	24.1
گیان دوت: ایک تعارف	24.2
ارتقا اور نفاذ	24.3
گیان دوت کے کلیدی عناصر	24.4
خدمات اور سہولیات	24.5
گیان دوت کے مالیات	24.6
گیان دوت کو حاصل انعامات	24.7
فوائد اور اخراجات	24.8
گیان دوت کے اثرات	24.9
چیلنجز	24.10
اکتسابی نتائج	24.11
کلیدی الفاظ	24.12
نمونہ امتحانی سوالات	24.13
معروضی جوابات کے حامل سوالات	24.13.1
مختصر جوابات کے حامل سوالات	24.13.2
طویل جوابات کے حامل سوالات	24.13.3
مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد	24.14

24.0 تمہید (Introduction)

لفظ گیان دوت ایک ہندی لفظ ہے جس کے معنی ہوتے ہیں 'علم کا پیغام دینے والا'۔ یکم جنوری 2000 کو ہندوستانی ریاست مدھیہ پردیش کے ضلع دھار میں، گیان دوت کے نام سے ایک منفرد کم لاگت اور خود پائیداری پر مبنی گورننس پروجیکٹ کا آغاز کیا گیا تھا جو کہ پانچ بلاکوں کے مختلف گاؤں میں لاگو کیا گیا تھا۔ بعد میں یہ پروجیکٹ دھار کے تمام 13 بلاکوں کے تقریباً 600 گاؤں میں لاگو کیا گیا۔ گیان دوت ایک اختراعی، منفرد اور تخلیقی ای۔گورننس پروجیکٹ تھا جس کے ذریعے شہریوں کو کمپیوٹر سے ایسی خدمات فراہم کی جاتی تھی جو شاید ہندوستان میں پہلے کبھی فراہم نہیں کی گئی۔ اس سے پہلے دیہاتیوں کو سرکاری دفتروں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے لمبی دوری طے کرنا پڑتی تھی۔ بعض اوقات سرکاری دفتروں میں پہنچنے کے بعد وہاں افسر اور عملہ کی غیر موجودگی مزید پریشانی کا سبب بنتی تھی۔ مزید برآں، باشندوں کو سرکاری افسران کی طرف سے بے چینی اور بد عنوانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ان تمام مسائل سے شہریوں کو بچانے کے لیے، گیان دوت کو پورے خطے میں سرکاری خدمات کے فرنٹ اینڈ کو کمپیوٹرائز کر کے بنایا گیا۔

24.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ،

- گیان دوت کی تعریف، ارتقا اور نفاذ کے بارے میں جانکاری حاصل کریں گے۔
- گیان دوت کے کلیدی عناصر کا مطالعہ کریں گے۔
- گیان دوت کے تحت فراہم کی جانے والی خدمات اور سہولیات کا مطالعہ کریں گے۔
- گیان دوت کے مالیات کو سمجھیں گے۔
- گیان دوت کو حاصل انعامات کے بارے میں جانیں گے۔
- فوائد اور اخراجات جائزہ سے گیان دوت کی اہمیت کو سمجھیں گے۔
- گیان دوت کے اثرات کا مطالعہ کریں گے۔
- گیان دوت کو درپیش چیلنجز کا مطالعہ کریں گے۔

24.2 گیان دوت: ایک تعارف (Gyandoot: An Introduction)

مدھیہ پردیش کا دھار ضلع وسطی ہندوستان کے جنوب مغربی کونے پر واقع ہے اور اس کی آبادی 17 لاکھ ہے۔ 54 فیصد آبادی قبائلی پر مشتمل ہے اور 60 فیصد لوگ خطِ غربت سے نیچے زندگی گزارتے ہیں۔ جنوری 2000 میں کمپیوٹروں کا ایک ایسائیٹ ورک تیار کیا گیا تھا جس کے تحت ضلع کے پانچ بلاکوں میں بیس گرام پنچایتوں میں کمپیوٹر نصب کیے گئے تھے۔ ان تمام کمپیوٹروں کو ایک Intranet نیٹ ورک کے ذریعہ

مربوط کیا گیا تھا اور اس نیٹ ورک کو دھار ضلع کی ضلعی دیہی ترقی اتھارٹی (District Rural Development Authority) سے منسلک کیا گیا تھا۔ دراصل، اس Intranet نیٹ ورک کو ہی 'گیان دوت' کا نام دیا گیا تھا۔ لفظ 'گیان دوت' ایک ہندی لفظ ہے جس کے معنی ہوتے ہیں 'علم کا پیغام دینے والا'۔ مقامی دیہی نوجوانوں کو بغیر کسی مقررہ تنخواہ یا وظیفے کے یہ ابتدائی بیس سائبر کیوسک چلانے کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔ ان کمپیوٹروں کو گرام پنچایتوں کے دفاتروں میں رکھا گیا تھا اور ان کو سوچنالیہ (Sochnalya) کا نام دیا گیا جب کہ ان کے آپریٹرز سوچک کے نام سے مشہور ہوئے۔ بعد میں، پندرہ سوچنالیہ نجی اداروں کے طور پر کھولے گئے۔ سوچنالیہ دیہی لوگوں کو معمولی قیمت پر مبنی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ گیان دوت پروجیکٹ کو 2000 میں اسٹاک ہوم چینج ایوارڈ (آئی ٹی) زمرہ میں انعام سے نوازا گیا تھا۔

24.3 ارتقا اور نفاذ (Evolution and Implementation)

گیان دوت پروجیکٹ ایک کمپیوٹر نیٹ ورک پروجیکٹ پر مبنی ہے جسے مہاراشٹر کے کولہاپور ضلع کے وارنا (Warna) گاؤں میں Wired Village Project کہا جاتا ہے۔ دھار ضلع پریشنڈ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر اور مدھیہ پردیش کے اس وقت کے آئی ٹی سکریٹری نے نومبر 1999 میں گیان دوت پروجیکٹ کے تصور پر کام کرنا شروع کیا اور صرف دو ماہ کے اندر ایک پائلٹ پروجیکٹ کی تشکیل کی۔

پروجیکٹ کے حقیقی نفاذ سے پہلے، گاؤں کے رہنماؤں کے ساتھ بات چیت ہوئی اور اس طرح کے پروجیکٹ کو فراہم کی جانے والی خدمات کی نوعیت اور اس کے بعد خدمات کی فہرست تیار کی گئی۔ نظام کو معاشی طور پر پائیدار بنانے کے لیے یہ عوامی خدمات شہریوں کو معمولی قیمتوں کی ادائیگی پر فراہم کی جانی تھیں۔

سوچنالیہ (Sochnalya)

پورے دھار ضلع میں کل 35 گیان دوت سائبر کیوسک کام کرتے ہیں۔ ان میں سے بیس گرام پنچایتوں اور پندرہ نجی ملکیت میں ہیں۔ ہر سوچنالیہ کا مقصد پچیس سے تیس گاؤں کا احاطہ کرنا ہے جن کی کل آبادی 20,000 سے 30,000 ہے۔ گیان دوت انٹرنیٹ ضلع کے تیرہ بلاکس میں سے آٹھ کا احاطہ کرتا ہے، اس طرح، اس نیٹ ورک کی کل آبادی 5 لاکھ سے زیادہ ہے۔

ہر سوچنالیہ میں ٹیلی فون کنیکشن موجود ہے۔ گرام پنچایتوں نے اپنے کھولے ہوئے سوچنالیہ میں عمارت، ٹیلی فون، بجلی کا کنکشن اور فرنیچر فراہم کیا ہے۔ سوچنالیہ گاؤں میں معلوماتی مراکز کے طور پر کام کرتے ہیں اور گیان دوت نیٹ ورک کے تحت تمام سہولیات فراہم کرتے ہیں۔

نجی سوچنالیہ کو مزید اقتصادی طور پر پائیدار بنانے کے لیے، ان میں اسٹیٹ ٹرنک ڈائلنگ (STD)، فوٹو کاپی اور انٹرنیٹ کنکشن جیسی سہولیات بھی موجود ہیں۔ گیان دوت انٹرنیٹ نیٹ ورک کے سرور یا مرکز کو سوچنا کوش کہا جاتا ہے۔ یہ تمام معلومات کا ذخیرہ ہوتا ہے اور یہ ایک ریموٹ ایکسیس سرور (Remote Access Server) کی طرح کام کرتا ہے، جسے ضلع پنچایت ہیڈ کوارٹر میں رکھا جاتا ہے۔

سوچک (Soochak)

گیاندوت کیوسک چلانے کے ذمہ دار شخص سوچک کے نام سے جانا جاتا ہے۔ گرام پنچایت کی طرف سے کھولے گئے پہلے بیس مراکز کے لیے سوچکوں کا انتخاب گاؤں کی کمیٹیوں اور مقامی کمیونٹی کے ذریعے کیا گیا تھا، جس کا ایک سال کا ابتدائی معاہدہ تھا۔ ہر سوچنالیہ کے لیے تین رکنی پینل کا انتخاب کیا گیا اور ضلع کو نسل میں تربیت کے لیے بھیجا گیا۔ تربیت کی تکمیل کے بعد بہترین تربیت یافتہ افراد کو سوچک کے طور پر منتخب کیا گیا۔ سوچک کو دیکھ بھال اور اعداد و شمار کے اندراج کی مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن صرف محدود ٹائپنگ کی مہارتیں ضروری ہیں کیونکہ زیادہ تر گیاندوت سافٹ ویئر مینوپر مینی (Menu-Driven) ہے۔ سوچک کے لیے واحد لازمی شرط ہائی اسکول مکمل کرنا ہے۔ سوچک کاروباری شخص کے طور پر بھی کام کر سکتا ہے اور اس نوعیت میں وہ غیر تنخواہ دار ہوتا ہے۔ سوچنالیہ کی آمدنی کا 10% ضلع کو نسل کو دیکھ بھال کے لیے کمیشن کے طور پر ادا کیا جاتا ہے۔ پندرہ پرائیویٹ انٹرپرائز سینٹر ز میں سینٹر کا مالک سوچک ہے اور سالانہ لائسنس فیس 5000 روپے ڈسٹرکٹ کو نسل کو ادا کی جاتی ہے۔



24.4 گیان دوت کے کلیدی عناصر (Key Elements of Gyandoot)

گیان دوت کے کلیدی عناصر درج ذیل ہیں:

1- معلومات

2- شمولیت اور شراکت داری

3- جواب دہی

ان عناصر کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- معلومات (Information)

- گیاندوت پروجیکٹ ضلع دھار کے بہت سے دور دراز اور الگ تھلگ دیہی علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو بروقت اور آسان معلومات تک رسائی فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔
- Public Food Distribution System یعنی غریب خاندانوں کو سبسڈی والے اناج کی دستیابی، خطِ غربت سے نیچے خاندانوں کی فہرستیں، سماجی تحفظ کے تحت پنشن کے استفادہ کنندگان، دیہی ترقیاتی اسکیموں کے استفادہ کنندگان، گاؤں کی کمیٹیوں کو دی جانے والی سرکاری گرانٹس کے بارے میں معلومات، اور دیگر اسکیموں کے بارے میں تازہ ترین معلومات بھی گیان دوت کے ذریعہ فراہم کی جاتی ہیں۔
- شہریوں کی دلچسپی کے مضامین انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں۔
- فصلوں کی قیمتوں کے بارے میں معلومات نے کسانوں کو اپنی پیداوار کے بہتر سودے حاصل کرنے کے قابل بنایا ہے۔

2- شمولیت اور شراکت داری (Inclusion and Participation)

- گیان دوت کے منصوبے کے ڈیزائن کے مرحلے میں ضلع کے رہائشیوں کی فعال شرکت شامل تھی۔
- شروعاتی دور میں ہی پراجیکٹ کی میٹنگیں گاؤں والوں کے ساتھ ان کی رائے حاصل کرنے کے لیے کی گئیں۔
- اجلاسوں میں جن مسائل کو اجاگر کیا گیا ان میں زرعی مصنوعات کی نیلامی کے مرکز کی موجودہ قیمتوں کے بارے میں معلومات کی عدم موجودگی تھی۔
- پورٹل پر پیش کی جانے والی خدمات کا انتخاب اس انٹرایکٹو مشق کا نتیجہ تھا۔
- گیاندوت سروس کے ڈیزائن میں صارف کے تاثرات کے لیے کوئی رسمی اور منظم طریقہ کار شامل نہیں کیا گیا تھا، لیکن کیوسک کے مالکان اور چند باخبر صارفین نے اکثر حکام سے مزید خدمات کے لیے صارف کے مطالبے پر آواز اٹھائی۔

- اس کے بعد، گیاندوت کے ذریعے کچھ اور خدمات متعارف کروائی گئیں، جیسے کہ ڈرائیونگ لائسنس، ای ایجوکیشن، اور آرگینک کھاد کا آرڈر دینا۔
- شکایت کے ماڈیول میں تمام سرکاری محکموں سے متعلق شکایات کو شامل کر کے ان کی اقسام کو بڑھانے کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔

3۔ جواب دہی (Accountability)

- عوامی حلقوں میں مخصوص قسم کی معلومات کی دستیابی، خطِ غربت سے نیچے خاندانوں کی فہرستیں جو حکومت سے حاصل کی جانے والی سبسڈی سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، زیادہ احتساب کا باعث بنتی ہے۔
- شہری اپنے ناموں کی شمولیت یا اخراج پر اعتراضات اٹھا سکتے ہیں۔
- ناقص خدمات کے خلاف شکایات کو 7-10 دنوں کے اندر دور کرنے کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر اس وقت کی حد کے اندر شکایات کا جواب نہیں دیا جاتا ہے تو کلکٹر متعلقہ حکام کو وضاحت کے لیے طلب کر سکتا ہے۔
- گیان دوت نے سرکاری اہلکاروں کے لیے کچھ موثر جوابدہی کو نافذ کیا ہے۔ کئی تجربات کو دستاویزی شکل دی گئی ہے جس میں گاؤں کے لوگ سروس کی غیر موثر فراہمی کے خلاف شکایت درج کرانے اور شکایت کا فوری ازالہ حاصل کرنے کے قابل تھے۔

24.5 خدمات اور سہولیات (Services and Facilities)

گیان دوت نیٹ ورک کے تحت پیش کردہ خدمات درج ذیل ہیں:

- منڈیوں کے بھاؤ پر مبنی کموڈٹی مارکیٹنگ انفارمیشن سسٹم (Commodity Marketing Information System) کی تشکیل جہاں اناج کی قیمتیں روزانہ کی بنیاد پر اپ ڈیٹ ہوتی ہیں۔
- شہریوں کو آمدنی کا سرٹیفکیٹ یعنی آئے پرمان پتر جاری کرنا۔
- شہریوں کو ڈیو میسائل سرٹیفکیٹ یعنی مول نواسی پرمان پتر جاری کرنا۔ یہ شہریوں کی رہائش کا سرٹیفکیٹ ہوتا ہے۔
- شہریوں کو ذات کا سرٹیفکیٹ یعنی جاتی پرمان پتر جاری کرنا۔
- زمیندار کی زمین کے حقوق اور قرضوں کی پاس بک کاریکارڈ رکھنا۔
- دیہی ہندی ای میل یعنی گرام ڈاک کا اہتمام کرنا۔
- عوامی شکایات کا ازالہ کرنا۔
- مختلف سرکاری اسکیموں کے لیے فارم مہیا کرنا۔
- خطِ غربت سے نیچے زندگی گزارنے والے خاندانوں کی فہرست تیار کرنا۔
- روزگار کی خبریں عوام تک پہنچانا۔

- دیہی ازدواجی معاملات کی سہولیات فراہم کرنا۔
- دیہی بازار کا اہتمام کرنا۔
- دیہی اخبار کا انتظام کرنا۔
- سواستھ صلاحکار، کرشی صلاحکار اور قانونی صلاحکار جیسے مشاورتی ماڈیول کا اہتمام کرنا۔
- شکشاگیان دوت کے تحت ای ایجوکیشن کے اقدامات کرنا۔
- شہریوں کو ای میل، ٹیلی فون بوتھ اور فوٹوکاپی کی سہولیات فراہم کرنا۔

24.6 گیان دوت کے مالیات (Finances of Gyandoot)

گیان دوت نیٹ ورک کے لیے مالیاتی وسائل پنچایتوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان وسائل کے ذرائع درج ذیل ہیں:

- ضلع پنچایت ریاستی فنڈز میں جمع کردہ گرام پنچایتوں کی آمدنی
- گرام پنچایتوں کی آمدنی میں ریاستی مالیاتی کمیشن کا سالانہ حصہ
- ضلع پنچایتوں کو فراہم کیا جانے والا انتظامی فنڈ
- سرکاری اسٹیشنری اور ویب سائٹ پر اشتہارات سے حاصل آمدنی

چونکہ سارا خرچہ پنچایتوں سے آیا تھا، اس لیے یہ نظام حکومت کی بہت کم لاگت پر قائم کیا گیا۔ ہر اضافی سینٹر کی لاگت محض 75,000 روپے تھی۔ پنچایتوں، نجی سرمایہ کاروں یا بینک قرض حاصل کرنے والے لوگوں سے جمع شدہ فنڈز کے ذریعے مزید سوچنالیہ کھولنے کی اجازت فراہم کی گئی تھی۔ یہاں تک کہ بینکرز کی ضلعی سطح کی رابطہ کمیٹی نے Swarn Jayanti Gram Swarozgar Yojana کے تحت سوچنالیہ قائم کرنے کے لیے ایک لون اکائی کو منظور دی تھی۔ اس طرح پوری اسکیم کو مالی طور پر خود کفیل اور قابل عمل ہونے کے ساتھ ساتھ معاشی طور پر حکومت سے آزاد تصور کیا گیا تھا۔

24.7 گیان دوت کو حاصل انعامات (Awards Conferred upon Gyandoot)

گیان دوت کو کئی انعامات سے نوازا گیا۔ ان میں سے دو اہم انعامات درج ذیل ہیں،

1. The Stockholm Challenge Award 2000
2. Computer Society of India - Tata Consultancy Services (CSI-TCS) National IT Award

سٹاک ہوم چیلنج آئی ٹی ایوارڈ 2000 گیان دوت کو 6 جون 2000 کو دیا گیا تھا۔ گیان دوت کو دنیا بھر سے کل 109 آئی ٹی پرو جیکٹس میں سے پبلک سروس اور ڈیمو کریسی کے زمرے میں فاتح قرار دیا گیا تھا۔ گیان دوت پرو جیکٹ شروعاتی چار سالوں میں کسی بھی زمرے میں ایوارڈ

حاصل کرنے والا واحد ہندوستانی پروجیکٹ تھا۔ اس پروجیکٹ کو سال 2000 کے لیے آئی ٹی (Information Technology) کے بہترین استعمال کے لیے CSI-TCS نیشنل آئی ٹی ایوارڈ سے نوازا گیا، جسے کمپیوٹر سوسائٹی آف انڈیا نے قائم کیا تھا۔

گیان دوت کے ذریعہ انفارمیشن کیوسک یعنی سوچنالیہ سے حکومت اور دیہاتیوں کو براہ راست جوڑ کر دیہی علاقوں کے لوگوں کو انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فوائد فراہم کیے جاتے ہیں۔ کیوسک مختلف قسم کی سرکاری خدمات تک رسائی فراہم کرتے ہیں، جیسے شکایات کا اندراج اور سرٹیفکیٹ اور قرضوں کے اجراء کے لیے درخواستیں جمع کرنا۔ مختلف منڈیوں میں زرعی فصلوں کی قیمتوں کا ڈیٹا بھی دستیاب ہوتا ہے۔

گیان دوت کے منصوبے کے تحت، 38 سوچنالیہ قائم کیے گئے تھے جن میں سے ہر ایک کیوسک اس کے آس پاس کے تقریباً 38 دیہاتوں کا احاطہ کرتا ہے۔ اس سے سرکاری خدمات تک آسانی سے رسائی ممکن ہے، جس کے لیے پہلے گاؤں والوں کو میلوں دور واقع ضلعی ہیڈ کوارٹر جانا پڑتا تھا۔ پہلے سال میں تقریباً 6,000 شکایات درج کی گئیں، جس میں ضلعی انتظامیہ کے مختلف محکموں کے کام میں نااہلی کو نمایاں کیا گیا۔ اس طرح کی شکایات کو سات دن کی مقررہ مدت میں حل کیا جاتا ہے۔ شکایت کی اس آسانی نے سرکاری اہلکاروں کے کام کاج میں کسی حد تک جوابدہی پر مجبور کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ، بازار کی قیمتوں تک رسائی کسانوں کو خریداروں کے ساتھ گفت و شنید کرنے کا اختیار دیتی ہے۔

گیاندوت نے ہندوستان میں دیہی ٹیلی سنٹرز (Tele-Centres) کے خیال کو فروغ دیا ہے۔ پروجیکٹ کے تصور کو ہندوستان میں دیگر انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز (ICT) کے ترقیاتی اقدامات کے ذریعے نقل کیا گیا ہے۔ Gyandoot کو اس کے نفاذ کے ابتدائی سالوں میں بہت کامیاب سمجھا جاتا تھا، اور اسی لیے اس منصوبے کو عوامی خدمت اور جمہوریت کے لیے 2000 میں اسٹاک ہوم چیلیج آئی ٹی ایوارڈ سے نوازا گیا تھا۔

24.8 فوائد اور اخراجات (Benefits and Cost)

- گیان دوت اخراجات اور فوائد کے جائزہ سے بے حد کامیاب رہا ہے۔
- یہ نیٹ ورک کل 25 لاکھ روپے کی لاگت سے قائم کیا گیا تھا۔
- سنگل کیوسک کے قیام کی اوسط لاگت 75,000 روپے تھی۔
- فی مہینہ عاملانہ اخراجات 1000 روپے تھے۔
- ہر کیوسک سے ماہانہ 4000 روپے کی مجموعی آمدنی ہوتی ہے۔

دیہی آبادی کو کیوسک کے فوائد کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

- شہریوں کی مارکیٹ شرح تک رسائی بہتر سودے کی طرف لے جاتی ہے۔
- یہ عوام میں زیادہ سے زیادہ کمپیوٹر خواندگی کو فروغ دیتی ہے۔
- حکام کی طرف سے شکایات پر تیزی سے کیا جاتا ہے۔

- اس کے ذریعہ و باکی صورت میں زیادہ سے زیادہ بیداری فراہم کی جاتی ہے۔

24.9 گیان دوت کے اثرات (Impacts of Gyandoot)

گیان دوت کے اثرات کو درج ذیل نکات سے سمجھا جاسکتا ہے:

- گیان دوت 600 سے زیادہ دیہاتوں قائم شدہ ہے، جس میں ضلع دھار کے 13 میں سے 9 ترقیاتی بلاکس شامل ہیں۔
- پراجیکٹ کے آپریشن کے پہلے ہی سال میں بہتر سرگرمی درج کی گئی تھی۔ مثال کے طور پر، آمدنی اور ذات کے سرٹیفکیٹ، زیر تکمیل پنشن کی رقم، اور پینے کے پانی کی قلت سے متعلق 6,000 سے زیادہ ای میل شکایات ان کیوسک کے ذریعے درج کروائی گئیں۔
- گاؤں کے لوگ جنہوں نے گیان دوت سوچنا لیا، استعمال کیا، حکومت سے دستاویزات اور خدمات حاصل کرنے کے لیے وقت اور ضلع ہیڈ کوارٹر تک سفر کے اخراجات کی بچت کی۔
- شکایت درج کروانے یا درخواست جمع کروانے کے لیے، شہریوں کو ضلع ہیڈ کوارٹر جانے کے لیے 25-35 روپے (تقریباً ایک دن کی اجرت) خرچ کرنا پڑتا تھا۔ گیان دوت نے ان اخراجات میں بچت کی ہے۔
- گیان دوت پراجیکٹ کے جائزے میں، 50 فیصد صارفین نے انٹرویو میں کہا کہ گیان دوت کے ذریعے، سرکاری اہلکاروں کی طرف سے ہراساں ہونے میں کمی آئی ہے۔
- شہریوں کی پہلے کے مقابلے میں سرکاری افسران تک جلد رسائی ممکن ہوئی ہے، ان کی درخواستوں کو مناسب ترجیح دی گئی، زیر تکمیل مسائل پر فالو اپ کام تیزی سے شروع کیا گیا، اور صارفین میں یہ احساس پیدا ہوا کہ بد عنوانی کی سطح کم ہو گئی ہے۔
- گیان دوت نے ضلع کے دیہی علاقوں میں کمپیوٹر بیداری کو بہتر بنانے کے لیے ایک موثر آلہ کے طور پر کام کیا ہے۔
- خطے میں کمپیوٹر ٹریننگ کے نجی ادارے قائم کیے گئے۔
- سوچنا لیوں میں تقریباً 120 دیہی نوجوانوں کو تربیت دی گئی ہے۔
- مختلف ہائی اسکولوں میں کمپیوٹر کلب قائم کیے گئے، اور طلبہ کو قریبی سوچنا لیوں میں مطالعاتی دوروں کے لیے لے جایا گیا۔
- گیان دوت کی ابتدائی کامیابی سے متاثر ہو کر، ایک رکن پارلیمنٹ نے 30 اسکولوں میں معلوماتی کیوسک قائم کر کے ای ایجوکیشن کا ایک نیماڈل تیار کرنے کے لیے 2,500,000 روپے مختص کیے تھے۔
- ضلع میں کمپیوٹر اور آئی ٹی کے بارے میں بڑھتی ہوئی بیداری کو تسلیم کرنے کے بعد، اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی (IGNOU) نے اپنے فاصلاتی تعلیم کے پروگرام میں کمپیوٹر ایپلی کیشنز پر انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ کورسز کے لیے ایک اسٹڈی سینٹر کھولا تھا۔

- مدھیہ پردیش کی حکومت نے اس پروجیکٹ کے لیے 200,000 روپے کا سالانہ گیاندوت کیش اپوار ڈ قائم کیا ہے جو ریاست کے غریبوں تک آئی ٹی کو بہترین طریقے سے لے جاتا ہے۔

24.10 چیلنجز (Challenges)

گیان دوت جیسے دیہی ٹیلی سنٹر پر و جیکٹ دیہی آبادی کو نمایاں طور پر با اختیار بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، لیکن ذیل میں زیر بحث کئی وجوہات کی بناء پر اصل اثر کچھ حد تک محدود ہے:

- کیاسک یعنی سوچنالیوں کو اقتصادی طور پر ناقابل عمل بنا دیا گیا ہے، کیونکہ بنیادی ڈھانچے کی رکاوٹیں، جیسے کہ سست اور ناقابل اعتماد ڈائل اپ کنیکٹیویٹی اور بجلی کی بے قاعدہ فراہمی جیسے عوامل نے پاور بیک اپ میں اضافی سرمایہ کاری پر مجبور کیا ہے۔ اکثر، بجلی کی دستیابی ان اوقات کا تعین کرتی ہے جس کے دوران سوچنالیہ کو کھولا جاسکتا ہے۔ سوچنالیوں کو کھولنے کے دوران بجلی کی غیر موجودگی گیان دوت پر منفی اثرات ڈالتی ہے۔
- پروجیکٹ کے تیسرے سال میں صارفین کی تعداد میں نمایاں کمی آئی ہے۔ ضلعی افسران کی ابتدائی ٹیم جس نے اس آئیڈیا کو پیش کیا اور اسے پر جوش طریقے سے نافذ کیا، ان کا تبادلہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد، ضلعی ہیڈ کوارٹر میں مختلف محکمے آہستہ آہستہ شہریوں کی خدمات اور شکایات کے لیے اپنے غیر ذمہ دارانہ رویے کی طرف لوٹ گئے۔ ایک حالیہ جائزے کے مطالعے میں بتایا گیا ہے کہ شکایات کے ازالے کا نظام، جو شروع میں بہت مقبول تھا، 90 فیصد صارفین کو جوابی وقت کے ساتھ ساتھ اصلاحی کارروائی کے حوالے سے بھی مطمئن نہیں کرتا۔
- صارفین کے کم ہوتے ٹرن آؤٹ نے نجی ملکیت والے کیوسک کے مالکان کو اضافی خدمات پیش کرنے پر آمادہ کیا ہے جیسے کہ کمپیوٹر ٹریننگ، فونو کاپی، اور پبلک ٹیلی فونز آمدنی کے نقصان کو پورا کرنے کے لیے۔ اس حد تک کہ یہ مالکان زیادہ منافع بخش خدمات پر توجہ دیتے ہیں، وہ گاؤں والوں پر اتنی توجہ نہیں دیتے جو روایتی گیاندوت خدمات حاصل کرتے ہیں۔
- میڈیا کی خاصی توجہ اور تشہیر کے باوجود گاؤں والوں میں، خاص طور پر غریب اور ناخواندہ مزدوروں میں گیاندوت نظام کے بارے میں بیداری کی سطح نسبتاً کم ہے۔
- اس وقت گیان دوت کے قابل نفاذ کا فیصلہ کرنا قبل از وقت ہے، کیونکہ دیہی علاقوں میں عوامی خدمات کے آلات کے استعمال کو بڑھانے میں وقت لگتا ہے۔

بہترین انعامات جیتنے کے باوجود، گیان دوت نے اپنا مطلوبہ اثر حاصل نہیں کیا۔ بجلی کی کمی کی جگہ سولر اینرجی (Solar Energy) سے چلنے والے سیلوں نے لے لی جس نے ٹیلی سنٹرز کو 8-10 گھنٹے کے لیے بیک اپ فراہم کیا جس سے آپریشنل اخراجات میں اضافہ ہوا۔ ضلع میں ٹیلی کام کا بنیادی ڈھانچہ خراب تھا اور ان میں سے زیادہ تر ڈائل اپ کنکشن استعمال کرتے تھے جو سست اور ناقابل اعتبار ثابت ہوئے۔ تیز کنکشن کے لیے ڈبلیو ایل ایل سسٹم (کور ڈی ای سی ٹی) کل کیوسک کے صرف 20 فیصد میں نصب کیا گیا تھا۔

اس کے علاوہ، سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ تقریباً 30 فیصد لوگ گیاندوت کے وجود کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔ انتہائی دیہی غریب، خواتین اور پسماندہ ذات کے گروہوں سے تعلق رکھنے والی آبادی نے سماجی و اقتصادی وجوہات اور ٹیکنالوجی سے عدم دلچسپی کی وجہ سے حصہ نہیں لیا۔

24.11 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ نے،

- گیاندوت کی تعریف، ارتقا اور نفاذ کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔
- گیاندوت کے کلیدی عناصر کا مطالعہ کیا۔
- گیاندوت کے تحت فراہم کی جانے والی خدمات اور سہولیات کا مطالعہ کیا۔
- گیاندوت کے مالیات کو سمجھا۔
- گیاندوت کو حاصل انعامات کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔
- فوائد اور اخراجات جائزہ سے گیاندوت کی اہمیت کو سمجھا۔
- گیاندوت کے اثرات کا مطالعہ کیا۔
- گیاندوت کو درپیش چیلنجز کا مطالعہ کیا۔

24.12 کلیدی الفاظ (Keywords)

سوچنالایہ (Soochanalaya)

گیاندوت کے تحت خدمات فراہم کرنے والے کیاسک کو سوچنالایہ کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ہندی لفظ ہے جو دو الفاظ 'سوچنا' اور 'آلیہ' سے ملکر بنا ہے۔ سوچنا سے مراد معلومت ہے جب کہ آلیہ سے مراد گھر ہے۔ اس طرح سوچنالایہ کا مطلب ہوا، ایسا گھر یا مرکز جہاں کوئی معلومات فراہم کی جاتی ہے۔

سوچک (Soochak)

معلومات فراہم کرنے والے شخص کو سوچک کہتے ہیں۔

24.13 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

24.13.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- گیان دوت کس ریاست کا پروجیکٹ تھا؟

(a) مہاراشٹر

(b) راجستھان

(c) مدھیہ پردیش

(d) بہار

2- گیان دوت کا تعلق کس ضلع سے ہے۔

(a) دھار

(b) مراد آباد

(c) سیوان

(d) اجمیر

3- گیان دوت کی شروعات کب ہوئی؟

(a) 2000

(b) 2001

(c) 2002

(d) 2003

4- گیان دوت کی تحت قائم کیے گئے کیاسک کو کیا کہا جاتا تھا۔

(a) سوچنالیہ

(b) سوچک

(c) یہ دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

5- گیان دوت کی تحت معلومات فراہم کرنے والے شخص کو کیا کہا جاتا تھا۔

(a) سُچنالیہ

(b) سُچک

(c) یہ دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

6- گیان دوت کے تحت کمپیوٹروں کو کس نیٹ ورک سے منسلک کیا گیا تھا؟

(a) Internet

(b) Intranet

(c) Broadband

(d) Optical Fibre

7- Wired Village Project کہاں شروع کیا گیا تھا؟

(a) مہاراشٹر

(b) مدھیہ پردیش

(c) دہلی

(d) یوپی

8- درج ذیل میں گیان دوت کا کلیدی عنصر ہے:

(a) معلومات

(b) شمولیت اور شراکت داری

(c) جواب دہی

(d) یہ سبھی گیان دوت کے عناصر ہیں۔

9- گیان دوت کو مالیاتی وسائل کہاں سے حاصل ہوتے تھے؟

(a) حکومت ہند سے

(b) ریاستی حکومت سے

(c) یہ دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ گیان دوت کو حاصل ہونے والا انعام ہے:

(a) *The Stockholm Challenge Award 2000*

(b) *CSI-TCS National IT Award*

(c) یہ دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

24.13.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. گیان دوت کا تعارف لکھیے۔

2. گیان دوت کے ارتقا اور نفاذ پر ایک نوٹ لکھیے۔

3. گیان دوت کے کلیدی عناصر بیان کیجیے۔

4. گیان دوت کے تحت فراہم کی جانے والی خدمات اور سہولیات کو بیان کیجیے۔

5. گیان دوت کے مالیات پر ایک نوٹ لکھیے۔

24.13.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. گیان دوت کیا ہے؟ گیان دوت کے مختلف عناصر اور اس کو حاصل انعامات پر ایک نوٹ لکھیے۔

2. فوائد اور اخراجات جائزہ کے مطابق گیان دوت کی کامیابی کی وضاحت کیجیے۔

3. گیان دوت کے اثرات اور چیلنجز پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔

24.14 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Books for Further Readings)

1. Bhaskar Rao, N. (2013). *Good Governance: Delivering Corruption-free Public Services*. Sage Publication, New Delhi.
2. Bidyut Chakrabarty. (2007). *Reinventing Public Administration: The Indian Experience*. Orient Longman.

3. Brian Smith. (2007). *Good Governance and Development*. Red Globe Press.
4. Henk Addink. (2019). *Good Governance: Concept and Context*. Oxford University Press, UK.
5. Henry, N. (1999). *Public Administration and Public Affairs*. Prentice Hall, New Jersey.
6. Jean Dreze and Amartya Sen. (1995). *India, Economic Development and Social Opportunity*. Oxford University Press.
7. R. B. Denhardt and J. V. Denhardt. (2009). *Public Administration*. Brooks / Cole.
8. Satyajit Singh and Pradeep K. Shurma. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). Oxford University Press, New Delhi.
9. Bo Rothstein. (2012). *Good Governance*. Oxford University Press.
10. Singh, S. and Sharma, P. (2007). *Decentralization: Institutions and Politics in Rural India* (eds.). New Delhi: Kitab Mahal.
11. SL Goel. (2010). *Good Governance: An integral Approach*. Deep and Deep Publications, New Delhi.
12. Vasu Deva. (2005). *E-Governance in India: A Reality*. Commonwealth Publishers, Delhi.
13. Vijaya Kumar. (2012). *Right to Education Act, 2009: Its Implementation as to Social Development In India*. Delhi: Akansha Publishers
14. Vayunandan Etakula. (2003). *Good Governance: Initiatives in India*. Prentice Hall India, New Delhi.
15. Basu Rumki. (2015). *Public Administration in Indian Mandates, Performance and Future perspectives*. Sterling Publishers, New Delhi.
16. IGNOU Good Governance Module.

نمونہ امتحانی پرچہ

بہتر حکمرانی (BAPA601DST)

وقت: ۳ گھنٹے Time: 3 hours

Maximum Marks: 70

جملہ نمبرات: ۷۰

ہدایات:

یہ پرچہ تین حصوں پر مشتمل ہے، حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم۔ ہر جواب کے لیے لفظوں کی تعداد اشارت ہے۔ تمام حصوں سے سوالوں کا جواب دینا لازمی ہے۔

۱۔ حصہ اول میں 10 لازمی سوالات ہیں جو کہ معروضی سوالات ہیں / خالی جگہ پُر کرنا / مختصر جواب والے سوالات ہیں۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ ہر سوال کے لیے ایک نمبر مختص ہے۔
(1x1=10 Marks)

۲۔ حصہ دوم میں 8 سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی 5 سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً دو سو (200) لفظوں پر مشتمل ہونا چاہیے۔ ہر سوال کے لیے 06 نمبرات مختص ہیں۔
(5x6=30 Marks)

۳۔ حصہ سوم میں 5 سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی 3 سوال کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً پانچ سو (500) لفظوں پر مشتمل ہونا چاہیے۔ ہر سوال کے لیے 10 نمبر مختص ہیں۔
(1x10=30 Marks)

حصہ اول

سوال: (1)

(i) لفظ governance کس زبان سے لیا گیا ہے؟

(a) لاطینی (b) یونانی (c) سنسکرت (d) جاپانی

(ii) حق اطلاع قانون کب وجود میں آیا؟

(a) 1950 (b) 1980 (c) 1999 (d) 2005

(iii) ای حکمرانی میں 'ای'، 'e' سے کیا مراد ہے؟

(a) Easy (b) Electronic (c) Efficient (d) Effective

(iv) انسانی حقوق کا یوم کب منایا جاتا ہے؟

(a) 5 جنوری (b) 10 دسمبر (c) 15 اگست (d) 20 ستمبر

(v) حکمرانی میں عوامی شراکت داری درج ذیل میں کس کا اضافہ کرتی ہے؟

(a) شفافیت (b) جواب دہی (c) یہ دونوں (d) سرخ فیتا شاہی

			(vi) گیان دوت پروجیکٹ کا تعلق کس ریاست سے ہے
(a) گجرات	(b) مدھیہ پردیش	(c) بیگال	(d) تلنگانہ
			(vii) درج ذیل میں کس کا تعلق آراضی اصلاحات سے ہے؟
(a) می سیوا	(b) گیان دوت	(c) بھومی	(d) فرینڈز
			(viii) قومی پولس کمیشن کب قائم کیا گیا؟
(a) 1947	(b) 1957	(c) 1967	(d) 1977
			(ix) دستور ہند کی کس دفعہ کے تحت رٹ جاری کی جاسکتی ہے؟
(a) 32	(b) 226	(c) یہ دونوں	(d) ان میں سے کوئی نہیں
			(x) دستور ہند کی کون سی دفعہ 'قانون کی حکمرانی' کی ترجمان ہے؟
(a) 14	(b) 19	(c) 21	(d) 50

حصہ دوم

- (2) بہتر حکمرانی کے معنی و مفہوم بیان کیجیے۔
- (3) ای حکمرانی یا برقی حکمرانی کے فوائد لکھیے۔
- (4) قانون کی حکمرانی کا مفہوم بیان کیجیے۔
- (5) عوامی شراکت داری کی خصوصیات لکھیے۔
- (6) انتخابی اصلاحات پر ایک نوٹ لکھیے۔
- (7) INGRAM پورٹل پر ایک نوٹ لکھیے۔
- (8) کرناٹک کی ای خدمت 'بھومی' پر ایک نوٹ لکھیے۔
- (9) حکومت اور بازار کے تعلق پر ایک نوٹ لکھیے۔

حصہ سوم

- (10) حکمرانی میں عوامی شراکت داری کا مفہوم، شکلیں اور خصوصیات بیان کیجیے۔
- (11) صارف فورم کیا ہے؟ صارفین کے حقوق کی وضاحت کیجیے۔
- (12) کیرالہ کی مختلف ای حکمرانی خدمات کی وضاحت کیجیے۔
- (13) گیان دوت کیا ہے؟ اس کے کلیدی عناصر کی وضاحت کیجیے۔
- (14) ہندوستان میں انتظامی اصلاحات پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔

Notes

یہ کتاب مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ڈی ٹی پی سیل کا وٹنر پر دستیاب ہے۔

ملنے کا پتہ:

ڈی ٹی پی سیل کا وٹنر، ڈائریکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، گچی باؤلی، حیدرآباد-500032 (تلنگانہ)

DTP Sale Counter, Directorate of Translation & Publications

Room No. G-09, H. K. Sherwani Centre for Deccan Studies

Maulana Azad National Urdu University, Gachibowli, Hyderabad-500032

M: 9394370675, 9966818593, Email: directordtp@manuu.edu.in

Account Name: DTP Sale Counter

Account No.: 187901000009349

Bank Name: Indian Overseas Bank

IFSC: IOBA00001879

Branch: Gachibowli, Hyderabad

Counter Timinings

Monday To Friday

09:30 a.m. To 05:30 p.m.

کتابوں کی قیمت پر رعایت کی شرح:

2- طلباء، کالج اور دیگر اداروں کے لیے 30%

1- عام قارئین کے لیے 25%

کتابیں ڈاک سے بھی منگوائی جاسکتی ہیں۔

نوٹ: -/500 روپے سے زائد کے بل پر ڈاک خرچ نہیں لیا جائے گا۔